جامع الاحادیث

(جلد دوم)

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

ناشر

مرکز اہل سنت برکات رضا

امام احمد رضا روڈ، پوربندر (گجرات)

خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات۔۔۔

بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان کے رد۔۔۔

اہلسنت پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل

کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور والپیپر حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

لقد من الله على المومنين اذ بعث فيهم رسولا من انفسهم يتلوا عليهم اٰيته و يزكيهم ويعلمهم الكتاب و الحكمة

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث

وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاٰثار المرویہ

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہ

جلد دوم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

سلسلہ اشاعت......

نام کتاب .... **مقدمہ جامع الاحادیث (جلد اول)**

اصلاح ونظر ثانی .... بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب قبلہ مبارک پوری

ترتیب وتخریج .... مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

پروف ریڈنگ .... مولانا عبد السلام صاحب رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف

کمپوزڈ سیٹنگ............ محمد ارشد علی جیلانی جبل پوری۔ محمد تطہیر خاں بریلوی

تعداد .... (۱۰۰۰)

سن اشاعت ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

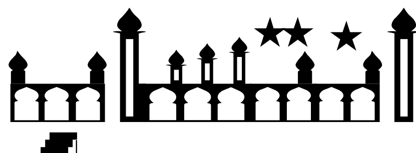
قیمت ....

ملنے کے پتے

۱۔ مرکز اہل سنت برکات رضا امام احمد رضا روڈ پوربندر گجرات

۲۔ کتب خانہ امجدیہ مٹیا محل جامع مسجد دہلی

۳۔ رضا دار الاشاعت آنند وہار بریلی شریف



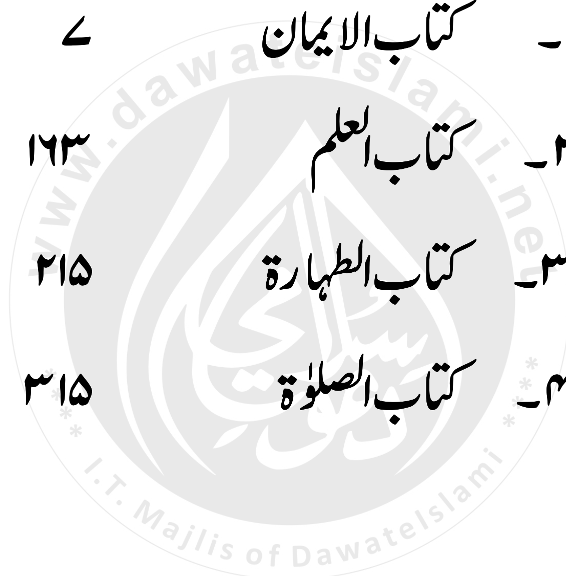
اس عظیم ہستی کے نام جس نے لاکھوں گم گشتگان راہِ منزل کو صراط مستقیم پر گامزن فرمایا ـــــ جس نے بے شمار انسانوں کو عشق رسول کی دولتِ لازوال سے مالامال کیا ـــــ جس کی بارگاہ سے ہزاروں علماء و مشائخ نے اکتسابِ فیض کیا ـــــ اور جس کے دستِ حق پرست پر کروڑوں اہل سنت و جماعت نے شرفِ بیعت حاصل کر کے دارین کی سعادتیں حاصل کیں

یعنی

تاجدار اہل سنت، شہزادہء اعلیٰ حضرت، آفتابِ رشد و ہدایت، واقفِ اسرارِ شریعت، امام المشائخ والفقہا، مخدوم الاکابر والعلماء، سیدی و مرشدی و ذخری لیومی و غدی حضور مفتیء اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ ابوالبرکات آل رحمٰن محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب قبلہ برکاتی نوری رضوی بریلوی نور اللہ مرقدہ و برد مضجعہ۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف

مولیٰ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیبِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے طفیل میری اس خدمت کو شرفِ قبولیت سے مشرف فرمائے۔ امین

اجمالی فہرست جلد دوم



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المسلسل احسانه ، المتصل انعامه، غير منقطع ولا مقطوع فضله واكرامه، ذكره سند من لا سند له ، واسمه احد من لا احد له۔

فافضل الصلوات العوالى النزول ، واكمل السلام المتواتر الموصول، على اجل مرسل ، كشاف كل معضل، العزيز الاعزالمعز الحبيب، الفردفى وصل كل غريب، فضله الحسن مشهور مستفيض ، وبا لا ستناد اليه يعود صحيحاً كل مريض ، قدجاء جوده المزيد ، فى متصل الاسانيد، ، بل كل فضل اليه مسند، عنه يروى واليه يرد، فسموط فضائله العليه ، مسلسلات با لاولية، وكل درجيد من بحره مستخرج، وكل مدر جودفى سائليه مدرج، فهو المخرج من كل حرج، وهو الجامع، وله الجوامع، علمه مرفوع، وحديثه مسموع، و متابعة مشفوع، والاصر عنه موضوع، وغيره من الشفاعة قبله ممنوع، فاليه الاسناد فى محشر الصفوف، وامر الموقف على رايه موقوف، حوضه المورود، لكل وارد مسعود ، فيافوز من هو منه منهل، ومعلول فيه كل علة من معلل، تزول حزبه المعتبر، والشذوذ منه منكر ،وطريق الشاذ الى شواظ سقر،حافظ الامة من الامور الدلهمة الذاب عناكل تلبيس و تدليس ، والجابر لقلب بائس مضطرب من عذاب بئيس ، الحاكم الحجة الشاهد البشير ، معجم فى مدحه كل بيان و تقرير، علوه لا يدرك ، وما عليه مستدرك ، مقبوله يقبل ، ومتروكه يترك ، تعدد طرق الضعيف اليه ، فمن سننه الصحاح التعطف عليه ، فيجبر باعتضاده قلبه الجريح ، وير تقى من

یہ خطبہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز کا تحریر کردہ ہے، جس میں تقریباً اسی مصطلحات حدیث کو بطور براعۃ استہلال نہایت فصاحت وبلاغت کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ جو آپ کی ذہانت وفطانت اور جودت طبع پر دال ہے۔ مصطلحات مشمولہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

☆حدیث ☆خبر ☆تقریر ☆مسموع

ضعفه الى درجة الصحيح، مداراسانيد الجود والاكرام ، منتهى سلاسل الانبياء الكرام ، صلى الله تعالى عليه وعليهم وسلم، ملأ اٰفاق السماء و اطراف العالم ، و على اله وصحبه وكل صالح من رجله وحزبه ، رواة علمه ودعاة شرعة ووعاة ادبه ، و على كل من له وجادة ومنا ولة ، من افضاله الواصلة الدارة

☆سند ☆اسناد ☆طریق ☆متواتر

☆مشہور ☆مستفیض ☆عزیز ☆غریب

☆فرد ☆احد ☆مقبول ☆مردود

☆صحیح ☆متصل ☆موصول ☆وصل

☆متصل الاسانید ☆معلل ☆علت ☆شاذ

☆شذوذ ☆ضبط ☆حسن ☆ضعیف

☆اعتضاد ☆محفوظ ☆منکر ☆متابع

☆شاہد ☆معتبر ☆مرسل ☆معضل

☆منقطع ☆مدلس ☆موضوع ☆متروک

☆معلول ☆مدرج ☆مضطرب ☆مزید فی متصل الاسانید

☆اختلاط ☆وہم ☆مرفوع ☆موقوف

☆مقطوع ☆منتہی ☆عوالی ☆نوازل

☆علیۃ ☆علو ☆رجال ☆مسلسل بالاولیت

☆رواۃ ☆دعاۃ ☆صحب ☆روی

☆یروی ☆اجازۃ ☆مناولۃ ☆وجادۃ

☆مجاز ☆صالح ☆جید ☆حافظ

☆حاکم ☆حجت ☆جامع ☆جوامع

☆سنن ☆مسند ☆معجم ☆مستخرج

☆مستدرک ☆صحاح ☆مخرج

ان سب کی تفصیل مقدمہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

المتوا صلة ، بحسن ضبط محفوظ النظام، من دون وهم ولا ایهام، ولا اختلاط با لا عداء اللیام ، ماروی خبر و ھوی اجازة ، و غلب حقیقة الکلام مجازة۔ آمین۔اما بعد۔

ا۔نیت

(۱)اعمال کامدار نیتوں پرہے

۱ ۔ **عن** عمربن الخطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : إنّمَا الأعْمَالُ بِاالنّیَاتِ وَ إنّمَالِکُلِّ إمْرَءٍ مَا نَوٰی ۔

فتاوی رضویہ۲/۴۷۵☆فتاوی رضویہ۹/۷۲۲

امیرالمؤمنین حضرت عمربن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اعمال کے ثواب کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو اسکی نیت کے مطابق ہی اجرملتاہے۔

۱۔الجامع الصحیح للبخاری ، باب کیف کان بدئو الوحی ، ۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب قوله ﷺ انما الاعمال الخ ۱۴۰/۱
السنن لابی داؤد ، کتاب الطلاق باب ما عنی به الطلاق و النیات ، ۳۰۰/۱
السنن لابن ماجه ، ابواب الذهد ، ۳۲۱/۱
السنن للنسائی ، کتاب الطهارة ۲۴/۱
السنن للنسائی ، کتاب الطلاق ، ۱۰۴/۳
السنن للنسائی ، کتاب الایمان والنذور ، ۱۴۴/۲
السنن الکبری للبیهقی ، کتاب الطهارة ۴۱/۱
المؤطا لمالك

المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵/۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۵۶/۱
حلیة الاولیاء لابی نعیم ۳۴۲/۶ ☆ کتاب الزهد و الرقائق ، ۲۲۸/۱
التفسیر للبغوی ، ۴۳۱/۱ ☆ تلخیص الجیر لابن حجر ، ۵۵/۱
المسند للحمید ی ۲۸/۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۴۴/۴
فتح الباری، ۹/۱ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۱۵/۲
شرح السنة للبغوی ، ۴۰۱/۱، ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم ۳۶۲
اتحاف السادة للمتقین ۳۸۰/۲ ☆
التفسیر لابن کثیر ، ۳۴۵/۲ ☆ المغنی للعراقی ، ۳۵۱/۴
روح المعانی ۹۲/۳ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر ۱۱۸/۱۰، ۵۵/۱۱

اقول: اس حدیث کی عظمت وصحت پر اجماع مسلمین ہے۔امام شافعی وغیرہ نے اسکو تہائی اسلام فرمایا۔اور تمام ابواب فقہ کواس میں داخل مانا۔

دیگر ائمہ کرام اسکو چوتھائی اسلام قرار دیتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: ہر مصنف کواس حدیث سے اپنی کتاب شروع کرنا چاہیئے تا کہ طالب علم کواس بات پر تنبیہ ہو جائے کہ علم دین حاصل کرنے میں نیت خالص رضائے الٰہی ہو۔امام خطابی نے اس قول کو تمام ائمہ کرام کی طرف منسوب کیا۔اسی لئے امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے اپنی کتاب بخاری شریف کواس حدیث سے شروع فرمایا۔نیز دیگر سات مقامات پراس حدیث کوروایت کیا۔

حفاظ حدیث فرماتے ہیں: یہ حدیث امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت یحیی بن سعید انصاری تک خبر واحد صحیح ہے۔یعنی حضرت فاروق اعظم سے صرف حضرت علقمہ بن وقاص تابعی نے اوران سے فقط محمد ابن ابرہیم تیمی تابعی نے اوران سے یحیی بن سعید انصاری تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہی روایت کی۔ ہاں حضرت یحیی کے بعد اسکی سندیں کثیر ہوگئیں کہ صرف ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد دوسو سے زائد بتائی جاتی ہے۔ان میں اکثر ائمہ کرام ہیں۔

مثلاً امام بخاری،امام ابوداؤداورامام احمد بن حنبل حضرت سفیان بن عیینہ کی روایت سے ذکر کی۔

امام مسلم نے امام مالک کی روایت نقل فرمائی۔

امام ابن ماجہ نے لیث بن سعداور یزید بن ہارون سے سند ذکر کی۔

امام نسائی نے عبداللہ بن مبارک،سلیم بن حبان اورامام مالک سے روایت فرمائی۔

اورخود امام عبداللہ بن مبارک مروزی نے بھی کتاب الزہد میں اپنی سند بیان کی البتہ حافظ ابونعیم نے ایک دوسری سند ذکر کی جس میں امام مالک کے طریق سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی لیکن اسکوغریب کہہ کر فرمایا کہ یحیی بن سعید انصاری کی حدیث ہی صحیح ہے۔

بعدہٗ اس حدیث کی سندیں ائمہ حدیث کے نزدیک سات سوتک شمار کی گئی ہیں۔

بہر حال یہ حدیث مشہور صحیح ہے لیکن متواتر نہیں کہ شرائط ابتدائے سند میں مفقود

رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲م

(۲) نیت خیر پر اجر

۲ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: نِيَّةُ الْمُؤمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهٖ ۔ **فتاوی رضویہ۲/۶۸۰**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بے شک جو علم نیت جانتا ہے ایک ایک فعل کو اپنے لئے کئی کئی نیکیاں کر سکتا ہے۔ مثلا، جب نماز کیلئے مسجد کو چلا اور صرف یہ ہی قصد ہے کہ نماز پڑھونگا تو بیشک اسکا یہ چلنا محمود، ہر قدم پر ایک نیکی لکھیں گے۔ اور دوسرے پر گناہ محو کریں گے، مگر عالم نیت اس ایک فعل میں اتنی نیتیں کر سکتا ہے۔

(۱) اصل مقصود یعنی نماز کو جاتا ہوں۔

(۲) خانۂ خدا کی زیارت کرونگا۔

(۳) شعار اسلام ظاہر کرونگا۔

(۴) داعی الی اللہ کی اجابت کرتا ہوں۔

(۵) تحیۃ المسجد پڑھنے جاتا ہوں۔

(۶) مسجد سے خس وخاشاک وغیرہ دور کرونگا۔

(۷) اعتکاف کرنے جاتا ہوں کہ مذہب مفتی بہ پر اعتکاف کیلئے روزہ شرط نہیں۔ ایک ساعت کا بھی ہوسکتا ہے، جب سے داخل ہو باہر آنے تک اعتکاف کی نیت کرے ۔ انتظار نماز وادائے نماز کے ساتھ اعتکاف کا بھی ثواب پائے گا۔

(۸) امر الٰہی " خُذُوا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ " (اپنی زینت لو جب مسجد جاؤ) کے

---

۲ ۔ حلیة الاولیاء،	۲۵۵/۳	☆	المعجم الکبیر للطبرانی ،	۲۲۸/۶
اتحاف السادة المتقین ،	۱۵/۱۰	☆	تاریخ بغداد للخطیب ،	۲۳۷/۹
الفوائد للشوکانی،	۲۵۰	☆	الاسرار المرفوعه لعلی القاری	۳۷۵
کشف الخفا للعجلونی ،	۴۳۸/۲	☆	الدرر المنتشرة للسیوطی ،	۱۶۶

امتثال کو جاتا ہوں۔

(۹) جو وہاں علم والا ملے گا اس سے مسائل پوچھونگا۔ دین کی باتین سیکھونگا۔

(۱۰) جاہلوں کو مسئلہ بتاؤ نگا، دین سکھاؤ نگا۔

(۱۱) جو علم میں میرے برابر ہوگا اس سے علم کی تکرار کرونگا۔

(۱۲) علماء کی زیارت۔

(۱۳) نیک مسلمان کا دیدار۔

(۱۴) دوستوں سے ملاقات۔

(۱۵) مسلمانوں سے میل۔

(۱۶) جو رشتہ دار ملیں گے ان سے بکشادہ پیشانی مل کر صلہ رحمی۔

(۱۷) اہل اسلام کو سلام۔

(۱۸) مسلمانوں سے مصافحہ کرونگا۔

(۱۹) ان کے سلام کا جواب دونگا۔

(۲۰) نماز باجماعت میں مسلمانوں کی برکتیں حاصل کرونگا۔

(۲۱) و (۲۲) مسجد میں جاتے نکلتے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرونگا۔

بسم اللہ و الحمدللّٰہ و السلام علی رسول اللہ ،

(۲۳) و (۲۴) دخول وخروج میں حضورو آل حضور و ازواج حضور پر درود بھیجونگا۔

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی اٰل سیدنا محمد و علی أزواج سیدنا محمد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۲۵) بیمار کی مزاج پرسی کرونگا۔

(۲۶) اگر کوئی غمی والا ملا تعزیت کرونگا۔

(۲۷) جس مسلمان کو چھینک آئی اور اس نے 'الحمد للہ' کہا اسے 'یرحمك اللہ' کہونگا۔

(۲۸) و (۲۹) امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرونگا۔

(۳۰) نمازیوں کو وضو کا پانی دونگا۔

(۳۱) و (۳۲) خود مؤذن ہے، یا مسجد میں کوئی مؤذن مقرر نہیں تو نیت کرے کہ اذان واقامت

کھونگا۔اب یہ کہنے نہ پایا یا دوسرے نے کہہ دی تاہم اپنی نیت کا ثواب پاچکا،فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۔

(۳۳)جوراہ بھولا ہوگا اسے راستہ بتاؤنگا۔

(۳۴)اندھے کی دستگیری کرونگا۔(۳۵)جنازہ ملاتو نماز پڑھونگا۔

(۳۶)موقع پایا تو ساتھ دفن تک جاؤنگا۔

(۳۷)دومسلمانوں میں نزاع ہوئی تو حتی الوسع صلح کراؤنگا۔

(۳۸) و (۳۹) مسجد میں جاتے وقت داہنے ، اور نکلتے وقت بائیں پاؤں کی تقدیم سے اتباع سنت کرونگا۔

(۴۰) راہ میں جولکھا ہوا کاغذ پاؤنگا اٹھا کرادب سے رکھ دونگا۔ الی غیر ذلك من نیات کثیرہ۔تو دیکھئے کہ جوان ارادوں کے ساتھ گھر سے مسجد کو چلا وہ صرف حسنۂ نماز کیلئے نہیں جاتا بلکہ ان چالیس حسنات کیلئے جاتا ہے۔تو گویا اس کا یہ چلنا چالیس طرف چلنا ہے۔اور ہر قدم چالیس قدم،پہلے اگرایک نیکی تھااب چالیس نیکیاں ہوگا۔

فتاوی رضویہ قدیم ۶۸۱/۳ ☆ فتاوی رضویہ جدید ۶۷۵/۵

(۳)اللہ تعالیٰ نیتوں کو دیکھتا ہے

۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ لا يَنظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَ أَمْوَالِكُمْ وَ لٰكِنْ إِنَّمَا يَنظُرُ إِلٰى قُلُوبِكُمْ وَ أَعْمَالِكُمْ۔ ذیل المدعا لاحسن الوعاء ص ۱۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کونہیں دیکھتا۔ہاں البتہ تمہارے دلوں کواور عملوں کو دیکھتا ہے۔۱۲م

۳۔ الصحیح لمسلم ، کتاب البر و الصله تحريم الظن و التجسس ، ۳۱۷/۲
السنن لابن ماجه ، کتاب الزهد با ب القناعة ، ۳۰۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۸۵/۲ ، ۵۳۹
الجامع الصغير للسيوطی ، ۱۱٤/۱

(۴) دل کا حال خدا جانتا ہے

٤ ـ **عن** أسامة بن زید رضی الله تعالیٰ عنهما قال : بعثنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی سریة فصبحنا الحرقات من جهینة فأدرکت رجلا فقال لا إله إلا الله فطعنته فوقع فی نفسی من ذلك فذکرته للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أ قَالَ **لَا إِلٰهَ إِلّا اللّٰهُ** وقتلته قال : قلت یا رسول الله ! إنما قالها خوفا من السلاح قال : أ فَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ حَتّٰی تَعلمَ أقالَها أم لا، فمازال یکررها علی حتی تمنیت أنی أسلمت یومئذ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمکو ایک سریہ میں روانہ فرمایا۔ ہمارا قبیلۂ جہینہ کی ایک شاخ حرقات سے مقابلہ ہوا، میں نے ایک شخص پر حملہ کیا اس نے بیساختہ کلمۂ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھا لیکن میں نے اسے نیزہ مار کر ہلاک کر دیا۔ پھر میرے دل میں یہ بات کھٹکی تو میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اس نے لا الہ الا اللہ پڑھا تھا اور تم نے اس کو قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس نے ہتھیار کے خوف سے پڑھا۔ حضور نے فرمایا تو تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہیں دیکھ لیا؟ کہ تم جان لیتے کہ صدق دل سے پڑھا یا یونہی محض خوف سے۔ حضور یہ ہی جملہ بار بار فرماتے رہے یہاں تک کہ اس تشدیدی حکم سے متأثر ہو کر میں تمنا کرنے لگا کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔ فتاوی رضویہ ۸/۳۲۳

---

٤ ـ الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ٦٧ باب تحریم قتل الکافر بعد قوله لا اله الا الله
السنن لابی داؤد کتاب الجهاد ، ٣٥٥/١
السنن لابن ماجه ، کتاب الفتن ، ٢٩٠/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤٣٩/٤ ، ٢٠٧/٥

۲۔توحید وصفات الٰہی

(۱) کلمہ توحید کی فضیلت

۵۔ قال الإمام علی رضا حدثنی أبی موسی الکاظم عن أبیه جعفر الصادق عن أبیه محمد الباقر عن أبیه زین العابدین عن أبیه الحسین عن أبیه علی بن أبی طالب رضی الله تعالیٰ عنهم قال : حدثنی حبیبی و قرة عینی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : حدثنی جبرئیل قال : سمعت رب العزة یقول : **لا إله إلا الله** حِصُنِی، فَمَنُ قَالَ دَخَلَ حِصُنِی، وَ مَنُ دَخَلَ حِصُنِی أَمِنَ مِن عَذَابِی ۔

سیدنا امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ امام موسیٰ کاظم وہ امام جعفر صادق وہ امام محمد باقر وہ امام زین العابدین وہ امام حسین وہ علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پیارے میری آنکھوں کی ٹھنڈک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے حدیث بیان فرمائی کہ ان سے جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی: کہ میں نے اللہ عزوجل کو فرماتے سنا، کہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے ۔تو جس نے اسے کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوااور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا میرے عذاب سے امان میں رہا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر مکی نے اس حدیث کی روایت وسند کا پس منظر اس طرح بیان فرمایا کہ جب امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیشاپور میں تشریف لائے چہرۂ مبارک کے سامنے ایک پردہ تھا، حافظان حدیث امام ابوزرعہ رازی ۔امام محمد بن اسلم طوسی اور انکے ساتھ بیشمار طالبان علم حدیث حاضر خدمت انور ہوئے اور گڑگڑا کر عرض کی: کہ اپنا جمال مبارک ہمیں دکھایئے اور اپنے آبائے کرام سے ایک حدیث ہمارے سامنے بیان فرمایئے ۔امام نے سواری روکی اور غلاموں کو حکم فرمایا کہ پردہ ہٹالیں ۔خلق کی آنکھیں جمال مبارک سے ٹھنڈی ہوئیں ۔دو گیسو شانے پر لٹک رہے تھے۔ پردہ ہٹتے ہی خلق کی یہ حالت ہوئی کہ کوئی چلاتا ہے۔کوئی خاک پر لوٹتا ہے۔کوئی روتا ہے۔کوئی سواریٔ مقدس کا سم چومتا ہے۔اتنے میں علماء نے آواز دی خاموش۔

۵۔ الصواعق المحرقه لابن حجر المکی ،　☆　حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۹۲۱/۳

سب لوگ خاموش ہورہے۔ دونوں امام مذکور نے حضور سے کوئی حدیث روایت کرنے کو عرض کی تو یہ حدیث بیان فرمائی۔ یہ حدیث بیان فرما کر حضور رواں ہوئے اور پردہ چھوڑ دیا گیا۔ دواتوں والے جو ارشاد مبارک لکھ رہے تھے شمار کئے گئے تو بیس ہزار سے زائد تھے۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لو قرأت هذا الاسناد على مجنون لبرأ من جنته ۔ یہ مبارک سند اگر مجنون پر پڑھو تو ضرور اسے جنون سے شفا ہو۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اصحاب کہف کے نام تحصیل نفع و دفع ضرر اور آگ بجھانے کے واسطے ہیں۔ ایک پارچہ میں لکھ کر بیچ آگ میں ڈالدیں اور بچہ روتا ہو تو لکھ کر گہوارے میں اسکے سر کے نیچے رکھ دیں۔ اور کھیتی کی حفاظت کیلئے کاغذ پر لکھ کر بیچ کھیت میں ایک لکڑی گاڑ کر اس پر باندھیں۔ اور رگیں تپکنے اور تجاری اور دردسر اور حصول تونگری و وجاہت اور سلاطین کے پاس جانے کیلئے داہنی ران پر باندھیں۔ اور دشواریٔ ولادت کیلئے عورت کی بائیں ران پر نیز حفاظت مال اور دریا کی سواری اور قتل سے نجات کیلئے۔

اقول: فی الواقع جب اسمائے اصحاب کہف قدست اسرارہم میں وہ برکات ہیں حالانکہ وہ اولیائے عیسویین میں سے ہیں۔ تو اولیائے محمدیین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا کیا کہنا۔ انکے اسمائے کرام کی برکت کیا شمار میں آسکے۔ اے شخص تو نہیں جانتا کہ نام کیا ہے۔ مسمی کے انحائے وجود سے ایک نحو ہے۔ امام فخر الدین رازی وغیرہ علماء نے فرمایا: کہ وجود شئی کی چار صورتیں ہیں۔ وجود اعیان میں۔ علم میں۔ تلفظ میں۔ کتابت میں۔ تو ان دو شق اخیر میں وجود اسم ہی کو وجود مسمی قرار دیا ہے، بلکہ کتب عقائد میں لکھتے ہیں۔ الاسم عين المسمى۔ نام عین مسمی ہے۔ امام رازی نے فرمایا۔ المشهور عن اصحابنا ان الاسم هو المسمى۔ مقصود اتنا ہے کہ نام کا مسمی سے اختصاص کپڑوں کے اختصاص سے زائد ہے اور نام کی مسمی پر دلالت تراشۂ ناخن کی دلالت سے افزوں ہے۔ تو خالی اسماء ہی ایک اعلیٰ ذریعۂ تبرک وتوسل ہوتے نہ کہ اسامی سلاسل علیہ کہ اسناد اتصال بمحبوب ذوالجلال وبحضرت عزت وجلال ہیں۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور اللہ ومحبوب واولیاء کے سلسلۂ کرام وکرامت میں انسلاک

کی سند، تو شجرۂ طیبہ سے بڑھ کر اور کیا ذریعۂ توسل چاہئے۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۱۳۷

(۲) کلمۂ طیبہ کے تصدیق کرنے کی فضیلت

٦ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه أن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم و معاذ رديفه على الرحل قال : يا معاذ بن جبل! قال : لبيك يا رسول الله و سعد يك! قال : يا معاذ ! قال : لبيك يا رسول اللّٰه و سعديك! قا ل: يا معاذ! قال : لبيك يا رسول الله و سعديك ثلثا! قال : مَا مِنْ أحَدٍ يَشْهَدُ أن لَا إلٰهَ إلّا اللهُ وَ أن مُحَمّد رَّسُوْلُ اللهِ صَدَقَ مِنْ قَلْبِهٖ إلّا حَرّمَه اللهُ علٰى النّارِ قَالَ : يَا رسول الله ! أفلا أخبر به الناس فيستبشرون؟ قال: اذاً يَتَّكِلُوا، وأخُبرَ بِهَا مُعاذعِنْدَ مَوتِهٖ تَأثّماً ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور آپ کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ہی کجاوے پر سوار تھے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے معاذ! حضرت معاذ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ کا فرمانبردار ہوں۔ حضور نے پھر فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذ نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوں اور فرمانبردار ہوں۔ حضور نے پھر فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذ نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! میں حاضر خدمت ہوں اور فرمانبرداری کیلئے تیار ہوں۔ تین مرتبہ حضور نے اسی طرح فرما کر ارشاد فرمایا: جس شخص نے کلمہ طیبہ لا اله الاالله محمد رسول الله، کی صدق دل سے گواہی دی اللہ تعالیٰ نے اسے دوزخ پر حرام فرمادیا ہے۔ حضرت معاذ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنادوں؟ فرمایا: تو عام طور پر لوگ اسی پر بھروسہ کرلینگے۔ پھر حضرت معاذ نے اپنے انتقال سے کچھ پہلے کتمانِ علم کے گناہ سے بچنے کیلئے یہ حدیث بیان فرمادی۔

اظہار الحق الجلی ص ۳۴

٧ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى

٦ـ الجامع الصحيح للبخارى ، كتاب العلم ، ١/ ٢٤ ☆ الصحيح لمسلم، كتا ب الايما ن، ١/ ٤٦

٧ـ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ٦١٣/٣ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ٢٦٦/٣

كنز العمال للمتقى ، ٥٦٥٢ـ ٩٣/٣

الله تعالى عليه وسلم: يَاأ يُهَا النَّاسُ! إنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَ إنَّ أبَاكُمْ وَاحِدٌ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور باپ ایک

فتاوی افریقہ ص ۳۶

(۴) توحید پرست سب جنتی ہیں

۸۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إلٰى بَعْضِهِمْ فَيأتُونَ آدَمَ عَلَيهِ السَّلاَمُ فَيَقُولُوْنَ: إشْفَعْ لَذُرِّيَتِكَ فيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَ لٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإبْراهِيْمَ فَإنَّهُ خَلِيْلُ اللهِ تَعَالٰى فَيَأتُوْنَ إبْرَاهِيْمَ عَلَيهِ السَّلاَمُ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَ لٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَإنَّهٗ كَلِيْمُ اللهِ تَعَالٰى، فَيُؤتٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا وَ لٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَإنَّهٗ رُوْحُ اللهِ وَ كَلِمَتُهٗ، فَيُؤتٰى عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا لٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأوْتٰى فَأقُوْلُ: أنَا لَهَا، أنطَلِقُ فَأسْتَاذِنُ عَلٰى رَبِيّ فَيُؤذَنُ لِىْ، فَأقُوْمُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأحْمَدُهٗ بِمَحَامِدَ لَا أقْدِرُ عَلَيْهِ الآنَ يُلْهِمُنِيْهِ اللهُ تَعَالٰى، ثُمَّ أخِرُّ لَهٗ سَاجِداً، فَيُقَالُ لِىْ: يَا مُحَمَّدُ! إرْفَعْ رَأسَكَ، وَ قُلْ يُسْمَعُ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَهُ وَ إشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأقُوْلُ: يَا رَبِّ !أمَّتِىْ أمَّتِىْ فَيُقَالُ: إنْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ بُرَّةٍ أوْ شَعِيْرَةٍ مِنْ إيْمَان فَأخْرِجْهُ مِنْهَا، فَأنْطَلِقُ فَأفْعَلُ ثُمَّ أرْجِعُ إلٰى رَبِيّ تَعَالٰى فَأحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أخِرُّ له سَاجِداً فَيُقَالُ لِىْ: يَامُحَمَّدُ ! إرْفَعْ رَأسَكَ، وَ قُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَ سَلْ تُعْطَهُ، وَإشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأقُوْلُ: يَا رَبِّ أمّتِىْ أمّتِىْ، فَيُقَالُ لِىْ: إنْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إيْمَان فَأخْرِجْهُ مِنْهَا، فَأنطَلِقُ فَأفْعَلُ، ثُمَّ أعُوْدُ إلٰى رَبِىّ فَأحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أخِرُّ لَهٗ سَاجِداً فَيُقَالُ لِىْ: يَا مُحَمَّدُ! إرْفَعْ رَأسَكَ، وَ قُلْ يُسْمَعُ لَكَ، وَ سَلْ تُعْطَهُ، وَ إشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأقُوْلُ: يَا رَبُّ! أمَّتِىْ أمَّتِىْ، فَيُقَالُ لِىْ: إنْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ أدْنٰى أدْنٰى

۸۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الايمان ، ۱۱۰/۱ ☆ المسند لابى عوانه ، ۱۸۴/۱

الجامع الصحيح للبخارى، صفة الجنة ، ۹۷۱/۲ ☆ التفسير للبغو ى ، ۱۷۷/۴

أَدْنٰی مِنْ مِثْقَالِ حَبَّۃ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِیْمَانٍ فَأَخْرِجْہُ مِنَ النَّارِفَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَرْجِعُ اِلٰی رَبِّی فِی الرَّابِعَۃِفَأَحْمَدُہٗ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَہٗ سَاجِداً فَیُقَالُ لِیْ: یَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَکَ ،وَ قُلْ یُسْمَعُ لَکَ، وَ سَلْ تُعْطَہٗ، وَ اِشْفَعْ تُشَفَّعُ، فَأَقُوْلُ :یَا رَبِّ! اِئْذَنْ لِیْ فِیْمَنْ قَالَ :**لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** ، قَالَ : لَیْسَ ذَاکَ لَکَ أَوْ قَالَ: لَیْسَ ذَاکَ إِلَیْکَ ، وَ لٰکِنْ وَ عِزَّتِیْ وَ کِبْرِیَائِیْ وَ عَظْمَتِیْ وَ جَبْرِیَائِیْ! لأَخْرِ جَنَّ مَنْ قَالَ : **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ گھبرا کرایک دوسرے کے پاس جائیں گے۔سب سے پہلے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضری دیں گے۔ عرض کریں گے: آپ اپنی اولاد کی بارگاہ خداوندقدوس میں شفاعت کیجئے۔آپ جواب میں ارشادفرمائیں گے: میں اس کام کیلئے متعین نہیں۔تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضری دو۔وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔سب ملکرآپ کی خدمت میں حاضرہوں گےلیکن یہاں سے بھی یہی جواب ملے گا کہ میں اس کے لئے نہیں،تم حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام فرمایا۔چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں سب کی حاضری ہوگی۔وہ بھی فرمائیں گے میں اس کام کیلئے نہیں۔تم سب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاکر دیکھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روح اوراس کا کلمہ ہیں۔ تمام لوگ انکی خدمت میں حاضری دیں گےلیکن یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس کام کیلئے نہیں۔ہاں تم سیدالانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ اقدس میں حاضری دو۔حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ پھروہ سب میرے پاس آئیں گےتو انکوخوشخبری سناؤں گا کہ ہاں میں اس کام کیلے چنا گیا ہوں۔میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دونگا۔اورخداوندقدوس سے اجازت چاہوں گا،تو مجھے اللہ کے حضور کھڑے ہونے کی اجازت ملے گی۔میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی اس طرح حمدوثنا بیان کرونگا کہ جس پرمیں اس وقت قادر نہیں۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت خصوصی الہام ہوگا جو میں بیان کرونگا،پھرمیں خداوند قدوس کے حضور سجدہ کرونگا۔پھر مجھے حکم ہوگا۔اے محمد! سراٹھاؤاور کہوسنا جائے گا،مانگودیا جائے گا،شفاعت کروہم قبول کریں گے،میں عرض کرونگا:اے میرے رب! میری امت بخش دے

بخش دے، رب عزوجل کی طرف سے حکم ہوگا۔ جاؤ جسکے دل میں دانۂ گندم یا جو کے مانند ایمان ہواسکودوزخ سے نکال لو۔ چنانچہ اس طرح کے تمام لوگوں کو میں نکال لونگا۔ اسکے بعد پھر میں اپنے رب کے حضور حاضری دونگا اور اسی طرح خداوند قدوس کی حمد وثناء بیان کرونگا اور سجدہ میں گر جاؤنگا، حکم ہوگا۔ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، اور جو چاہو کہو، تمہاری بات سنی جائے گی، اور مانگو جو مانگوگے دیا جائیگا، اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی، میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے، حکم ہوگا۔ جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہواسکو جہنم سے نکال لو۔ میں ایسا ہی کرونگا۔ اور پھر اپنے رب کے حضور حاضر ہونگا۔ پھر اسی طرح اللہ رب العزت کی حمد وثنا بیان کرونگا۔ پھر سجدہ میں گر جاؤنگا، مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی، میں پھر عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے، مجھے حکم ہوگا۔ جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم بہت کم نہایت کم ایمان ہواسکو بھی دوزخ سے نکال لو۔ میں دوزخ سے اس طرح کے لوگوں کو نکال کر چوتھی مرتبہ اپنے رب کے حضور حاضری دونگا۔ اور حسب سابق اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرونگا۔ پھر سجدہ میں گر جاؤنگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو قبول کی جائیگی، اس وقت میں عرض کرونگا: اے پروردگار! مجھے اس بات کی اجازت عطا فرما کہ ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لوں جس نے کلمہ طیبہ لا اله الا الله پڑھا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا: اس کام کیلئے تم متعین نہیں یا تمہارے سپرد نہیں۔ بلکہ مجھے اپنی عزت و جلال اور عظمت و بڑائی کی قسم! کہ میں **لا اله الا الله** پڑھنے والے ہر شخص کو دوزخ سے نکال لونگا۔ **لا اله الا الله محمد رسول الله۔**

۹۔ **عن** أبی ذر الغِفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله

۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۶/۵ ☆ المسند لابی عوانه، ۱۹/۱
التفسیر للبغوی، ۵٤٤/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۸۳/۱۰
السنة لابی عاصم، ٤٦٤/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۷۰/۲
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۰۳/۲ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۲٤۱/۹
التفیسر لابن کثیر، ۲۸۷/۲ ☆

تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِن عَبدٍ قَالَ :لَا إله إلا الله، ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِكَ إلّا دَخلَ الجَنّةَ، قلتُ : و إن زنٰی و إن سَرقَ ، قال : و إن زنٰی و إن سَرقَ ، قلت : و إن زنٰی و سَرقَ ، قال و إن زنٰی و إن سَرقَ ، قلتُ: و إِن زنٰی و إن سرق ، قال: و إن زنٰی و إن سَرقَ ، ثُم قال فی الرّابعةِ علٰی رَغمِ أنفِ أبِی ذَرٍّ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ 'لا إله إلا الله' صدق دل سے کہے پھراسی پراسکا انتقال ہوتو وہ جنت میں جائے گا۔حضرت ابوذر فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: خواہ وہ زنا کرے خواہ وہ چوری کرے،فرمایا: اگر چہ وہ زنا کرے اگر چہ وہ چوری کرے۔ میں نے کہا: خواہ وہ چوری کرے خواہ وہ زنا کرے،فرمایا: اگر چہ وہ چوری کرے اگر چہ وہ زنا کرے۔تین مرتبہ یہ ہی فرما کر ارشاد فرمایا: اے ابوذر! اگر چہ تمہیں ناپسند ہے لیکن حکم یہ ہی ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۳۶۴

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرات ابوین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال عہد اسلام سے پہلے تھا تو اس وقت وہ صرف اہل توحید واہل لا اله الا الله تھے۔تو نہی از قبیل' لیس ذلك لك' ہے۔بعدہ رب العزۃ عزجلالہ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے مین ان پر اتمام نعمت کیلئے اصحاب کہف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرح انہیں زندہ کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاکر شرف صحابیت پاکر آرام فرمایا۔

ولہذا حکمت الٰہیہ کہ یہ زندہ کرنا حجۃ الوداع میں واقع ہوا جبکہ قرآن عظیم پورا اتر لیا۔اور" ألیومَ أکمَلتُ لَکُم دِینَکُم وَ أتمَمتُ عَلَیکُم نِعمَتِي" نے نزول فرما کر دین الٰہی کو تام وکامل کر دیا تا کہ ان کا ایمان پورے دین کامل شرائع پر واقع ہو۔حدیث احیاء کی غایت ضعیف ہے۔ کما حققه خاتم الحفاظ الجلال السیوطی و لا عطر بعد عروس۔ اور حدیث ضعیف دربارۂ فضائل مقبول ۔ کما حققناه بما لا مزید علیه فی رسالتنا "ألهاد الکاف فی حکم الضعاف " بلکہ امام ابن حجر مکی نے فرمایا۔متعدد حفاظ نے اسکی تصحیح کی۔　　　أ فضل القری لقراء ام القریٰ میں فرماتے ہیں۔

إن آباء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیر الأنبیاء و أمهاته إلی آدم و حواء لیس فیهم کافر ـ لأن الکافر لا یقال فی حقه أنه مختار ولا کریم و لا طاهر بل نجس ـ و قد صرحت الأحادیث بأنهم مختارون و أن الآباء کرام و الأمهات طاهرات و أیضا قال تعالیٰ و تقلبک فی الساجدین ـ علی أحد التفاسیر فیه أن المراد تنقل نوره من ساجد إلی ساجد و حینئذ فهذا صریح فی أن أبوی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أهل الجنّة و هذا هو الحق بل فی حدیث صححه غیر واحد من الحفاظ و لم یلتفتوا لمن طعن فیه أن اللہ تعالیٰ أحیاهما فآمنا به ألخ ـ مختصرا و فیه طول ـ

یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلۂ نسب کریم میں جتنے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام ہیں وہ تو انبیاء ہی ہیں ۔انکے سوا حضور کے جس قدر آباء کرام وامہات طاہرات آدم وحوا علیہما الصلوۃ والسلام تک بھی ان میں کوئی کافر نہ تھا کہ کافر کو پسندیدہ یا کریم یا پاک نہیں کہا جاتا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباء وامہات کی نسبت حدیثوں میں تصریح فرمائی ۔کہ وہ سب پسندیدۂ الٰہی ہیں ۔آباء سب کرام ہیں ۔مائیں سب پاکیزہ ہیں ۔اور آیت کریمہ ''و تقلبک فی الساجدین'' کی بھی ایک تفسیر یہ ہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ایک ساجد سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتا آیا ۔تو اب اس سے صاف ثابت ہے کہ حضور کے والدین حضرت آمنہ وحضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اہل جنت ہیں کہ وہ تو ان بندوں میں جنہیں اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے چنا تھا سب سے قریب تر ہیں ۔یہ ہی قول حق ہے بلکہ ایک حدیث میں جسے متعدد حافظان حدیث نے صحیح کہا ہے اور اس مین طعن کرنیوالے کی بات کو قابل التفات نہ جانا تصریح ہے کہ اللہ عزوجل نے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے زندہ فرمایا یہاں تک وہ ایمان لائے۔

اپنا مسلک اس باب میں یہ ہے

و من مذهبی حب الدیار لأهلها ÷ و للناس فیما یعشقون مذاهب

جسے یہ پسند ہو'' فبها و نعمت '' ورنہ آخر اس سے تو کم نہ ہو کہ زبان روکے دل صاف رکھے۔إن ذلکم کان یوذی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ڈرے۔

امام ابن حجر مکی شرح میں فرماتے ہیں:

ما أحسن قول المتوقفين فى هذه المسئلة الحذر الحذر من ذكرهما بنقص فان ذلك قد يوذيه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لخبر الطبرانى لا تؤذوا الأحياء بسب الأموات ۔

یعنی کیا خوب فرمایا ان بعض علما نے جنہیں اس مسئلہ میں توقف تھا کہ دیکھ بچ! والدین کریمین کو کسی نقص کے ساتھ ذکر کرنے سے کہ اس سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا ہونے کا اندیشہ ہے کہ طبرانی کی حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مردوں کو برا کہہ کر زندوں کو ایذا نہ دو۔ یعنی حضور تو زندۂ ابدی ہیں۔ ہمارے تمام افعال واقوال پر مطلع۔ اور اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

و الَذِيۡنَ يُؤذُوۡنَ رَسُوۡلَ اللهِ لَهُمۡ عَذَابٌ أَلِيۡمٌ

جولوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں انکے لئے دردناک عذاب ہے۔

عاقل کو چاہیئے ایسی جگہ سخت احتیاط سے کام لے۔

رسالہ شمول الاسلام مشمولۂ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۲۳

(۵) غیر خدا کی عبادت حرام وکفر ہے

۱۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : إجتمعت نصارى نجران و أحبار يهود عند رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فتنازعوا عنده فقالت الأحبار: ما كان إبرٰهيم إلايهوديا ، و قالت النصارى ما كان إبرٰهيم إلانصرانيا فأنزل الله فيهم" يَا أهلَ الكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِى إبرٰهيم و ما أنزِلَتِ التورٰة و الإنجيلُ إلّا مِن بَعدهٖ " إلى قولهٖ : " و اللهُ و لىُّ المُؤمِنِيۡنَ "فقال أبو رافع القرظى حين إجتمع عنده النصارى و الأحبار فدعا هم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم إلى الإسلام أتريد مِنّا يا محمد! أن نعبد ك كما تعبد النصارى عيسى بن مريم " فقال رجل من أهل نجران نصرانى ، يقال له الرئيس و ذلك تريد و إليه

۱۰۔ دلائل النبوة للبيهقى ، ۵/۳۸۴ ☆ الدر المنثور للسيوطى ، ۲/۴۰

التفسير لابن كثير ، ۲/۵۴ ☆ التفسير للطبرانى ، ۳/۳۰۵

تدعو، او کما قال ،فقال رسول الله : مَعاذَ اللهِ أن أعبدَ غير الله أو آمُرَ بِعِبادَةِ غير ، ما بذلك بعثنی و لا أمرنی ـ فأنزل الله عزوجل فی ذلك من قولهما ـ ما كان لِبَشَرٍأن يؤتِيَه اللهُ الكِتَابَ وَ الحُكمَ و النُّبُوَّةَ ثُم يقولُ للنّاسِ كُونُوا عِباداً لِی مِن دُونِ الله لٰكِنْ كُونُوا رَبَّانِيّينَ بِما كُنتم تعلَمُونَ الكِتَابَ و بِما كُنتم تَدرُسُونَ و لا يأمُرَكم أن تَتخِذُوا المَلاَئِكَةَ و النَّبِيِّينَ أرْبَاباً أيَأمُرُكُم بِالكُفرِ بَعدَ إذ أنتمُ مُسلِمُونَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نجران کے نصاری اور یہودی عالم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور کے پاس ہی آپس میں جھگڑنے لگے۔ یہودی عالم بولے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی ہی تھے۔ نصاری نے کہا: حضرت ابرہیم علیہ السلام نصرانی ہی تھے۔تو اللہ تعالیٰ نے انکے اختلاف کو دفع کرنے کیلئے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔۱۲م

اے کتاب والو! ابراہیم کے باب میں کیوں جھگڑتے ہو؟ توراۃ وانجیل تو نہ اتری مگر انکے بعد۔تو کیا تمہیں عقل نہیں۔ سنتے ہو یہ جو تم ہو اس میں جھگڑے جسکا تمہیں علم تھا تو اس میں کیوں جھگڑتے ہو جسکا تمہیں علم ہی نہیں۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ابرہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان تھے۔ اور مشرکوں سے نہ تھے۔ بیشک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حقدار وہ تھے جو انکے پیرو ہوئے اور یہ نبی اور ایمان والے اور ایمان والوں کا والی اللہ ہے۔ (کنزالایمان)

جب یہودی اور نصرانی حضور کی خدمت میں جمع ہوئے اور حضور نے انکو اسلام کی دعوت دی تو ابورافع قرظی نے کہا: کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی اس طرح عبادت کریں جس طرح نصاری عیسی ابن مریم کی عبادت کرتے ہیں؟ اور ایک نجرانی عیسائی نے جس کا نام رئیس مشہور تھا اس نے کہا۔ کیا آپ یہ ہی چاہتے ہیں اور اسی کی دعوت دے رہے ہیں؟ اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاذ اللہ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کروں یا اسکے غیر کی عبادت کا حکم دوں۔ نہ مجھے اس لئے مبعوث کیا گیا ہے اور نہ مجھے اسکا حکم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں دونوں کے قول کی تردید اس طرح نازل فرمائی۔۱۲م

کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم وپیغمبری دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ۔ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ۔ اس سبب سے کہ تم

کتاب سکھاتے ہواوراس سے کہ تم درس کرتے ہو۔اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کوخدا ٹھہرالو۔کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اسکے کہ تم مسلمان ہوئے۔

(کنزالایمان)۔فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۸۳

(۶) معصیت خدا میں کسی کی اطاعت نہیں

۱۱۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لَا طاعةَ لِأحدٍ فِی مَعصیَةِ اللہ تعالٰی، إنَّمَا الطَّاعةُ فِی المَعْرُوفِ۔　　فتاوی رضویہ،۲/۴۴۵

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔اطاعت تو اچھے کاموں ہی میں ہوتی ہے۔۱۲م

۱۲۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی

۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاحکام، ۲/۱۰۵۸ ایضاً کتاب اخبار الاحاد، ۲/۱۰۷۸
ایضاً، کتاب المغازی، ۲/۶۲۲ ☆ السنن للنسائی، کتاب البیعة، ۲/۱۶۶
۱۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب الامارة، ۲/۱۲۵ ☆ السنن لابی داؤد، کتاب الجهاد، ۱/۳۸۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۸۰۲، ۹۴، ۱۲٤، ۱۲۹، ۱۳۱، ٤،
ایضاً، ٤/٤۲٦، ٤۲۷، ٤۳٦،
الجامع الصغیر، ۲/۵۸۵، صحیح
المستدرك للحاكم، ۳/۱۲۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۲۳۳، ۱۸/۱۸۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲۲٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۱۸، ۲/۱۷۷
المصنف لعبد الرزاق، ۱۱/۳۳۵ ☆
کنز العمال لعلی المتقی، ۱٤۸۷٤، ٦/٦۷ ☆ ایضاً ۱٤۹۱۱، ٦/۷۷
علل الحدیث لابن ابی حاتم الرازی، ۱۲۹۲، ۱۳۰۰
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۱۰ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۷۹
۱۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۲۹، ۱۳۱، ٤/٤۲٦، ٤۲۷، ٤۳۲، ۵/٦٦، ۷۰
الجامع الصغیر للسیوطی، صحیح ۲/۵۸۵، ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۷۷
المصنف لابن ابی شیبة، ۳۳۷۰٦۔ ٦/۵٤۹ ☆ تاریخ بغداد للخطیب البغدادی، ۳/۱٤۵
تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۱/۱۳۳ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا طَاعةَ لِمَخْلُوقٍ فِی مَعصِیَةِ الخَالِقِ ۔

فتاوی رضویہ،۲/۴۵

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خالق کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔

۱۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :مَن کَانَ یُحِبُّ أن یَعْلَمَ مَنزِلتَہٗ عِندَ اللہ فَلْیَنْظُر کَیْفَ مَنزِلَةُ اللہِ عِندَہ، فإنّ اللہ یُنزِلُ العَبْدَ مِنْہُ حَیْثُ أنْزَلَہٗ مِن نِفْسِہٖ ۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہ جاننا پسند کرے کہ اللہ کے نزدیک اسکا مرتبہ کتنا ہے وہ یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کی قدر اسکے دل میں کتنی ہے کہ بندے کے دل میں جتنی عظمت اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اسی کے لائق اپنے یہاں اسے مرتبہ دیتا ہے۔

و فی الباب عن أبی ہریرة و سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہما

اس سلسلہ میں حضرت ابوہریرہ اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے۔

(۸) وتر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

۱۴ ۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إن اللہَ وِتْرٌ وَیُحِبُّ الْوِتْرَ۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ

۱۳۔ السنن لابی داؤد ، ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵،۲۴/۴

اتحاف السادہ للزبیدی ،، ۵۷۶/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی ،، ۱۸۰/۵

الطبقات الکبری لابن سعد ، ۵۲،۲/۱ ☆ الکامل لابن عدی ،، ۵۹۳/۲

دلائل النبوۃ للبیہقی ، ۳۱۸/۵ ☆ السلسلة الصحیحة للألبانی ، ۴۵۵/۲

عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ۳۸۱ ☆ الاسماء و الصفات للبیہقی، ۲۲

کشف الخفاء للعجلونی ، ۵۶۱/۱ ☆ مشکوۃ المصابیح ، ۴۹۰۱

۱۴۔ المستدرک للحاکم ، العلم ، ۴۹۴/۱ ☆ الدرالمنثور للسیوطی، ۱۵۲/۱

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق کو دوست رکھتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۵۴۲/۳

و فی الباب عن أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها و عن عبد الله بن مسعود و عن عبد الله بن عمر و عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنهم۔

(۹) بعض صفات باری تعالیٰ

۱۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : إن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یدعو بهؤلاء الکلمات، أللّٰهم! أنتَ الأوّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ وَ أَنْتَ الآخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کلمات طیبہ کے ذریعہ دعا کرتے ۔ أللّٰهم! أنت الأول فلیس قبلك شئ ،و أنت الآخر فلیس بعدك شئ ۔　رسالہ المبین ختم النبین ص ۱۱۷

(۱۰) حقیقی مولیٰ اللہ تعالیٰ ہے

۱۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا یَقُولُ الْعَبدُ لِسَیِّدِهٖ مَولَائی فإنّ مَولَاکُمُ اللّٰهُ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔غلام اپنے آقا کو' مولائی ' نہ کہے کہ حقیقی مولیٰ اللہ تعالیٰ ہے۔

۱۵۔ السنن لابی داؤد، الادب، باب فی تغیر الاسم القبیح، ۶۷۷/۲
السنن الکبری للبیهقی ، ۱۴۵/۱۰ ☆ کتاب الاسماء و الصفات للبیهقی، ۸۰
المستدرك للحاکم ، کتاب الایمان ، ۲۴/۱ ☆ الاذکار النوویه، ۲۵۹
کنز العمال لعلی المتقی، ۱۳۱۸ ، ۲۶۳/۱ ☆ موارد الظمئان للهیثمی، ۱۹۳۷
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۰۶۸ ☆ الادب المفرد للبخاری ۸۱۱
التاریخ الکبیر للبخاری ، ۲۲۸/۸ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۴۴/۳
مشکوة المصابیح ، ۴۷۶۶ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی، ۷۴/۱
۱۶۔ الصحیح لمسلم ،باب الالفاظ، ۲۳۸/۲ ☆ اتحا ف السادة المتقین للزبیدی ، ۵۷۷/۷

(١١) حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے

١٧۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : لَا مَلِكَ إلّا اللهُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے۔

(١٢) حقیقی سید اللہ تعالیٰ ہے

١٨۔ **عن** عبد اللہ بن الشخیر العامری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : جاء إلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و فد بنی عامر فقالوا : أنتَ سیِدُنا ، فَقالَ : السّیدُ اللہ

حضرت عبد اللہ بن شخیر عامری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وفد بنی عامر نے حاضر ہوکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی حضور ہمارے سردار ہیں۔ فرمایا: سید تو خدائے تعالیٰ ہی ہے۔

(١٣) حقیقی فیصلہ فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے

١٩۔ **عن** أبی شریح الھانی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی

١٧۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الادب ، ٢٠٨/٢ ☆ الادب المفرد للبخاری، ٢١١

١٨۔ السنن لابی داؤد ، باب فی کراھیة المتاج، ٦٦٢/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٤/٤، ٢٥
اتحاف السادۃ للزبیدی، ٥٧٦/٧ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١٧٠/٥
الطبقات الکبری لابن سعد، ٥٧٦ ٢/٢١، ☆ الکامل لابن عدی، ٥٩٣/٢
دلائل النبوۃ للبیھقی، ٣١٨/٥ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ٥٩٣/٢
عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ٣١ ☆ الاسماء و الصفات للبیھقی، ٢٢
کشف الخفاء للجعلونی، ٥٦١/١ ☆ مشکوۃ المصابیح، ٤٩٠١

١٩۔ السنن لابی داؤد، الادب باب فی تغیر الخ ٦٧٧/٢ ☆ السنن للنسائی،
السنن الکبری للبیھقی، ١٤٥/١ ☆ کتاب الاسماء و الصفات للبیھقی، ٨٠
المستدرک للحاکم، کتاب الایمان ، ٢٤/١ ☆ الاذکار النوویه ٢٥٩
کنز العمال لعلی للمتقی، ١٣١٨، ٢٦٣/١ ☆ موارد الظمئان للھیثمی، ١٩٣٧
جمع الجوامع للسیوطی، ٥٠٦٨ ☆ الادب المفرد للبخاری، ٨١١
مشکوۃ المصابیح ، ٤٧٦٦ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی، ٧٤/١

اللہ تعالیٰ علیہ و سلم : إن اللہ ھُو الْحَکَمُ فَلِمَ تُکَنِّی بِأَبِی الْحَکَمِ ؟

حضرت ابوشریح ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ہی حکم ہے (اور حکم کا اختیار اسی کو ہے) تو تیری کنیت ابوالحکم کیوں ہے؟

(۱۴) اللہ تعالیٰ حکیم وعلیم ہے

۲۰ـ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم:لَا تُسَمّوا أبناءَ کُم حَکِیْمٌ وَ لاأبَا الْحِکَم، فَإنَّ اللہَ ھُوُ الْحَکِیْمُ الْعَلِیْمُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بیٹوں کا نام حکیم یا ابوالحکم نہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی حکیم وعلیم ہے۔

(۱۵) اللہ ملک الملوک ہے

۲۱ـ **عن** أبی ھریرۃ قال: إن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم سمع رجلایقول: شاھان شاہ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم : أَللّٰہ مَلِکُ الْمُلُوکِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو پکارا: اے شاہان شاہ! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا: شاہان شاہ اللہ ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ اصل منشاء منع اس لفظ کا استغراق حقیقی پر حمل ہے۔یعنی موصوف کا استثناء تو عقلی ہے کہ خود اپنے نفس پر بادشاہ ہونا معقول نہیں۔اسکے سوا جمیع ملوک پر سلطنت اور یہ معنی قطعا مختص بحضرت عزت جل جلالہ ہیں۔اوراسی معنی کے ارادے سے اگر غیر پر اطلاق ہوتو صراحۃ کفر ہے۔کہ استغراق حقیقی میں رب عزوجل بھی داخل ہوگا۔یعنی معاذ اللہ موصوف کواس پر بھی

۲۰ـ مجمع الزائد للھیثمی، ۸/۱۰۵ ☆ عمدۃ القاری للعینی،

۲۱ـ کنز العمال لعلی المتقی، ۱۶/۵۹۶ ☆ ابن البخار،

سلطنت ہے۔ یہ ہر کفر سے بدتر کفر ہے۔ مگر حاشا نہ ہرگز کوئی مسلمان اسکا ارادہ کرسکتا ہے۔ نہ زنہار کلام مسلم میں یہ لفظ سنکر کسی کا اس طرف ذہن جا سکتا ہے۔ بلکہ قطعا قطعا عہد یا استغراق عرفی ہی مراد اور وہی مفہوم و مستفاد ہوتا ہے کہ قائل کا اسلام ہی اس ارادہ پر قرینۂ قاطعہ ہے۔ جیسا کہ علماء نے موحد کے ۔ أنبت الربيع البقل ۔موسم ربیع نے سبزہ اگایا۔ کہنے میں تصریح فرمائی۔

اب رہا یہ کہ استغراق حقیقی اگر چہ نہ مراد نہ مفہوم۔ مگر مجرد احتمال ہی موجب منع ہے۔ یہ قطعا باطل ہے۔ یوں تو ہزاروں الفاظ کہ تمام عالم میں دائر وسائر ہیں منع ہو جائیں گے۔ پہلے خود اسی لفظ شہنشاہ کی وضع وترکیب لیجئے۔ مثلا قاضی القضاۃ، امام الائمہ، شیخ الشیوخ، عالم العلماء ،صدر الصدور، امیر الامراء خان خاناں، بگار بگ وغیرہا کہ علماء ومشائخ وعامہ سب میں رائج ہیں۔ آخری تین لفظ عربی فارسی ترکی تین مختلف زبانوں کے لفظ ہیں۔ اور معنی ایک یعنی سرور سروراں، سردار سرداراں، سید الاسیاد، اور اگر امیر امر بمعنی حکم سے لیجئے تو امیر الامراء بمعنی حاکم الحاکمین، شک نہیں کہ ان الفاظ کو عموم واستغراق حقیقی پر رکھیں تو قاضی القضاۃ، حاکم الحاکمین، عالم العلماء اور سید الاسیاد قطعا حضرت رب العزت عزوجل ہی کیلئے خاص ہیں اور دوسرے پر ان کا اطلاق صریح کفر بلکہ بنظر حقیقت اصلیہ صرف قاضی وحاکم وسید وعالم بھی اسی کے ساتھ خاص۔

اسی طرح امام الائمہ، شیخ الشیوخ اور شیخ المشائخ اپنے استغراق حقیقی پر یقیناً حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص، اور دوسرے پر اطلاق یقیناً کفر۔ کہ اس کے عموم میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی داخل ہوں گے اور معنی یہ ٹھہریں گے۔ کہ فلاں شخص معاذ اللہ حضور سید عالم امام العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھی شیخ وامام ہے، اور یہ صراحتاً کفر ہے۔ مگر حاشا۔ ان تمام الفاظ میں ہرگز یہ معنی قائلین کی مراد، نہ ان کے اطلاق سے مفہوم ومفاد۔ اور اس پر دلیل ظاہر و باہر یہ ہے کہ متکبر مغرور جبار سلاطین کہ اپنے آپ کو ما بدولت واقبال اور اپنے بڑے عہدہ داروں وامراء وزراء کو بندۂ حضور وفدوی خاص لکھتے ہیں جنکے تکبر کی یہ حالت کہ اللہ ورسول کی توہین پر شاید چشم پوشی بھی کر جائیں۔ مگر ہرگز اپنی ادنی سی توہین پر درگزر نہ کریں۔ یہ ہی جبار۔ انہیں امراء کو قاضی القضاۃ امیر الامراء خان خاناں اور

بگاڑ نگ خطاب دیتے ہیں، اور خود لکھتے، اور اوروں سے لکھواتے، اور لوگوں کو کہتے لکھتے دیکھتے سنتے اور پسند و مقرر رکھتے ہیں، بلکہ جوانکے اس خطاب پر اعتراض کرے عتاب پائے۔ اگر ان میں استغراق حقیقی کا ادنی ایہام بھی ہوتا جس سے متوہم ہوتا کہ یہ امراء خود سلاطین پر بھی حاکم و افسر بالا و برتر اور سردار وافسر ہیں ۔تو کیا امکان تھا اسے ایک آن کیلئے بھی روا رکھتے ۔

تو ثابت ہوا کہ عرف عام میں امثال الفاظ میں استغراق حقیقی ارادۃً وافادۃً ہر طرح قطعا یقیناً متروک ومہجور ہے ۔جس کی طرف اصلاً خیال بھی نہیں جاتا۔ بعینہ بداہۃً یہی حال شہنشاہ کا ہے۔کیا پکے مجنون کے سوا کوئی گمان کرسکتا ہے کہ امام اجل ابوالعلاء علاء الدین ناصحی ،امام اجل ابوبکر رکن الدین کرمانی ، علامہ اجل خیرالملت والدین رملی ، عارف باللہ شیخ مصلح الدین، عارف باللہ حضرت امیر، عارف باللہ حضرت حافظ، عارف باللہ حضرت مولوی معنوی، عارف باللہ حضرت مولانا نظامی، عارف باللہ حضرت مولانا جامی ،فاضل جلیل مخدوم شہاب الدین وغیرہم قدست اسرارہم کے کلام میں یہ ناپاک معنی مراد ہونا در کنار اسے سن کر کسی مسلمان کا وہم بھی اس طرف جاسکتا ہے؟ تو بے ارادہ وبے افادہ اگر مجرد احتمال منع کیلئے کافی ہوتا وہ الفاظ بھی حرام ہوتے ،حالانکہ خواص وعوام سب میں شائع وذائع ہیں خصوصا قاضی القضاۃ، کہ فقہائے کرام کا لفظ اور قدیماً وحدیثاً ان کے عامۂ کتب میں موجود ہے۔اس میں اور شہنشاہ میں کیا فرق ہے۔

امام اجل علامہ بدر الملت والدین محمود عینی حنفی عمدہ القاری شرح صحیح بخاری شریف میں فرماتے ہیں۔

سب سے پہلے جس کا لقب قاضی القضاۃ ہوا،امام اعظم کے شاگرد امام ابو یوسف ہیں ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔اس جناب نے یہ لقب قبول فرمایا۔اوران کے زمانہ میں فقہاء وعلماء و محدثین کے اکابر وعمائد تھےان میں کسی سے بھی اس کا انکار منقول نہ ہوا۔

اب ثابت ہوا کہ وہ (حضورسید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شہنشاہ کہنے پر) طعن نہ فقط انہیں ائمہ وفقہاء واولیاء پر ہوگا جن سے لفظ شہنشاہ کی سندیں بے شمار کتب میں مذکور، بلکہ ائمۂ تبع تابعین اور انکے اتباع اور امام مذہب حنفی ابو یوسف اوراس وقت سے آج تک کے تمام علمائے حنفیہ اور بکثرت علمائے بقیہ مذاہب سب پر طعن لازم آئے گا۔اوراس پر جرأت ظلم شدید

اور جہل مدید ہوگی۔

لاجرم بات وہی ہے کہ لفظ جب ارادۃً وافادۃً ہر طرح شناعت سے پاک ہے تو صرف احتمال باطل اسے ممنوع نہ کردے گا ورنہ سب سے بڑھ کر نماز میں ''تعالیٰ جدك '' حرام ہو کہ دوسرے معنی کس قدر شنیع وفضیح رکھتا ہے۔

ہاں صدر اسلام میں کہ شرک کی گھٹائیں عالمگیر چھائی ہوئی تھیں، نقیر وقطمیر کے ساتھ نہایت تدقیق فرمائی جاتی کہ توحید بروجہ اتم اذہان میں متمکن ہو۔ ولہذا نہ فقط شہنشاہ بلکہ أنت سیدنا کے جواب میں ارشاد فرمایا' ألسيد الله ' سید اللہ ہی ہے۔ ابوالحکم کنیت رکھنے کو منع فرمایا۔ حالانکہ یہ الفاظ واوصاف غیر خدا کیلئے خود قرآن عظیم واحادیث واقوال علماء میں بکثرت وارد۔

وہابیہ وخوارج اسی نکتہ جلیلہ سے غافل ہوکر شرک شرک وکفر میں پڑے۔ اللہ تعالیٰ تو ''إن الحكم اِلالله'' حکم اللہ ہی کا ہے۔ فرماتا ہے۔ مولیٰ علی نے کیسے ابوموسی کو حکم فرمایا۔ (یہ مقولہ خوارج ہے)

اللہ تعالیٰ تو ''إيّاكَ نَستَعِينُ '' فرماتا ہے۔ مسلمانوں نے انبیا واولیا سے کیسے استعانت کی۔ اللہ تعالیٰ تو ''قُل لَا يَعلَمُ ألآيَة '' فرماتا ہے اہل سنت نے کیسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے اطلاع غیوب مان لی۔ (یہ وہابیہ کے اقوال ہیں)

ان اندھوں نے نہ جانا کہ وہی خدائے تعالیٰ ''فَابعَثُو ا حَكَماً '' ایک پنچ بھیجو، فرماتا ہے۔ اور '' تَعَاوَنُو عَلى البِرِّ وَ التَّقوٰى '' اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ اور ''إستَعِينُوا بِالصَّبرِ وَ الصَّلوٰةِ '' اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ اور'' إلّا مَنِ ارتَضٰى مِن رَسُولٍ'' سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ اور ''يَجتَبِى مِن رُسُلِهٖ مَن يَّشَاءُ'' چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ اور'' تِلكَ مِن أنبَآءِ الغَيبِ نُوحِيهَا إلَيكَ '' یہ غیب کی خبریں ہم تمہار طرف وحی کرتے ہیں۔ اور'' يُؤمِنُونَ بِالغَيبِ '' بے دیکھے ایمان لائے۔ وغیرہا فرمارہا ہے۔ '' أفَتُؤمِنُونَ بِبَعضِ الكِتٰبِ وَ تَكفُرُونَ بِبَعضٍ'' تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اس مقصد کی شرع میں نظیر واقعہ تحریم خمر ہے۔ کہ ابتداء میں نقیر، مزفت، جرہ، اور حنتم یعنی مضبوط برتنوں میں نبیذ ڈالنے سے منع فرمایا۔ کہ تساہل واقع نہ ہو۔

جب اسکی حرمت اوراس سے نفرت مسلمانوں کے دلوں میں جم گئی اوراس سے کامل تحفظ واحتیاط نے قلوب میں جگہ پائی تو فرمایا: إنّ ظَرفاً لَا یُحِلُّ شَیْئاً وَ لَا یُحَرِّمُہٗ ۔ برتن کسی چیز کوحلال و حرام نہیں کرتا۔　　فقہ شہنشاہ ص۱۱ تا ۲۴ ملخصا۔

(۱۶) اللہ تعالیٰ بندوں پر نہایت مہربان ہے

۲۲ ۔ **عن** رجل من الصحابة قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال الله تبارك و تعالیٰ: یَا إبنَ آدمَ! قُم إلیّ أمُشِ إلَیْكَ، وَ امُشِ إلیّ أهَرُوِلُ إلَیْكَ ۔
فتاوی رضویہ۲/۲۸۳

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کسی صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد اقدس ہے: اے ابن آدم! تو میری طرف آنے کیلئے کھڑا ہو میں تیری طرف آؤنگا۔ اور تو میری طرف آنے کیلئے چل میری رحمت تجھے تیزی سے اپنی آغوش میں لے لیگی۔۱۲م

(۱۷) اللہ تعالیٰ بندوں سے قریب ہے

۲۳ ۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یَا أیها النَّاسُ ! أربَعُوا علیٰ أنُفُسِکُم فَإنّکُم لَا تَدُعُونَ أصَمَّ وَ لَا غَائِباً ۔ إنّکُم تَدُعُونَ سَمِیُعاً قَرِیُباً وَ هُوَ مَعَکُم ۔

---

۲۲ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب التوحید ، ۲/۱۱۰۱
الصحیح لمسلم ، کتاب التوحید ، ۲/۳۵٤
السنن لابن ماجه ، االادب ، ۲/۲۷۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۷٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ، ۱/۱۹۲ ☆ کنز العمال لعلی المتقی، ، ۱/۲۲٦
المسند لاحمد بن حنبل، ، ۳/٤۷۸ ☆ المطالب العالیة لابن حجر ، ۲۷/۳۱
الاتحافات السنیة، ۳۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی،

۲۳ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا حول و لا قوةالا بالله، ۲/۹۷۸
الصحیح لمسلم ، کتاب الذکر ، ۲/۳٤٦ ☆ السنن لابی داؤد، ابواب الوتر ، ۲۱٤
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۱۸٤ ☆ کنز العمال لعلی المتقی، ۳۲٤۳، ۲/۸۲
اتحاف السادة للزبیدی، ، ٥/۳٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/٥۰۰
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹٥ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱/۱٥
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/۳۹٤ ، ٤۰۲، ٤۰۳، ٤۰۷، ٤۱۸، ٤۱۹

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر مہربانی کرو (بلند آواز سے رب کو نہ پکارو) کہ تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو۔ بلا شبہ تم سمیع وقریب خداوند قدوس کو پکار رہے ہو جو تمہارے ساتھ ہے۔۱۲م فتاوی رضویہ ۱۱/ ۲۵۶

(۱۸) اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں تمام خزانے ہیں

۲۴۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أللّٰهم! إنّی أسئلُكَ مِن كُلِّ خَيرٍ خَزَائِنُهٗ بِيَدَيْكَ وَ أعُوذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهٗ بِيَدَ يْكَ ۔ صفائح اللجین ص ۲۰

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الٰہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں ان سب بھلائیوں سے جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں ان سب برائیوں سے جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔

۲۵۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : يَدُ اللهِ بِبُسُطَانِ ۔ صفائح اللجین ص ۱۷

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ہاتھ کشادہ ہیں۔

۲۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۲۴۔ المستدرك للحاكم كتاب الدعاء ۱/۷۰۶ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۶۷۹، ۲/۱۸۷
الجامع الصغير للسيوطی، ۱۴۸۶، ۱/۹۲

۲۵۔ الصحيح لمسلم ، التوبة ، ۲/۳۴۶ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۹۵، ۴۰۴
الفردوس للديلمی، ۵/۲۵۶ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۱/۹۹۸
شرح السنة للبغوی، ۵/۸۲ ☆ السنة لابن ابی عاصم ۱/۲۷۳
كنز العمال للمتقی، ۲۵۲ ۱۰ ، ۴/۲۲۱ ☆ الزهد لابن مبارك ، ۳۸۵
المصنف لابن ابی شيبة، ۳/۱۸۱ ☆

۲۶۔ الجامع الصحيح للبخاری، التفسير، ۲/۶۷۷ ☆ الصحيح لمسلم ، الزكوة، ۱/۳۲۲
الجامع للترمذی،التفسير ، ۲/۱۳۰ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ، ۲/۴۸

عليه وسلم : يد الله ملأىٰ لَا تَغِيُظُهَا نَفُقَةُ سَحَاءِ اللَّيلِ وَ النَّهارِ۔ أفَرأيتُم مَا أنُفَقَ مُنُذُ خلقَ السَّماءَ وَ الأرُضَ فَإنهٗ لَم يَغِضُ مَا فِي يَدِہٖ وَ كَانَ عَرُشُهٗ على الُمَاءِ وَ بِيَدِہٖ الُمِيزَانُ يَخفِضُ وَ يَرُفَعُ ۔　صفائح اللجين ص ۱۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ غنی ہے۔اس کے رات دن خرچ کرنے سے بھی خالی نہیں ہوتا فرمایا: بکیا تم نہیں دیکھتے؟ جب سے زمین اور آسمان کی پیدائش ہوئی اس وقت سے کتنا اس نے لوگوں کو دیا لیکن اسکے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی،اور اس وقت اسکا عرش پانی پر تھا،اور میزان یعنی قدرت اسی کو حاصل ہے جس کو چاہے گرائے اور جسکو چاہے اٹھائے۔۱۲م

(۱۹)اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں زمین وآسمان ہیں

۲۷ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و هو على المنبر يقول: يأخذ الجبارُ سَموٰتِہٖ وَأرُضِہٖ بِيَدَيُهِ، وَ قبض رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يديه و جعل يقبضهما و يبسطهما ، قال : ثم يقول : أنا الرحمن أناالملك ، أين الجبارون ، أين المتكبرون؟ و تمايل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن يمينه و عن شماله حتى نظرت إلى المنبر يتحرك من أسفل شئ منه حتى إنى أ قول أساقط هو برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ـ　حاشية معالم ص ۳۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کومنبر اقدس پر فرماتے ہوئے سنا۔اللہ رب العزت زمین وآسمان کو اپنے دونوں دست قدرت میں لیگا۔حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے سے پکڑا اوران کو تنگ اور کشادہ کیا اور فرمایا۔پھر اللہ رب العزت فرمائے گا۔میں رحمٰن ہوں۔میں بادشاہ ہوں۔کہاں ہیں اپنی عظمت کا اظہار کرنیوالے؟ کہاں ہیں اپنی بڑائی جتانے والے؟ پھر حضور اپنی داہنی اور بائیں جانب جھکے۔یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا کہ نیچے

۲۷ـ التفسير للطبرى، ۲۷/۲٤

السنن لابن ماجه ، كتاب الزهد، ۳۱٦

سے ہٹنے لگا۔ میں سمجھا کہیں منبر گر نہ جائے۔١٢م

٢٨۔ **عن** عبد الله بن عمررضی الله تعالیٰ عنهما قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : يَطْوِی الله تعالیٰ السَّمواتِ یومَ القِیامَةِ ثُم یأخُذُهُنّ بیَدِهِ الْیُمْنٰی ثُم یقولُ أنا الملكُ ـأین الجبارون ؟أین المتكبرون ؟ ثم یَطْوِی الأرْضِیْنَ ثُم یأخُذُهُنّ ،قَالَ إبن العَلاءِ : بِیَده الأخرٰی ـ ثُم یقولُ : أنا الملِكُ ـ أین الجبارونَ ؟ أین المتكبرونَ؟ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ دیگا، پھر انکو اپنے دست قدرت میں لیگا، پھر فرمائیگا: میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں اپنی شاہی عظمت جتانیوالے؟ کہاں ہیں اپنی بڑائی ہانکنے والے؟ پھر زمینوں کو لپیٹے گا، پھر انکو اپنی گرفت میں لے گا ابن العلاء نے کہا: اپنے دوسرے دست قدرت میں لے گا، پھر فرمائیگا: میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں اپنے شاہی خمار میں سرکشی کرنیوالے؟ اور کہاں ہیں اپنی بڑائی کی ڈینگ مارنیوالے؟ ١٢م حاشیہ معالم ٣٩

(٢٠) اللہ عزوجل وسیلہ بننے سے پاک ہے

٢٩۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنه قال: أتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أعرابی فقال: یا رسول الله ! جهدت الأنفس و ضاعت العیال و نهت الأموال و هلكت الأنعام ، فاستسق الله لنا ، فإنا نستشفع بك علی الله و نستشفع بالله علیك ، قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :وَیُحكَ ، أتدرِی ما تقولُ : و سبّح رسولُ اللهِ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وَ ما زالَ یُسبِّحُ حتّٰی عُرفَ ذلك فی وجوه أصحابه ثم قال : و یحك إنه لَا یُسْتَشْفَعُ بِالله علٰی أحد مِّنْ

٢٨۔ الصحیح لمسلم ، المنافقین ، ٢/٣٧٠ ☆ الضعفاء للعقیلی ١٥٤/٣
السنن لابی داؤد ، السنة ، ٦٥١/٢ ☆ الاسماء و الصفات للبیهقی، ٢٣٧
الاتحافات السنیة ، ٣١٧ ☆ زار المسیر لابن الجوزی ، ٩٦/٧
السنن لابن ابی العاصم ، ٢٤١/١
٢٩۔ السنن لابی داؤد السنة، ٦٥٠/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ١١٣٢، ٢٢٤/١
دلائل النبوة للبیهقی، ١٤٣/٦ ☆ التمهید لابن عبد البر، ١٤١/٧

خَلْقِهٖ ، شَانُ الله أعظمُ مِنهُ۔　　　　　　　　برکات الامداد ص ۴

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر ایک اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ پریشانی میں مبتلا ہیں، اہل وعیال ضائع ہوگئے، اموال میں کمی آگئی، اور جانور ہلاک ہوگئے، ہم حضور کو اللہ کی طرف شفیع بناتے ہیں، اور اللہ عزوجل کو حضور کے سامنے شفیع لاتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیر تک سبحان الله ، سبحان الله فرماتے رہے یہاں تک کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مقدس چہروں سے بھی اس اعرابی کے قول کی ناپسندیدگی کا اظہار ہونے لگا۔ پھر فرمایا؛ ارے ناداں! اللہ تعالیٰ کو کسی کے پاس شفارشی نہیں لاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت بڑی ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

استعانت وفریادرسی کی حقیقت خاص بخدا، اور وسیلہ وتوسل وتوسط غیر کیلئے ثابت اور قطعا روا۔ بلکہ یہ معنی تو غیر خدا کیلئے ہی خاص ہیں۔ اللہ عزوجل وسیلہ وتوسط بننے سے پاک ہے۔ اس سے اوپر کون ہے کہ یہ اسکی طرف وسیلہ ہوگا، اور اسکے سوا حقیقی حاجت روا کون ہے کہ یہ بیچ میں واسطہ ہوگا۔ اہل اسلام انبیاء واولیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے یہی استعانت کرتے ہیں جو اللہ عزوجل سے کیجئے تو اللہ اور اسکا رسول غضب فرمائیں، اور اسے اللہ جل وعلا کی شان میں بے ادبی ٹھہرائیں، اور حق تو یہ ہے کہ اس معنی کا اعتقاد کر کے جناب الٰہی جل وعلا سے کرے تو کافر ہوجائے۔ مگر وہابیہ کی بدعقلی کو کیا کہیئے نہ اللہ کا ادب، نہ رسول سے خوف، نہ ایمان کا پاس۔ خواہی نخواہی اس استعانت کو ''إِياكَ نَستَعِينُ '' میں داخل کر کے جو اللہ عزوجل کے حق میں محال قطعی ہے اسے اللہ تعالیٰ سے خاص کئے دیتے ہیں۔ ایک بیوقوف وہابی نے کہا تھا:

وہ کیا ہے جو نہیں ملتا خدا سے　　　جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

فقیر غفراللہ تعالیٰ لہ نے کہا:

توسل کر نہیں سکتے خدا سے　　　اسے ہم مانگتے ہیں اولیاء سے

یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ خدا سے توسل کر کے اسے کسی کے یہاں وسیلہ بنایئے اسی وسیلہ

بننے کو ہم اولیاء کرام سے مانگتے ہیں ۔ کہ وہ بارگاہ الٰہی میں ہمارا وسیلہ و ذریعہ وواسطہ قضائے حاجات ہو جائیں ۔ اس بے وقوفی کا جواب اللہ عزوجل نے اس آیت کریمہ میں دیا

و لو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله و استغفر لهم الرسول لو جدوا الله توابا رحيما ۔ اورجب وہ اپنی جانوں پرظلم یعنی گناہ کرکے تیرے پاس حاضر ہوں اوراللہ سے معافی چاہیں ۔اور معافی مانگے انکے لئے رسول تو بے شک اللہ کوتو بہ قبول کرنے والامہربان پائیں گے۔

کیا اللہ اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا؟ پھر کیوں فرمایا کہ اے نبی! تیرے پاس حاضر ہوں ،اورتو اللہ سے انکی بخشش چاہے تو یہ دولت ونعمت پائیں گے۔ یہ ہی ہمارا مطلب ہے جو قرآن کی آیت صاف فرمارہی ہے۔مگروہابیہ توعقل نہیں رکھتے۔

خدارا انصاف! اگرآیت کریمہ ایاك نستعین ’’میں مطلق استعانت کا ذات الٰہی جل وعلا میں حصر مقصود ہوتو کیا صرف انبیا واولیاء علیہم الصلوۃ والسلام ہی سے استعانت شرک ہوگی ۔کیا یہ ہی غیرخدا ہیں اورسب اشخاص واشیاء وہابیہ کے نزدیک خدا ہیں ،یا آیت میں خاص انہیں کا نام لے دیا گیا ہے۔ کہ ان سے شرک ،اوروں سے روا ہے ۔نہیں نہیں ۔جب مطلقا ذات احدیت سے تخصیص اورغیر سے شرک ماننے کی ٹھہری تو کیسی ہی استعانت کسی غیر خدا سے کی جائے ہمیشہ ہرطرح شرک ہی ہوگی ۔ کہ انسان ہوں یا جمادات ،احیاء ہوں یا اموات،ذوات ہوں یاصفات،افعال ہوں یا حالات،غیرخدا ہونے میں سب داخل ہیں۔

برکات الامداد ص۴ تا ۵

(۲۱) اللہ ورسول مشورہ سے بے نیاز ہیں

۳۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : لما نزلت هذه الآية وَ شَاوِرْهُمْ فِی الأمرِ ألآية ۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أما إن الله وَ رسُولَه غَنِیّان عَنهُما وَ لٰکِن جَعلَهَا اللهُ رَحمَةً لأمَّتِی، فَمَن شَاوَرَ مِنهُم لَم یَعدِمِ رُشداً، وَ مَن تَرَكَ الْمَشوَرَةَ مِنهُم لَم یَعْدِمِ عناءً ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب آیت

۳۰۔ شعب الایمان للبیهقی، ۷٦/٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۹۰/۲

کریمہ " شاور ھم فی الامر " نازل ہوئی تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے رشاد فرمایا: خبردار! بے شک اللہ ورسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) مشورہ سے بے نیاز ہیں لیکن اللہ تعالٰی نے میری امت پر غایت مہربانی فرماتے ہوئے حکم فرمایا: تو جس نے مشورہ کیا ہدایت پر رہا اور جس نے مشورہ نہیں کیا دشواری میں مبتلا ہوا۔

فتاوی رضویہ ۴۸۱/۷



۳۔ دین حق

(۱) دین نصیحت ہے

۳۱ ـ **عن** تمیم الداری قال: قا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :
أَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ لِلّٰهِ وَ لِكِتَابِهٖ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِأَئمَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ عَامَّتِهِمْ۔
دوام العیش ۴۶

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین یہ ہے کہ اللہ اور اسکی کتاب اور اسکے رسول سے سچا دل رکھے اور سلاطین اسلام اور جملہ مسلمانوں کی خیر خواہی کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر سلطنت اسلام نہ صرف سلطنت ہر جماعت اسلام۔ نہ صرف جماعت ہر فرد اسلام کی خیر خواہی مسلمان پر فرض ہے۔ مگر ہر تکلیف بقدر استطاعت اور ہر فرض بقدر قدرت ہے۔ نامقدور بات پر مسلمان کو ابھارنا، جو نہ ہوسکے اور ضرر دے اسے فرض ٹھہرانا شریعت پر افتراء اور مسلمانوں کی بدخواہی ہے۔

۳۱ـ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الایمان، ۱۳/۱ ☆ الصحیح لمسلم ، الایمان ، ۵۴/۱
الجامع للترمذی، ابواب البرو الصلة، ۱٤/۲ ☆ السنن للنسائی، کتاب البیعة، ۱٦٥/۲
السنن للدارمی، ۳۱۱/۲ ☆ السنة لابن ابی العاصم ، ٥۱۹/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸۷/۱ ☆ المسند للحمیدی، ۸۳۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ٥۳/۲، ۱۰۸/۱ ☆ المسند للشافعی، ۲۳۳
فتح الباری للعسقلانی، ۱۳۷/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۹۲/۱۳
الدرالمنثور للسیوطی، ، ۲٦۷/۳ ☆ ارواء الغلیل للآلبانی، ٦۲/۱
التاریخ الصغیر للبخاری، ۳٥/۲ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ، ۱۸۸/۲
الاذکار النوویه، ۲۷۹ ☆ تغلیق التعلیق للعسقلانی، ۲۲۷/۸
التفسیر للقرطبی، ۲۲۷/۸ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۰/۲
تاریخ بغداد للخطیب، ۲۰۷/۱٤ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱۳۷/۳
المطالب العالیة للعسقلانی، ۱۹۷۹ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۱۸۹/۱
الدر المنتثره للسیوطی، ۸٥ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم ، ۲۰۱۹

(۲) دین آسان ہے

۳۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: إنَّ الدِّيْنَ يُسُرٌ، وَ لَن يُّشَادَّ الدِّيْنَ أحَدٌ الّاغَلَبَه، فَسَدِّدُوْا، وَ قَارِبُوْا ،وَ أبْشِرُوْا ،وَ اسْتَعِيْنُوْا بِالْغُدْوَةِ وَ الرَّوْحَةِ وَ شَیءٍ مِنَ الدَّلْجَةِ ۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۱۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین آسان ہے،اور جو شخص دین میں بے جا سختی برتے گا دین اس پر غالب آجائیگا۔لہذا تم میانہ رو رہو،لوگوں سے قریب رہو، بشارت سناؤ،اور آخر شب کے کچھ حصہ میں عبادت اور خیرات کر کے دینی قوت حاصل کرو۔۱۲م

۳۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: ألدِّيْنُ يُسُرٌ،وَ لَن يُّغَالِبَ الدِّيْنَ أحَدٌ اِلّاغَلَبَه ۔

فتاوی رضویہ۲/ ۱۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین آسان ہے،اور دین پر جس نے بھی غالب آنیکی کوشش کی دین اس پر غالب آگیا۔۱۲م

۳۲۔ الجامع الصحيح للبخاری ، کتاب الايمان ،۱/ ۱۰ ☆ السنن للنسائی، کتاب الايمان، ۲۳۳/۲

الجامع الصغير للسيوطی، ۱۲۱/۱ ☆ كنز العمال لعلی المتقی،۵۳۴۳، ۳۵/۳
اتحاف السادة للزبيدی، ۳۶۸/۶ ☆ التفسير للبغوی، ۲۵۶/۳
فتح الباری للعسقلانی، ، ۱۲۴/۶ ☆ جمع الجوامع للسيوطی ، ۵۴۸۴
التمهيد لابن عبد البر ، ۱۲۱/۵ ☆ مشكوة المصابيح ، ۱۲۴۶

۳۳۔ شعب الايمان للبيهقی، ۴۰۱/۳ ☆ الجامع الصغير ، ۲۶۱/۲
الدر المنثور للسيوطی، ۱۹۲/۱ ☆ التفيسر للقرطبی، ۴۳۲/۳
كشف الخفاء للعجلونی، ۴۹۸/۱ ☆

٣٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : إِيَّاكُمْ وَ الْغُلُو فِي الدِّيْنِ ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِي الدِّيْنِ ۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۱۱۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین میں حد سے تجاوز کرنے سے بچو، کہ تم سے پہلے لوگ دین کی حدود پار کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوگئے۔۱۲م

٣٥۔ **عن** محجن بن الأدرع الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّكُمْ لَنْ تُدْرِكُوا هٰذَا الأَمْرَ بِالْمُغَالَبَةِ ۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۱۱۹

حضرت محجن بن ادرع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تم اس دین کو غلبہ حاصل کرکے نہیں پاسکوگے۔۱۲م

(۳) دین میں آسانی بہتر ہے

٣٦۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی

٣٤۔ السنن لابن ماجه ، ٢٢٤/٢ ☆ السنن للنسائی ، کتاب الحج ، ٤٠/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٤٧،١/ ٢١٥ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ، ١٢/٣
نصب الرایة للزیلعی ٧٦/٣ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٥٣٤٧ ، ٣٥/٣
التمهید لابن عبد البر ، ١٩٦/١ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ٩٣٤٧
المستدرك للحاکم ، المناسك ، ٦٣٨/١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ١٧٤/١
اتحاف السادة للزبیدی ، ٣٩١/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ٦٢/١
الدرالمنثور للسیوطی ، ٢٢٥/١ ☆ السنة لابن ابی عاصم ، ٤٦/١
المعجم الکبیر للطبرانی ، ١٥٦/١٢ ☆ موارد الظمئان للهیثمی ، ١٠١١
٣٥۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٢٧/٤ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٥٣٤٤ ، ٣٥/٣
شعب الایمان للبیهقی ، ٤١٦/١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ١٥٣/١
٣٦۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ٢٣٠/١٨ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ٦٠/١
فتح الباری للعسقلانی ، ٩٤/١ ☆ جامع العلم لابن عبد البر ، ٢١/١
الفقیه و المتفقه للخطیب ، ٢٢/١ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ١٠٧/٢
التفسیر للقرطبی ، ٩٩/١٢ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٥٣٥٢ ، ٣٦/٣

الله تعالیٰ علیه وسلم : خير دينكم أيسره ۔ فتاوی رضویہ ۲/ ۱۱۹

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارا بہتر دین وہ ہے جس میں آسانی ہو۔

۳۷ ۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِيَّاكُمْ وَ التَّعَمُّقَ فِي الدِّيْنِ، فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ جَعَلَهُ سَهْلاً فَخُذُوا مِنْهُ مَا تُطِيْقُوْنَهُ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ يُحِبُّ مَا دَامَ مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ وَ إِنْ كَانَ يَسِيْراً ۔ فتاوی رضویہ ۲/ ۱۱۹

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین میں زیادہ باریکیاں نکالنے سے بچو کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو آسان بنایا ہے۔ لہذا جسکی طاقت ہو وہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس نیک عمل کو محبوب رکھتا ہے جس میں مداومت ہو اگرچہ وہ عمل تھوڑا ہو۔۱۲م

و فى الباب عن أنس رضى الله تعالىٰ عنه

(۴) آسانی پیدا کرو دشواری نہیں

۳۸۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَ لَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ ۔ فتاوری رضویہ ۲/ ۱۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ تمہیں آسانی کیلئے بھیجا گیا ہے، دشواری کیلئے نہیں۔۱۲م

۳۷۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۱۷۵ ☆ كنز العمال للمتقى، ۵۳۴۸، ۳/۳۵

۳۸۔ الجامع الصحيح للبخارى ، الوضوء، ۱/۳۵ ☆ السنن لابى داؤد ، الطهارة، ۱/۵٤
الجامع للترمذى، الطهارة، ۱/۲۱ ☆ السنن للنسائى، الطهارة، ۱/۹
المسند لاحمدبن حنبل، ۲۸۲ ، ۲/۲۳۹ ☆ المسند للحميدى، ۹۳۸
السنن الكبرى للبيهقى، ۲/٤۲۸ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱/۳۲۳
التمهيد لابن عبد البر ، ۱/۳۱۳ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳/٤۱۷
الشفا للقاضى عياض، ۲/٤۹۷ ☆ كنز العمال لعلى المتقى ، ٤۹۳٦، ۲/٦۲۸
الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۱۵۵ ☆

(۵) حضور آسان دین لائے

۳۹۔ **عن** جابربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :بُعِثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ، وَ مَنْ خَالَفَ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّي ۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۴۲

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے نرمی والا دین لیکر مبعوث کیا گیا ،تو جس نے میری سنت کی مخالفت کی وہ مجھ سے نہیں۔۱۲م

(۶) اللہ تعالیٰ کو دین حنیف پسند ہے

٤٠ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَحَبُّ الْأَدْيَانِ إِلَى اللّٰهِ الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۱۱۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو نرمی والا دین حنیف پسند ہے۔

(۷) حق کو کوئی چیز باطل نہیں کرتی

٤١۔ **عن** أبی العوام البصری قال : قال أمير المؤمنين عمر الفاروق رضی

٣٩۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٥/٢٦٦ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد، ١/١٢٨
التفسير للقرطبی، ١٩/ ٣٩ ☆ الاتحافات السنية، ٩/١٨٤
التفسير لابن كثير ، ١/٣١٢ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ٧/٢٠٩
كشف الخفاء للعجلونی، ١/٢٥١ ☆ تلبيس ابليس لابن الجوزی، ٢٨٩
٤٠۔ الجامع الصحيح للبخاری، الايمان ، ١/١٠ ☆ السنن للنسائی، الايمان ، ٢/٢٣٣
فتح الباری للعسقلانی، ١/٩٣ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ١/١٤٠
الجامع الصغير للسيوطی، ١/١٩ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤/٤٧
اتحاف السادة للزبيدی، ٩/١٨٤ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ١/٥٢
السلسلة الصحيحة للالبانی، ١٨٨ ☆
٤١۔ السنن للدار قطنی، ٢/٥١٢ ☆

اللہ تعالیٰ عنہ : إنَّ الْحَقَّ قَدِ يْمٌ لَا يُبْطِلُ الْحَقَّ شَئٌ، مُرَاجَعَةُ الْحَقِّ خَيرٌ مِّنَ التَّمَادِّیُ فِی الْبَاطِلِ۔ فتاوی رضویہ ۷/۵۱۰

حضرت ابوالعوام بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: بیشک حق قدیم ہے، حق کو کوئی چیز باطل نہیں کرتی، حق کی طرف رجوع باطل پر قائم رہنے سے بہتر ہے۔

یہ فرمان حضرت امیر المؤمنین نے اپنے قاضی ابوموسی اشعری کوارسال فرمایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(۸) اسلام غالب رہتا ہے

۴۲۔ **عن** عائذ بن عمر المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَلإِسْلَامُ يَعْلُو وَ لا يُعْلیٰ ۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶

حضرت عائذ بن عمرو مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تکفیر اہل قبلہ واصحاب کلمہ طیبہ میں جرأت وجسارت محض جہالت بلکہ سخت آفت جس میں وبال عظیم ونکال کا صریح اندیشہ۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

فرض قطعی ہے کہ اہل کلمہ کے قول وفعل کو اگرچہ بظاہر کیسا ہی شنیع وفضیح ہو حتی الامکان کفر سے بچائیں، اگر کوئی ضعیف سی ضعیف، نحیف سی نحیف تاویل پیدا ہو جسکی رو سے حکم اسلام نکل سکتا ہو تو اسی کی طرف جائیں اور اسکے سوا اگر ہزار احتمال جانب کفر جاتے ہوں خیال میں نہ لائیں۔ احتمال اسلام چھوڑ کر احتمالات کفر کی جانب جانے والے اسلام کو مغلوب اور کفر کو غالب کرتے ہیں۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶

۴۲۔ السنن للدار قطنی، ۲/۳۹۵ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۶/۲۰۵
فتح الباری للعسقلانی، ۳/۲۱۸ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۳/۲۱۲
تاریخ اصفھان لابی نعیم، ۳/۲۱۸ ☆ تلخیص الحبیر للعسقلانی، ۴/۱۲۶
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۱۴۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۸۳

(۹) اسلام میں ضرر کی تعلیم نہیں

٤٣ ۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم:لَا ضَرَرَ وَ لَا ضِرَارَ فِی الإسْلَامِ ۔ **فتاوی رضویہ ۹/۱۳۰**

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام میں سختی اور تکلیف پہونچانے کی اجازت نہیں۔۱۲م

و فی الباب عن عبد الله بن عباس و عن أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنهما۔

(۱۰) اسلام تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے

٤٤۔ **عن** عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم: إنَّ الإسْلَامَ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهٗ ۔ **جدالممتار ۲/۲۷۰**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اسلام پہلے کے تمام گناہ مٹا دیتا ہے۔۱۲م

(۱۱) ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے

٤٥۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

٤٣۔ السنن لابن ماجه ، ۲/۱۷۰ ☆ حلیة الأولیاء لأبی نعیم، ۹/۷٦
نصب الرایة للزیلعی، ٤/۳۸٤ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳/٤۱۱
کنز العمال لعلی المتقی ، ۹٤۹۸، ٤/٥۹، المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۳۱۳
المستدرك للحاکم ، ۲/٦٦ ☆

٤٤۔ الصحیح لمسلم ، الایمان ، ۱/۷٦ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹/۹۸
الدرالمنثور للسیوطی، ۱/۲۱۰ ☆ المسند لابی عوانة ۱/۷۰

٤٥۔ الجامع الصحیح للبخاری، الجنائز ، ۱/۱۸۱ ☆ الجامع للترمذی، القدر ، ۲/۳٦
الصحیح لمسلم ،القدر، ۲/۲۳٦ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۳۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۲۱۸ ☆ جامع مسانید ابی حنیفة ۱/۱۸۸
اتحاف السادة للزبیدی، ، ۲/۲۱۸ ☆ مسند ابی حنیفة، ٦
الدرا لمنثور للسیوطی، ٥/۱٥٥ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۹/۲۲۸

علیه وسلم : كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ عَلىٰ الْفِطْرَةِ ۔　　فتاوی رضویہ ۷/ ۵۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے۔۱۲م

(۱۲) غیب پر ایمان قوی ہے

٤٦ ۔ **عن** عبد الرحمن بن يزيد رضى الله تعالىٰ عنه قال : ذَكَرُوْا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اِيْمَانَهُمْ قَالَ:فِقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:إنَّ أمْرَ مُحَمَّدٍ كَانَ بَيِّناً لِّمَن رَّآهُ وَ الَّذِیْ لَا إلٰهَ غَيْرُهٗ مَا آمَنَ مُؤمِنٌ أفْضَلَ مِنْ إيْمَانٍ بِغَيْبٍ ثُمَّ قَرَأَ "الٓمٓ ۰ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ" إلىٰ قَوْلِهٖ تَعَالىٰ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور انکے ایمان کا تذکرہ ہوا تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: بیشک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور انکا لایا ہوا دین ان لوگوں کیلئے بالکل واضح تھا جنہوں نے حضور کو دیکھا۔قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں سب سے افضل واقوی ایمان بالغیب ہے۔ پھر آپ نے یہ آیات کریمہ تلاوت کیں۔ الٓمٓ ۰ ذلك الكتاب لا ريب فيه إلى قوله تعالىٰ يؤمنون بالغيب۔　　مالی الجیب ص ۶۴

(۱۳) فضیلت کا مدار ایمان وعمل ہیں

٤٧۔ **عن** عقبة بن عامر رضى الله تعالىٰ عنه إن رسول الله صلى الله تعالىٰ

---

٤٥ التفسير للقرطبى، ٥/ ٣٩٥ ☆ المؤطا لمالك، ٢٤١
تاريخ اصفهان لابى نعيم ٢/٢٢٦ ☆ التفسير لابن كثير ، ٢/٢٦٨
الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٣٩٦ ☆ المسند للحميدى ، ١١١٣
٤٦۔ المستدرك للحاكم ، تفسير ، ٢/٢٨٦ ☆
٤٧۔ المسند لاحمد بن حنبل ٤/ ١٤٥ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ١٧/٢٩٥
مجمع الزوائد للهيثمى، ٨/٨٣ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٦٣٠٠
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٣/٦١٢ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ٢/٤٥١
كنز العمال للمتقى، ١٣٠٠ ، ١/٢٦٠ ☆

عليه وسلم قال : إنَّ أنسَابَكُم هٰذِهِ لَيُسَتُ بِسِبَابٍ عَلىٰ أحدٍ، وَ إِنَّمَا أَنتُم آدَمُ كطَفِّ الصَّاعِ أنُ تَمُلَؤهُ ، لَيُسَ لِأَحَدٍ فَضُلٌ عَلىٰ أَحَدٍ اِلّا بِالدِّيُنِ أوُ عَمَلٍ صَالِحٍ ۔

الزلال الانقی ۱۹۰

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارا یہ نسب کسی کیلئے گالی نہیں ،تم تو آدم کی اولاد ہو پیمانے کی طرح جو بالکل ہموار کر کے بھرا گیا۔کسی کو کسی پر فضیلت نہیں مگر دین یا عمل صالح کے سبب۔

(۱۴) سواد اعظم کی پیروی کرو

۴۸ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:لَا يَجُمَعُ اللّٰهُ هٰذِهِ الأمَّةَ عَلَى الضَّلَالَةِ أبَداً وَ قَالَ : يَدُ اللّٰهِ عَلَى الُجَمَاعَةِ ،فَاتَّبِعُوا السَّوَادَ الأعُظَمَ، فَإنَّهٗ مَنُ شَذَّ شَذَّ فِى النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائیگا۔ جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ہے۔لہذا مسلمانوں کے بڑے گروہ کی پیروی کرو، جو اس سے جدا ہوا وہ جہنم میں جدا ہوا۔

اظہار الحق الجلی ص ۳۶

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر شخص جانتا ہے کہ مسلمانوں کا بڑا گروہ مقلد ہے۔غیر مقلدین نہایت قلیل ہیں، **حجة الله البالغه** میں صاف لکھا ہے۔کہ ان چار مذہب کی تقلید درست ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔اگر کوئی اسکا مخالف ہے بھی تو ایسا کہ وہ کسی گنتی شمار میں نہیں۔

اظہار الحق الجلی ص ۳۶

(۱۵) ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی

۴۹ ۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قا ل

---

۴۸ ۔ المستدرك للحاكم ، ۱۱۵/۱ ☆

۴۹ ۔ الجامع الصحيح للبخارى، كتاب فرض الخمس ، ۴۳۹/۱

السنن لابى داؤد ، كتاب الجهاد، باب فى دوام الجهاد، ۳۳۶/۱

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِیْ ظَاھِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ لَایَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ وَ لَا مَنْ خَالَفَھُمْ حَتٰی یَاتِیَ أَمْرُ اللّٰہِ وَ ھُمْ عَلٰی ذٰلِکَ ۔

فتاوی رضویہ ۱۶۳/۹

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا، انکو وہ لوگ نقصان نہیں پہونچا سکیں گے جو رسوا کرنا چاہیں گے، اور نہ کسی کی مخالفت سے کوئی فرق پڑے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) کی نشانیاں پوری ہوجائیں گی اور وہ اس پر قائم رہیں گے ۱۲م

(۱۶) غنی کے سامنے انکساری نقصان دین کا سبب

۵۰۔ **عن** بعض الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ تَوَاضَعَ لِغَنِیٍّ لِاجَلِ غِنَاہُ ذَھَبَ ثُلُثَا دِیْنِہٖ ۔　ذیل المدعا ۱۴

بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی غنی کیلئے اس کے غنا کے سبب تواضع کرے اسکا دو تہائی دین چلا جاتا ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وجہ یہ ہے کہ مال دنیا کیلئے تواضع رو بخدا نہیں۔ یہ حرام ہوئی اور یہ ہی تواضع لغیر اللہ ہے، اور علم دین کیلئے تواضع رو بخدا ہے، اسکا حکم آیا اور یہ عین تواضع للہ ہے۔ یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ اسی کو بھول کر وہابیہ اور مشرکین افراط وتفریط میں پڑے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔　ذیل المدعا ص ۱۴

---

۴۹ الصحیح لمسلم، الامارة،	۱۴۳/۲	☆	تاریخ دمشق لابن عساکر،	۶۵/۱
الجامع للترمذی، الفتن،	۴۲/۲	☆	السنن لابن ماجه، المقدمة،	۲/۱
الجامع الصغیر للسیوطی،	۵۷۹/۲	☆	المسند لاحمد بن حنبل،	۱۰۴/۴
مجمع الزوائد للهیثمی،	۲۸۷/۲	☆	کنز العمال للمتقی، ۳۴۵۰۱،	۱۶۵/۱۲
الشفا للقاضی،	۶۵۵/۱	☆	المستدرك للحاکم، الفتن،	۵۵۰/۴
السلسلة الصحیحة للالبانی،	۲۷۰	☆		
۵۰۔ الدر المنثور للسیوطی،	۱۵۷	☆	کشف الخفاء للعجلونی،	۳۳۴/۲
الاسرار المرفوعة للقاری،	۳۳۹	☆	تذکرة الموضوعات للفتنی،	۱۷۵

۴۔ سنت کی اہمیت

(۱) سنت رسول کو لازم جانو

۵۱۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئاً عَلیٰ أَرِيْكَتِهٖ يَاتِيْهِ أَمْرٌ مِمَّا أَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهِيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ:لَا أَدْرِیْ مَا وَجَدْ نَا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ۔

فتاوی رضویہ۹/۱۱۹

حضرت ابو ارفع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:تم میں سے کسی کونہ پاؤں مسہری پرتکیہ لگا کر یہ کہتے ہوئے حالانکہ اسکے پاس میرے احکام میں سے جس کا میں نے حکم دیا،یا جس سے میں نے منع کیا کوئی حکم پہونچے اوروہ کہہ دے کہ ہم نہیں جانتے،جوقرآن کریم میں پائینگے ہم اسکی پیروی کریں گے۔۱۲م

۵۲۔ **عن** المقداد بن معدی کرب الکندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلَااِنِّی اُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَ مِثْلَهٗ مَعَهٗ ۔أَلَا يُوْشَكُ رَجُلٌ يَنْثَنِی شَبْعَاناً عَلیٰ اَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ وَ مَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ ، اَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْاَ هْلِی وَ لَا كُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، اَلَا وَ لَا لُقْطَةٌ مِنْ مَالِ مُعَاهِدٍ اِلَّا أَنْ يَّسْتَغْنِیَ عَنْهَا صَاحِبُهَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوْهُمْ، فَاِنْ لَمْ يَقْرُوْهُمْ فَلَهُمْ أَنْ يُعَقِّبُوْهُمْ

۵۱۔ الجامع للترمذی ، العلم ، ۲/۹۱ ☆ السنن لابی داؤد ، السنۃ ، ۲/۶۳۵
السنن لابن ماجه ، المقدمة ، ۱/۳ ☆ المسند للشافعی ، ۱۵۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۳۶۷ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۴/۲۰۹
المسند للحمیدی ، ۵۵۱ ☆ التمهید لابن عبدالبر ، ۱/۱۵۱
دلائل النبوة للبیهقی ، ۱/۲۴ ☆ المستدرك للحاكم ، ۱/۱۰۸
الدر المنثور للسیوطی ، ۲/۱۷ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱/۲۰۱
كنز االعمال لعلی المتقی ، ۸۷۹، ۱/۱۷۴ ☆ جامع العلم لابن عبد البر ، ۲/۱۸۹
المعجم الكبير للطبرانی ، ۱/۲۹۵ ☆
۵۲۔ السنن لابی داؤد ، السنۃ ، ۲/۶۳۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۱۳۱
التمهید لابن عبد البر ، ۱/۱۵۰ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی ، ۱/۴۷۱
الفقیه و المتفقه للخطیب ، ۱/۸۹ ☆ الشریعة للآجری ، ۱/۵۱

وَ زَادَ بَعضٌ۔ وَ اِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهُ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۔

فتاوی رضویہ ۹/ ۱۱۹

حضرت مقداد بن معدی کرب کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بیشک مجھے قرآن کریم دیا گیا اور اسکے مثل بھی (یعنی حدیث شریف) خبردار! قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا شخص اپنی مسہری پر تکیہ لگا کر کہے: صرف قرآن کو تھام لو، اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور جو حرام پاؤ اسے حرام سمجھو، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حرام فرمایا ہوا ویسا ہی حرام ہے جیسا اللہ تعالیٰ کا حرام فرمایا ہوا، دیکھو! نہ تمہارے لئے پالتو گدھا حلال ہے اور نہ کیلے والا درندہ جانور، اور نہ ذمی کافر کی گمشدہ چیز۔ ہاں جب اس چیز کا مالک اس سے لا پرواہ ہوجائے، اور سنو! جو کسی کے پاس مہمان بن کر جائے تو ان پر اسکی مہمانی لازم ہے۔ اگر مہمانداری نہ کریں تو وہ اپنی مہمانی کی مقداران سے وصول کرے۔۱۲م

۵۳۔ **عن** العرباض بن سارية رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَيَحْسِبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئاً عَلَىٰ أَرِيكَتِهِ بِظَنٍّ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئاً إِلَّا مَا فِي هٰذَا الْقُرْآنِ۔ أَلَا إِنِّي وَ اللّٰهِ قَدْأَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَ نَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ اِنَّهَا كَمَثْلِ الْقُرْآ نِ أَوْأَكْثَرَ۔　　فتاوی رضویہ ۹/ ۱۱۹

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی اپنے تخت پر تکیہ لگائے گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بس یہ ہی چیزیں حرام کی ہیں جو قرآن میں لکھی ہیں، سن لو! خدا کی قسم! میں نے حکم دئے اور نصیحتیں فرمائیں اور بہت چیزوں سے منع فرمایا کہ وہ قرآن کی حرام فرمائی اشیاء کے برابر بلکہ بیشتر ہیں۔

۵۴۔ **عن** علقمة عن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشُمَاتِ الْمُوتَشِمَاتِ وَ الْمُتَنَمصَاتِ وَ الْمُتفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذَٰلِكَ

۵۳۔ السنن لابى داؤد ، السنة ، ۴۳۲/۲ ☆

۵۴۔ الجامع الصحيح للبخارى ، التفسير ، ‏/۷۲۵ ☆ الصحيح لمسلم ، اللباس، ۲۰۴/۲

الجامع للترمذى، الادب ، ۲۰۸/۱ ☆ السنن لابن ماجه ، النكاح ، ۱۴۴/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۳۴/۱ ☆ السنن للنسائى، الزينة ، ۲۳۸/۲

السنن لابى داؤد ، الترجل، ۵۷۴/۲ ☆

اِمرأ ةً من بنی أسد یقال لھا أُم یعقوب فجاء ت فقالت :اِنه بلغنی أنك لعنت کیت و کیت فقال: و ما لی لا ألعن من لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و من هو فی کتاب الله فقالت : لقد قرأت ما بین اللوحین فما وجدت فیه ما تقول، قال: لئن کنت قرأتیه لقد وجدتیه ، أما قرأت "وَ مَا آتٰکُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡہُ وَمَا نَھَاکُمۡ عَنۡہُ فَانۡتَھُوۡا" قالت :بلی ، قال : فاِنه قد نهی عنه ، قالت : فاِنی أری أهلك یفعلونه ، قال : فاذهبی و انظری ، فذهبت و نظرت فلم ترمن حاجتها شیئا فقال: لو کانت کذلك ماجا معتها ۔　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۲۲/۹

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت بدن گودنیوالیوں اور گدوانے والیوں پر، منہ کے بال نوچنے والیوں اور خوبصورتی کیلئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی بنائی چیز بگاڑنے والیوں پر۔ یہ سن کر ایک بی بی اسدیہ جنکی کنیت ام یعقوب تھی خدمت مبارک میں حاضر ہوئیں، عرض کی: میں نے سنا ہے آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے، فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ اور جس کا بیان قرآن عظیم میں ہے۔ ان بی بی نے کہا: میں نے قرآن اول سے آخر تک پڑھا اس میں کہیں اسکا ذکر نہ پایا۔ فرمایا: تم نے قرآن پڑھا ہوتا تو یہ آیت ضرور پڑھی ہوتی۔ کیا تم نے نہ پڑھا کہ "جو رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔ انہوں نے عرض کیا: ہاں، تو آپ نے فرمایا: بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان حرکات سے منع فرمایا۔ کہنے لگیں: میں نے تو آپ کی اہلیہ کو بھی اس طرح کرتے دیکھا ہے۔ فرمایا: جاؤ، اور دیکھو۔ وہ گئیں اور دیکھا تو انکے مطلب کی کوئی چیز نظر نہ آئی۔ آپ نے فرمایا: اگر وہ ایسا کرتیں تو میں کبھی انکو اپنے پاس نہ رکھتا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منکر حدیث دیکھے! کہ اس کا خیال وہی ان بی بی کا خیال اور ہمارا جواب بعینہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جواب ہے۔ یہ بی بی ام یعقوب اسدیہ ہیں، کبار تابعین وثقات صالحات سے ہونے میں تو کلام نہیں، اور حافظ الشان نے فرمایا: صحابیہ معلوم ہوتی ہیں ۔ بہر حال انکی فضیلت وصلاح قبول حق پر باعث ہوئی۔ سمجھ لیں اور اسکے بعد خود اس حدیث کو

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتیں ۔ ابنائے زمانہ سے گزارش کرنی چاہیئے ۔

ع　　دلا مردانگی زیں زن بیاموز

ولکن الهداية لن تنالا ـ بلا فضل من المولى تعالىٰ

ایک بار عالم قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظّمہ میں فرمایا:

مجھ سے جو چاہو پوچھو! میں قرآن سے جواب دونگا۔ کسی نے سوال کیا احرام میں زنبور کو قتل کرنے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا:

بسم الله الرحمن الرحيم ـ مَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَانَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اللہ عزوجل نے تو فرمایا: کہ ارشاد رسول پر عمل کرو۔

وحدثنا سفيان بن عيينة عن عبد الملك بن عمير عن ربعى بن خراش عن حذيفة بن اليمان عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال: إِقْتَدَوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِى أَبِى بَكْرٍ وَّ عُمَرَ ـ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمیں حدیث پہونچی کہ حضور نے فرمایا: ان دو کی پیروی کر جو میرے جانشین ہونگے، ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما'' و حدثنا سفيان بن مسعر بن كدام عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه أنه أمر بقتل المحرم الزنبور ـ

یعنی ہمیں امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث پہونچی کہ انہوں نے احرام باندھے ہوئے کو قتل زنبور کا حکم دیا۔ ذكره الامام السيوطى فى الاتقان ـ

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۲۲

۵۵ـ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقه رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِى فَلَيْسَ مِنِّى ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت پر عمل نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۵

۵۵ـ السنن لابن ماجه، النكاح، ١/١٣٤ ☆

۵۶۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ رَغِبَ عَنُ سُنَّتِی فَلَیسَ مِنِّی ۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

۵۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ خَالَف سُنَّتِی فَلیسَ مِنِّی ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے میری سنت کی مخالفت کی وہ مجھ سے نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۳۵

۵۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال ؛. قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَنُ أخَذَ بِسُنَّتِی فَهُوَ مِنِّی وَ مَنُ رَغِبَ عَنُ سُنَّتِی فَلَیُس مِنّی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۳۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے میری سنت پر عمل کیا وہ مجھ سے ہے اور جس نے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

٥٦۔ الجامع الصحیح للبخاری،　کتاب النکاح ،　٢ / ٧٥٨
الصحیح لمسلم ، 　کتاب النکاح، 　٤٤٩/١
المسند لاحمد بن حنبل　١٥٨/٢ ☆ السنن للنسائی، النکاح ، 　٨/٢
المسند للدارمی، 　١٣٣/٢ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ، 　٧٧/٧
الدر المنثور للسیوطی، 　١٧/٢ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، 　٧/٧
اتحاف السادة للزبیدی، 　٥٤/٥ ☆ التفسیر للقرطبی، 　١٩/٢
الشفا للقاضی، 　٣٧/٢ ☆ الترغیب والترهیب ، 　٨٧/١
فتح الباری للعسقلانی، 　١٠٤/٩ ☆ الصحیح لابن خزیمة ، 　٩٩/١
مشکل الآثار للطحاوی ، 　١٣٦/٢ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، 　٣٣٠/٣
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، 　٢٢٨/٣ ☆ التفسیر لابن کثیر، 　١٦٠/٣
٥٧۔ تاریخ بغداد ، للخطیب، 　٢٠٩/٧ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ، 　١٨٥/٩
٥٨۔ کنز العمال للمتقی، ، ٩٣٤، ١ / ١٨٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، 　٣٠٧/٢
التفسیر لابن کثیر ، 　١٦٠/٣ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، 　٥٠٩/٢

۵۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ لِکُلِّ عَمَلٍ شَرَّةٌ وَ لِکُلِّ شَرَّةٍ فَتُرَةٌ، فَمَنُ کَانَتُ فَتُرَتُهٗ اِلیٰ سُنَّتِی فَقَدِ اهُتَدٰی، وَ مَنُ کَانَتُ اِلیٰ غَیُرِ ذٰلِكَ فَقَدُ هَلَكَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہرعمل کیلئے ایک جوش ہوتا ہے اور ہر جوش کا ایک فتور، تو جو فتور کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے ہدایت پائے ۔اور جو سنت چھوڑ کر دوسری طرف جائے ہلاک ہو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۵

(۲) خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے

۶۰۔ **عن** العرباض بن سارية رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :عَلَیُکُمُ بِسُنَّتِی وَ سُنَّةِ الُخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیُنَ وَ عَضُّوُا عَلَیُهَا بِالنَّوَاجِذِ۔ فتاوی رضویہ ۵/۶۷۲

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم پر میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے، اسکو مضبوطی سے پکڑے رہو۔۱۲م

(۳) احیائے سنت پر اجر

۶۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنُ اَحیَا سُنَّتِی فَقَدُ أحَبَّنِی وَ مَنُ أحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الُجَنَّةِ ۔

۵۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۸۸ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۲/۸۹
موارد الظمئان للهیثمی، ۶۵۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۶
۶۰۔ الجامع للترمذی، ابواب العلم، ۲/۹۲ ☆ السنن لابی داؤد، السنة، ۲/۶۳۵
الستدرك للحاکم، کتاب الایمان، ۱/۹۷ ☆ السنن لا بن ماجه، المقدمه، ۱/۵
التفسیر للبغوی، ۲/۲۰۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۲۴۶
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/۱۹۰ ☆ نصب الرایة للزیعلی، ۱/۱۲۶
اتحاف السادة للزبیدی، ، ۳/۴۱۸ ☆ الشفا للقاضی، ۲/۲۴
۶۱۔ اتحاف السادة للزبیدی، ، ۱/۱۸۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۳۳، ۱/۱۸۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت سے محبت کی بیشک اسے مجھ سے محبت ہے اور جسے مجھ سے محبت ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۹۲

٦٢ ـ **عن** بلال رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أُجُورِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئاً ـ　　فتاوی رضویہ ۲/۴۹۲

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے بعد میری مردہ سنت کو زندہ کیا تو اسکو عمل کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا اور عمل کرنیوالوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔۱۲م

٦٣ ـ **عن** عمرو بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يُنْقَصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئاً، وَ مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً فَعَمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يُنْقَصُ مِنْ أَوْزَارِ مَنْ عَمِلَ بِهَا شَيْئاً۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۹۲

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری کسی سنت کو زندہ کیا پھر لوگ اس پر عمل پیرا ہوئے، تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر اسکو ثواب ملے گا، اور ان لوگوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔اور جس نے خلاف سنت ناپسندیدہ راستہ ایجاد کیا تو جتنے لوگ اس پر عمل کر کے گنہگار ہوں گے سب کے گناہ اس پر اور انکے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔۱۲م

٦٤ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله

٦٢ـ الجامع للترمذی، العلم، ٢/٩٢، ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ١/ ٩١
مشكوة المصابيح، الاعتصام بالكتاب و السنة، ١/ ١٨٤
٦٣ـ السنن لابن ماجه المقدمة، ١/ ١٩ ☆
٦٤ـ الترغیب و الترهیب للمنذری، ١/ ٨٠ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٢/ ٥٢٢

صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِی عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِی فَلَهٗ أجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو فساد امت کے وقت میری سنت مضبوط تھامے اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۹۳

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ زندہ وہی سنت کی جائے گی جو مردہ ہوگئی ہو، اور سنت مردہ جبھی ہوگی کہ اسکے خلاف رواج پڑ جائے۔ احیاء سنت علماء کا تو خاص فرض منصبی ہے اور جس مسلمان سے ممکن ہوا سکے لئے حکم عام ہے۔ ہر شہر کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے شہر یا کم از کم اپنی مساجد میں اس سنت (اذان بیرون مسجد) کو زندہ کریں اور سو سو شہیدوں کا ثواب لیں۔ اس پر یہ اعتراض نہیں ہوسکتا کہ کیا تم سے پہلے عالم نہ تھے۔ یوں ہو تو کوئی سنت زندہ ہی نہ کرسکیں گے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنی سنتیں زندہ فرمائیں۔ اس پر انکی مدح ہوئی نہ کہ الٹا اعتراض۔ کہ تم سے پہلے تو صحابہ و تابعین تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

(۴) چار چیزیں سنت سے ہیں

۶۵۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :أَرْبَعٌ مِن سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ ، أَلْخِتَانُ وَ التَّعَطُّرُ وَ النِّكَاحُ وَ السِّوَاكُ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۲۶

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں انبیاء کرام کی سنت ہیں۔ ختنہ، خوشبو کا استعمال، نکاح، اور مسواک۔ ۱۲م

۶۵۔ الجامع للترمذی، النکاح، ۱/۱۲۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۴۲۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۱۹
شرح السنة للبغوی، ۹/۵ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/۶۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۲۸ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۱/۱۶۶

(۵) اہل سنت حق پر ہیں

٦٦۔ **عن** عبد الله بن عمر و رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : سَيَأتِى عَلىٰ أُمَّتِى مَا أتٰى عَلىٰ بَنِى اِسُرَائِيُلَ مِثْلاً بِمِثْلِ حَذُوَ النَّعُلِ بِالنَّعُلِ ، وَ اِنَّهُمُ تَفَرَّقُوا عَلىٰ اِثْنَيْنِ وَسَبُعِيْنَ مِلَّةً، كُلُّهَا فِى النَّارِ غَيْرُ وَاحِدَةٍ ، فَقِيُلَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ!وَ مَا تِلُكَ الُوَاحِدَةُ ، قَالَ : مَا نَحُنُ عَلَيُهِ الُيَوُمَ وَ أَصُحَابِى ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے عنقریب وہی حالات ہونگے جو بنی اسرائیل کے گذرے۔ وہ تو بہتر جماعتوں میں تقسیم ہوگئے تھے اور عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، سب جہنمی ہوں گے ایک کے سوا، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ ایک فرقہ کون ہوگا؟ فرمایا: جس طریقے پر آج میں اور میرے صحابہ چل رہے ہیں وہ اسی پر گامزن ہوگا۔ ۱۲م

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس پہچان کی رو سے بھی غیر مقلدین اہل حق سے نہیں کہ اجماع، قیاس اور تقلید کا اثبات جو طریقہ صحابہ کرام کا تھا یہ اس سے منکر ہیں۔ اظہار الحق الجلی ص ۴

٦٦۔ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ٤/١٨١ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٠٥٧ ، ١/٢١٠
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢/٣٣٢ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ١٣/٣١٠
مجمع الزوائد للهيثمى، ١/١٨٩ ☆ الفوائد المجموعة للشوكانى، ٥٠٢
اتحاف السادة للزبيدى، ٨/١٤٠ ☆ الاسرار المرفوعة للقارى، ١٦١
تذكرة الموضوعات للفتنى، ١٥ ☆ اللآلى المصنوعة للسيوطى، ١/١٢٨
المستدر للحاكم ، ٤/٤٣٠ ☆ التفسير لابن كثير ، ٤/٢٩١
مسند الربيع بن حبيب، ١/١٣ ☆ شرف اصحاب الحديث للخطيب، ٤٠

۵۔ بدعت

(۱) بدعت وضلالت

٦٧۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَن دَعَا اِلیٰ ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلَ آثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يُنْقَصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئاً ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی امر ضلالت کی طرف بلائے تو جتنے اسکے بلانے پر چلیں ان سب کے برابراس پر گناہ ہواوراس سے ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۱۳

(۲) بدعت کی مذمت

٦٨۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَلٰوةً وَ لَا صَوْماً وَ لَا صَدَقَةً وَ لَا حَجّاً وَ لَا عُمْرَةً وَ لَا جِهَاداً وَ لَا صَرْفاً وَ لَا عَدْلًا، يَخْرُجُ مِنْ الْاِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بد مذہب کی نہ نماز قبول فرماتا ہے اور نہ روزہ، نہ زکوۃ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ فرض، نہ نفل۔ بدمذہب اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۹۳

٦٧۔ الصحيح لمسلم ، العلم ، ٢/٣٤١ ☆ السنن لابن ماجه ، المقدمة ، ١/١٩
الجامع للترمذی، العلم ، ٢/٩٢ ☆ السنن لابی داؤد ، السنة ، ٢/٦٣٥
المسندلاحمد بن حنبل ، ٢/٣٩٧ ☆ السنة لابن ابی عاصم ، ١/٥٢
٦٨۔ السنن لابن ماجه ، المقدمة ، ١/٦ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ١/٨٧
كنز العمال للمتقی، ١١٠٨ ، ١/٢٢٠

(۳) بدعت کی دو قسمیں حسنہ اور سیئہ

٦٩ـ **عن** أبی حجيفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :مَن سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كَانَ لَهٗ أجْرُهٗ مِثْلَ أجُوْرِهِمْ مِنْ غَيْرِ أنْ يَنْقُصَ مِنْ أجُوْرِهِمْ شَيْئاً، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهٗ مِثْلَ أوْزَارِهِمْ مِن غَيْرِ أنْ يَنْقُصَ مِن أوْزَارِهِمْ شَيْئاً ـ

حضرت ابو حجیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھا طریقہ ایجاد کیا کہ اسکے بعد لوگ اس پر عمل پیرا ہوئے تو سب عمل کرنیوالوں کے برابر اسکو ثواب ملے گا اور انکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔اور جس نے برا طریقہ نکالا کہ لوگ اس کے بعد اس روش پر چلے تو سب کا گناہ اسکے سر ہوگا جبکہ انکے گناہوں سے کچھ کم نہ ہوگا۔۱۲م

(۴) اچھی بات بدعت حسنہ اور جمع قرآن

٧٠ـ **عن** زيد بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال : أرسل اِلیّ أبو بكر مقتل أهل اليمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال أبو بكر: اِن عمر أتانی فقال : اِن القتل قد استحر يوم اليمامة بقراء القرآن و اِنی أخشی أن استحر القتل بالقراء بالمواطن فيذهب كثير من القرآن، و اِنی أری أن تامر بجمع القرآن ، قلت لعمر: كيف تفعل شيئا لم يفعله رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم؟ قال عمر: هذا و الله خير! فلم يزل عمر يراجعنی حتی شرح الله صدری لذلك، و رأيت فی ذلك الذی رأی عمر، قال زيد : قال أبو بكر: اِنك رجل شاب عاقل لانتهمك و قد كنت تكتب الوحی لرسول الله فتتبع القرآن فأجمعه فوالله لو كلفونی نقل جبل من الجبال ما كان أثقل علی مما أمرنی به من جمع القرآن ، قلت: كيف تفعلون شيئا لم يفعله رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم؟ قال : هو والله خير، فلم يزل أبو بكر يراجعنی حتی شرح الله صدری للذی شرح له صدر أبی بكر و عمر فتتبعت القرآن أجمعه من العسب واللخاف و صدور الرجال حتی وجدت آخر سورة

٦٩ـ السنن لابن ماجه ، المقدمة ، ١/١٩

٧٠ـ الجامع الصحيح للبخاری، فضائل القرآن ، ١/٧٤٥

التوبةمع أبی خزیمة الأنصاری لم أجدها مع أحد غیرہ" لَقَدۡ جَآءَ کُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ أَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡهِ مَا عَنِتُّمۡ " حتی خاتمة برآءة ، فکانت الصحف عند أبی بکر حتی توفاہ اللہ ثم عند عمر حیاته ثم عند حفصة بنت عمر ۔

فتاوی رضویہ۱۲/۸۳

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یمامہ والوں سے جنگ کے ایام میں مجھے امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلایا۔اس وقت سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی انکے ساتھ تھے۔فرمایا: حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا: جنگ یمامہ میں قرآن کریم کے کتنے ہی قاری شہید ہوگئے ہیں اور مجھے خدشہ ہے کہ مختلف مقامات پر قاریوں کے شہید ہوجانے کے باعث قرآن مجید کا اکثر حصہ جاتا رہے گا ۔لہذا میری رائے ہے کہ آپ قرآن کریم کے جمع کرنے کا حکم صادر فرمادیں۔میں نے ان سے کہا: میں وہ کام کیسے کروں جسکو خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ حضرت عمر نے اس پر کہا: خدا کی قسم! کام تو پھر بھی اچھا ہے۔چنانچہ حضرت عمر مجھ سے اس بارے میں بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کیلئے میرا سینہ کھولدیا اور میں حضرت عمر کی رائے سے متفق ہوگیا۔حضرت زید بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرت صدیق اکبر نے فرمایا: تم نوجوان آدمی ہو اور صاحب عقل ودانش بھی نیز تمہاری قرآن فہمی کے بارے میں مجھے پورا اعتماد ہے۔اور تم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاتب وحی بھی رہے ہو۔لہذا مکمل کوشش کے ساتھ قرآن کریم جمع کردو۔خدا کی قسم! اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو اسے اس کام سے زیادہ بھاری نہ سمجھتا۔میں عرض کرنے لگا: آپ وہ کام کیوں کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔آپنے فرمایا: خدا کی قسم! پھر بھی یہ کام تو اچھا ہے، پھر برابر حضرت صدیق اکبر مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس طرح کھول دیا جس طرح حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر کیلئے کھولدیا تھا۔چنانچہ میں نے قرآن کریم کو کھجور کے پتوں، پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے تلاش کر کے جمع کیا یہاں تک کہ سورۂ توبہ کی آخری آیت حضرت ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ملی اور کسی سے دستیاب نہ ہوئی ۔یعنی" لقدۡ جَآءَ کُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ أَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡهِ

مَاعَنِتُّمْ اَلْآیَہ ‘‘ پھر یہ جمع کیا ہوا نسخہ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس رہا۔ جب ان کا وصال ہو گیا تو حضرت عمر کے پاس پھر حضرت حفصہ بنت عمر کی تحویل میں رہا۔

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! زید بن ثابت نے صدیق اکبر اور صدیق اکبر نے فاروق اعظم پر اعتراض کیا تو ان حضرات نے یہ جواب نہ دیا کہ یہ نئی بات نکالنے کی اجازت نہ ہوتا تو پچھلے (آئندہ) زمانہ میں ہوگا، ہم صحابہ ہیں، ہمارا زمانہ تو خیر القرون ہے، بلکہ یہ جواب فرمایا کہ اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا پر وہ کام تو اپنی ذات میں بھلائی کا ہے، پس کیونکر ممنوع ہوسکتا ہے۔ اسی پر صحابہ کرام کی رائے متفق ہوئی اور قرآن عظیم باتفاق حضرات صحابہ جمع ہوا۔ اب غضب کی بات ہے کہ ان حضرات کو سودا اچھلے اور جو بات کہ صحابہ کرام میں طے ہوچکی پھر اکھیڑیں۔ جو ہم پر اعتراض کرتے ہیں کہ کیا تم صحابہ، تابعین اور تبع تابعین سے محبت و تعظیم میں زیادہ ہو۔ کہ جو کچھ انہوں نے نہ کیا تم کرتے ہو۔ لطف یہ ہے کہ بعینہ وہی اعتراض اگر قابل تسلیم ہو تو تبع تابعین پر باعتبار تابعین اور تابعین پر باعتبار صحابہ اور صحابہ پر باعتبار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وارد۔ مثلا جس فعل کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین کسی نے نہ کیا اور تبع تابعین کے زمانہ میں پیدا ہوا، تو تم اسے بدعت نہیں کہتے۔ ہم کہتے ہیں اس کام میں بھلائی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین ہی کرتے۔ تبع تابعین کیا ان سے زیادہ دین کا اہتمام رکھتے ہیں۔ جو انہوں نے نہ کیا یہ کریں گے۔ اسی طرح تابعین کے زمانہ میں جو کچھ پیدا ہوا اس پر وارد ہوگا کہ بہتر ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کیوں نہ کرتے۔ تابعین کچھ ان سے بڑھ کر ٹھہرے۔ علی ہذا القیاس، جو نئی باتیں صحابہ نے کیں انہیں بھی تمہاری طرح کہا جائے گا۔

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا
ولیکن میفزائے بر مصطفیٰ

کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم کو معاذ اللہ انکی خوبی معلوم نہ ہوئی یا صحابہ کو افعال خیر کی طرف زیادہ توجہ تھی۔ غرض یہ بات ان مدہوشوں نے ایسی کہی جس کی بنا پر عیاذا باللہ، عیاذا باللہ، تمام صحابہ و تابعین بھی بدعتی ٹھہرے جاتے ہیں۔ مگر اصل وہی ہے کہ نہ کرنا اور بات

اور منع کرنا اور چیز۔رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اگر ایک کام نہ کیا اور اسکو منع بھی نہ فرمایا تو صحابہ پر کون مانع ہے کہ اسے نہ کریں، تو تبع تابعین پر الزام نہیں اور وہ نہ کریں تو ہم پر مضائقہ نہیں۔بس اتنا ہونا چاہیئے کہ شرع کے نزدیک وہ کام برا نہ ہو۔

عجب لطف کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور صحابہ وتابعین کا قطعا نہ کرنا تو حجت نہ ہو اور تبع تابعین کو باوجود ان سب کے نہ کرنے کے اجازت ملی،مگر تبع تابعین میں وہ خوبی ہے کہ جب وہ بھی نہ کریں تو اب پچھلوں کیلئے راستہ بند ہو گیا۔

اس بے عقلی کی کچھ حد بھی ہے۔اس سے تو اپنے یہاں کے ایک بڑے امام نواب صدیق حسن خاں شوہر ریاست بھوپال ہی کا مذہب اختیار کرلو تو بہت اعتراضوں سے بچو، انہوں نے بے دھڑک فرمادیا: جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا سب بدعت و گمراہی ہے۔اب چاہے صحابہ کریں خواہ تابعین، کوئی ہو بدعتی ہے، یہاں تک کہ بوجہ تر ویج تراویح امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ گمراہ ٹھہرایا۔اور اعدائے دین کے پیر ومرشد عبداللہ کی روح مقبوح کو بہت خوش کیا۔انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

مجلس قیام کا انکار کرتے کرتے کہاں تک نوبت پہونچی۔اللہ تعالی اپنے غضب سے محفوظ رکھے۔آمین

امام علامہ احمد بن محمد عسقلانی شارح بخاری مواہب اللدنیہ میں فرماتے ہیں:

الفعل یدل علی الجواز و عدم الفعل لا یدل علی المنع ۔

کرنے سے تو جواز سمجھا جاتا ہے اور نہ کرنے سے ممانعت نہیں سمجھی جاتی۔

شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں

نکردن چیزے دیگر است ومنع فرمودن چیزے دیگر

یہ تمہاری جہالت ہے کہ تم نے فعل کے نہ کرنے کو اس فعل سے ممانعت سمجھ رکھا ہے۔

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

حقیقۃ الامر یہ ہے کہ صحابہ وتابعین کو اعلاء کلمۃ اللہ وحفظ بیضۂ اسلام، نشر دین متین، قتل وقہر کافرین، اصلاح بلاد وعباد، اطفائے آتش فساد، اشاعت فرائض وحدود الٰہیہ ، اصلاح ذات البین، محافظت اصول ایمان، حفظ روایت حدیث وغیرہا امور کلیہ مہمہ سے فرصت نہ تھی۔

لہذا یہ امور جزئیہ مستحبہ تو کیا معنی بلکہ تاسیس قواعد واصول ،تفریع جزئیات وفروع، تصنیف وتدوین علوم، نظم دلائل حق ردشبہات اہل بدعت وغیرہا امور عظیمہ کی طرف بھی توجہ کامل نہ فرما سکے۔ جب بفضل اللہ تعالیٰ ان کے زور بازو نے دین الٰہی کی بنیاد مستحکم کردی، اور مشارق ومغارب میں ملت حنفیہ کی جڑ جم گئی، اس وقت ائمہ وعلمائے مابعد نے تخت وبخت سازگار پاکر بیخ وبن جمانے والوں کی ہمت بلند کے قدم لئے ،اور باغبان حقیقی کے فضل پر تکیہ کر کے اہم فالاہم کاموں میں مشغول ہوئے ۔اب تو بے خلش صرصر واندیشۂ سموم اور ہی آبیاریاں ہونے لگیں۔

فکر صائب نے زمین تدقیق میں نہریں کھودیں ،ذہن رواں نے زلال تحقیق کی ندیاں بہائیں ،علماء واولیاء کی آنکھیں ان پاک مبارک نونہالوں کیلئے تھالے بنیں، ہوا خواہان دین وملت کی نسیم انفاس متبرکہ نے عطر باریاں فرمائیں۔ یہاں تک کہ یہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا باغ ہرا بھرا پھلا پھولا لہلہایا، اوراسکے بھینے پھولوں، سہانے پتوں نے چشم وکام و دماغ پر عجب ناز سے احسان فرمایا۔الحمد للہ رب العالمین ۔

اب اگر کوئی جاہل اعتراض کرے، یہ کنچھیاں جواب پھوٹیں پہلے کہاں تھیں، یہ پتیاں جواب نکلیں پہلے کیوں نہاں تھیں، یہ پتلی پتلی ڈالیاں جواب جھومتی ہیں نو پیدا ہیں، یہ ننھی ننھی کلیاں جواب مہکتی ہیں تازہ جلوہ نما ہیں، اگران میں کوئی خوبی پاتے تو اگلے کیوں چھوڑ جاتے ،تو اس کی حماقت پر اس الٰہی باغ کا ایک ایک پھول قہقہہ لگائے گا کہ او جاہل !اگلوں کو جڑ جمانے کی فکر تھی، وہ فرصت پاتے تو یہ سب کر دکھاتے ۔آخر اس سفاہت کا نتیجہ یہ ہی نکلے گا۔کہ وہ نادان اس باغ کے پھل پھول سے محروم رہیگا۔

بھلا غور کرنے کی بات ہے۔ایک حکیم فرزانہ کے گھر آگ لگی، اسکے چھوٹے چھوٹے بچے بھولے بھالے اندر مکان کے گھر گئے اور لاکھوں روپیہ کا مال واسباب بھی تھا، اس دانشمند نے مال کی طرف مطلق خیال نہ کیا، اپنی جان پر کھیل کر بچوں کو سلامت نکال لیا۔ یہ واقعہ چند بے خرد بھی دیکھ رہے تھے ، اتفاقاً ان کے یہاں بھی آگ لگ گئی ۔ یہاں نرا مال ہی مال تھا کھڑے ہوئے دیکھتے رہے اور سارا مال خاکستر ہوگیا۔ کسی نے اعتراض کیا، تو بولے: تم احمق ہو، ہم اس حکیم دانشور کو آنکھیں دیکھے ہوئے ہیں، اسکے گھر آگ لگی تھی تو اس نے مال

کب نکالا تھا جوہم نکالتے؟ مگر بے وقوف اتنا نہ سمجھے کہ اس اولوالعزم حکیم کو بچوں کے بچانے سے فرصت کہاں تھی کہ مال نکالتا، نہ یہ کہ اس نے مال نکالنا برا جانکر چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اوندھی سمجھ نہ دے۔ آمین

ہم نے مانا جو کچھ قرون ثلثہ میں تھا سب منع ہے۔ اب ذرا حضرات مانعین اپنی خبر لیں۔ یہ مدرسے جاری کرنا، لوگوں سے چندہ لینا، طلبہ کے لئے مطبع نول کشور سے فیصدی دس روپیہ کمیشن لیکر کتابیں منگانا، بہ تخصیص روز جمعہ بعد نماز جمعہ وعظ کا التزام کرنا، جہاں وعظ کہنے جائیں نذرانہ لینا، دعوتیں اڑانا، مناظروں کے لئے جلسے اور پنچ مقرر کرنا، مخالفین کے رد میں کتابیں چھپوانا لکھوانا، واعظوں کا شہر بشہر گشت لگانا، صحاح کے دو دو ورق پڑھ کر محدثی کی سند لینا، اور انکے سوا ہزاروں باتیں کہ اکابر واصاغر طائفہ میں بلا نکیر رائج ہیں قرون ثلثہ میں کب تھیں؟ ان پیشوایان فرقۂ جدیدہ کا تو ذکر ہی کیا ہے جو دو دو روپے نذرانہ لیکر مسئلوں پر مہر ثبت کریں، مدعی اور مدعی علیہ دونوں کے ہاتھ میں حضرت کا فتوی، حج کو جائیں تو کمشنر دہلی و بمبئی کی چٹھیاں ضرور ہوں۔ کیا یہ باتیں قرون ثلثہ میں تھیں یا تمہارے لئے پروانہ معافی آ گیا کہ جو چاہو کرو، تم پر کچھ مواخذہ نہیں، یا یہ نکتہ چینیاں انہیں باتوں میں ہیں جنہیں تعظیم ومحبت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علاقہ ہو، باقی سب حلال وشیر مادر۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ فتاوی رضویہ، ۱۲/۸۴ تا ۸۷

(۵) بدعتی کی تعظیم حرام ہے

۷۱۔ **عن** عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و سلم: مَنۡ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدۡعَةٍ اَعَانَ عَلیٰ هَدَمِ الۡاِسۡلَامِ ۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بد مذہب کی توقیر کی بیشک اس نے اسلام کو ڈھادینے میں مدد کی۔ فتاوی رضویہ ۶/۱۰

۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۲، ۱/۲۱۹ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۱/۱۳۰
التفسیر للقرطبی، ۷/۱۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۴۵
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۵/۲۱۸ ☆ الفوائد المجموعة للشوکانی، ۲۱۱

۷۲ ۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم : مَنُ مَشیٰ اِلیٰ صَاحِبِ بِدُعَةٍ لِیُؤَقِّرَهٗ فَقَدُ اَعَانَ عَلیٰ هَدَمِ الُاِسُلَامِ۔
فتاوی رضویہ ۶/۱۰۴

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی بد مذہب کی طرف اسکی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کو ڈھانے میں اعانت کی۔

و فی الباب عن ام المؤمنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها و عن ابراهیم بن میسرة رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا۔

(۶) بدعتی جہنمی کتے ہیں

۷۳۔ **عن** أبی اُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قا ل : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم : أَهُلُ الُبِدُعِ کِلَابُ أَهُلِ النَّارِ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گمراہ لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۲۲۹

(۷) بدعتی بدترین مخلوق ہیں

۷۴۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم : أَهُلُ الُبِدُعِ شَرُّ الُخَلُقِ وَ الُخَلِیُقَةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدمذہب تمام لوگوں اور تمام جانوروں سے بدتر ہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۱۲۹

۷۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰/ ۹۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۲۳، ۱/ ۲۲۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/ ۱۸۸ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۶/ ۹۷
اللآلی الصنوعة للسیوطی ۱/ ۱۳۱ ☆
۷۳۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۵ ، ۱/ ۲۲۳ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/ ۱۶۳
۷۴۔ حلیه الاولیاء لابی نعیم ، ۸/ ۲۹۱ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۲/ ۹۰
کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۵ ، ۱/ ۲۱۸ ☆ میزان الاعتدال ، ۱۳۰

(۸) گمراہ وبدعتی کی عیادت نہ کرو

٧٥۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسٌ ،وَ مَجُوسُ أُمَّتِي الَّذِينَ يَقُولُونَ:لَا قَدَرَ ، اِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ وَ اِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ ۔

اظہار الحق الجلی ص ۱۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر امت میں کچھ مجوسی ہوتے ہیں اور میری امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو تقدیر کے منکر۔ اگر بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے نہ جاؤ اور اگر مر جائیں تو انکے جنازہ پر نہ جاؤ۔۱۲م

(۹) گمراہ اور بدعتی سے قطع تعلق کرو

٧٦۔ **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَابِ رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدْرِ وَ لَا تُفَاتِحُوهُمْ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقدیر کے منکرین کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ان سے کلام کرو۔

اظہار الحق الجلی ص ۱۸

(۱۰) گمراہ اور گمراہ گر کی مجلس سے بچو

٧٧۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال ؛ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنأَ عَنْهُ ، فَوَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَأتِيهِ وَ هُوَ

٧٥۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢/٨٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ٥٥٥، ١/١١٨

٧٦۔ السنن لابی داؤد ، السنة ، ٢/٦٤٩ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ١/٣٠

المستدرك للحاکم ، ١/٨٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ٥٦٤ ، ١/١١٩

العلل المتناهية لابن الجوزی، ١/١٤١ ☆ موارد الظمئان، للهیثمی، ۱۸۲۵

٧٧۔ السنن لابی داؤد ، الملاحم ، ٢/٥٩٣ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/٤٣١

المستدرك للحاکم ، ٤/٥٣١ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی ، ١/١٧٠

يَحْسَبُ أَنَّهُ مُؤمِنٌ فَيَتبَعُهُ فَمَا يَبُعَثُ بِه مِنَ الشُّبُهَاتِ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دجال کی خبر سنے اس پر واجب ہے کہ اس سے دور بھاگے۔ کہ خدا کی قسم! آدمی اسکے پاس جائے گا اور یہ خیال کرے گا کہ میں تو مسلمان ہوں (یعنی مجھے اس سے کیا نقصان پہونچے گا) وہاں اسکے دھوکوں میں پڑ کر اسکا پیرو ہو جائے گا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کیا دجال اسی ایک دجال اخبث کو سمجھتے ہو جو آنے والا ہے؟ حاشا! تمام گمراہوں کے داعی منادی سب دجال ہیں، اور سب سے دور بھاگنے کا حکم فرمایا، اور اس میں یہ ہی اندیشہ بتایا ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۲

۷۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: يَكُونُ فِي آخِرِالزَّمَان دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَأتُونَكُم مِنَ الْأَحَادِيْثِ بِمَا لَا تَسْمَعُوا أَنْتُم وَ لَا آبَاءُ كُم، فَاِيَّاكُم وَ اِيَّاهُم لَا يُضِلُّونَكُم وَ لَا يَفْتِنُونَكُم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانے میں جھوٹے فریبی لوگ پیدا ہوں گے کہ وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں اور نہ تمہارے باپ دادا نے، تو ان سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۲

۷۹۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: يَا أَبَا ذَرٍ! تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِيْنِ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلِلْاِنْسِ شَيَاطِيْنُ؟ قَالَ: نَعَم۔

۷۸۔ الصحيح لمسلم، المقدمة، ۱/۱۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۹۰۲٤، ۱۰/۱۹٤
مشكل الآثار للطحاوی، ٤/۲۰٤ ☆ مشكوة المصابيح، ۱٥٤
۷۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/۱۷۸ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۸/۳۱۹
الدرا لمنثور للسيوطی، ۳/۳۹ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/۱٦۰
التفسير لابن كثير، ۳/۳۱۲ ☆

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے ابوذر! اللہ کی پناہ چاہوانسانوں اور جنات کے شیطانوں سے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیاانسانوں میں سے بھی شیطان ہوتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔

فتاوی رضویہ جدید ١/٧٨٠

﴿٣﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جوامع الکلم عطا فرمائے گئے مختصر لفظ فرمائیں اور معانئ کثیرہ پر مشتمل ہوں۔ شیطان دو قسم ہیں۔

(١) شیاطین الجن، کہ ابلیس لعین اور اسکی اولاد ملاعین ہیں۔ اعاذنا الله تعالیٰ والمسلمین من شرهم و شر الشياطين اجمعين۔

اے اللہ! ہم کو اور تمام مسلمانوں کو انکے شر اور تمام شیاطین کے شر سے پناہ دے۔

(٢) شیاطین الانس، کہ کفار و مبتدعین کے داعی و منادی ہیں۔ لعنهم الله و خذلهم الله ابدا و نصرنا عليهم نصرا مؤبدا ـ آمين بجاه سيدالمرسلين صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اجمعين ـ آمين

ہمارا رب عزوجل فرماتا ہے

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِيْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ يُوْحِي بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا۔

یونہی ہم نے ہر نبی کا دشمن کیا شیطان آدمیوں اور شیطان جنوں کو، آپس میں ایک دوسرے کے دل میں بناوٹ کی بات ڈالتے ہیں دھوکا دینے کیلئے ائمہ دین فرمایا کرتے: شیطان آدمی شیطان جن سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ آیت کریمہ میں " شیاطین الانس " کی تقدیم بھی اسی طرف مشیر، ایک حدیث پاک میں ہیکہ " جب شیطان وسوسہ ڈالے اتنا کہہ کر الگ ہوجاؤ کہ تو جھوٹا ہے۔" دونوں قسم کے شیطانوں کا علاج فرمادیا۔ شیطان آدمی ہو خواہ جن اسکا قابو اسی وقت تک چلتا ہے جب تک اسکی سنیئے۔ اور تنکا توڑ کر ہاتھ پر رکھدیجئے کہ تو جھوٹا ہے خبیث اپنا سا منہ لیکر رہ جاتا ہے۔

آج کل ہمارے عوام بھائیوں کی سخت جہالت یہ ہے کہ کسی آریہ نے اشتہار دیا کہ

اسلام کے فلاں مضمون کے رد میں فلاں وقت میں لکچر دیا جائیگا۔ یہ سننے کیلئے دوڑے چلے جاتے ہیں۔ کسی پادری نے اعلان کیا کہ نصرانیت کے فلاں مضمون کے ثبوت میں فلاں وقت ندا ہوگی یہ سننے کیلئے دوڑے چلے جاتے ہیں

بھائیو! تم اپنے نفع ونقصان کو زیادہ جانتے ہو، یا تمہارا رب عزوجل اور تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ انکا حکم تو یہ ہے کہ شیطان تمہارے پاس وسوسہ ڈالنے آئے تو سیدھا جواب دیدو کہ تو جھوٹا ہے۔ نہ یہ کہ تم آپ آپ دوڑ دوڑ کر انکے پاس جاؤ اور اپنے رب عزوجل، اپنے قرآن، اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کلمات ملعونہ سنو۔

یہ آیت جو ابھی تلاوت ہوئی اسی کا تتمہ اور اسکے متصل کی آیات کریمہ تلاوت کرتے جاؤ دیکھو قرآن کریم تمہاری اس حرکت کی کیسی کیسی شناعتیں بتاتا اور ان ناپاک لکچروں نداؤں کی نسبت تمہیں کیا کیا ہدایت فرماتا ہے۔ آیت کریمہ مذکورہ کے تتمہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَ لَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ ۔

اور تیرا رب چاہتا تو وہ یہ دھوکے بناوٹ کی باتیں نہ بناتے پھرتے، تو توانہیں اور انکے بہتانوں کو یک لخت چھوڑ دے۔

دیکھو! انہیں اور انکی باتوں کو چھوڑنیکا حکم فرمایا: یا انکے پاس سننے کیلئے دوڑنے کا۔

اور سنئے! اسکے بعد کی آیت میں فرماتا ہے۔

وَ لِتَصْغىٰ اِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ لِيَرْضَوْهُ وَ لِيَقْتَرِفُوا مَاهُمْ مُقْتَرِفُوْنَ ۔

اور اس لئے کہ ان کے دل اسکی طرف کان لگائیں جنہیں آخرت پر ایمان نہیں اور اسے پسند کریں اور جو کچھ ناپاکیاں وہ کرر ہے ہیں یہ بھی کرنے لگیں۔

دیکھو! انکی باتوں کی طرف کان لگانا ان کا کام بتایا جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، اور اسکا نتیجہ یہ فرمایا کہ وہ ملعون باتیں ان پر اثر کر جائیں اور یہ بھی ان جیسے ہو جائیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

لوگ اپنی جہالت سے گمان کرتے ہیں ہم اپنے دل سے مسلمان ہیں ہم پر انکا کیا اثر ہوگا حالانکہ حدیث شریف میں اس طرح کے دجالوں سے دور بھاگنے کی تعلیم گذر چکی۔

اور سنئے ! اسکے بعد کی آیات میں فرماتا ہے۔

أفغَيۡرَ اللّٰهِ أَبۡتَغِي حَكَماً وَّ هُوَ الَّذِیٓ أَنۡزَلَ اِلَيۡكُمُ الۡكِتٰبَ مُفَصَّلًا وَّ الَّذِيۡنَ آتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ يَعۡلَمُوۡنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنۡ رَّبِّكَ بِالۡحَقِّ فَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ ـ وَ تَمَّتۡ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدۡقاً وَّ عَدۡلًا، لَامُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ـ وَ اِنۡ تُطِعۡ اَكۡثَرَ مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ يُضِلُّوۡكَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنۡ هُمۡ اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ ـ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعۡلَمُ مَنۡ يَّضِلُّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ وَ هُوَ أَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ـ

تو کیا اللہ کے سوا کوئی اور فیصلہ کرنے والا ڈھونڈوں حالانکہ اس نے مفصل کتاب تمہاری طرف اتاری، اور اہل کتاب خوب جانتے ہیں کہ وہ تیرے رب کے پاس سے حق کیساتھ اتری تو خبردار! تو شک نہ کرنا۔

اور تیرے رب کی بات سچ اور انصاف میں کامل ہے کوئی اسکی باتوں کا بدلنے والا نہیں اور وہ شنوا اور دانا ہے۔

اور زمین والوں میں زیادہ وہ ہیں کہ تو انکی پیروی کرے تو وہ تجھے خدا کی راہ سے بہکادیں۔ وہ تو گمان کے پیرو ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔

بیشک تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اسکی راہ سے بہکے گا اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت پانیوالوں کو۔

یہ تمام آیات کریمہ انہیں مطالب کے سلسلۂ بیان میں ہیں۔ گویا ارشاد ہوتا ہے: تم جوان شیطان آدمیوں کی باتیں سننے جاؤ کیا تمہیں تلاش ہے کہ دیکھیں اس مذہبی اختلاف میں یہ منادی یا لکچرار کیا فیصلہ کرتا ہے؟ ارے خدا سے بہتر فیصلہ کس کا ہے، اس نے مفصل کتاب قرآن عظیم تمہیں عطا فرمادی۔ اسکے بعد تم کو کسی لکچر یا ندا کی کیا حاجت ہے۔

لکچر والے جو کسی کتاب دینی کا نام نہیں لیتے کس گنتی شمار میں ہیں۔ یہ کتاب والے دل میں خوب جانتے ہیں کہ قرآن حق ہے۔ تعصب کی پٹی آنکھوں پر بندھی ہے کہ ہٹ دھرمی سے مکر جاتے ہیں۔ تو تجھے کیوں شک ہوا کہ تو انکی سننا چاہے۔ تیرے رب کا کلام صدق وعدل میں بھرپور ہے۔ کل تک جو تجھے اس پر کامل یقین تھا آج کیا اس میں فرق آیا کہ اس پر اعتراض سنا چاہتا ہے۔ کیا خدا کی باتیں کوئی بدل سکتا ہے۔ یہ نہ سمجھنا کہ میرا کوئی مقال کوئی خیال خدا سے چھپ رہے گا۔ وہ سنتا جانتا ہے۔

دیکھ! اگر تو نے انکی سنی تو وہ تجھے خدا کی راہ سے بہکا دیں گے۔ یہ خیال کرتا ہے کہ انکا علم دیکھوں انکا علم کہاں تک ہے۔ یہ کیا کہتے ہیں ارے انکے پاس علم کہاں۔ وہ تو اپنے اوہام کے پیچھے لگے ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ جنکا تھل نہ بیڑا۔

جب اللہ تعالیٰ واحد قہار کی گواہی ہیکہ ان کے پاس نری مہمل اٹکلوں کے سوا کچھ نہیں تو انکے سننے کے کیا معنی۔ سننے سے پہلے وہی کہہ دے جو تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''کذبت'' شیطان تو جھوٹا ہے اور اس گھمنڈ میں نہ رہنا کہ مجھے کیا گمراہ کریں گے میں تو راہ پر ہوں۔ تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اسکی راہ سے بہکے گا اور کون راہ پر ہے۔ تو پورا راہ پر ہوتا تو بے راہوں کی سننے ہی کیوں جاتا۔

حالانکہ تیرا رب فرما چکا۔

ذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ ۔ چھوڑ دے انہیں اور انکے بہتانوں کو

تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما چکے۔

ایاکم وا یاھم ۔ ان سے دور رہو اور انکو اپنے سے دور رکھو۔

فتاوی رضویہ جدید ١/٧٨٣

(١١) آئندہ گذشتہ سے بدتر ہے

٨٠ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال:قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و سلم :لَايَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانُ اِلَّاالَّذِىْ بَعْدَهٗ شَرٌّمِّنْهُ حَتىٰ تَلْقَوْا رَبَّكُمْ

فتاوی رضویہ ٢/١١٠

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر ہر آنے والا وقت گذشتہ سے برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملاقات کرو۔

٨٠۔ الجامع الصحيح للبخارى، الفتن ، ٢/١٠٤٧ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٣/١١٧
الشفا للقاضى، ١/٦٦٤ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ١٣/١٦
الدر المنتثره للسيوطى، ١٢٤ ☆ البداية و النهاية لابن كثير ، ٩/١٣٥

۸۱ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: أَمُسِ خَيُرٌ مِنَ الُيَوُمِ وَ الُيَوُمُ خَيُرٌ مِنَ الُغَدِ،وَ كَذٰلِكَ حَتىٰ تَقُوُمَ السَّاعَةُ ـ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گذشتہ کل آج سے بہتر ہوگا اور آج آئندہ کل سے۔ یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائیگی۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۰۰



۸۱ـ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۸۶/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۰/۱۳
تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲۶۸/۲ ☆

۶۔ شرک وکفر

(۱) بت پرستی کی ابتداء کس طرح ہوئی

۸۲ ۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال ۔ صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِی کَانَتْ فِی قَوْمِ نُوحٍ فِی الْعَرَبِ بَعْدُ ، أَمَّا وَدٌّ کَانَتْ لِکَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ ، وَ اَمَّا سُوَاعٌ کَانَتْ لِھُذَیْلٍ ، وَ اَمَّا یَغُوثُ فَکَانَتْ لِمُرَادٍ، ثُمَّ لِبَنِی غَطِیْفٍ بِالْجَوْفِ عِنْدَ سَبَا،وَ اَمَّا یَعُوقُ فَکَانَتْ لِھَمْدَان، وَ اَمَّا نَسْرٌفَکَانَتْ لِحَمِیْرٍ لِآلِ ذِی الْکَلَاعِ ، وَ نَسْراً أسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِیْنَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ ، فَلَمَّا ھَلَکُوا اَوْحَی الشَّیْطَانُ اِلیٰ قَوْمِھِمْ اَنْ اَنْصِبُوا اِلیٰ مَجَالِسِھِمُ الَّتِی کَانُوا یَجْلِسُونْ أنْصَابًا وَ سَمُّوھَا بِأسْمَاءِ ھِمْ فَفَعَلُوا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتّی اِذَا ھَلَکَ اُولٰئِکَ وَ تَنَحَّ الْعِلْمُ عُبِدَتُ ۔ اعالی الافادۃ ص ۱۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں جو بت پوجے جاتے تھے وہی اہل عرب نے بعد میں اپنے معبود بنالئے ، ود، بنی کلب کا بت تھا جو دومۃ الجندل کے مقام پر رکھا ہوا تھا، سواع، بنو ہزیل کا بت تھا، یغوث بنو مراد کا بت تھا، پھر بنو غطیف نے اسکو اپنا بنالیا جو سبا کے پاس جوف میں تھا۔ یعوق ہمدان کا ،اورنسر، ذوالکلاع کی آل حمیر کا بت تھا۔ یہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں ۔جب وہ وفات پاگئے تو شیطان نے انکی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ جن مقامات پر وہ اللہ والے بیٹھا کرتے تھے وہاں انکے مجسمے بنا کر رکھ دو۔ اوران بتوں کے نام بھی ان نیکوں کے نام پر رکھ دو۔ لوگوں نے عقیدت کی بنیاد پر ایسا کر دیا لیکن انکو وہ پوجتے نہیں تھے جب وہ لوگ دنیا سے چلے گئے اور علم بھی کم ہوگیا تو انکی پوجا ہونے لگی۔ ۱۲م

۸۳ ۔ **عن** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم :أَوَّلُ مَاحَدَثَتِ الْأَصْنَامُ عَلیٰ عَھْدِ نُوحٍ وَ کَانَتُ الْأَبْنَاءُ تَبِرُّالْآبَاءُ فَمَاتَ رَجُلٌ مِنْھُمْ فَجَزَعَ عَلَیْهِ ابْنُهٗ فَجَعَلَ لَایَصْبِرُ عَنْهُ فَاتَّخَذَ مِثَالًا عَلیٰ صُوْرَتِهٖ فَکُلَّمَا اشْتَاقَ اِلَیْهِ نَظَرَهٗ ثُمَّ مَاتَ فَفُعِلَ بِهٖ کَمَا فَعَلَ، ثُمَّ تَتَابَعُوا

۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، التفسیر ، ۷۳۲/۲
۸۳۔ یہ حدیث مجھے نہیں ملی

عَلٰی ذٰلِکَ الآبَاءِ فَقَالَ الْاَبْنَاءُ مَا اتَّخَذَ ھٰذِہٖ آبَاءُ نَااِلَّا اَنّھَا کَانَتْ اٰلِھَتُم فَعَبَدُوْھَا۔

اعالی الافادہ ص ۱۳

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے بت حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں ایجاد ہوئے۔اس زمانہ میں بیٹے اپنے آباء واجداد کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے۔ایک مرتبہ ایک شخص کا انتقال ہوا۔بیٹے نے جزع فزع کی اور صبر نہیں کرسکا تو اس نے باپ کی صورت بنا کر رکھ لی۔جب والد کو دیکھنا چاہتا اس تمثال کو دیکھ لیتا۔پھر جب یہ مرا اسکی اولاد نے بھی ایسا ہی کیا۔یونہی سلسلہ چل پڑا اور اس درمیان کافی آباء واجداد مر گئے۔چنانچہ بعد کی نسل نے کہا: ہمارے آباء واجداد نے ان کے مجسمے اسی لئے بنائے تھے کہ یہ ان کے معبود تھے تو ان سب نے انکی پوجا شروع کردی۔۱۲م

(۲) مشرک سے میل جول منع ہے

۸۴۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیَ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّصَافَحَ الْمُشْرِکُوْنَ اَوْ یُکَنَّوْ اَوْ یُرَحَّبَ بِھِمْ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی مشرک سے ہاتھ ملائیں، اسے کنیت سے ذکر کریں، یا اسے آتے وقت مرحبا کہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ادنی درجہ تکریم کا ہے کہ نام لیکر نہ پکارا فلاں کا باپ کہا، یا آتے وقت جگہ دینے کو آیئے کہا۔اللہ اکبر حدیث اس سے بھی منع فرماتی ہے۔ائمہ دین ذمی کافر کی نسبت وہ احکام تحقیر وتذلیل فرماتے ہیں کہ اسے محرر بنانا حرام، کوئی ایسا کام سپرد کرنا جس سے مسلمانوں میں اسکی بڑائی ہو حرام، اسکی تعظیم حرام، مسلمان کھڑا ہو تو اسے بیٹھنے کی اجازت نہیں، بیماری وغیرہ ناچاری کے باعث سواری پر ہو تو جہاں مسلمانوں کا مجمع آئے فوراً اتر پڑے حتی کہ

۸۴۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۹/ ۲۳۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۸

فتاوی ظہیریہ، الاشباہ والنظائر، تنویر الابصار، اور درمختار وغیرہا معتمدات اسفار میں ہے۔

لو سلم علی الذمی تبجیلا یکفر۔ لان تبجیل الکافر کفر۔

اگر ذمی کو تعظیما سلام کرے گا کافر ہو جائیگا کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔

فتاوی امام ظہیر الدین اشباہ اور درمختار وغیرہا میں ہے۔

لو قال لمجوسی یا استاذ تبجیلا کفر۔

اگر مجوسی کو اے استاذ تعظیما کہا کافر ہو گیا۔

المحجۃ المؤتمنہ ص ۸۵

(۳) مشرک کی صحبت بری ہے

۸۵۔ **عن** سمرة بن جندب رضی اللہ تعالی عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَ سَكَنَ مَعَهٗ فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۳۱/۹

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مشرکوں کے ساتھ رہے وہ بھی انہیں جیسا ہے۔

۸۶ **عن** سمرة بن جندب رضی اللہ تعالی عنه قال؛ قال رسو اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: لَا تُسَاكِنُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَ لَا تُجَامِعُوْهُمْ، فَمَنْ سَاكَنَهُمْ اَوْ جَامَعَهُمْ فَهُوَ مِثْلُهُمْ ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۳۱/۹

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین کی صحبت میں نہ رہو اور ان سے میل جول نہ رکھو، جس نے انکی صحبت اختیار کی یا میل جول رکھا وہ انہیں کے مثل ہے۔ ۱۲م

۸۵۔ السنن لابی داؤد، کتاب الجهاد، ۳۸۵/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۲۹، ۳۸۳/٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۳/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۷٤/۱۰
۸٦۔ الجامع للترمذی، ، السیر، ۱۹٤/۱ ☆ السمتدرك للحاكم، ۱٤۱/۲

۸۷ ـ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَا تَسۡتَضِیۡئُوا بِنَارِ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ـ

فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۸۹/۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین کی آگ سے روشنی حاصل نہ کرو۔۱۲م

(۴) کفار ومشرکین کی معیت جائز نہیں

۸۸ـ **عن** قیس بن أبی حازم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :اَلَا اِنِّی بَرِیٌٔ مِّنۡ کُلِّ مُسۡلِمٍ مَعَ مُشۡرِکٍ ، قَالُوۡا : لِمَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ ! قَالَ : لَا تَرَایَا نَارھُمَا ـ

حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بیزار ہوں اس مسلمان سے جو مشرکوں کے ساتھ ہو، مسلمان اور کافر کی آگ آمنے سامنے نہیں ہونی چاہیئے ۔

(۵) مشرکین سے عہد وپیمان نہ کرو

۸۹ـ **عن** عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَا تُحۡدِثُوۡا فِی الۡاِسۡلَامِ حَلۡفاً ـ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی

۸۷ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ۹۹/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶۶/۲
کنز العمال للمتقی، ۴۳۷۵۹، ۲۱/۱۶ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ۰ ۲۷۸/۱
التاریخ الکبیر للبخاری، ۴۵۵/۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲۶۳
السنن الکبری للبیهقی، ۲۷/۱۰ ☆
۸۸ـ الجامع للترمذی ، ابو اب السیر ، ۱۹۳/۱ ☆ السنن للنسائی ، القیامة ، ۲۱۲/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۳۴/۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی ۱۳۱/۸
کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۳۱، ۳۸۴/۴ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۴۱/۴
التفسیر للقرطبی، ۶۳/۸ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۷۳/۱۰
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۵۳/۵ ☆
۸۹ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۱۳/۲ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں کوئی حلف پیدا نہ کرو۔۱۲م

(۶)مشرک سے استعانت نہ کرو

۹۰۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّا لَا نَسْتَعِیْنُ بِمُشْرِكٍ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکین سے استعانت نہیں کرتے۔

فتاوی رضویہ ۶/ ۴۵۸

۹۱۔ **عن** حکیم بن حزام رضی الله تعالیٰ عنه قال:۔ قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :اِنَّالَا نَقْبَلُ شَیْئاً مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۔

فتاوی رضویہ ۹/ ۴۵۸

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکین سے کچھ قبول نہیں کرتے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہٰذا میر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک نصرانی غلام وثیق نامی سے کہ دنیوی طور کا امانت دار تھا ارشاد فرماتے: اسلم استعن بك علی امانة المسلمین ۔ مسلمان ہو جا کہ میں مسلمانوں کی امانت پر تجھ سے استعانت کروں۔ وہ نہ مانتا تو فرماتے: ہم کافر سے استعانت نہ کریں گے۔ برکات الامداد ص ۷

۹۲۔ **عن** حبیب بن یساف رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّا لَا نَسْتَعِیْنُ بِالْمُشْرِکِیْنَ عَلیٰ الْمُشْرِکِیْنَ ۔

حضرت حبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۹۰۔ السنن لابن ماجه ، الاستعانة، ۲/ ۲۰۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/ ۶۸
مشکل الآثار للطحاوی ، ۳/ ۲۳۷ ☆ السنن لابی داؤد الجهاد، ۲/ ۳۷۵
۹۱۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۵۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/ ۴۰۳
المستدرك للحاکم ، ۲/ ۱۲۲ ☆
۹۲۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/ ۴۵۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۵۲

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکوں سے استعانت نہیں کرتے۔

۹۳۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت :إن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خَرَجَ اِلیٰ بَدْرٍ فَتَبِعَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَلَحِقَهٗ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فَقَالَ: اِنِّی اَرَدْتُ اَنْ اَتْبَعَكَ وَ اُصِیْبَ مَعَكَ ، قَالَ : تُومِنُ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؟ قَالَ:لَا،قَالَ: اِرْجِعْ ،فَلَنْ نَسْتَعِیْنَ بِمُشْرِكٍ، قَالَ:ثُمَّ لَحِقَهٗ عِنْدَ الشَّجَرَةِ ، فَفَرِحَ بِذٰلِكَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلی اللّٰه تَعَالی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ لَهٗ قُوَّةٌ وَ جَلْدٌ۔ فَقَالَ : جِئْتُ لِاَ تْبَعَكَ وَ اُصِیْبَ مَعَكَ ، قَالَ : تُوْمِنُ بَاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ؟ قَالَ: لَا ، قَالَ : اِرْجِعْ ، فَلَنْ اَسْتَعِیْنَ بِمُشْرِكٍ ،قَالَ: ثُمَّ لَحِقَهٗ حِیْنَ ظَهَرَ عَلیٰ الْبَیْدَاءِ، فَقَالَ لَهٗ: مِثْلَ ذٰلِكَ ، قَالَ: تُؤ مِنُ بَاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ : فَخرج ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر کو تشریف لے چلے، سنگستان وبرہ (کہ مدینہ طیبہ سے چار میل ہے) ایک شخص جسکی جرأت و بہادری مشہور تھی حاضر ہوا۔ صحابہ کرام اسے دیکھ کر خوش ہوئے۔ اس نے عرض کی: میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ حضور کے ہمراہ رکاب رہوں اور قریش سے جو مال ہاتھ لگے اس میں سے میں بھی پاؤں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہے؟ کہا: نہ، فرمایا: پلٹ جا، ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ چاہیں گے۔ پھر حضور تشریف لے چلے۔ جب ذوالحلیفہ پہونچے (کہ مدینہ طیبہ سے چھ میل ہے) وہ پھر حاضر ہوا، صحابہ کرام خوش ہوئے کہ واپس آیا، وہی پہلی بات عرض کی: حضور نے وہی جواب ارشاد فرمایا: کہ کیا تو اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہے؟ کہا: نہ، فرمایا: واپس جا، ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ لیں گے۔ پھر حضور تشریف لے چلے۔ جب وادی میں پہونچے وہ پھر آیا۔ صحابہ کرام خوش ہوئے ۔اس نے وہی عرض کی :حضور نے فرمایا: کیا تو اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے؟ عرض کیا: ہاں، فرمایا: ہاں اب چلو۔

۹۴۔ **عن** حبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:خَرَجَ النَّبِیُّ صَلّی اللّٰهُ تَعَالیٰ

۹۳۔ السنن لابن ماجه ، الجهاد ، ۲۰۸/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱٤/۷
نصب الرایة ، للزیلعی ، ٤۲٤/۳ ☆ اتحاف السادة ، للزیلعی، ۱۰۰/۷
۹٤۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲۳/٤ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ٤٥٤/۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۰۳/٥ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ، ۲۰۹/۱

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرِیْدُ وَجهاً فَأتَیْتُ أناوَرَجُلٌ مِنْ قَومِی، فَقُلْنَا :اِنَّا نَکرَہُ اَنْ یَّشْهَدَ قَومُنَا مَشْهَدًا وَ لاَ نَشْهَدُہٗ مَعَهُمْ ، فَقَالَ :أَسْلَمْتُمَا ؟ فَقُلْنَا:لَا، قَالَ:فَاِنَّا لاَ نَسْتَعِیْنُ بِالْمُشْرِکِیْنَ،قَالَ:فَأَسْلَمْنَا وَشَهِدْنَامَعَہٗ،فَضَرَبَنِی رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ عَلیٰ عَاتِقِی فَقَتَلْتُ رَجُلًا ، وَ تَزَوَّجْتُ بِابْنَتِہٖ بَعْدَ ذٰلِكَ ، فَکَانَتْ تَقُولُ: لَا عُدِمْتَ رَجُلًا وَ شَحكَ هٰذا الوِشَاحُ ، فَأَقُولُ لَهَا: لَا عُدِمْتُ رَجُلًا أعْجَلَتْ أَبَاكَ اِلیٰ النَّارِ ۔

حضرت خبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک غزوہ (یعنی بدر) کوتشریف لئے جاتے تھے۔میں اور میری قوم سے ایک شخص حاضر ہوئے ، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں شرم آتی ہے کہ ہماری قوم کسی معرکہ میں جائے اور ہم نہ جائیں (یہ قوم خزرج سے تھے کہ انصار سے ایک بڑا گروہ ہے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیاتم دونوں مسلمان ہوئے؟ کہا: نہ،فرمایا: ہم تم مشرکوں سے مشرکوں پر مدد نہیں چاہتے ۔اس پر ہم دونوں اسلام لائے اور ہمراہ رکاب اقدس شریک جہاد ہوئے ۔ایک مشرک نے میرے کاندھے پر وار کیا تو میں نے اسے قتل کرڈالا ۔ پھر کچھ ایام بعد میں نے اسکی بیٹی سے شادی کرلی۔وہ کہتی تھی:تم نے اپنی اس تلوار سے ایک مرد کوفنا کردیا، تو میں کہتا: میں نے فنا نہیں کیا بلکہ تیرے باپ کو جہنم میں جلدی بھیج دیا۔

۹۵۔ **عن** أبی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : خَرَجَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّی اِذَا خَلَّفَ ثَنِیَّةَ الوِدَاعِ اِذَا کَتِیْبَةٌ ، قَالَ : مَنْ هٰؤلَآءِ ، قَالُوا: بَنِی قَینقَاعِ وَ هُورَهْطُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: أَسْلَمُوا ؟ قَالُوا : لاَ ، بَلْ هُمْ عَلیٰ دِیْنِهِمْ ، قَالَ :قُلْ لَهُمْ : فَلْیَرْجِعُوا،فَاِنَّا لاَ نَسْتَعِیْنُ بِالْمُشْرِکِیْنَ ۔

المحجۃ المؤتمنہ ص ۶۲

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز احد تشریف لے چلے۔جب ثنیۃ الوداع سے آگے بڑھے ایک بھاری لشکر ملاحظہ فرمایا، ارشاد ہوا: یہ کون؟ عرض کی گئی: یہود بنی قینقاع قوم عبداللہ بن سلام فرمایا: کیا اسلام لے آئے ۔عرض کی: نہ، وہ اپنے دین پر ہیں ۔فرمایا: ان سے کہہ دو لوٹ جائیں، ہم مشرکین سے

۹۵۔　السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ۳۷

مدد نہیں مانگتے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اسکی سند میں فضل بن موسی اور محمد بن عمرو بن علقمہ دونوں رجال جمیع صحاح ستہ سے ہیں، ثقہ ثبت وصدوق سعد بن منذر بیٹے ہیں ابوحمید ساعدی کے، ابن حبان نے انہیں ثقات میں شمار کیا، تقریب میں کہا مقبول ہے۔

۹۶ ۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَا تَسْتَضِيْئُوا بِنَارِالْمُشْرِكِيْنَ ۔ المحجۃ المؤتمنہ ۶۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے معنی پوچھے گئے تو فرمایا:

لَا تَسْتَشِيْرُوا الْمُشْرِكِيْنَ فِی شَیْءٍ مِّنْ اُمُوْرِكُمْ ، قَالَ الْحَسَنُ:وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِی كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالیٰ، يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَأْلُوْنَكُمْ خَبَالًا۔

ارشاد حدیث کے یہ معنی ہیں کہ مشرکوں سے اپنے کسی معاملہ میں مشورہ نہ لو۔ پھر فرمایا: اسکی تصدیق خود کلام اللہ میں موجود ہے۔ فرمایا: اے ایمان والو! غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے۔

اقول: یہ حدیث بھی اصول حنفیہ کرام پر حسن ہے، طبری میں اسکی سند یوں ہے۔

حدثنا ابو کریب و یعقوب بن ابراهیم قالا:حدثنا هشیم ،اخبرنا العوام حوشب عن الازهر بن راشد عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهم ۔

اس سند میں ابوکریب سے عوام بن حوشب تک سب اجلۂ مشاہیر ثقہ عدول رجال جملہ صحاح ستہ سے ہیں۔ اوراز ہر بن راشد رجال سنن نسائی وتابعین سے ہیں۔ ان پر کسی امام معتمد

۹۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳/ ۹۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶۶/۲

التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/ ۴۵۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۷۵۹، ۱۶/ ۲۱

سے کوئی جرح ثابت نہیں ۔ابن معین نے جس ازہر بن راشد کی تضعیف کی ہے وہ کاہلی ہیں نہ کہ بصری۔ان دونوں میں خود یحیی بن معین نے فرق واضح کیا ہے۔

حافظ مزی نے تہذیب میں اور حافظ عسقلانی نے تقریب میں ایسا ہی کہا: اور ازدی، کا یہ کہنا کہ یہ منکرالحدیث ہیں،تو اس سلسلہ میں عرض ہے: کہ ازدی خود مجروح ہیں اور راویان حدیث پر بلاوجہ جرح کرنے میں مشہور ومعروف ہیں نیز ازدی کا منکرالحدیث کہنا یہ جرح مبہم ہے مفسر نہیں اور ہمارے یہاں اسکا اعتبار نہیں۔

اور یہ کہنا ہے کہ ان سے راوی صرف عوام بن حوشب ہیں جسکی بنا پر تقریب میں حسب اصطلاح محدثین مجہول کہا: لیکن ہمارے یہاں اصلاً جرح نہیں۔خصوصاً تابعین میں۔

مسلم الثبوت میں ہے

لا جرح بان له راويا و احدا و هو مجهول العين ۔

یہ کوئی جرح کی بات نہیں کہ اس سے ایک ہی شخص نے روایت کی ،اسکو مجہول العین کہتے ہیں۔

فواتح الرحموت میں ہے

وقيل لا يقبل عندالمحدثين و هو تحكم ۔

اور بعض نے کہا: ایساراوی محدثین کے نزدیک مقبول نہیں اور یہ نری زبردستی ہے۔

فصول البدائع میں ہے۔

العدالة فيما بين رواة الحديث هي الاصل ببركته و هو الغالب بينهم فى الواقع كما نشاهده، فلذا قبلنا مجهو ل القرون الثلثلة فى الرواية ۔

راویان حدیث میں حدیث کی برکت سے عدالت ہی اصل ہے اور مشاہدہ شاہد کہ واقع میں ثقہ ہونا ہی ان میں غالب ہے۔اسی لئے قرون ثلثہ کے مجہول کی روایت ہمارے ائمہ قبول فرماتے ہیں۔

بعض روایات کہ ان احادیث صحیحہ بلکہ آیات صریحہ کے مقابل پیش کی جاتی ہیں ان میں کوئی صحیح ومفید مدعا کے مخالف نہیں محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں انہیں ذکر کرکے فرمایا۔

و لا شك ان هذه لا تقادم احاديث المنع فى القوة فكيف تعارضها۔

کوئی شک نہیں کہ یہ روایتیں قوت میں احادیث منع کو نہیں پہونچتیں تو کیونکر انکے معارض ہوسکتی ہیں۔

خود ابوبکر حازمی شافعی نے کتاب الاعتبار میں حدیث مسلم دربارۂ ممانعت روایت کر کے کہا:

و یعارضه لا یوازیه فی الصحة و الثبوت فتعذر ادعاء النسخ۔

اور اسکا خلاف جن روایتوں میں آتا ہے وہ صحت وثبوت میں انکے برابر نہیں تو ممانعت استعانت کو منسوخ ماننے کا ادعاء ناممکن ہے۔

یہ اجمالی جواب بس ہے، اور مجمل تفصیل یہ کہ یہاں دو واقعے پیش کئے جاتے ہیں جن سے احادیث منع کو منسوخ بتاتے ہیں، کہ وہ واقعۂ بدر واحد ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر میں کہ انکے کئی برس بعد ہے۔ بعض یہود بنی قینقاع سے یہود خیبر پر استعانت فرمائی۔ پھر آٹھ ہجری غزوۂ حنین میں صفوان بن امیہ سے اور وہ اس وقت مشرک تھے۔ تو اگر ان پہلے واقعات میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا مشرک یا مشرکوں کو رد فرمانا اس بنا پر تھا کہ حضور کو ردو قبول کا اختیار تھا جب تو حدیثوں میں کوئی مخالفت ہی نہیں، اور اگر اس وجہ سے تھا کہ مشرک سے استعانت ناجائز تھی تو ظاہر ہے کہ بعد کی حدیث نے انکو منسوخ کر دیا۔ یہ تمام وکمال وکلام امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے، کہ ان سے فتح اور فتح سے ردالمحتار میں نقل کیا اور ناواقفوں نے نہ سمجھا۔

واقعہ یہود بنی قینقاع کا جواب تو واضح ہے جو محقق علی الاطلاق اور خود حازمی شافعی نے ذکر کیا کہ وہ روایت کیا اس قابل ہے کہ احادیث صحیحہ کے سامنے پیش کی جائے؟ اس کا مخرج۔

الحسن بن عمارة عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس ہے۔

قطع نظر انقطاع سے کہ حکم نے مقسم سے صرف چار حدیثیں سنیں جن میں یہ نہیں۔ اور امام شافعی کے نزدیک منقطع مردود ہے۔ حسن بن عمارہ متروک ہے۔ کما فی التقریب اور مرسل زہری مروی جامع ترمذی ومراسیل ابی داؤد ایک تو مرسل کہ امام شافعی کے یہاں مہمل، اور سند مراسیل میں ایک انقطاع حیات بن شریح وزہری کے درمیان ہے۔ تہذیب التہذیب میں امام احمد سے ہے۔

لم یسمع حیاۃ من الزھری ۔

دوسری مرسل زہری کا جسے محدثین پا بر ہوا کہتے ہیں۔تیسرے ضعیف بھی کما فی الفتح ۔یوں ہی بیہقی نے کہا:اسنادہ ضعیف و منقطع،

نصب الرایہ میں ہے۔انہا ضعیفۃ ۔

اقول: اور کچھ نہ ہوتو اس میں یہ ہی تو ہے کہ۔أَسْهَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِقَوْمٍ مِّنَ الْیَھُوْدِ قَاتَلُوا مَعَہٗ ۔

اس سے استعانت کہاں ثابت ۔ممکن کہ انہوں نے بطور خود قتال کیا ہو۔اور پانچواں جواب امام طحاوی سے آتا ہے کہ سرے سے قاطع استناد ہے۔

رہا قصہ صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا،قبل اسلام غزوۂ حنین شریف میں ہمراہ رکاب اقدس ہونا ضرور ثابت ہے مگر ہرگز نہ ان سے قتال منقول،نہ ہی یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان سے قتال کو فرمایا ہو،صرف اس قدر ہے کہ سو زرہ،خود،بکتر۔اور ایک روایت میں چار سو ان سے عاریت لئے۔اور وہ بطمع پرورش سرکار عالم مدار کہ مؤلفۃ القلوب سے تھے ہمراہ لشکر ظفر پیکر ہولئے ۔ انکی مراد بھی پوری ہوگئی اور اسلام بھی پختہ و راسخ ہوگیا ۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے غنائم سے اتنا عطا فرمایا اتنا عطا فرمایا کہ یہ بے اختیار کہہ اٹھے۔

و اللہ! ما طابت الانفس نبی ۔خدا کی قسم!اتنی عطائیں خوش دلی سے دینا نبی کے سوا کسی کا کام نہیں۔**اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد ا عبدہ و رسولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۔**

امام ابن سعد طبقات،پھر حافظ الشان عسقلانی الاصابہ فی تمیز الصحابہ میں انہیں صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرماتے ہیں۔

لم یبلغنا انہ غزامع النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

ہمیں روایت نہ پہونچی کہ انہوں نے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا ہو۔امام طحاوی مشکل الآثار میں فرماتے ہیں۔

صفوان کان معہ لا باستعانۃ منہ، ففی ھذا ما یدل علی انہ انما امتنع من الاستنعانۃ بہ و بامثالہ و لم یمنعھم من القتال معہ باختیار ھم لذلک ۔

یعنی صفوان خود ہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ ہو لئے تھے حضور نے ان سے استعانت نہ فرمائی تھی، اس میں دلیل ہے اس پر کہ حضور مشرکوں سے استعانت سے باز رہتے تھے، اور وہ اپنے اختیار سے ہمراہی میں لڑیں اس سے منع نہ فرماتے تھے۔

اسی میں ہے۔

حدثنا ابو امية قال: حدثنابشر بن الزهرانی قال: قلت لما لك: أليس ابن شهاب كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ صَفُوَانَ بُنَ أمَيَّةَ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ حُنَيُنًا وَ الطَّائِفَ وَ هُوَ كَافِرٌ، قَالَ : بَلیٰ، وَ لٰكِنُ هُوَ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ وَلَمُ يَأمُرُهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ ۔

ہم سے ابوامیہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے بشر بن عمر زہرانی نے حدیث بیان کی کہ ہم نے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گزارش کی: کہ کیا زہری یہ حدیث نہ بیان کرتے تھے کہ صفوان ابن امیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس چل کر حنین اور طائف کے غزووں میں بحالت کفر حاضر ہوئے۔ فرمایا: ہاں، وہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب ہو لئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان سے نہ فرمایا تھا

علامہ جلال الدین ابوالمحاسن یوسف حنفی معتصر میں فرماتے ہیں:

لا مخالفة بين حديث صفوان و بين قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا نستعين بمشرك ، لان صفوان قتاله كان باختياره دون ان يستعين به النبی صلى الله تعالى عليه وسلم ، و ان الاستعانة بالمشرك غير جائزة لكن تخليتهم للقتال جائزة لقوله تعالیٰ لا تتخذوا بطانة من دونكم ، و الاستعانة اتخاذ بطانة و قتالهم دون استعانة بخلاف ذلك ۔

حضرت صفوان اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اس ارشاد میں کہ ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے کچھ مخالفت نہیں، کہ صفوان کا قتال کو جانا اپنے اختیار سے تھا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان سے استعانت فرمائی ہو، مشرک سے استعانت حرام ہے، لیکن وہ خود لڑیں تو لڑنے دینا جائز ہے۔ اسلئے کہ رب عزوجل نے فرمایا: غیروں کو اپنا راز دار نہ

بناؤ۔ مشرک سے استعانت کرنا اسے راز دار بنانا ہے اور بلا استعانت خود اسکے لڑنے میں یہ بات نہیں۔　المحجۃ المؤتمنہ ص ۶۳ تا ۶۹

(۷) ہندوؤں کے میلے میں نہ جاؤ

۹۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَمِنْهُمْ، وَ مَنْ رَضِيَ عَمَلَ قَوْمٍ كَانَ شَرِيْكَ مَنْ عَمِلَ بِهٖ ۔　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹۹

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم کا جتھا بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے، اور کسی قوم کا کوئی کام پسند کرے وہ اس کام کرنیوالوں کا شریک ہے۔

۹۸ ۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنْ سَوَّدَمَعَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ۔　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم کا سردار بنا وہ انہیں میں سے ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان کا میلا دیکھنے کیلئے جانا مطلقا ناجائز ہے، اگر انکا مذہبی میلا ہے جس میں وہ اپنا کفر و شرک کریں گے، کفر کی آوازوں سے چلائیں گے جب تو ظاہر ہے اور یہ صورت سخت حرام منجملۂ کبائر ہے پھر بھی کفر نہیں، اگر کفری باتوں سے نافر ہے۔ ہاں معاذ اللہ، ان میں سے کسی بات کو پسند کرے یا ہلکا تو آپ ہی کافر ہے۔ اس صورت میں عورت نکاح سے نکل جائے گی اور یہ اسلام سے۔ ورنہ فاسق ہے اور فسق سے نکاح نہیں جاتا۔ پھر بھی وعید شدید ہے اور کفریات کو

۹۷۔ المطالب العالیة لابن حجر ، ۱۶۰۵ ☆ نصب الرایة للزیلعی ۳۴۶/٤
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۲٦/٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲٤۷۳۵، ۲۲/۹
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۷۸/۲ ☆ السنة لابن ابی عاصم ، ٦۲۷/۲
۹۸۔ کنز العمال للمتقی، ٤٦۸۱ ۲، ۱۰/۹ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ٤۱/۱۰
السنة لابن ابی عاصم ، ٦۲۷/۲ ☆

تماشابنانا ضلال بعید۔

اوراگر مذہبی میلا نہیں ،لہوولعب کا ہے جب بھی ناممکن کہ منکرات وقبائح سے خالی ہو، اورمنکرات کا تماشا بنانا جائز نہیں ۔شعبدہ باز بھان متی بازیگر کے افعال حرام ہیں اوراسکا تماشہ دیکھنا بھی حرام ہے کہ حرام کو تماشہ بنانا حرام ہے،خصوصا اگر کافروں کی کسی شیطانی خرافات کو اچھاجانا تو آفت اشد ہےاوراس وقت تجدیدا سلام وتجدید نکاح کا حکم کیا جائیگا۔

اوراگر تجارت کیلئے جائے تو اگر میلا انکے کفروشرک کا ہے جانا ناجائز وممنوع ہے کہ اب وہ جگہ ان کا معبد ہےاورمعبد کفار میں جانا گناہ ،اوراگرلہوولعب کا ہےاورخوداس سے بچے، نہ اس میں شریک ہو، نہ اسے دیکھے، نہ وہ چیزیں بیچے جوان کے لہوولعب ممنوع کی ہوں تو جائز ہے پھر بھی مناسب نہیں ، کہ ان کا مجمع ہر وقت محل لعنت ہے ،تو اس سے دوری ہی میں خیر وسلامت ہے۔لہذا علماء نے فرمایا: کہ انکے محلّہ میں ہوکر نکلے تو جلد لمکتا جائے۔

اوراگرخود شریک ہو یا تماشہ دیکھے یا انکے لہوولعب ممنوع کی چیزیں بیچے تو آپ ہی گناہ ونا جائز ہے۔

ہاں ایک صورت جواز مطلق کی ہے ،وہ یہ کہ عالم انہیں ہدایت اوراسلام کی طرف دعوت کیلئے جائے جبکہ اس پر قادر ہو، یہ جانا حسن ومحمود ہے اگر چہ انکا مذہبی میلا ہو ایسا تشریف لیجانا خود حضورسید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ثابت ہے۔مشرکین کا موسم حج میں اعلان شرک ہوتا۔لبیک، میں کہتے ،لا شريك لك الا شريكا هو لك تملكه و ما ملك ،جب وہ سفہاءلا شريك لك تک پہونچتے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے، و يلكم قط قط خرابی ہوتمہارے لئے بس بس۔یعنی آگے استثناء نہ بڑھاؤ۔واللہ تعالیٰ اعلم

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۰۰/۹

(۸) کافروں کے بت خانوں میں نہ جاؤ

۹۹۔ **عن** أسلم مولى أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قا ل عمر : اِنَّا لَا نَدْخُلُ الْكَنَائِسَ الَّتِى فِيُهَا هٰذِهِ الصُّوَرُ ۔

۹۹۔ الجامع الصحيح للبخارى، الصلوة، ٦٢/١ ☆

حضرت اسلم مولی امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: ہم عیسائیوں کے کلیسہ میں داخل نہیں ہوتے کہ ان میں تصویریں ہوتی ہیں۔۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۶/۹

(۹) مشرک کا ہدیہ قبول نہ کرو

۱۰۰۔ **عن** کعب بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اِنِّی لَا اَقْبَلُ هَدِیَةَ مُشْرِكٍ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔

فتاوی رضویہ ۴۶/۶

۱۰۱۔ **عن** عیاض بن حمار المجاشعی رضی الله تعالیٰ عنه و کانت بینه و بین النبی صلی الله تعالی علیه وسلم معرفة قبل أن یبعث، فلما بعث النبی صلی الله تعالی علیه وسلم أهدی له هدیة، قال: أحسبها اِبلا، فأبی أن یقبلها و قال: اِنَّا لَا نَقبَلُ زَبَدَ الْمُشرِکِینَ۔　　فتاوی رضویہ ۴۱۰/۹

حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انکے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے درمیان بعثت سے پہلے تعارف تھا۔ جب حضور مبعوث ہوئے تو میں نے حضور کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا۔ کہتے ہیں: مجھے خیال ہے کہ اونٹ تھا۔ حضور نے لینے سے انکار فرمادیا، اور کہا: میں مشرکین کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔۱۲م

۱۰۰۔الجامع للترمذی، السیر، ۱۹۱/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٤٤٨٥، ۸۲۲/٥
دلائل النبوة للبیهقی، ۳٤۳/۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۰۸/٦
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۹۹/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷۰/۱۹
المصنف لعبدالرزاق، ۹۷٤۱، ۳۸۲/٥ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۲۷/٦
۱۰۱۔الجامع للترمذی، السیر، ۱۹۱/۱ ☆ السنن لابی داؤد، الامارة، ٤۳٤/۲
المسند لاحمدبن حنبل، ۱٦٦/٥ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳٦٤/۱۸
فتح الباری للعسقلانی، ۲۳۱/٥ ☆ التمهید لابن عبد البر ۱۲/۲
منحة المعبود للساعاتی، ۱٤۱۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ٥۲۰/٦

۱۰۲۔ **عن** کعب بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه اِن عمر بن مالك الذی کان یقال له: ملا عب الاسنة،قدم علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بتبوك ، فعرض علیه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الاسلام فأبی و أهدی اِلی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّالَا نَقْبَلُ هَدْیَةَ مُشْرِكٍ ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹۴/۹

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن مالک جو ملاعب الاسنہ، نیزوں سے کھیلنے والا مشہور تھا۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مقام تبوک میں آیا۔حضور نے اس پر اسلام پیش کیا۔اس نے انکار کردیا،اس نے حضور کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہالیکن حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر رد فرمادیا کہ ہم مشرک کا ہدیہ نہیں لیتے۔۱۲م

۱۰۳۔ **عن** حکیم بن حزام قال : کان محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أحب رجل فی الناس اِلی فی الجاهلیة، فلما تنبأ و خرج اِلی المدینة شهد حکیم بن حزام الموسم و هو کافرفوجد حلة لذی یزن تباع فاشتراها بخمسین دینارا لیهدیها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقدم بها اِلی المدینة فأراده علی قبضها هدیة فأبی ، قال عبید الله : حسبت أنه قال: اِنَّا لَا نَقبَلُ شَیْئًا مِنَ الْمُشرِکِیْنَ ، وَ لٰکِنْ اِنْ شِئْتَ أَخَذْنَا هَا بِالثَّمَنِ ، فأعطیته حین أبی علی الهدیة ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹۴/۹

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایام جاہلیت میں مجھے سب سے زیادہ عزیز ومحبوب تھے۔جب حضور نے اعلان نبوت فرمایااور مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی تو میں حالت کفرہی میں موسم حج میں گیا، وہاں میں نے یمن کے بادشاہ ذویزن کا لباس فروخت ہوتے دیکھا۔میں نے اسکو حضور کی خدمت میں ہدیہ کرنے کیلئے پچاس دینار میں خریدلیا۔اسکولیکر حضور کی خدمت میں مدینہ آیا تاکہ حضور اسکو بطور ہدیہ قبول فرمالیں۔لیکن حضور نے انکار فرمادیا۔عبیداللہ راوی حدیث کہتے ہیں: مجھے خیال ہے کہ

۱۰۲۔المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۱۹ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۳۸۲/۵
۱۰۳۔المنسد لاحمد بن حنبل ۴۰۳/۳ ☆ المستدرك للحاکم ، ۲۰۲/۳
مصنف ابن ابی شیبة ، ۴۶۹/۱۲ ☆ مجمع البحرین ، ۱۵۱/۴

حکیم بن حزام نے کہا تھا: کہ حضور نے فرمایا: میں مشرکین سے کچھ نہیں لیتا۔ ہاں تم چاہو تو بطور قیمت ہم لے سکتے ہیں لہذا میں نے آپ کو قیمتاً پیش کر دیا۔۱۲م

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی طرح اور بھی حدیثیں ردو قبول میں وارد ہیں۔اس بارے میں تحقیق یہ ہے کہ یہ امر مصلحت وقت وحالت ہدیہ گیرندہ وآرندہ پر ہے۔اگر تالیف قلب کی نیت ہے اور امید رکھتا ہے کہ اس سے ہدایا وتحائف لینے دینے کا معاملہ رکھنے میں اسے اسلام کی طرف رغبت ہوگی تو ضرور لے،اور اگر حالت ایسی ہے کہ نہ لینے میں اسے کوفت پہونچے گی اور اپنے مذہب باطل سے بے زار ہوگا تو ہرگز نہ لے،اور اگر اندیشہ ہے کہ لینے کے باعث معاذ اللہ اپنے قلب میں کافر کی طرف کچھ میل یا اس کے ساتھ کسی امر دینی میں نرمی ومداہنت راہ پائے گی،اس ہدیہ کو آگ جانے اور بیشک تحفوں کا رغبت ومحبت پیدا کرنے میں بڑا اثر ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

(۱۰) کافر سے ہدیہ لیا جا سکتا ہے

۱۰۴۔ **عن** عبد الله الهوزنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : لقیت بلا لا موذن رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم بحلب فقلت :یا بلال! حدثنی کیف کانت نفقة رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ؟قال: ما کان له شئی کنت أنا الذی اِلی ذلك منه منذ بعث الله تعالیٰ حتی توفی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، و کان اِذا أتاه مسلما فراه عاریا ، یامرنی فانطلق فاستقرض فاشتری له البردة فأکسوه و أطعمه حتی اعترضنی رجل من المشرکین فقال: یا بلال ! اِن عندی سعة فلا تستقرض من أحد اِلا منی ففعلت ، فلما اِن کان ذات یوم توضات ثم قمت لاؤذن بالصلوة فاِذا المشرك قد أقبل فی عصابة من التجار فلما أن رانی قال :یا حبشی! قلت : یا لباه ، فتجهمنی و قال لی قولا غلیظا: و قال لی : أتدری کم بینك و بین الشمیر قال :قلت : قریب، قال: اِنما بینك و بینه أربع ، فأخذك بالذی علیك فأردك لرعی الغنم کما کنت قبل ذلك ، فأخذ فی نفسی ما یأخذ فی أنفس الناس حتی اِذا صلیت العتمة رجع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

۱۰۴۔ السنن لابی داؤد ، الخراج ، ۴۳۴/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنل ، ۴۲۵/۵

اِلی أهله فاستاذنت علیه فأذن لی ، قلت : یا رسو ل الله ! بأبی أنت وأُمی ، ان المشرك الذی كنت أتدین منه قال لی: كذا و كذا ۔ ولیس عندك ما تقضی عنی و لا عندی وهو فاضحی فأذن لی أن أبق اِلی بعض هؤلاء الأحیاء الذین قد أسلموا حتی یرزق الله تعالیٰ رسوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما یقضی عنی فخرجت، حتی اِذا أتیت منزلی فجعلت سیفی و جرابی و نعلی و مجنی عند راسی حتی اِذا اِنشق عمود الصبح الأول أردت أن أنطلق فاِذا اِنسان یسعی یدعوا یا بلال! أجب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فانطلقت حتی أتیته فاِذا أربع ركائب مناخات علیهن أحمالهن فاستاذنت فقال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَبْشِرْ فَقَدْ جَاءَ كَ اللّٰهُ تَعَالیٰ بِقَضَائِكَ ، ثُم قال : أ لَمْ تَرَالرَّكَائِبَ الْمُنَاخَاتِ الْأَرْبَعِ فَقُلْتُ: بَلی ، فقا ل: اِنَّ لَكَ رِقَابَهُنَّ وَ مَا عَلَیهِنَّ ، فَاِنَّ عَلَیهِنَّ كِسْوَةً وَ طَعَامًا أَهْدَاهُنَّ اِلیّ عَظِیمُ فِدَكٍ فَاقْبِضْهُنَّ وَ اقْضِ دَیْنِكَ ، فَفعلت فذكرالحدیث ثم انطلقت اِلی المسجد ، فاِذا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قاعد فی المسجد فسلمت علیه فقال : مَا فَعَلَ مَا قِبَلَكَ ؟ قلت : قَد قضی الله كل شئ كان علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلم یبق شئ،قال :أ فَضَلَ شَئٌ ، قلت: نعم، قال:اُنْظُرْ اَنْ تُرِیحَنِی مِنْهُ فَاِنِّی لَسْتُ بِدَاخِلٍ عَلیٰ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِی حَتّی تُرِیحَنِی مِنْهُ ، فلما صلی الله تعالیٰ علیه وسلم العتمة دعانی فقال : مَا فَعَلَ الَّذِی قِبَلَكَ ، قال : قلت : هو معی لم یاتنا أحد، فبات رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی المسجد و قص الحدیث حتی اذا صلی العتمة ، یعنی من الغد د عانی قال: مَا فَعَلَ الّذِی قِبَلَكَ ؟ قال : قلت: قد أراحك الله منه یا رسول الله! فكبر و حمد الله شفق من أن یدركه الموت و عنده ذلك ، ثم أتبعته حتی اذا جآء أزواجه فسلم علی اِمرة اِمراة حتی أتی مبیته فهذا الذی سالتنی منه ۔

حضرت عبداللہ ہوزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی حلب میں۔تو میں نے کہا:اے بلال!حضورسید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخراجات کے بارے میں بیان کروکہ کس طرح خرچ فرماتے تھے۔حضرت بلال نے کہا:آپ کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تو میں ہی اسکا بندوبست کرتا۔یہ سلسلہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تاحیات مقدسہ جاری رہا۔حضور کے پاس اگرکوئی شخص ننگا آتا تو آپ مجھے حکم دیتے۔میں قرض لیکراسکو چادر خرید دیتا،پھراسکو پہنا دیتا،اورکھانا کھلاتا۔ایک دن ایک مشرک

ملاتو کہنے لگا: اے بلال! میرے پاس بہت مال ہے۔لہذا میرے سوا کسی دوسرے سے تم قرض نہ لیا کرو۔میں نے ایسا ہی کیا۔ایک دن میں وضو کر کے اذان پڑھنے کیلئے کھڑا ہوا تو وہی مشرک سوداگروں کا ایک قافلہ لیکر آپہونچا۔ مجھے دیکھ کر بولا: اے حبشی ! میں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ وہ سختی کرنے لگا اور نازیبا کلمات بکنے لگا اور بولا: جانتا ہے مہینہ پورا ہونے میں کتنے دن باقی ہیں۔میں نے کہا: ہاں قریب ہے۔بولا: دیکھ مہینے میں چار دن باقی ہیں۔میں اپنا قرض تجھ سے لیکر چھوڑونگا،اور تجھے ایسا ہی کردونگا جیسے تو پہلے بکریاں چرایا کرتا تھا۔ حضرت بلال کہتے ہیں: میرے دل میں ایسا ملال گذرا جیسے لوگوں کے دل میں گذرتا ہے۔پھر میں نے عشا کی نماز پڑھی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنیکی اجازت چاہی۔آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، میرے ماں باپ آپ پر قربان، وہ مشرک جس سے میں قرض لیا کرتا تھا۔مجھ سے لڑا اور کچھ نازیبا کلمات سے پیش آیا،آپ کے پاس بھی اتنا مال نہیں کہ میرا قرضہ ادا ہوجائے اور نہ میرے پاس ہے۔لہذا وہ مجھے ذلیل کریگا۔ آپ مجھے اجازت عطا فرمادیں کہ میں مدینہ سے باہر مسلمانوں کی کسی قوم کے پاس چلا جاؤ یہاں تک کہ اللہ عزوجل اپنے رسول کو اتنا مال عطا فرمائے جس سے میرا قرضہ ادا ہوجائے۔یہ کہہ کر میں نکل آیا اور اپنے مکان پر گیا اور تلوار، موزہ جوتی اور ڈھال کو اپنے سرہانے رکھا۔ یہاں تک کہ جب پوپھٹی تو میں نے بھاگنے کا ارادہ کیا کہ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص تیزی سے آیا اور بولا: اے بلال! تم کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یاد فرمایا ہے۔ میں حضور کی خدمت میں حاضر آیا تو کیا دیکھتا ہوں چار جانور لدے بیٹھے ہیں، میں نے اندر آنیکی اجازت چاہی۔آپ نے فرمایا: اے بلال! خوش ہوجاؤ، اللہ تعالیٰ نے تیرا قرض ادا کر نے کیلئے مال بھیجا ہے۔پھر فرمایا: کیا تم نے چار جانور لدے ہوئے نہیں دیکھے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔آپ نے فرمایا: جاؤ جانور بھی تم لے لو اور جوان پر اسباب لدا ہے وہ بھی لے لو۔ان پر کپڑا اور غلہ لدا ہے جو مجھے فدک کے رئیس نے بھیجا ہے۔جاؤ اپنا قرض ادا کردو ۔میں نے ایسا ہی کیا، پھر میں مسجد نبوی میں آیا تو میں نے دیکھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہیں۔میں نے سلام کیا: آپ نے فرمایا: اس مال سے تمہیں کیا فائدہ ہوا؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے وہ تمام قرض ادا کرادیا جو مجھ پر تھا۔آپ نے فرمایا:

اے بلال! کیا اس مال سے کچھ بچا ہے؟ میں نے کہا: ہاں، فرمایا: اس مال کو جلدی خرچ کر ڈال ۔میں گھر نہیں جاؤنگا جب تک تو مجھے بے فکر نہیں کر دیگا۔ پھر رات کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عشا کی نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا، فرمایا: اے بلال! کیا ہوا وہ مال جو بچ گیا تھا؟ میں نے عرض کیا: آج پورے دن کوئی لینے والا نہیں آیا۔ اس رات حضور مسجد نبوی ہی میں رہے اور لوگوں کو احادیث مبارکہ سے نوازتے رہے۔ دوسرا دن جب ہوا اور نماز عشا سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا اور فرمایا: کیا ہوا وہ مال جو تیرے پاس بچ رہا تھا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو بے فکر کر دیا، یہ سن کر حضور نے تکبیر کہی اور شکر الہی ادا کیا اس بات پر کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں انتقال کر جاؤں اور یہ مال میری ملکیت میں رہ جائے۔ پھر میں حضور کے ساتھ ہو لیا، حضور اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لائے اور سب کو فرداً فرداً سلام کیا یہاں تک کہ سونے کی جگہ تشریف لائے۔ تو اے عبد اللہ! جس کے بارے میں تم نے مجھ سے پوچھا وہ یہ ہے۔

۱۰۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنه قال: أهدى الى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم بغلة أهداها له كسرى فركبها بحبل من شعر ثم أردفنى خلفه ثم سار بى مليا ثم التفت فقال: يا غُلَامُ! قلت: لبيك يا رسول الله! قال: اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ، تَعَرَّفْ اِلَى اللّٰهِ فِى الرَّخَاءِ يُعَرِّفْكَ فِى الشِّدَّةِ، وَ اِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ، وَ اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، قَدْ مَضَى الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ فَلَو جَهَدَ النَّاسُ اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِمَا لَمْ يَقْضِهُ اللّٰهُ لَكَ لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ، وَ لَوْ جَهَدَ النَّاسُ اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِمَا لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَعْمَلَ بِالصَّبْرِ مَعَ الْيَقِيْنِ فَافْعَلْ، فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَاصْبِرْ فَاِنَّ فِى الصَّبْرِ عَلىٰ مَا تَكْرَهُهُ خَيْرًا كَثِيْرًا، وَاعْلَمْ اَنَّ مَعَ الصَّبْرِ النَّصْرَ، وَاعْلَمْ اَنَّ مَعَ الْكَرْبِ الْفَرَجَ، وَاعْلَمْ اَنَّ مَعَ الْعُسْرِ الْيُسْرَ۔
فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ خچر پیش کیا گیا جو حضور کو کسری نے ہدیہ میں بھیجا تھا۔ حضور اس پر سوار ہوئے ہاتھ میں بالوں کی رسی تھی پھر مجھے پیچھے سوار کر لیا اور مجھے تھوڑی دور لیکر چلے۔

۱۰۵۔ المستدرك للحاكم، معرفة الصحابة، ۶۲۳/۳

پھر میری طرف متوجہ ہوکرارشادفرمایا: اے بچے! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں فرمایا: اللہ تعالیٰ کو یاد کر اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا رہ کہ تو اسکی رحمت اپنے سامنے پائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو کشادگی میں یاد رکھ اللہ تعالیٰ تجھ کو تیری پریشانی میں یاد رکھے گا۔ اور جب کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ، جب کسی سے مدد چاہے تو اللہ تعالیٰ سے مدد چاہ، جو کچھ ہونے والا تھا قلم لکھ کر گزر چکا۔ اگر لوگ سب ملکر بھی تجھے نفع پہونچانا چاہیں ایسی چیز سے جو تیری تقدیر میں نہیں تو نہیں پہونچا سکتے۔ اور اگر نقصان پہونچانا چاہیں ایسی چیز کا جو تیری تقدیر میں نہیں تو نہیں پہونچا سکتے۔ اگر تم سے ہوسکے تو یقین کے ساتھ صبر ورضا پر قائم رہنا ورنہ کم ازکم صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دینا کہ ناپسندیدہ چیزوں پر صبر میں عظیم ثواب ہے۔ جان لو صبر کے ساتھ مدد شامل حال رہتی ہے اور پریشانی کے ساتھ کشادگی اور دشواری کے ساتھ آسانی لگی ہوئی ہے۔۱۲م

۱۰۶۔ **عن** أمير المؤمنين علی کرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال : أهدی کسری لرسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فقبل منه ، وأهدی قیصر فقبل منه، و أهدت له الملوك فقبل منه ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کسریٰ نے ہدیہ بھیجا تو حضور نے قبول فرمایا۔ قیصر نے بھیجا وہ بھی قبول فرمایا۔ اور دوسرے بادشاہوں نے بھیجا وہ بھی قبول فرمایا۔۱۲م

(۱۱) غیر مسلم کو مذہبی امور کیلئے ملازم نہ رکھو

۱۰۷۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه اِنه قیل له: اِن هنا غلاما من أهل الحیرة حافظا کاتبا، فلو اِتخذته کاتبا قال : اِتخذت اِذن بطانة من دو ن المؤمنین ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۸۹

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کہا گیا: یہاں ایک لڑکا حیرہ کا باشندہ موجود ہے جو امین وخوشخط ہے، اگر آپ اسکو محرر بنائیں۔ آپ نے فرمایا:

۱۰۶۔ الجامع للترمذی، ۲/۱۹۱

۱۰۷۔ المصنف لابن ابی شیبة ☆ التفسیر لابن ابی حاتم

اگر میں ایسا کروں تو گویا میں مسلمانوں کے مقابل اسکو رازدار بناؤنگا۔۱۲م

۱۰۸۔ **عن** .... قیل لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ ھھنا رجل من أھل الحیرۃ نصرانی لا یعرف أقوی حفظا ولا أحسن خطا منہ فإن رأیت أن تتخذہ کاتبا، فامتنع عمر رضی اللہ تعالی عنہ من ذلک و قال : اِذن اِتخذت بطانۃ من غیر المؤمنین، فقد جعل عمر رضی اللہ تعالی عنہ ھذہ الآیۃ دلیلا علی النھی عن اِتخاذ النصرانی بطانۃ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۸۹/۹

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا گیا یہاں ایک حیرہ کا باشندہ نصرانی آیا ہوا ہے۔امانت وخوشخطی میں نہایت مشہور ومعروف ہے اگر آپ چاہیں تو اسے محرر بنالیں ۔آپ نے منع فرمایا اور فرمایا: اگر میں نے ایسا کیا تو میں اسکو مسلمانوں کا رازدار بنانے والا ہوں گا۔تو سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس آیت کو اس بات پر دلیل بتایا کہ غیر مسلم کو مذہبی ودینی امور کیلئے رازدار بنانا جائز نہیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کفار وغیر مسلمین سے جملہ انواع معاملت ناجائز نہیں۔مثلا بیع وشراء، اجارہ و استجارہ وغیرہ میں کیا رازدار بنانا یا اسکی خیر خواہی پر اعتماد کرنا ہے۔جیسے چمار کو دام دئے جوتا گٹھوالیا، بھنگی کو مہینہ دیا پاخانہ کموالیا، بزاز کو روپے دئے کپڑا مول لے لیا، آپ تاجر ہیں کوئی چیز اسکے ہاتھ بیچی دام لے لئے وغیرہ وغیرہ۔

ہر کافر حربی محارب ہے، حربی ومحارب ایک ہی ہے، جیسے جدلی ومجادل، وہ ذمی ومعاہد کا مقابل ہے۔رازدار بنانا ذمی ومعاہد کو بھی جائز نہیں۔امیر المؤمنین کا مذکورہ ارشاد ذمی ہی کے بارے میں ہے۔یوں ہی موالات مطلقا جملہ کفار سے حرام ہے، حربی ہو یا ذمی۔ہاں صرف دربارۂ بر واحسان ان میں فرق ہے۔معاہد سے جائز ہے کہ

لَا یَنۡهٰکُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یُقَاتِلُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ ،

اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے۔

اور حربی سے حرام کہ

۱۰۸۔ التفسیر الکبیرر للرازی، ☆

اِنَّمَا یَنْهٰکُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ قَاتَلُوْ کُمْ فِی الدِّیْنِ ۔
اللہ تمہیں انہیں سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے ۔

تفسیر کبیر میں یہ ہی فرمایا اور یہ ہی اکثر اہل تاویل کا قول بتایا۔ اسی پر اعتماد و تعویل ہے اور ائمہ حنفیہ کے یہاں تو اس پر اتفاق جلیل ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلاشبہ رحمۃ للعلمین ہیں اور ارشاد خداوندی وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ کے نزول سے قبل انواع انواع کی نرمی اور عفو وصفح فرماتے ۔خود اموال غنیمت میں مؤلفۃ القلوب کا ایک سہم مقرر تھا، مگر اس ارشاد کریم نے ہر عفو وصفح کو نسخ فرمایا اور مؤلفۃ القلوب کا سہم ساقط ہو گیا۔

سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افضل الاساتذہ امام عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنکی نسبت امام فرماتے: میں نے ان سے افضل کسی کو نہ دیکھا۔ وہ آیت کریمہ "وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ" کے بارے میں فرماتے ہیں۔

نسخت هذه الاية كل شئى من العفو و الصفح ۔
اس آیت کریمہ نے نازل ہو کر ہر عفو وصفح کو منسوخ کر دیا۔

قرآن عظیم نے یہود ومشرکین کو عداوت مسلمین میں سب کافروں سے سخت تر فرمایا۔
لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِیْنَ آمَنُوا الْیَهُوْدَ وَ الَّذِیْنَ أَشْرَکُوْا۔
ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے۔
(کنزالایمان)

مگر ارشاد خداوندی عام ہے

یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ! جَاهِدِ الْکُفَّارَ وَ الْمُنَافِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ وَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ۔اے غیب بتانے والے (نبی)! کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا انجام۔ کنزالایمان

اس آیت میں کسی کا استثناء نہ فرمایا۔ کسی وصف پر حکم کا مرتب ہونا اسکی علیت کا مشعر ہوتا ہے۔ یہاں انہیں وصف کفر سے ذکر فرما کر ان پر جہاد وغلظت کا حکم دیا۔ تو یہ سزا انکے نفس کفر کی ہے نہ کہ عداوت مومنین کی، اور نفس کفر میں وہ سب برابر ہیں۔

الكفر ملة واحدة ۔

ہاں معاہد کا استثناء دلائل قاطعہ متواترہ سے ضرورۃً معلوم ومستقر فی الاذہان کہ حکم ''جاہد'' سن کر اسکی طرف ذہن جاتا ہی نہیں ۔ فنفس النص لم یتعلق به ابتداء کما افاده فی البحرا لرائق ۔ تفاوت عداوت پر بنائے کار ہوتی تو یہود کا حکم مجوس سے سخت تر ہوتا حالانکہ امر بالعکس ہے، اور نصاری کا حکم یہود سے کم تر ہوتا حالانکہ یکساں ہے۔ ذمی وحربی کافر کا فرق میں بتا چکا ہوں اور یہ کہ ہر حربی محارب ہے۔

ہاں حسب حاجت ذلیل قلیل ذمیوں سے حربیوں کے مقاتلہ ومقابلہ میں مدد لے سکتے ہیں ایسی جیسے سدھائے ہوئے مسخر کتے سے شکار میں ۔

امام سرخسی نے شرح جامع صغیر میں فرمایا۔

و الاستعانة باهل الذمة کالاستعانة بالکلاب۔

اور بروایت اما م طحاوی ہمارے ائمہ مذہب اما اعظم و صاحبین وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم نے اس میں بھی کتابی کی تخصیص فرمائی مشرک سے استعانت مطلقا ناجائز رکھی اگرچہ ذمی ہو۔ ان مباحث کی تفصیل جلیل المحجۃ المؤتمنہ میں ملاحظہ ہو۔

رہا کافر طبیب سے علاج کرانا خارجی یا ظاہر مکشوف علاج جس میں اسکی بدخواہی نہ چل سکے وہ تو لَا یَاۡلُوۡنَکُمۡ خَبَالًا ، سے بالکل بے علاقہ ہے ۔ اور دنیاوی معاملات بیع وشراء، اجارہ و استجارہ کی مثل ہے ۔ ہاں اندرونی علاج جس میں اسکے فریب کو گنجائش ہو ۔ اس میں اگر کافروں پر یوں اعتماد کیا کہ انکو اپنی مصیبت میں ہمدرد، اپنا ولی خیر خواہ اپنا مخلص با اخلاص، خلوص کے ساتھ ہمدردی کر کے اپنا ولی دوست بنانے والا اور اسکی بے کسی میں اسکی طرف اتحاد کا ہاتھ بڑھانے والا جانا تو بیشک آیت کریمہ کا مخالف ہے، اور ارشاد آیت جان کر ایسا سمجھا تو نہ صرف اپنی جان بلکہ جان وایمان وقرآن سب کا دشمن ۔ اور انہیں اسکی خبر ہوجائے اور اسکے بعد واقعی دل سے اسکی خیر خواہی کریں تو کچھ بعید نہیں کہ وہ تو مسلمان کے دشمن ہیں اور یہ مسلمان ہی نہ رہا۔ فانه منهم، ہوگیا، انکی تو دلی تمنا یہی تھی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَدُّوۡا لَوۡ تَکۡفُرُوۡنَ کَمَا کَفَرُوۡا فَتَکُوۡنُوۡنَ سَوَآءً ۔

انکی آرزو ہے کہ کسی طرح تم بھی انکی طرح کافر بنو تو تم اور وہ ایک ہوجاؤ۔ مگر الحمد للہ

کوئی مسلمان آیت کریمہ پر مطلع ہو کر ہرگز ایسا نہ جانے گا۔ اور جانے تو آپ ہی اس نے تکذیب قرآن کی۔ بلکہ یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ ان کا پیشہ ہے۔ اس سے روٹیاں کماتے ہیں۔ ایسا کریں تو بدنام ہوں، دوکان پھیکی پڑے، کھل جائے تو حکومت کا مواخذہ ہو، سزا ہو، یوں بد خواہی سے باز رہتے ہیں۔ تو اپنے خیر خواہ ہیں نہ کہ ہمارے۔ اس میں تکذیب نہ ہوئی، پھر بھی خلاف احتیاط و شنیع ضرور ہے۔ خصوصا یہود ومشرکین سے، خصوصا سر برآوردہ مسلمان کو، جس کے کم ہونے میں وہ اشقیاء اپنی فتح سمجھیں، وہ جسے جان وایمان دونوں عزیز ہیں اسکے بارے میں آیت کریمہ

لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَأْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۔

کسی کافر کو راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے۔

اور آیت کریمہ

وَ لَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لَا رَسُوْلِهٖ وَ لَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۔

اللہ ورسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو دخیل کار نہ بناؤ

اور حدیث مذکور

وَ لَا تَسْتَضِيْئُوْا بِنَارِ الْمُشْرِكِيْنَ ۔

مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو

بس ہیں، اپنی جان کا معاملہ اسکے ہاتھ میں دینے سے زیادہ اور کیا راز دار و دخیل کار اور مشیر بنانا ہوگا۔

امام محمد بن محمد ابن الحاج عبدری مکی قدس سرہ مدخل میں فرماتے ہیں۔

سخت ترقبیح وشنیع ہے وہ جسکا ارتکاب آجکل بعض لوگ کرتے ہیں، کافر طبیب اور سیتے سے علاج کرانا، جن سے بھلائی اور خیر خواہی کی امید در کنار یقین ہے کہ جس مسلمان پر قابو پائیں اسکی بدسگالی کریں گے اور اسے ایذا پہونچائیں گے، خصوصا جبکہ مریض دین یا علم میں عظمت والا ہو۔

پھر فرمایا۔

وہ مسلمان کو کھلے ضرر کی دوا نہیں دیتے کہ یوں تو انکی بدخواہی ظاہر ہوجائیگی اور انکی

روزی میں خلل آئے گا۔ بلکہ مناسب دوا دیتے اوراس میں اپنی خیر خواہی وفن دانی ظاہر کرتے ہیں۔اور کبھی مریض اچھا ہوجاتا ہے جس میں انکا نام ہواور معاش خوب چلے، پھراسی کے ضمن میں ایسی دوا دیتے ہیں کہ فی الحال مریض کو نفع دے اور آئندہ ضرر لائے یا ایسی دوا کہ اس وقت مرض کھودے مگر جب مریض جماع کرے مرض لوٹ آئے اور مرجائے۔ یا ایسی کہ اس وقت مریض کھڑا ہوجائے اورایک مدت سال بھر یا کم وبیش کے بعد اپنا رنگ لائے اوران کے سوا انکے فریبوں کے اور بہت طریقے ہیں، پھر جب مرض پلٹا تو اللہ کا دشمن یوں بہانے بناتا ہے کہ یہ جدید مرض ہے اس میں میرا کیا اختیار ہے،اور مریض کی حالت پر افسوس کرتا ہے، پھر صحیح نافع نسخے بتاتا ہے مگر جب بات ہاتھ سے نکل گئی کیا فائدہ۔تواس وقت خیر خواہی دکھاتا ہے جب اس سے نفع نہیں۔ دیکھنے والے اسے خیر خواہ سمجھتے ہیں حالانکہ وہ سخت تر بدخواہ ہے۔تمام دشمنیوں کا زوال ممکن ہے مگر عداوت دینی کہ یہ نہیں جاتی

پھر فرمایا:

وہ کبھی عوام کے علاج میں خیر خواہی کرتے ہیں اور یہ بھی انکا مکر ہے کہ ایسا نہ کریں تو شہرت کیسے ہو، روٹیوں میں فرق آئے ،اور کبھی لوگ انکے فریب پر چرچ جائیں ۔ یوں ہی یہ فریب ہے کہ بعض رئیسوں کا علاج اچھا کرتے ہیں کہ شہرت حاصل ہواور اسکے اوراسکے جلیسوں کی نگاہ میں وقعت ہو۔ پھر علماء وصلحاء کے قتل کا موقع ملے اورایسے اب موجود وظاہر ہیں،اور کبھی علماء وصلحاء کے علاج میں بھی خیر خواہی کرتے ہیں اور یہ بھی فریب ہے کہ مقصود ساکھ بندھن ہے۔ پھر جس عالم یا دیندار کا قتل مقصود ہے اسکی راہ ملنا اور یہ انکا بڑا مکر ہے۔

پھر ابن حاج مکی نے اپنے زمانہ کا ایک واقعہ ثقہ معتمد کی زبانی بیان فرمایا: کہ مصر میں ایک رئیس کے یہاں ایک یہودی طبیب تھا،رئیس نے کسی بات پر ناراض ہوکر اسے نکال دیا، وہ خوشامدیں کرتا رہا یہاں تک کہ رئیس راضی ہوگیا، کافروقت کا منتظر رہا پھر رئیس کو کوئی سخت مرض ہوا۔ میں طبیب مغربی سے طب پڑھ رہا تھا لوگ انہیں بلانے آئے۔انہوں نے عذر کیا، لوگوں نے اصرار کیا، لہذا گئے اور مجھے فرما گئے میرے آنے تک بیٹھے رہنا۔ تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کانپتے تھراتے واپس آئے۔ میں نے کہا خیر ہے۔ فرمایا: میں نے پوچھا کہ یہودی نے کیا نسخہ دیا؟ معلوم ہوا کہ وہ رئیس کا کام تمام کرچکا ہے۔اندر نہ گیا کہ ایک تو اسکے بچنے کی امید نہیں، پھر

یہ اندیشہ کہ یہودی کہیں میرے ذمہ نہ رکھ دے،کل تک نہ بچے گا،وہی ہوا کہ صبح تک اسکا انتقال ہوگیا۔

پھر فرمایا:

بعض لوگ کافر طبیب کے ساتھ مسلمان طبیب کو بھی شریک کرتے ہیں کہ جو نسخہ وہ بتائے مسلمان کو دکھالیں یوں اسکے مکر سے امن سمجھتے ہیں،اور اس میں کچھ حرج نہیں جانتے ،حالانکہ یہ بھی چند وجوہ سے کچھ نہیں۔ایک تو ممکن کہ جو دوا کافر نے بتائی اس وقت مسلمان طبیب کے خیال میں اسکا ضرر نہ آئے۔پھر اسکی دیکھا دیکھی اور مسلمان بھی کافر سے علاج کرائیں گے،فیس وغیرہ جو اسے دی جائے وہ اسکے کفر پر مدد ہوگی۔مسلمان کو اسکے لئے تواضع کرنی پڑے گی علاج کی ناموری سے کافر کی شان بڑھیگی خصوصا اگر مریض رئیس تھا۔رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انکی تحقیر کا حکم دیا اور یہ اسکا عکس ہے۔پھر ان سب وجوہ کے ساتھ یہ ہے کہ اس سے انکے ساتھ انس اور کچھ محبت پیدا ہوجاتی ہے اگرچہ تھوڑی ہی سہی،سوا اسکے جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور وہ بہت کم ہیں۔اور کافر سے انس اہل دین کی شان نہیں۔

ان امام ناصح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ان نفیس بیانوں کے بعد زیادت کی حاجت نہیں اور بالخصوص علماء وعظمائے دین کیلئے زیادہ خطر کامؤید۔

امام مارزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ ہے،علیل ہوئے،ایک یہودی معالج تھا،اچھے ہوجاتے پھر مرض عود کرتا کئی بار یونہی ہوا۔آخر اسے تنہائی میں بلا کر دریافت فرمایا۔اس نے کہا:اگر آپ سچ پوچھتے ہیں تو ہمارے نزدیک اس سے زیادہ کوئی کار ثواب نہیں کہ آپ جیسے امام کو مسلمانوں کے ہاتھ سے کھودیں۔امام نے اسے دفع فرمایا۔اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی۔پھر امام نے طب کی طرف توجہ فرمائی۔اس میں تصانیف کیں اور طلبہ کو حاذق اطباء کردیا۔مسلمانوں کو ممانعت فرمادی کہ کافر طبیب سے کبھی علاج نہ کرائیں۔یہود کے مثل مشرکین ہیں کہ قرآن عظیم نے دونوں کو ایک ساتھ مسلمانوں کا سب سے سخت تر دشمن بتایا۔اور لا یألونکم خبالا تو عام کفار کیلئے فرمایا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۹۲/۹

(۱۱)ذمی کافر سے برتاؤ میں نرمی کرو

۱۰۹۔ **عن** الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: أَلاَمَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ اَوْ كَلَّفَهٗ فَوْقَ طَاقَتِهٖ وَ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نِفْسٍ فَاَنَا حَجِيْجَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ اراءۃ الادب ص۵

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار جس نے ذمی کافر پر ظلم کیا، نقصان پہونچایا، طاقت سے زیادہ کام لیا یا بغیر رضا اس کا تھوڑا سا بھی مال لیا کل قیامت میں اس سے میں جھگڑا کرونگا۔

(۱۲)ذمی کو تکلیف پہونچانا جائز نہیں

۱۱۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنْ آذٰی ذِمِّيًا فَأنَا خَصْمُهٗ ، وَ مَنْ كُنْتُ خَصَمَهٗ خَصَمْتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۳۰۲/۹

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ذمی کافر کو تکلیف پہونچائی تو میں اسکا مخالف ہوں، اور جس کا میں مخالف ہوا تو اسکا اظہار قیامت کے دن ہوگا۔۱۲م

(۱۳)مرتد کی سزا قتل ہے

۱۱۱ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله

۱۰۹۔ السنن لابی داؤد ، الخراج ، ۴۳۳/۲

۱۱۰۔ تاریخ بغداد للخطیب ، ۳۷۰/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۱۳، ۳۶۲/۴
الاسرار المرفوعة للقاری، ۴۸۲ ☆ الموضوعات لابن الجوزی، ۳۶/۲
تنزیه الشریعة لابن عراق، ۱۸۱/۲ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۷۸/۲

۱۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، الجهاد، ۴۲۳/۱ ☆ الجامع للترمذی، ، الحدود ، ۱۷۶/۱
السنن لابن ماجه ، ۱۸۵/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۰/۲
السن لابی داؤد ، الحدود ۵۹۸/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۳۱/۵
السنن للنسائی ، المحاربة ۱۵۱/۲ ☆ المستدرك للحاكم، ۵۳۸/۳
السنن الكبرى للبیهقی ، ۱۹۵/۸ ☆ المعجم الكبیر للطبرانی، ۳۳۰/۱۰
السن للدار قطنی، ۱۱۳/۳ ☆ بدائع المنن للساعاتی ، ۱۵۸۰/۴

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : مَنْ بَدَّلَ دِیْنَہٗ فَاقْتُلُوْہٗ۔ فتاوی رضویہ ۲۲/۱۲

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کردو۔

(۱۴) معظم دینی کی تصویر سخت حرام وکفر انجام ہے

۱۱۲۔ **عن** أبی جعفر بن المھلب رضی اللہ تعالی عنه قال: کان ود رجلا مسلما و کان محببا فی قومه فلما مات عسکروأحول قبر ہ فی أرض بابل و جزعوا علیه ، فلما رأی اِبلیس جزعھم علیه تشبه فی صورة اِنسان ثم قال: أری جزعکم علی ھذا ، فھل لکم أن أُصورکم مثله فیکون فی نادیکم فتذکرونه به؟ قالوا: نعم ، فصور لھم مثله فوضعوہ فی نادیھم و جعلو یذکرو نه، فلما رأی ما لھم من ذکرہ قال: ھل لکم أن أجعل لکم فی منزل کل رجل منکم تمثالا مثله فیکون فی بیته فتذکرونه ، قالوا: نعم، فصور لکل أھل بیت تمثا لا مثله فأقبلوا فجعلوا یذکرونه به،قال:و أدرك أبنآء ھم فجعلوا یرون ما یصنعون به وتناسلوا و درس أمر ذکرھم اِیاہ حتی اِتخذوہ آلھا یعبدونه من دون اللہ ، قال : و کان أول ما عبد غیر اللہ فی الارض و الصنم الذی سموہ بود۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۴۷

حضرت ابوجعفر بن مہلب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ود نام کے ایک صاحب ایمان شخص تھے جو اپنی قوم میں نہایت محبوب ومعزز رہے۔جب انکا انتقال ہوا تو لوگ زمین بابل میں ان کی قبر کے پاس جمع ہوئے اور نہایت جزع فزع کی۔ابلیس مردود نے جب یہ دیکھا تو انسانی شکل میں آکر بولا: میں تمہارا جزع فزع دیکھ رہا ہوں،تو کیا میں تمہارے لئے انکی تصویر بنادوں۔کہ وہ تمہاری مجلس میں رہے جس سے تم انکو یاد کرتے رہو۔بولے: ہاں، چنانچہ اس نے تصویر بنادی اور لوگوں نے اپنی مجلس میں اسے رکھ لیا اور اسکی یادگار مناتے رہے ،پھر جب ابلیس نے اسکی یاد کے ساتھ انکا شغف دیکھا تو کہنے لگا: کیا میں تم میں سے ہر ایک

نصب الرایة للزیلعی، ۴۰۷/۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۱۳۹/۱۰
مجمع الزوائد للھیثمی، ، ۲۶۱/۶ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۹۴۱۳، ۲۱۳/۵
شرح السنة للبغوی، ۲۳۸/۱۰ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۱۸۳/۳
۱۱۲۔ التفسیر لعبد بن حمید،

کے گھر کے لئے ایسی ہی تصویر بنادوں کہ تم میں سے ہر ایک اپنے گھر میں یادگار مناتا رہے؟ بولے: ہاں، لہذا ہر گھر کیلئے اس نے تصویر بنادی تو سب اس پر جھک گئے اور یادگار مناتے رہے۔ پھر انکی اولاد میں بھی نسلا بعد نسل یہ سلسہ جاری رہا۔ اور ابلیس انکو یہ سبق پڑھاتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے اس تصویر کو اللہ تعالیٰ کے سوا اپنا ایک دوسرا معبود بنالیا، چنانچہ زمین میں یہ سب سے پہلا بت تھا جسکی عبادت ہوئی اور اس طرح غیر خدا کی عبادت کا رواج پڑا۔۱۲م

۱۱۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: لما اشتکی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ذکر بعض نسائه کنیسة رأتها بأرض الحبشة یقال لهاماریة، و کانت أم سلمة و أم حبیبة أتتاأرض الحبشة فذ کرتا من حسنها و تصاویر فیها فرفع رأسه فقال: أُولٰٓئِكَ اِذَا مَاتَ مِنۡهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوۡا عَلٰی قَبۡرِهٖ مَسۡجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوۡا فِیۡهِ تِلۡكَ الصُّوَرَ وَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الۡخَلۡقِ عِنۡدَ اللّٰهِ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/ ۴۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپکی بعض ازواج مطہرات نے حبشہ میں واقع ماریہ نامی ایک گرجے کا تذکرہ کیا۔ حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ حبشہ تشریف لے گئی تھیں انہوں نے اسکی خوبصورتی اور اس میں آویزاں تصویروں کا ذکر بھی کیا، آپ نے یہ سنکر سر اٹھایا اور فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک مرد انتقال کرجاتا تو اسکی قبر پر مسجد بناڈالتے اور اسکی تصویر بنا کر آویزاں کرتے یہ لوگ اللہ تعالی کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

معظم دین کی تصویر زیادہ موجب وبال ونکال ہے کہ اسکی تعظیم کی جائیگی۔ اور تصویر ذی روح کی تعظیم خاصی بت پرستی کی صورت اور گویا ملت اسلامی سے صریح مخالفت ہے، ابھی حدیث سن چکے کہ وہ اولیاء ہی کی تصویریں رکھتے تھے جن پر انکو بدترین خلق فرمایا۔ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے بڑھ کر کون معظم دین ہوگا۔ اور نبی بھی کون شیخ الانبیاء خلیل کبریا سیدنا

۱۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، الجنائز، ۱/ ۱۷۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۶/ ۵۱
المسند لابی عوانة، ۱/ ۴۰۰ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۱/ ۱۰۶

ابراہیم علی ابنہ الکریم وعلیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کہ ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد تمام جہاں سے افضل واعلی ہیں۔انکی اور حضرت سیدنا اسمعیل ذبیح اللہ وحضرت بتول مریم علیہم الصلوۃ والسلام کی تصویریں دیوار کعبہ پر کفار نے نقش کی تھیں جب مکہ معظّمہ فتح ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کو پہلے بھیج کر وہ سب محو کرادیں۔جب کعبہ معظّمہ میں تشریف فرما ہوئے بعض کے نشان کچھ باقی پائے۔ پانی منگا کر بنفس نفیس انہیں دھو دیا۔اور بنانے والوں کو قاتل اللہ فرمایا۔اللہ انہیں قتل کرے۔

اقول وباللہ التوفیق: یہاں ایک نکتہ بدیعہ ہے جس پر تنبیہ لازم، یہاں چار صورتیں ہیں۔

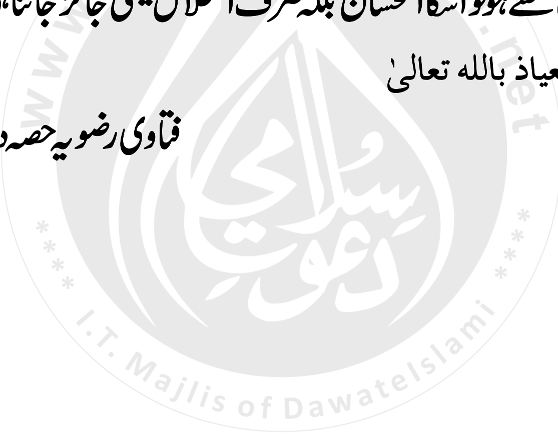
اول: تصویر کی توہین۔مثلا فرش پاانداز میں ہونا کہ اس پر چلیں۔ پاؤں رکھیں، یہ جائز ہے اور مانع ملائکہ نہیں۔اگرچہ بنانا اور بنوانا ایسی تصویروں کا حرام ہے۔ کما فی الحلیہ والبحر وغیرھا۔

دوم: جس چیز میں تصویر ہو اسے بلا اہانت رکھنا مگر وہ ترک اہانت بوجہ تصویر نہ ہو بلکہ اور سبب سے، جیسے روپے کو سنبھال کر رکھنا، زمین پر پھینک نہ دینا۔کہ یہ بوجہ تصویر نہیں بلکہ بسبب مال ہے۔اگر سکہ میں تصویر نہ ہوتی جب بھی وہ ایسی ہی احتیاط سے رکھا جاتا، یہ بحال ضرورت جائز ہے۔جس طرح روپے میں کہ تکریم تصویر مقصود نہیں اور بے تصویر کے یہاں چلتا نہیں اور اس سے تصویر مٹائیں تو چلے گا نہیں۔ الضرورات تبیح المحظورات یونہی اسٹامپ کی تصویریں اور ڈاک کے ٹکٹ کہ اگر انکی تصویر ایسی چھوٹی نہ ہوں کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھنے سے تفصیل اعضاء ظاہر نہ ہو، جیسے اشرفی مہر۔اسکے رکھنے کا ویسے ہی جواز ہے کہ اسکی تصویریں ایسی ہی چھوٹی ہیں۔اور بلا ضرورت داخل کراہت کہ اگر چہ ترک اہانت دوسری وجہ سے ہے مگر لازم تو تصویر کی نسبت بھی آیا۔حالانکہ ہمیں اسکی اہانت کا حکم ہے۔تو ترک اہانت میں ترک حکم ہے اور ضرورت نہیں کہ حکم جواز لائے، چاقو وغیرہا پر جو تصویریں ہوتی ہیں وہ اسی حکم میں داخل ہیں۔اگر بڑی ہیں تو انہیں مٹادے یا کاغذ وغیرہ لگادے ورنہ مکروہ ہے۔یہ بھی اس وقت کہ رکھنے والے کو اس شئ سے کام ہو تصویر مقصود نہ ہو ورنہ صورت سوم میں داخل ہوگا۔

سوم: ترک اہانت بوجہ تصویر ہی ہو مگر تصویر کی خاص تعظیم مقصود نہ ہو جیسے جہال زینت و

آرائش کے خیال سے دیواروں پر تصویریں لگاتے ہیں یہ حرام ہے اور مانع ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام ہے کہ خود صورت ہی کا اکرام مقصود ہوا اگرچہ اسے معظم وقابل احترام نہ جانا۔

چہارم: صرف ترک اہانت نہ ہو بلکہ بالقصد تصویر کی عظمت وحرمت کرنا اسے معظم دینی سمجھنا ،اسے تعظیما بوسہ دینا، سر پر رکھنا، آنکھوں سے لگانا، اسکے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا، اسکے لائے جانے پر قیام کرنا اسے دیکھ کر سر جھکانا۔ وغیرہ ذلک افعال تعظیم بجالانا۔ یہ سب سے اخبث اور قطعا یقیناً اجماعا اشد حرام وسخت کبیرۂ ملعونہ ہے اور صریح کھلی بت پرستی سے ایک ہی قدم پیچھے ہے۔ اسے کسی حال میں کوئی مسلمان حلال نہیں کہہ سکتا۔ اگرچہ لاکھ مقطوع یا صغیر یا مستور ہو۔ یہ قیدیں سب صورت سوم تک تھیں۔ قصداً تعظیم تصویر ذی روح کی حرمت شدیدہ عظیمہ میں نہ کوئی قید ہے۔ نہ کسی مسلمان کا خلاف متصور۔ بلکہ قریب ہے کہ اسکی حرمت شدیدہ اس ملت حنفیہ کے ضروریات سے ہو تو اسکا استحسان بلکہ صرف استحلال یعنی جائز جاننا ہی سخت امر عظیم کا خطرہ رکھتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ



فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۶۲

۷۔ تکفیر

(۱) کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرو

۱۱٤۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال۔ قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : كُفُّوا عَنْ أَهْلِ **لَا اِلٰهَ اِلّا اللّٰهُ**، لَا تُكَفِّرُوْهُمْ بِذَنْبٍ، فَمَنْ أَكْفَرَ أَهلَ **لَا اِلٰهَ اِلّا اللّٰهُ** فَهُوَ اِلَى الْكُفرِ أَقْرَبُ۔ **فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶**

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لا اله الا الله ، کہنے والوں کو کافر کہنے سے زبان روکو، انہیں کسی گناہ پر کافر نہ کہو۔ کیونکہ لا اله الا الله کہنے والوں کو جو کافر کہے گا وہ خود کفر سے قریب ہوجائیگا۔

۱۱۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قا ل رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ثَلٰثٌ مِّنْ أَصْلِ الْاِيْمَانِ ، اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ **لَا اِلٰهَ اِلّا اللّٰهُ** ،وَ لَا يُكَفِرُبِذَنْبِ ، وَ لَا يُخرِجُهٗ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ ، وَ الْجِهَادُ مَا ضٍ مُنْذُ بَعَثَنِی اللّٰهُ تَعَالیٰ اِلیٰ اَنْ يُّقَاتِلَ آخِرُ اُمَّتِی الدَّجَالَ، لَا يُبْطِلُهٗ جَوْرُ جَائِرٍ وَ لَا عَدْلُ عَادِلٍ ، وَا لْاِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ۔ **فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں اصل ایمان میں داخل ہیں۔ لا اله الا الله کہنے والوں سے زبان کو روکنا، اسے کسی گناہ کے سبب کافر نہ کہنا، اور کسی عمل پر اسلام سے خارج نہ کہنا، اور حکم جہاد میری بعثت سے جاری ہے یہاں تک کہ میرا آخری امتی دجال سے قتال کرے، کوئی ظالم یا عادل بادشاہ اسکو منسوخ نہیں کرسکتا، اور تقدیر پر ایمان لانا۔ ۱۲م

۱۱٤۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/ ۲۱۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/ ۱۰٦
۱۱۵۔ السنن لابی داؤد ، الجهاد، ۱/۳٤۳ ☆ السنن الکبری للبيهقی، ۹/ ۱۵۹
السنن لسعید بن منصور ، ۲۳٦۷ ☆ نصب الراية للزيلعی ، ۳/ ۳۷۷
کنز العمال للمتقی، ، ٤۳۲٦، ۱۵/ ۸۱۱ ☆ مشکوة المصابیح ، ۵۹ ، ۱/

۱۱۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَا تُکَفِّرُوا أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل قبلہ سے کسی کو کافر نہ کہو۔

(۲) مسلمان کی تکفیر کا وبال قائل پر ہے

۱۱۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَيُّمَا اِمْرَئٍ قَالَ لِأَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا اِنْ كَانَ كَمَا قَالَ : وَاِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۳۰۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے تو ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی، اگر جسے کہا وہ حقیقۃ کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پڑیگا۔

۱۱۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو او کافر کہے تو ان دونوں میں ایک کی طرف رجوع بیشک ہو۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۳۰۸

۱۱۹۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله

۱۱۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۰۷ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲/۲۸
کنز العمال للمتقی، ۱۰۷۸، ۱/۲۱۵ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۱۷
۱۱۷۔ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/۵۷ ☆ الجامع الصحیح للبخاری، الادب ۲/۹۰۱
المؤطا لمالك، الکلام، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۸
الجامع للترمذی، الایمان، ۲/۸۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۵
المسند لابی عوانة، ۱/۲۳ ☆
۱۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، الادب، ۲/۹۰۱ ☆ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/۵۷
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۵٤ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/۲۳
۱۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، الادب، ۲/۸۹۳ ☆ الصحیح لمسلم، ، الایمان، ۱/۵۷

تعالی علیه وسلم : لَیُسَ مَنُ دَعَا رَجُلاً بِالُکُفرِ اَوُ قَالَ عَدُوَ اللّٰهِ وَلَیُسَ کَذٰلِكَ اِلّاحَارَ عَلَیُهِ اِنُ لَمُ یَکُنُ صَاحِبُهٗ کَذٰلِكَ ۔

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص کسی کوکافریا دشمن خدا کہے اوروہ ایسانہ ہو یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے۔ اورکوئی شخص کسی کوفسق یا کفر کا طعن نہ کرے گامگر یہ کہ وہ اسی پر الٹا پھرے گا اگر جس پر طعن کیا تھاوہ ایسانہ ہو۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۳۰۸

۱۲۰ ۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَا أکُفرَ رَجُلٌ رَجُلًا قَطُّ اِلّاباَءَ بِهَا اَحَدَهُمَا اِنُ کَانَ کَافِرًا وَ اِلّا کُفِّرَ بِتَکُفِیُرِهٖ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کبھی ایسانہ ہوا کہ ایک شخص دوسرے کی تکفیر کرے اوروہ دونوں اس سے نجات پاجائیں بلکہ ان میں ایک پرضرورگریگی ۔ اگر وہ کافر تھا یہ بچ گیا ورنہ اسے کافر کہنے سے یہ خودکافرہوگیا۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۳۰۸

---

۱۲۰ ۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷۹/۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴٦٤/۳

۸۔فرق باطلہ

(۱)فرق باطلہ کاظہور

۱۲۱۔ **عن** أمیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: سمعت رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یقول : یَاتِی فِی آخِرِ الزَّمَان قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَا ن ، سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ ،یَقُولُونَ مِنْ خَیرِ قَوْلِ الْبَرِیَّةِ یَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَا یُجَاوِزُ اِیْمَانُهُم حَنَاجِرَ هُم، فَأَیْنَمَا لَقِیْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ،فَاِنَّ فِی قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کوفرماتے سنا: آخر زمانے میں کچھ لوگ حدیث السن، سفیہ العقل لوگ آئیں گے کہ اپنے زعم میں قرآن وحدیث سے سند پکڑیں گے، اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے، ایمان انکے گلوں سے نیچے نہیں اتریگا۔تو وہ جہاں ملیں قتل کرو کہ قیامت تک جو بھی انکو قتل کریگا اجر پائے گا۔　　فتاوی رضویہ ۳/ ۲۸۸

۱۲۲۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وھو یقسم قسما أتاہ ذوالخو یصرۃ و ھو رجل من بنی تمیم فقال : یا رسول اللہ ! اعدل ، فقا ل: وَ یْلَکَ وَ مَنْ یَّعْدِ لُ اِذَا لَمْ اَعْدِلُ ، قَدْ خِبْتَ وَ خَسِرْتَ اِنْ لَمْ اَکُنْ اَعْدِ لُ ، فَقَالَ عُمَرُ : یَا رَسُو لَ اللّٰهِ! اِئْذَنْ لِی فِیْهِ فَأَضْرِبُ عُنُقَهٗ ، فَقَالَ لَهٗ : دَعهٗ، فَاِنَّ لَهٗ أَصْحَابًا یُحَقِّرُأَحَدُکُمْ صَلَاتَهٗ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَ صِیَامَهٗ مَعَ صِیَامِهِمْ، یَقْرَؤنَ الْقُرْآنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیْهُمْ، یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِیَّةِ ، یُنْظَرُ اِلیٰ نَصْلِهٖ فَلَا یُوجَدُ فِیْهِ شَیٌٔ ، ثُمَّ یُنْظَرُ اِلیٰ رَصَافِهٖ فَلَا یُوجَدُ فِیْهِ شَیٌٔ ، ثُمَّ یُنْظَرُ اِلیٰ نَضِیِّهٖ وَ هُوَ قِدْ حُهٗ فَلَا یُوجَدُ فِیْهِ شَیٌٔ ،ثُمَّ یَنْظَرُ اِلیٰ قَذَذِهٖ فَلَا یُوجَدُ فِیْهِ شَیٌٔ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَ الدَّمَ، آیتُهمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدیٰ عَضُدَ یْهِ مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْأةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تُدَرْدِرُ ، وَ یَخْرُجُونَ عَلیٰ حِیْنِ فِرْقَةٍ مِنَ

۱۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، المناقب ، ۱/ ۵۱۰ ☆ السن الکبری للبیھقی، ۱۸۷/۸

۱۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، ، ۱/ ۵۱۰ ☆ الصحیح للمسلم ، ۳۴۱/۱

النَّاسِ ، قَالَ أبُو سَعِيدٍ : فَأُشهِدُ اَنِّي سَمِعتُ هذا الْحَدِيثَ مِنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعالىٰ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَ اُشهِدُ اَنّ عَلِيَّ بنَ أبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُم وَ اَنَا مَعَهٗ فَامَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالُتمِسَ فَأتِيَ بِهٖ حَتّى نَظَرتُ اِلَيهِ عَلىٰ نَعتِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَلَّذِیُ نَعَتَهٗ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے اور سرکار مال غنیمت تقسیم فرمارہے تھے کہ بنوتمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ نامی حاضر ہوا اور آتے ہی بولا: اے اللہ کے رسول !انصاف کیجئے ،سرکار نے ارشادفرمایا: خرابی ہو تیرے لئے اگر میں انصاف نہیں کرونگا تو کون کریگا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں اسکی گردن ماردوں۔ حضور نے ارشادفرمایا: چھوڑ دو کہ اسکے کچھ ساتھی ہونے والے ہیں جنکی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازیں ہیچ جانوگے،انکے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر سمجھوگے،قرآن کریم پڑھیں گے لیکن انکے حلق کے نیچے نہیں اتریگا،دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ کو پار کرکے نکل جاتا ہے،جب تیر کے پھل کو دیکھا جاتا ہے تو اس پر کوئی بھی اثر نہیں ہوتا،پھر اسکے پر کو دیکھا جاتا ہے تو اس پر بھی کوئی علامت نہیں ہوتی،شکار کے گوبر اور خون سے تیر کا کوئی حصہ آلودہ نہیں ہوتا۔(یعنی نہایت تیزی سے تیر صاف نکل جاتا ہے اسی طرح یہ لوگ بھی دین سے صاف نکل جائیں گے)انکی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں سے ایک شخص سیاہ رنگ کا ہوگا جس کے ایک بازو پر عورت کے پستان کی طرح غدود ہوگا جو چلنے کی حالت میں ہلتا ہوگا،ان لوگوں کا خروج اس وقت ہوگا جب لوگوں میں اختلاف و افتراق ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور سے یہ حدیث سنی،اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم نے ان سے قتال فرمایا اور میں انکے ساتھ تھا۔حضرت علی نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا،جب لایا گیا تو اس میں وہ تمام نشانیاں موجود تھیں جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہاں واقعی یہ لوگ وہابیہ نجدیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین ان پرانے خوارج کے ٹھیک ٹھیک

بقیہ ویادگار ہیں۔ وہی مسئلے، وہی دعوے، وہی انداز، وہی وطیرے۔ خارجیوں کا داب تھا کہ اپنا ظاہراس قدر متشرع بناتے کہ عوام مسلمین انہیں نہایت پابند شرع جانتے۔ پھر بات بات پر عمل بالقرآن کا دعوی، عجب دام درسبزہ تھا، اور مسلک وہی کہ ہم مسلمان ہیں باقی سب مشرک۔

یہ ہی رنگ ان حضرات کے ہیں، آپ موحد اور سب مشرکین، آپ محمدی اور سب بددین، آپ عامل بالقرآن والحدیث اور سب چنیں وچناں بزم خبیث۔ پھر انکے اکثر مکلبین ظاہری پابند شرع میں بھی خوارج سے کیا کم ہیں۔ اہل سنت کان کھول کرسن لیں کہ دھوکے کی ٹٹی میں شکار نہ ہوجائیں۔

پھر شان خدا کہ ان مذہبی باتوں میں خارجیوں کے قدم بقدم ہونا درکنار خارجی بالائی باتوں میں بھی بالکل یک رنگی ہے۔ انہیں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے۔

۱۲۳ ـ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم قال : يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَ يَقْرَؤنَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ حَتّٰى يَعُوْدَ السَّهْمُ اِلٰى فُوْقِهٖ ، قِيْلَ : مَا سِيْمَا هُمْ؟ قَالَ: سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ اَوْ قَالَ : التَّسْبِيْدُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مشرق سے کچھ لوگ نمودار ہونگے ،قرآن کثرت سے پڑھیں گے لیکن انکے حلق سے نیچے نہیں اتریگا، دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیرنشانہ کو پار کر کے نکل جاتا ہے، پھر دین میں لوٹ کر واپس نہیں آئیں گے جب تک تیرلوٹ کر اپنے چلے پر نہ آجائے۔ عرض کیا گیا: انکی علامت کیا ہوگی؟ فرمایا: سرمنڈانا، یاسر منڈائے رکھنا۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض احادیث میں یہ بھی آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان کا پتہ بتایا۔ مشمری الازار، گھٹنی ازار والے۔ بے شمار درودیں حضور عالم ما کان وما یکون پر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ بالجملہ یہ حضرات خوارج نہروان کے رشید پس ماندے، بلکہ غلو و بیبا کی میں ان سے بھی آگے۔ فتاوی رضویہ ۲۸۸/۳

---

۱۲۳ ـ الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الرد علی الجهیمة ، ۱۱۲۸/۲

(۲) بد مذہب کے ساتھ نہ بیٹھو

۱۲۴۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنّ اللّٰهَ اخْتَارَنِی وَ اخْتَارَلِی أَصْحَابًا وَّ اَصْهَارًا، وَ سَيَأتِي قَوْمٌ يَسُبُّونَهُمْ وَ يُنْقِصُونَهُمْ فَلَا تُجَالِسُوهُمْ وَلَا تُشَارِبُوهُمْ وَ لَا تُؤَاكِلُوهُمْ وَ لَا تُنَاكِحُوهُمْ، وَ لَا تُصَلُّوا عَلَيْهِمْ وَ لَا تُصَلُّوا مَعَهُمْ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالی نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے اصحاب واصہار چن لئے ،اور عنقریب ایک قوم آئے گی کہ انہیں برا کہے گی اور ان کی شان گھٹائے گی ۔تم انکے پاس نہ بیٹھنا ، نہ ان کے ساتھ پانی پینا ، نہ کھانا کھانا، نہ شادی بیاہ کرنا، نہ انکے جنازہ کی نماز پڑھو، اور نہ انکے ساتھ نماز پڑھو۔

۱۲۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : تَقَرَّبُوا اِلَى اللّٰهِ بِبُغْضِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَ الْقُوْهُمْ بِوُجُوْهٍ مُكْفَهِرَةٍ ، وَ الْتَمِسُوا رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِهِمْ ، وَتَقَرَّبُوا اِلَى اللّٰهِ بِالتَّبَاعُدِعَنْهُمْ ۔

فتاوی رضویہ ۲۹۴/۳

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کرو فاسقوں کے بُغض سے، اور ان سے ترش رو ہو کر ملو، اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی انکی خفگی میں ڈھونڈو، اور اللہ تعالیٰ کی نزدیکی ان کی دوری سے چاہو۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب فساق کی نسبت یہ احکام ہیں تو مبتدعین کا کیا پوچھنا ہے کہ یہ تو فساق سے ہزار

۱۲۴۔ المستدرك للحاكم ،	٦٣٢/٣ ☆	مجمع الزوائد للهيثمى،	١٧/١٠
تاريخ بغداد للخطيب،	٩٩/٢ ☆	حلية الاولياء لابى نعيم،	١١/٢
جمع الجوامع للسيوطى،	٤٦٢٩ ☆	مجمع الزوائد للهيثمى،	١٧/١٠
السنة لابن ابى عاصم ،	٤٨٣/٢ ☆	المعجم الكبير للطبرانى،	١٤٠/١٧
التفسير للقرطبى،	٢٩٧/١٦ ☆	كنز العمال للمتقى،	٣٢٤٦٦

درجہ بدتر ہیں، ان کی نافرمانی فروع میں ہے، انکی اصول میں، وہ گناہ کرتے اور اسے برا جانتے ہیں، یہ اس سے اشد واعظم میں مبتلا اور اسے عین حق وہدی جانتے ہیں، وہ گاہ گاہ نادم ومستغفر۔ یہ گاہ وبے گاہ مصر ومستکبر، وہ جب اپنے دل کی طرف رجوع لاتے ہیں تو اپنے آپ کو حقیر وبدکار اور صلحاء کو عزیز ومقرب دربار بتاتے ہیں۔ یہ جتنا غلو وتوغل بڑھاتے ہیں اتنا ہی اپنے نفس مغرور کو اعلی وبالا اور اہل حق وہدایت کو ذلیل وپر خطا ٹھہراتے ہیں۔ لہذا حدیث میں انکی نسبت بدترین خلق وارد ہوا۔

غنیۃ شرح منیہ میں ہے

المبتدع فاسق من حیث الاعتقاد هو اشد من الفسق من حیث العمل۔ لان الفاسق من حیث العمل یعترف بانه فاسق و یخاف و یستغفر بخلاف المبتدع۔

بالجملہ بدمذہبی فی نفسہ ایسی چیز ہے جسے امامت دینی سے مباینت یقینی اور اسکے بعد منع پر دوسری دلیل کی چنداں ضرورت نہیں۔ کس کا دل گوارہ کریگا کہ جہنم کے کتوں سے ایک کتا مناجات الہی میں اسکا مقتدا ہو۔

بحر العلوم عبد العلی لکھنوی نے ارکان اربعہ میں دربارۂ تفضیلہ فرمایا:

اما الشیعة الذین یفضلون علیا علی الشیخین و لا یطعنون متهما اصلا کالزیدیة فتجوز خلفهم الصلوة لکن تکره کراهة شدیدة ۔

لیکن وہ شیعہ جو حضرت علی کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت دیتے ہیں اور شیخین پر طعن نہیں کرتے جیسے فرقہ زیدیہ، تو انکے پیچھے نماز سخت کراہت کے ساتھ جائز ہے۔

جب تفضیلہ کہ صرف جناب مولی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر افضل کہنے سے مخالف اہل سنت ہوئے باقی معاذ اللہ انکی سرکار میں گستاخی نہیں کرتے۔ انکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ تو یہ اشد مبتدعین جن کی اہل سنت سے مخالفتیں غیر محصور، اور محبوبان خدا پر طعن وتشنیع ان کا دائمی دستور، انکے پیچھے کس عظیم درجہ کی کراہت چاہیئے؟ فتاوی رضویہ ۳/۲۹۵

۱۲۵۔ کنز العمال للمتقی، ۵۵۱۸، ۶۵/۳

۱۲۶ـ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : سَیَکُونُ بَعدِی قَومٌ یَکَذِّبُو نَ بِالْقَدَرِ ، الاَفَمَنْ أَدرَکَھُمْ فَلْیُبْلِغْھُمْ ، اَنِّی بَرِیٌٔ مِنھُمْ وَ ھُمْ بُرَاءٌ مِنِّی جِھَادُ ھُمْ کَجِھَادِ التُّرْکِ وَ الدَّیلَمِ ـ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:عنقریب میرے بعدایسی قوم آئے گی جوتقدیرکاانکارکرے گی خبردار! جوانہیں پائے تو انکومیری طرف سے یہ حکم سنادے،میں ان سے بیزارہوں اوروہ مجھ سے بے علاقہ ہیں،ان پر جہاد ایسا ہے جیسے کافران ترک ودیلم پر۔　　فتاوی رضویہ ۳/۲۹۵

(۳) بدمذہب سے ترش روہوکربات کرو

۱۲۷ـ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِذَا رَأیْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَاکْفَھرُوا فِی وَجْھِہٖ ، فَاِنّ اللّٰہَ یُبْغِضُ کُلَّ مُبْتَدِعٍ، وَ لَا یَجُوزُ أَحَدٌ مِّنْھُمْ عَلیَ الصِّرَاطِ لٰکِنْ یَتَھافَتُونَ فِی النَّارِ مِثْلَ الْجَرَادِ وَ الذُّبَابِ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:جب تم کسی بدمذہب کودیکھوتو اسکے روبرواس سے ترش روئی کرو۔اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے،ان میں کوئی پل صراط پر گزرنہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ہوکرآگ میں گرپڑیں گے جیسے ٹڈی اورمکھیاں گرتی ہیں۔فتاوی رضویہ۶/۱۰۳

(۴) رافضی بدلقب فرقہ ہے

۱۲۸ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : سَیَاتِی قَو مٌ لَھُمْ نَبزٌ ، یُقَالُ لَھُمْ الرَّفَضَةُ، یَطْعَنُونَ السَّلَفِ وَ لَا یَشْھَدُونَ جُمْعَةً وَ لَا جَمَاعَةً ، فَلَا تُجَالِسُوھُمْ ، وَ لَا تُؤاکِلُوھُمْ، وَ لَا تُشَارِبُوھُمْ، وَلَا تُنَاکِحُوھُمْ ،وَ اِذا مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوھُمْ ،وَ اِذَا مَا تُوا فَلَا تَشْھَدُوھُمْ ، وَ لَا تُصَلُّوا عَلَیْھِمْ ، وَلَا تُصَلُّوا مَعَھُمْ ـ

۱۲۷ـ تنزیه الشریعة لابن عراق ، ۱/۳۱۹ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۱۵

۱۲۸ـ کنز العمال للمتقی، ، ۳۱۶۳٤ ، ۱۱/ ۳۲٤ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/۱۵۸

لسا ن المیزان لابن حجر، ٤/۱۱۱۳ ☆

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب کچھ لوگ آنے والے ہیں انکا ایک بد لقب ہوگا کہ انہیں رافضی کہا جائیگا۔ سلف صالحین پر طعن کریں گے، اور جمعہ و جماعت میں حاضر نہ ہونگے۔ انکے پاس نہ بیٹھنا، نہ انکے ساتھ کھانا کھانا، نہ انکے ساتھ پانی پینا، نہ انکے ساتھ شادی بیاہ کرنا، بیمار پڑیں تو انکو پوچھنے نہ جانا، مرجائیں تو انکے جنازہ میں نہ جانا، نہ ان پر نماز پڑھنا، اور نہ انکے ساتھ نماز پڑھنا۔

۱۲۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَأتُونَكُمُ مِنَ الْاَحَادِيُثِ بِمَا لَمُ تَسُمَعُوا اَنْتُمُ وَ لَا آبَاءُ كُمُ ، فَاِيَّاكُمُ وَ اِيَّاهُمُ لَا يُضِلُّونَكُمُ وَ لَا يَفُتِنُونَكُمُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانہ میں کچھ فریبی جھوٹے پیدا ہونگے جو تمہارے پاس ایسی باتیں لیکر آئیں گے جنکو نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے آباء و اجداد نے۔ لہذا انکو اپنے سے دور رکھنا اور ان سے خود دور رہنا۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، یا فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ فرقے اور اسی طرح دیوبندی اور نیچری غرض کہ جو بھی ضروریات دین میں سے کسی شئ کا منکر ہو سب مرتد کافر ہیں۔ ان کے ساتھ کھانا پینا، سلام علیك، کرنا، انکی موت حیات میں کسی طرح کا کوئی اسلامی برتاؤ کرنا سب حرام ہے، نہ انکی نوکری کرنے کی اجازت، نہ انہیں نوکر رکھنے کی اجازت کہ ان سے دور بھاگنے اور انہیں اپنے سے دور رکھنے کا حکم ہے۔

فتاوی رضویہ ۹۵/۶

(۵) بدمذہب کی خوشنودی حاصل نہ کرو

۱۳۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی

۱۲۹۔ الصحيح لمسلم، المقدمة، ۱۰/۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۹۰۲۴، ۱۰/ ۱۹٤
حلية الاولياء لابی نعيم، ۹۵/٤ ☆ دلائل النبوة للبيهقی، ۵٤۸/٦
تنزيه الشريعة لابن عراق، ☆ ميزان الاعتدال للذهبی، ٦۲۸٤
۱۳۰۔ كنز العمال للمتقی، ۲۵۲٦۱ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۱۰/ ۲٦٤

اللہ تعالی علیہ وسلم : مَنْ سَلَّمَ عَلیٰ صَاحِبِ بِدْعَةٍ أوْ لَقِیَهٗ بِالْبِشْرِ اَوِ اسْتَقْبَلَهٗ بِمَا یَسُرُّهٗ فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِمَا اُنْزِلَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ ۔ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی بد مذہب کو سلام کرے، یا اس سے بکشادہ پیشانی ملے، یا ایسی بات کے ساتھ اس سے پیش آئے جس میں اسکا دل خوش ہو تو اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر اتاری گئی۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۹۳/۹



۹۔ تقدیر وتدبیر

(۱) تقدیر کا بیان

۱۳۱۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال۔ سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول : كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيُرَ الُخَلُقِ قَبُلَ اَنُ يَّخُلُقَ قَبُلَ السَّمٰوَاتِ وَ الأرُضِ بِخَمُسِينَ أَلُفَ سَنَةٍ، قَالَ : وَ كَا نَ عَرُشُهٗ عَلَى الُمَاءِ۔

امالی الجیب ص ۲۷

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالی نے مخلوق کی تقدیریں آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل لکھیں اس وقت عرش الٰہی پانی پر تھا۔

(۲) مسئلہ تقدیر میں بحث منع ہے

۱۳۲۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال :اِجتمع أربعون رجلا من الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم فینظرون فی القدر و الجبر، فمنهم أبو بکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ، فنز ل الروح الأمین جبرئیل علیه الصلوۃو السلام فقال : یا محمد! (صلی الله تعالیٰ علیك وسلم) أُخرج علی أُمتك فقد أحدثوا ، فخرج علیهم فی ساعة لم یکن یخرج علیهم فیها فأنکروا ذلك منه و خرج علیهم ملتمعا لونه متورئة وجنتاه کأنما نفقا بحب الرمان الحامض، فنهضوا الی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم حاسرین أذرعتهم ترعد أکفهم و أذرعتهم فقالوا: تبنا الی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فقال : أَوُلٰی لَكُمُ أنُ كِدُتُمُ لَتُوُجِبُوُنَ ، أَتَانِی الرُّوُحُ الُأمِيُنُ فَقَالَ: أُخُرُجُ اِلٰی أُمَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ! فَقَدُ أَحُدَثَتُ۔

حاشیہ مسامرہ ومسایرہ ص ۲۶۷

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چالیس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اجتماع ہوا جس میں مسئلہ تقدیر و جبر پر غور ہونے لگا۔ ان میں سیدنا صدیق

۱۳۱۔ الصحیح لمسلم ، القدر ، ۳۳۵/۲

۱۳۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۵/۲

اکبراور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے،فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اورعرض کیا: یارسول اللہ! آپ اپنی امت کی طرف تشریف لائیے، انہواں نے کچھ نئی باتیں نکالنا شروع کردی ہیں، سرکار فوراًایسے وقت تشریف لائے جبکہ اس وقت میں عموماً حضور تشریف نہیں لاتے تھے،اوروہ حضرات اس وقت حضور کی آمد سے ناواقف تھے۔ چنانچہ سرکار تشریف لائے اس حال میں کہ آپکا رنگ چمک رہاتھا، رخسار مبارک گلاب کی طرح سرخ تھے گویاانار کے دانوں کارنگ نچوڑ دیا گیا ہے۔تمام صحابہ کرام بیساختہ اٹھ کر بارگاہ رسالت میں اس طرح حاضر ہوئے کہ انکی کلائیاں کھلی تھیں اور ہتھیلیوں اور کلائیوں پر کپکپی طاری تھی۔عرض کرنے لگے: ہم اللہ ورسول کی بارگاہ میں رجوع لائے ،حضور نے ارشادفرمایا: میرے پاس جبرئیل امین آئے مجھ سے کہا: کہ آپ اپنی امت کی طرف تشریف لیجائیے کہ انہوں نے نئی باتیں نکالی ہیں۔۱۲م

(۳)تقدیر بحر عمیق ہے

۱۳۳۔ **عن** عبدالله بن جعفر الطيار رضى الله تعالى 'عنه عن أمير المؤمنين مولى المسلمين على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم اِنه خطب الناس يوما فقام اليه رجل ممن كان شهد معه الجمل ، فقال:ياأمير المؤمنين !أخبر نا عن القدر ،فقال: بحر عميق فلا تلجه ،قال : يا أمير المؤمنين ! أخبرنا عن القدر، قال : سر الله فلا تتكلفه ، قال : يا أمير المؤمنين ! أخبرنا عن القدر،قال : أما اذا أبيت فاِنه أمر بين أمرين،لا جبر ولا تفويض، قال : يا أمير المؤمنين ! اِن فلانا يقول بالا ستطاعة ، وهو حاضر ،فقال : علىّ به ،فأقاموه ،فلما رأه سل سيفه قدر أربع أصا بع ، فقال: الاستطاعة تملكها مع الله أو من دون الله ،و اِياك أن تقول أحد هما فترتد فأضرب عنقك ،قال : فما أقول يا أمير المؤمنين! قال : قل: أملكها بالله الذى اِن شآء ملكنيها۔

حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ایک دن خطبہ فرمارہے تھے۔ایک شخص نے کہ واقعہ جمل مین امیر المؤمنین کے ساتھ تھے کھڑے ہوکرعرض کی: یاامیر المؤمنین! ہمیں مسئلہ

۱۳۳۔ حلية الاولياء لابى نعيم

تقدیر سے خبر دیجئے ،فرمایا: گہرا دریا ہے اس میں قدم نہ رکھ،عرض کی: یا امیر المؤمنین! ہمیں خبر دیجئے ،فرمایا: اللہ کا راز ہے، زبردستی اسکا بوجھ نہ اٹھا، عرض کی: یا امیر المؤمنین! ہمیں خبر دیجئے، فرمایا: اگر نہیں مانتا تو امر ہے دو امروں کے درمیان ، نہ آدمی مجبور محض ہے، نہ اختیار اسکے سپرد ہے۔عرض کی: یا امیر المؤمنین! فلاں شخص کہتا ہے: کہ آدمی اپنی قدرت سے کام کرتا ہے اور وہ حضور میں حاضر ہے۔مولی علی نے فرمایا: میرے سامنے لاؤ،لوگوں نے اسے کھڑا کیا، جب امیر المؤمنین نے اسے دیکھا، تیغ مبارک چار انگل کے قدر نیام سے نکال لی اور فرمایا: کام کی قدرت کا تو خدا کے ساتھ مالک ہے، یا خدا سے جدا مالک ہے؟ اور سنتا ہے، خبر دار! ان دونوں میں سے کوئی بات نہ کہنا کہ کافر ہو جائیگا، اور میں تیری گردن ماردوں گا۔اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! پھر میں کیا کہوں؟ فرمایا: یوں کہہ کہ خدا کے دینے سے اختیار رکھتا ہوں کہ اگر وہ چاہے تو مجھے اختیار دے، بے اسکی مشیت کے مجھے کچھ اختیار نہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پس یہ ہی عقیدۂ اہل سنت ہے کہ انسان پتھر کی طرح مجبور محض ہے نہ خود مختار، بلکہ ان دونوں کے بیچ میں ایک حالت ہے۔جس کی کنہ راز خدا اور ایک نہایت عمیق دریا ہے۔اللہ تعالیٰ کی بیشمار رضائیں امیر المؤمنین مولی علی پر نازل ہوں کہ دونوں الجھنوں کو دو فقروں میں صاف فرما دیا۔ایک صاحب نے اسی بارے میں سوال کیا کہ کیا معاصی بھی بے ارادۂ الہیہ واقع نہیں ہوتے؟ فرمایا: تو کیا زبردستی کوئی اسکی معصیت کریگا۔افیعصی قھراً۔یعنی وہ نہ چاہتا تھا کہ اس سے گناہ ہو مگر اس نے کر ہی لیا۔تو اسکا ارادہ زبردست پڑا۔معاذ اللہ، خدا بھی دنیا کے مجازی بادشاہوں کی طرح ہوا کہ ڈاکوؤں، چوروں کا بھتیرا بندوبست کرے پھر بھی ڈاکو اور چور اپنا کام کر ہی گزرتے ہیں۔حاشا! وہ ملک الملوک بادشاہ حقیقی ہرگز ایسا نہیں کہ بے اسکے حکم اسکی ملک میں ایک ذرہ جنبش کر سکے۔وہ صاحب کہتے ہیں: فکا نما القمنی حجرا ،مولی علی نے یہ جواب دیکر گویا میرے منہ میں پتھر رکھ دیا کہ آگے کچھ کہتے بن ہی نہ پڑا۔

عمر بن عبید معتزلی کہ بندے کے افعال خدا کے ارادے سے نہ جانتا تھا، خود کہتا ہے: کہ مجھے ایسا الزام کسی نے نہ دیا جیسا ایک مجوسی نے دیا جو میرے ساتھ جہاز میں تھا۔میں نے کہا: تو مسلمان کیوں نہیں ہوتا؟ کہا: خدا نہیں چاہتا، میں نے کہا: خدا تو چاہتا ہے، مگر تجھے

شیطان نہیں چھوڑتے ۔ کہا: تو میں شریک غالب کے ساتھ ہوں، اسی ناپاک شناعت کے رد کی طرف مولی علی نے اشارہ فرمایا، کہ وہ نہ چاہے تو کیا کوئی زبردستی اسکی معصیت کرے گا؟ باقی رہا اس مجوسی کا عذر، وہ بعینہ ایسا کہ کوئی بھوکا ہے، بھوک سے دم نکلا جاتا ہے، کھانا سامنے رکھا ہے اور نہیں کھاتا، کہ خدا کا ارادہ نہیں، اس کا ارادہ ہوتا تو میں ضرور کھالیتا۔ اس احمق سے یہی کہا جائے گا کہ خدا کا ارادہ نہ ہونا تو نے کاہے سے جانا؟ اسی سے کہ تو نہیں کھاتا، تو کھانے کا قصد تو کر، دیکھ تو ارادۂ الٰہیہ سے کھانا ہوجائیگا۔ ایسی اوندھی مت اسی کو آتی ہے جس پر موت سوار ہے غرض مولی علی نے یہ تو اسکا فیصلہ فرمایا کہ جو کچھ ہوتا ہے بے ارادہ الٰہیہ نہیں ہوسکتا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۹۷

(۴) سزا اور جزا کیوں

۱۳۴ـ **عن** محمد الباقر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قیل لعلی بن أبی طالب کرم الله تعالی وجهه الکریم:إن ههنا رجلایتکلم فی المشیئة فقال :یا عبدالله! خلقك الله لما شآء أو شئت ،قال : لما شآء ،قال : فیمیتك اذ ا شاء أو اذا شئت ؟ قال: بل اذا شآء، قال : فید خلك حیث شاء أو حیث شئت ؟ قال ،حیث شاء، قال : والله لو قلت غیر هذا لضربت الذی فیه عیناك بسیف، ثم تلا علی ، وما تشاء ون الا ان یشاء الله ،هو اهل التقوی و اهل المغفرة ـ

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۹۸

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مولی علی سے عرض کی گئی: کہ یہاں ایک شخص مشیت میں گفتگو کرتا ہے، مولی علی نے اس سے فرمایا: اے خدا کے بندے! خدا نے تجھے اس لئے پیدا کیا جس لئے اس نے چاہا، یا اس لئے جس لئے تو نے چاہا؟ بولا: جس لئے اس نے چاہا، فرمایا: تجھے جب وہ چاہے بیمار کرتا ہے، یا جب تو چاہے؟ کہا: بلکہ جب وہ چاہے، فرمایا: تجھے اس وقت وفات دے گا جب وہ چاہے یا جب تو چاہے؟ بولا: جب وہ چاہے، فرمایا تو تجھے وہاں بھیجے گا جہاں وہ چاہے یا جہاں تو چاہے؟ بولا: جہاں وہ چاہے، فرمایا: خدا کی قسم! تو اسکے سوا کچھ اور کہتا تو یہ جس میں تیری آنکھیں ہیں یعنی تیرا سر تلوار سے مار دیتا۔

۱۳۴ـ　کنز العمال للمتقی، ۱۵۵۹، ۱/ ۳۴۴

پھر مولی علی نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی ۔اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ اللہ چاہے ۔ وہ تقوی کا مستحق اور گناہ عفو فرمانے والا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خلاصہ یہ کہ جو چاہا کیا، اور جو چاہے گا کریگا۔ بناتے وقت تجھ سے مشورہ نہ لیا تھا، بھیجتے وقت بھی نہ لیگا۔ تمام عالم اسکی ملک ہے اور مالک سے دربارۂ ملک سوال نہیں ہوسکتا۔

ابن عساکر نے حارث ہمدانی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے آکر امیر المؤمنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کی: یا امیر المؤمنین ! مجھے مسئلہ تقدیر سے خبر دیجئے ، فرمایا: تاریک راستہ ہے اس میں نہ چل ، عرض کی: یا امیر المؤمنین ! مجھے خبر دیجئے ، فرمایا: گہرا سمندر ہے اس میں قدم نہ رکھ۔ عرض کی: یا امیر المؤمنین مجھے خبر دیجئے ۔ فرمایا: اللہ کا راز ہے تجھ پر پوشیدہ ہے اسے نہ کھول۔ عرض کی: یا امیر المؤمنین ! مجھے خبر دیجئے ، فرمایا:

ان الله خلقك كما شاء او كما شئت ۔ اللہ نے تجھے جیسا اس نے چاہا بنایا، یا جیسا تو نے چاہا؟ عرض کی: جیسا اس نے چاہا، فرمایا:

فيستعملك كما شاء او كما شئت ، تو تجھ سے کام ویسا لے گا جیسا کہ وہ چاہے، یا جیسا تو چاہے؟ عرض کی: جیسا وہ چاہے، فرمایا:

فيبعثك يوم القيامة كما شاء او كما شئت؟ تجھے قیامت کے دن جس طرح وہ چاہے اٹھائے گا، یا جس طرح تو چاہے؟ کہا جس طرح وہ چاہے، فرمایا:

ايها السائل! تقول : لاحول ولا قوة الابمن۔ اے سائل ! تو کہتا ہے: کہ نہ طاقت ہے نہ قوت ہے مگر کس کی ذات سے؟ کہا: اللہ علی عظیم کی ذات سے، فرمایا: تو اس کی تفسیر جانتا ہے؟ عرض کی: امیر المؤمنین کو جو علم اللہ نے دیا ہے اس سے مجھے تعلیم فرمائیں، فرمایا:

ان تفسيرها لا يقدر على طاعة الله و لايكون قوة معصية الله فى الامرين جميعا الابالله ۔ اسکی تفسیر یہ ہے کہ نہ طاعت کی طاقت ، نہ معصیت کی قوت، دونوں اللہ ہی کے دئے سے ہیں۔ پھر فرمایا:

ايها السائل! الك مع الله مشية او دون الله مشية ؟ فان قلت ان لك دون الله مشية ،فقد اكتفيت بها عن مشية الله و ان زعمت ان لك فوق الله مشيئة فقد

ادعیت مع اللہ شر کا فی مشیتہ۔

اے سائل! تجھے خدا کے ساتھ اپنے کام کا اختیار ہے یا، بے خدا کے؟ اگر تو کہے کہ بے خدا کے تجھے اختیار حاصل ہے، تو تو نے ارادۂ الٰہیہ کی کچھ حاجت نہ رکھی جو چاہے خود اپنے ارادے سے کریگا، خدا چاہے یا نہ چاہے۔ اور یہ سمجھے کہ خدا سے اوپر تجھے اختیار حاصل ہے، تو تو نے اللہ کے ارادے میں اپنے شریک ہونے کا دعوی کیا۔ پھر فرمایا: ایہا السائل! ان اللہ یشج ویداوی، فمنہ الداء و منہ الدواء، اعقلت عن اللہ امرہ۔

اے سائل! بے شک اللہ زخم پہونچاتا ہے اور اللہ ہی دوا دیتا ہے۔ تو اسی سے مرض ہے اور اسی سے دوا۔ کیوں تو نے اب تو اللہ کا حکم سمجھ لیا، اس نے عرض کی: ہاں، حاضرین سے فرمایا:

الآن اسلم اخوکم فقوموا و صافحوا

اب تمہارا یہ بھائی مسلمان ہوا۔ کھڑے ہو اس سے مصافحہ کرو۔ پھر فرمایا:

ان رجلا من القدریۃ لاخذت برقبۃ ثم ازال اجوئہا حتی اقطعہا فانہم یہود ہذہ الا مۃ و نصاراہا و مجوسہا۔

اگر میرے پاس کوئی شخص ہو جو انسان کو اپنے افعال کا خالق جانتا اور تقدیر الٰہی سے وقوع طاعت و معصیت کا انکار کرتا ہو تو میں اس کی گردن پکڑ کر دبوچتا رہوں گا یہاں تک کہ الگ کاٹ دوں۔ اس لئے کہ وہ اس امت کے یہودی، نصرانی، اور مجوسی ہیں۔

یہودی اس لئے فرمایا کہ ان پر خدا کا عذاب ہے اور یہود مغضوب علیہم ہیں اور نصرانی و مجوسی اس لئے فرمایا کہ نصاری تین خدا مانتے ہیں۔ مجوس یزدان اور اہرمن دو خالق مانتے ہیں۔ یہ بیشمار خالقوں پر ایمان لا رہے ہیں کہ ہر جن وانس کو اپنے اپنے افعال کا خالق گا رہے ہیں۔ و العیاذ باللہ رب العالمین،

یہ اس مسئلہ میں اجمالی کلام ہے۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ کافی ووافی اور صافی وشافی جس سے ہدایت والے ہدایت پائیں گے۔ اور ہدایت اللہ ہی کے ہاتھ۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالیٰ أَعْلَمُ۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۹۹

(۵) تقدیر پر تکیہ کر کے عمل نہ چھوڑیں

۱۳۵۔ **عن** أمير المؤمنين علی کرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی جنازة فأخذ شيئا فجعل ينكت به الأرض، فقال ما منكم من أحد الاو قد كتب مقعده من النار و مقعد ه من الجنة، قالو: يارسول الله! أفلا نتكل علی كتابنا و ندع العمل (زاد فی رواية) فمن كان من أهل السعادة فسيصير الی أهل السعادة ،و من كان من أهل الشقاء فسيصير الی عمل أهل الشقاوة ، قال :اِعملو فكل ميسر لما خلق له ، أما من كان من أهل السعادة فييسر لعمل أهل السعادة، و أمامن كان من أهل الشقاء فييسر لعمل أهل الشقاوة،ثم قرء، فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَ اتَّقٰى وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اَلْاٰيَة ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۷۵

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازہ میں تشریف فرما تھے، آپ نے ایک لکڑی اٹھا کر زمین کریدنا شروع کی، پھر فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا ٹھکانا جہنم اور جنت میں لکھ دیا گیا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! تو کیا ہم اپنی تقدیر پر بھروسہ کر کے عمل کرنا نہ چھوڑ دیں؟ ایک روایت میں ہے، جو نیک لوگوں میں ہے وہ عنقریب نیک لوگوں میں ہو جائے گا اور جو بد بختوں میں ہے وہ ان میں سے ہو جائے گا، فرمایا: عمل کرو کہ ہر ایک کیلئے وہ آسان ہے جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے، تو جو نیک بخت ہے اس کیلئے نیک بختوں کا کام آسان ہو جاتا ہے۔ اور جو بد بخت ہے اس کیلئے بد بختوں کا عمل آسان ہو جاتا ہے۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

۱۳۵۔ الجامع الصحيح للبخاری ۷۳۷/۲ ☆ الصحيح لمسلم ، القدر ، ۳۳۳/۲
الجامع للترمذی، القدر ۲/ ۳٦ ☆ السنن لابی داؤد ، السنة ١٦ ، القدر ، ٦٤٥/۲
المعجم الكبير للطبرانی، ٤/ ۲۸۰ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۱۹۷/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۷۰۸/۸ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۱۱۰/۱۱
التفسير للبغوی، ۲۵۳/۳ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۳۹/٦
كنز العمال للمتقی، ۱۵۵۲، ۳٤۲/۱ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ۸/٦

تو وہ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا، اللہ تعالیٰ سے ڈرا، اور اچھی طرح تصدیق کی۔الآیہ۔

(۶) تدبیر تقدیر سے ہے

۱۳۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلدَّوَاءُ مِنَ الْقَدْرِ یَنْفَعُ مَنْ یَّشَاءُ لِمَا یَشَاءُ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دواء خود بھی تقدیر سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے جس دوا سے چاہے نفع پہونچا دیتا ہے۔

۱۳۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال :اِن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ خرج الی الشام حتی اذا کان بسرغ لقیہ اُمراء الأجناد أبو عبیدة بن الجراح و أصحابہ فأخبرہ أن الوباء قد وقع بالشام، قال عبد اللہ بن عباس : فقال عمر : اُدع لی المھاجرین الأولین فدعاھم فاستشارھم و أخبرھم أن الوباء قد وقع بالشام، فاختلفوا فقال بعضھم: قد خرجت لأمر و لانری أن ترجع عنہ ـو قال بعضھم: معك بقیة الناس و أصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لا نری أن تقدمھم علی ھذا الوباء ، فقال : ارتفعوا عنی، ثم قال: اُدع لی الأنصار فدعوتھم فاستشارھم فسلکوا سبیل المھاجرین و اختلفوا کاختلافھم، فقال: ارتفعوا عنی، ثم قال: اُدع من کان ھھنا من مشیخة قریش من مھاجرة الفتح، فدعوتھم فلم یختلف منھم علیہ رجلان فقالوا: نری أن ترجع بالناس و لا تقدمھم علی ھذا الوباء ، فنادی عمر فی الناس اِنی مصبح علی ظھر فاصبحوا علیہ ، قال أبوعبیدة : أفرارا من قدر اللہ؟ فقال عمر : لو غیرك قالھا یاأباعبیدة! ، نعم ،نفرمن قدر اللہ الی قدر اللہ ، أ رأیت لو کان لك اِبل ، ھبطت وادیا لہ عدوتان، اِحداھماخصبة والاخری جدبة، ألیس اِن رعیت الخصبة رعیتھا بقدر اللہ ، و اِن

۱۳۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۳۱/۱۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸۵/۵
کنز العمال للمتقی، ۲۸۰۸۱ ، ۵/۱۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۱/۲
۱۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، الطب ، ۸۵۳/۲ ☆ الصحیح لمسلم ، السلام ، ۲۲۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۰۳/۵ ☆

رعيت الجدبة رعيتها بقدر الله ، قال : فجاء عبد الرحمن بن عوف و كان متغيبا في بعض حاجته فقال : اِن عندي في هذا علما ، سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِأَرْضٍ فَلَا تُقَدِّمُوا عَلَيْهِ وَ اِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَ أَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًامِنْهُ قَالَ: فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ وَ انْصَرَفَ ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ جب بقصد شام وادی تبوک میں قریہ سرغ تک پہونچے تو سرداران لشکر ابو عبیدۃ بن الجراح، خالد بن ولید، اور عمرو بن العاص وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم انہیں ملے اور خبر دی کہ شام میں وبا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ چنانچہ انہیں بلا کر لایا گیا۔ آپ نے ان سے مشورہ لیا اور بتایا کہ سرزمین شام میں وبا ہے۔ یہ سن کر لوگوں میں اختلاف واقع ہو گیا۔ بعض حضرات کا کہنا تھا: کہ ہم ایک کام کیلئے نکلے ہیں اور اسے انجام دیئے بغیر لوٹنا مناسب نہیں جبکہ بعض حضرات کی رائے یہ تھی کہ آپ کے ساتھ منتخب افراد اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں۔ لہذا مناسب نہیں کہ اس وبا کی طرف پیش قدمی کی جائے، آپ نے فرمایا: میرے پاس سے چلے جاؤ، پھر فرمایا: انصار کو بلاؤ، میں انہیں بلا کر لایا۔ چنانچہ آپ نے ان سے مشورہ کیا تو وہ بھی مہاجرین کے راستہ پر چلے، ان میں بھی اسی طرح اختلاف ہو گیا جس طرح مہاجرین میں ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر فرمایا: میرے لئے ان اکابر قریش کو بلاؤ جنہوں نے فتح مکہ کیلئے ہجرت کی، انہیں بلایا گیا تو ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہ کیا، بلکہ متفقہ طور پر کہا: کہ ہماری رائے میں لوگوں کو لے کر لوٹنا چاہیئے اور اس بلا کی طرف پیش قدمی کرنا صحیح نہیں۔ چنانچہ امیر المؤمنین نے منادی کرادی کہ کل میں واپسی کیلئے سوار ہو جاؤنگا۔ حضرت ابو عبیدہ نے کہا: کیا خدا کی تقدیر سے بھاگ رہے ہیں؟ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: کاش تمہارے سوا یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی۔ (یعنی تمہارے علم وفضل سے یہ بعید ہے) ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگ رہے ہیں، بھلا بتاؤ تو تمہارے پاس کچھ اونٹ

ہوں، انہیں لیکر کسی وادی میں اترو جس کے دو کنارے ہوں، ایک سرسبز دوسرا خشک، تو کیا یہ بات نہیں ہے کہ تم شاداب میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے، اور خشک میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں: اتنے میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ تشریف لے آئے جو اپنی کسی ضرورت سے تشریف لے گئے تھے۔ارشاد فرمایا: مجھے اس سلسلہ میں ایک حدیث یاد ہے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی، کہ جب تم کسی جگہ وبائی بیماری طاعون وغیرہ کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ، اور جہاں تم ہو وہاں ہی وبا آجائے تو پھر وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔راوی کہتے ہیں: یہ حدیث سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور واپس تشریف لائے۔ ۱۲ام

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی ہاں کہ سب کچھ تقدیر سے ہے پھر آدمی خشک جنگل چھوڑ کر ہرا بھرا چرائی کیلئے اختیار کرتا ہے۔اس سے تقدیر الہی سے بچنا لازم نہیں آتا۔یونہی ہمارا اس زمین میں نہ جانا جس میں وبا پھیلی ہے۔ یہ بھی تقدیر سے فرار نہیں۔پس ثابت ہوا کہ تدبیر ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ صلاح نیت کے ساتھ عین توکل ہے۔

ہاں بیشک یہ ممنوع ومذموم ہے کہ آدمی ہمہ تن تدبیر میں منہمک ہو جائے اور اسکی درستی میں جا وبے جا، نیک وبد، حلال وحرام کا خیال نہ رکھے۔ یہ بات بیشک اسی سے صادر ہوگی جو تقدیر کو بھول کر تدبیر پر اعتماد کر بیٹھا، شیطان اسے ابھارتا ہے کہ اگر یہ بن پڑی جب تو کار برآری ہے ورنہ مایوسی وناکامی، ناچار سب این وآں سے غافل ہو کر اسکی تحصیل میں لہو پانی کر دیتا ہے۔اور ذلت وخواری، خوشامد وچاپلوسی، مکرودغابازی جس طرح بن پڑے اسکی راہ لیتا ہے حالانکہ اس حرص سے کچھ نہ ہوگا۔ ہونا وہی ہے جو قسمت میں لکھا ہے۔اگر یہ علو ہمت، صدق نیت، پاس عزت، اور لحاظ شریعت ہاتھ سے نہ دیتا رزق کو اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ لیا جب بھی پہونچتا۔اسکی طمع نے آپ اسکے پاؤں میں تیشہ مارا اور حرص وگناہ کی شامت نے خسرا لد نیا و الآخرۃ کا مصداق بنایا۔اور اگر بالفرض آبرو کھو کر گنہگار ہو کر دو پیسہ پائے بھی تو ایسے مال پر ہزار تف، بئس المطاعم حین الذل تکسبها ÷ القدر منتصب و القدر مخفوض

بری خوراک ہے وہ جسے ذلت کی حالت میں حاصل کرو۔ اور اس کہاوت کی مصداق کہ ’’ہانڈی تو چڑھ گئی لیکن عزت گھٹ گئی‘‘ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۴

(۷) تقدیر کا منکر ملعون ہے

۱۳۸۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالی عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَ كُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٌ، أَلزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ ، وَ الْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللّٰهِ ،وَ الْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبْرُوْتِ فَيُعِزُّ بِذٰلِكَ مَنْ أَذَلَّ اللّٰهُ وَ يُذِلُّ مَنْ أَعَزَّ اللّٰهُ، وَ الْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ ، وَ الْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ، وَ التَّارِكُ لِسُنَّتِي ۔ شمائم العنبر ص ۱۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھ لوگوں پر میری لعنت کہ اللہ تعالی نے ان پر لعنت فرمائی اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اللہ تعالی کی کتاب میں اپنی رائے سے بڑھانے والا، تقدیر کو جھٹلانے والا، اپنی طاقت وقوت کے بل بوتے پر ذلیلوں کو معزز رکھنے والا، شریفوں کو ذلیل کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی محرمات کو حلال سمجھنے والا، میرے اہلبیت کے بارے میں جن چیزوں کو اللہ تعالی نے حرام کیا ان کو حلال سمجھنے والا، اور میری سنت مؤکدہ کو ہلکا سمجھ کر چھوڑنے والا۔۱۲ م

۱۳۸۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۷۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۸۶

۱۰۔ گناہ صغیرہ وکبیرہ

(۱) گناہ صغیرہ وکبیرہ کی پہچان

۱۳۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَا صَغِیُرَةَ مَعَ الُاِصُرَارِ وَلَا کَبِیُرَةَ مَعَ الُاِسُتِغُفَارِ۔

فتاویٰ رضویہ ۹/ ۲۵۸

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی گناہ بار بار کرنے سے صغیرہ نہیں رہتا اور کوئی گناہ توبہ کے بعد کبیرہ نہیں رہتا۔ ۱۲م

(۲) جھوٹی گواہی گناہ کبیرہ ہے

۱۴۰ ۔ **عن** خریم بن فاتك الأسدی قال: صلی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم الصبح فلما اانصرف قام قائما فقال: عُدِلَتُ شَهَادَةُ الزُّوُرِ بِالُاِشُرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الُآیَةِ وَاجُتَنِبُوُا قَوُلَ الزُّوُرِ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَیُرَ مُشُرِکِیُنَ بِه۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۱۳۴

حضرت خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو تشریف فرما ہوکر ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے۔ یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔ پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی، جھوٹے قول سے دور رہو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اسکا کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوئے۔ ۱۲م

۱۴۱۔ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه أن رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قال: أَلَا أُخُبِرُکُمُ بِأَکُبَرِ الُکَبَائِرِ ، قالوا : بلیٰ ، یا رسول الله ،قال: اَلُاِشُرَاكُ

۱۳۹۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲/۲۰۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۵۷۰
کشف الخفا للعجلونی، ۲/ ۵۰۸ ☆ الدرراالمنتثرة للسیوطی، ۱۸۰
۱۴۰۔ السنن لا بن ماجة ، الشهادة ۱/ ۱۷۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۱۲۱
۱۴۱۔الجامع للترمذی ، الشهادات ۲/ ۵۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۱۲۱

بِاللّٰہِ، وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ، وَشَھَادَۃُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ ، قال: فما زال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقولها حتی قلنا:لیته سکت ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے گناہ کے بارے میں نہ بتادوں، صحابۂ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیوں نہیں .سرکار نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک، والدین کی نافرمانی،اور جھوٹی گواہی یا جھوٹی بات بڑے بڑے گناہ ہیں۔راوی کہتے ہیں: سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح مسلسل فرماتے رہے یہاں تک کہ (خوف زدہ ہوکر) ہم کہنے لگے: کاش سرکار خاموش ہوجاتے۔　　فتاویٰ رضویہ ۱۳۴/۵

(۳) جھوٹا گواہ جہنمی ہے

۱۴۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهماقال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَنْ تَزُوْلَ قَدَ مَاشَاھِدِ الزُّوْرِ حَتّٰی یُوْجِبَ لَہُ النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی دینے والا اپنے پاؤں ہٹانے نہیں پاتا کہ اللہ تعالیٰ اسکے لئے جہنم واجب کردیتا ہے۔　　فتاویٰ رضویہ ۱۳۴/۵

(۴) گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے

۱۴۳۔ **عن** النواس بن سمعان الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَلْاِثْمُ مَاحَاکَ فِی صَدْرِکَ۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۹۶/۹

۱۴۲۔السنن لا بن ماجة " الشهادة "　۱/ ۱۷۳ ☆　الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۲۲۲

۱۴۳۔المستدرك للحاكم " البیوع،　۲/ ۱۴ ☆

(۵) ارتکاب کبائر سے ایمان نہیں جاتا

١٤٤ـ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَامِنُ عَبُدٍ قَالَ : لَا اِلَهَ اِلّا اللّٰهُ ، ثُمَّ مَاتَ عَلیٰ ذٰلِكَ اِلّا دَخَلَ الُجَنَّةَ ، قُلُتُ : وَاِنُ زَنیٰ وَاِنُ سَرَقَ ، قال: وان زنی وان سرق ، قلت: و ان زنی و ان سرق ، قال: وان زنی وان سرق ، ثلاثا ثم قال فی الرابعة :عَلیٰ رَغُمِ أنُفِ أبِی ذَرٍّ ، قَال : فخرج أبو ذر وهو یقول : واِن رغم أنف أبی ذر۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۳۶۴

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں جو "لاالہ الا اللہ" پڑھ کر مر جائے مگر جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا: چاہے وہ زنا کرے، چاہے وہ چوری کرے، حضور نے فرمایا: خواہ وہ زنا کرے، خواہ وہ چوری کرے، میں نے عرض کیا: خواہ وہ زنا کرے، خواہ وہ چوری کرے، فرمایا: چاہے وہ زنا کرے، چاہے وہ چوری کرے۔ یہ عرض و معروض تین مرتبہ ہوا۔ چوتھی بار میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوذر کی ناک غبار آلود ہونے پر (یعنی خواہ ابوذر کو یہ بات ناپسند ہو لیکن ہے ایسا ہی)۔ حضرت ابوذر غفاری جب بارگاہ رسالت سے واپس تشریف لائے تو کہہ رہے تھے: اگرچہ ابوذر کی ناک غبار آلود ہی کیوں نہ ہو۔ ۱۲م

١٤٥ـ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ثَلاثٌ مِّنُ أصُلِ الِایُمَان : ألُكَفُّ عَمَّنُ قَالَ "لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ"، وَلَا نُكَفِّرُهٗ بِذَنُبٍ ، وَلَا نُخرِجُهٗ مِنَ الِاسُلَامِ بِعَمَلٍ۔ اظہار الحق الجلی، ۳۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں، جن میں سے ایک بات یہ ہے کہ

١٤٤ـ الجامع الصحیح للبخاری ،اللباس، ٢/ ٧٦٧ ☆ الصحیح لمسلم " الایمان" ١/ ٦٦
المسند لا حمد بن حنبل " ٥/١٦٦ ☆ المسند لا بی عوانه " ١/ ١٩
فتح الباری للعسقلانی ، ١٠/ ٢٨٢ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٢/ ١٧٠
تلخیص المتشابه، ٢/ ١٠٣ ☆
١٤٥ـ السنن لا بی داؤد، الجهاد، ١/ ٣٤٣ ☆ نصب الرایه للزیلعی ، ٣/ ٣٧٧
کنزالعمال للمتقی ،٤٣٢٢٦، ١٥/ ٨١١ ☆

جوشخص کلمہ "لااله الا الله محمد رسول الله،، کہےاسکے بارے میں زبان کوروکو۔ہم کسی کوکسی گناہ کی وجہ سے کافرنہیں کہیں گے۔اورنہ کسی کوکسی عمل کی وجہ سے خارج کریں گے۔

﴿۱﴾ امام احمدرضامحدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث ان احادیث میں سے ہے کہ جن میں کلمہ ذکر ہے لیکن مراد وہی تصدیق جمیع ضروریات دین ہے۔

(۶) گناہ سے دل سیاہ ہوجاتا ہے

۱٤٦۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نَكَتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَآءُ، فَاِنْ هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صَقَلَ قَلْبُهُ وَاِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى تَعْلُوَ عَلٰى قَلْبِهِ وَهُوَ" ألرّانُ" الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى "كَلَّابَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ مَاكَانُوا يَكْسِبُوْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اسکے دل میں ایک سیاہ دھبہ پڑجاتا ہے۔پس اگروہ اس سے جدا ہوگیا اورتوبہ استغفار کی تواسکے دل پرصیقل ہوجاتی ہے۔اوراگردوبارہ کیا تو اورسیاہی بڑھتی ہے یہاں تک کہ اس کے دل پرچڑھ جاتی ہے۔اوریہی وہ زنگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکرفرمایا کہ یوں نہیں بلکہ زنگ چڑھادی ہے انکے دلوں پران گناہوں کے سبب کہ وہ کرتے تھے۔ فتاویٰ رضویہ ۱۱/ ۳۰۸

(۷) سب کو ہلاک نہ جانو

۱٤٧۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عن قال: قال رسول الله صلی الله تعالی

۱٤٦۔ الترغيب و الترهيب للمنذری ، ۲/ ٤٦٩ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۷/ ۲۲۹
كنزالعمال للمتقی ، ۱۰۱۸۹، ٤/ ۲۱۰ ☆ التفسير للطبری ، ۳۰/ ٦۲
فتح الباری للعسقلانی ، ۸/ ٦۹٦ ☆ التفسير للقرطبی ، ۱۹/ ۲٥۹
الجامع الصغير للسيوطی ، ۱/ ۱۲۷ ☆ السنن لا بن ماجة ، ۲/ ۳۲۳
جمع الجوامع للسيوطی ، ٥٦۹٥ ☆ زاد المسير لا بن الجوزی ، ۹/ ٥٦
۱٤٧۔ الصحيح لمسلم ، البر ، ۲/ ۳۲۹ ☆ السنن لا بی داؤد ، الادب ، ۲/ ٦۸۰
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۲۷۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ۱/ ٤۸
شرح السنة للبغوی ، ۱۳/ ۱٤٤ ☆ الادب المفرد للبخاری ، ۷٥۹

علیه وسلم :اِذَا سَمِعۡتَ الرَّجُلَ يَقُولُ: هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهۡلَكُهُمۡ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تو کسی کو یوں کہتے سنے کہ لوگ ہلاک ہوگئے تو وہ ان سب سے ہلاک ہونے والا ہے۔　　فتاوی رضویہ ۳/۲۹۹

۱۴۸ ـ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلذَّنۡبُ شُئُومٌ عَلیٰ غَيۡرِ فَاعِلِهٖ اِنۡ عَيَّرَهٗ اِبۡتَلیٰ وَ اِنِ اغۡتَابَهٗ اَثِمَ وَ اِنۡ رَضِیَ بِهٖ شَارَكَهٗ۔

حضرت انس بن ملک رضی اللہ تعالی عنہ سے رایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ: گناہ تو ایک شخص کرتا ہے لیکن اسکاوبال دوسروں پر بھی پڑتا ہے۔اگر اسکو عار دلائے گا تو یہ بھی اس میں مبتلاء ہوگا۔اور اگر غیبت کریگا تو گنہگار ہوگا۔اور اگر راضی ہوگا تو شریک گناہ ہے۔　　فتاوی رضویہ ۵/۲۸۱

(۸) لواطت گناہ کبیرہ ہے

۱۴۹ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: مَلۡعُونٌ مَنۡ يَّعۡمَلُ عَمَلَ قَوۡمِ لُوطٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ملعون ہے جو قوم لوط کا کام کرے۔　فتاوی رضویہ ۳/۱۹۰

(۹) مدح فاسق حرام ہے

۱۵۰ ـ **عن** أنس بن ما لك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِذَا مُدِحَ الۡفَاسِقُ غَضَبَ الرَّبُّ وَ اهۡتَزَّ لِذٰلِكَ الۡعَرۡشُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۱۴۸ ـ مسند الفردوس للديلمی ، ۲/ ۲۴۹ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲۶۵
۱۴۹ ـ الجامع الصغير للسيوطی ، ۲/ ۵۰۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۲/ ۲۷۲
المسند لا حمد بن حمنل ، ۱/ ۲۱۷ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری ، ۳/ ۲۸۶
۱۵۰ ـ الجامع الصغير للسيوطی، / ۵۹ ☆ تاريخ دمشق لا بن عساكر، ۶/ ۴۰
اتحاف السادة للزبيدی ، ۷/ ۵۷۱ ☆ السلسلة الضعيفة للالبانی ، ۵۹۵

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور اسکے سبب عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔　فتاوی رضویہ ۳/۲۹۳

(۱۰)مؤمن پر لعن طعن حرام ہے

۱۵۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :لَيۡسَ الۡمُؤمِنُ بِالطِّعَانِ وَلَاالّلِعَانِ وَلَاالۡفَاحِشِ وَلَا الۡبَذِیُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان نہیں ہوتا طعن کرنے والا۔ بہت لعنت کرنے والا۔ بے حیا۔ فحش گو۔

(۱۱)ایذائے مؤمن حرام ہے

۱۵۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنۡ آذٰی مُسۡلِمًا فَقَدۡ آذٰنِی وَمَنۡ آذٰنِی فَقَدۡ آذَی اللّٰهَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔　فتاوی رضویہ ۵/۸۹۲

(۱۲)مسلمان کی جان ومال حرام

۱۵۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال :رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : كُلُّ الۡمُسۡلِمِ عَلَی الۡمُسۡلِمِ حَرَامٌ مَالُهٗ وَعِرۡضُهٗ وَدَمُهٗ، حَسۡبُ اِمۡرَءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنۡ يُّحَقِّرَ أخَاهُ الۡمُسۡلِمَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۵۲۔الترغيب والترهيب للمنذری ، ۱/ ۵۰٤ ☆ البداية والنهاية لا بن كثير ، ۷/ ۳٤۷
الحاوی للفتاوی للسیوطی ، ۲/ ۱۰۹ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۲/ ۱۷۹
۱۵۳۔ الجامع للترمزی ، ۲/ ۱۵ ☆ الصحیح لمسلم ، ۲/ ۳۱۷
السنن لابی داؤد ، الادب، ۲/ ٦٦۹ ☆ السنن لابن ماجة ، الفتن ، ۲/ ۲۸۹
الدر المنثور للسیوطی، ۲/ ۱۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۱/ ٤۵
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ٤۹۱ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ۲/ ۳۹۱

وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کا سب کچھ دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ اسکا مال، اسکی آبرو، اسکا خون۔ آدمی کے بد ہونے کو یہ بہت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۱۲

(۱۳) مسلمان کو گالی دینا جائز نہیں

۱۵٤۔ **عن** عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: سَبَابُ الْمُسْلِمِ كَا لْمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینے والا اسکے مانند ہے جو عنقریب ہلاکت میں پڑا چاہتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۹/۱٤۰

(۱٤) مسلمان کا مال لینا بغیر رضا جائز نہیں

۱۵۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ قال: قال رسو ل الله رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَا يَحِلُّ مَالَ اِمْرَءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسِهٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کا مال حلال نہیں مگر اسکی جی کی خوشی سے۔

فتاوی رضویہ ۷/۲۸

(۱۵) کسی سے جبراً کچھ لینا جائز نہیں

۱۵٦۔ **عن** سمرة بن جندب رضی ا لله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم: عَلَى الْيَدِ مَاأَخَذَتْ حَتّٰى تُوَدِّيَهٗ۔

۱۵٤۔مجمع الزوائد للهیثمی،	۸/ ۷۳	☆ الترغیب والترهیب للمنذری،	۳/ ٤٦۷
۱۵۵۔ التمهید لا بن عبد البر،	۱۰/ ۲۳۱	☆ ارواء الغیلیل للالبانی،	۵/ ۲۷۹
۱۵٦۔ الجامع للترمذی، البیوع،	۱/ ۱۵۲	☆ السنن لا بی داؤد، البیوع،	۲/ ۵۰۱
المسند لا حمد بن حنبل،	۵/ ۱۳	☆ السنن لا بن ماجة، الصدقات،	۲/ ۱۷۳
فتح الباری للعسقلانی،	۵/ ۲٤۱	☆ السنن الکبری للبیهقی،	٦/ ۹۰
شرح السنة للبغوی،	۸/ ۲۲٦	☆ تلخیص الجیر لا بن حجر،	۳/ ۵۳
المعجم الکبیر للطبرانی،	۷/ ۲۵۲	☆ نصب الرایة،	۳/ ۳۷٦

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو چیز کسی سے لی اس کوواپس کرناواجب ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۱۰

(۱۶) دھوکہ دینا مذموم ہے

۱۵۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَیُسَ لَنَا مَنُ غَشَّنَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو مسلمانوں کی خیر خواہی کے خلاف معاملہ کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں

فتاوی رضویہ ۷/۹۶

۱۵۸۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَیُسَ مِنَّا مَنُ غَشَّ مُسُلِمًا اَوُ ضَرَّهٗ اَوُ مَاکَرِہَ۔

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہم میں سے نہیں جو کسی مسلمان کی بدخواہی کرے، یا اسے ضرر پہونچائے، یااسے فریب دے۔　　فتاوی رضویہ ۷/۹۶

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احادیث اس باب میں حدتواتر پر ہیں اور خودان امور کی حرمت ضروریات دین سے ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/۹۶

(۱۷) رشوت لینا دینا ناجائز ہے

۱۵۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل الله

۱۵۷۔ الجامع للترمذی ، البیو ع ، ۱/ ۱۵۷ ☆ الصحیح لمسلم ، الایمان ، ۱/ ۷۰
السنن لا بی داؤد ، البیو ع ، ۲/ ۴۸۹ ☆ السنن لا بن ماجة ، التجارات ، ۱/ ۱۶۱
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۵۰ ☆ المستدرك للحاکم ، ۲/ ۹
۱۵۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۴۷۰ ☆
۱۵۹۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۴/ ۱۹۹ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۱/ ۲۸
اتحاف السادة للزبیدی ، ۶/ ۱۶۵ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۳/ ۸

صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلرَّاشِی وَالْمُرْتَشِی فِی النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رشوت دینے اور لینے والے مستحق جہنم ہیں۔

فتاوی رضویہ ۳۰۲/۷

(۱۸) مجرم کو پناہ دینا جائز نہیں

۱۶۰۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰی مُحْدِثًا۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت اس شخص پر ہے جو کسی شرعی مجرم کو پناہ دے۔

فتاوی رضویہ ۱۶۹/۹

(۱۹) اسلام میں ضرر رسانی نہیں

۱۶۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ ، مَنْ ضَارَّ ضَارَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اسلام میں) نہ ضرر ہے اور نہ مضرت پہونچانا۔ جس نے نقصان پہونچایا اللہ تعالیٰ اس کو نقصان میں مبتلا کریگا۔ اور جس نے کسی کو مشقت میں مبتلا کیا اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں ڈالے گا۔

فتاوی رضویہ ۲۹۳/۵

۱۶۰۔ الصحیح لمسلم ، الحج ، ۳ / ۱۶۰ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱ / ۸۱

۱۶۱۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱ / ۳۱۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۶ / ۶۹

المستدرك للحاکم ، ۲ / ۵۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲ / ۸۱

مجمع الزوائد للهیثمی ، ۴ / ۱۱۰ ☆ التمهید لا بن عبد البر ، ۱۰ / ۲۳۰

کنز العمال للمتقی ، ۹۴۹۸ ، ۴ / ۵۹ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۶ / ۳۲۵

ارواء الغلیل للالبانی ، ۳ / ۴۸ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۹ / ۷۶

تاریخ اصفهان لا بی نعیم ، ۱ / ۳۴۴ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۲ / ۵۰۶

(۲۰) کمزور کی مدد نہ کرنا گناہ ہے

١٦٢ ـ عن سهل بن حنيف رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنُ اُذِلَّ عِنُدَهٗ مُؤمِنٌ فَلَمُ يَنُصُرُهٗ وَيَقُدِرُ عَلىٰ أنُ يَّنُصُرَهٗ اَذَلَّهُ اللّٰهُ عَلىَ رُؤُسِ الُاَشُهَادِ يَوُمَ الُقِيَامَةِ ـ　فتاوی رضویہ حصہ اول، ۲۱/۹

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کے پاس مؤمن کی تذلیل کی جائے پھر وہ اسکی مدد پر قادر ہونے کے باوجود اسکی مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے دن بر سر عام رسوا کریگا۔ ۱۲م

(۲۱) حسد ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہوتا

١٦٣ ـ عن أبى هريرة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَايَجُتَمِعُ فِى جَوُفِ عَبُدٍ اَلُاِيُمَانُ وَالُحَسَدُ ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کسی بندے کے دل میں ایمان اور حسد دونوں جمع نہیں ہو سکتے ۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ،حصہ اول، ۲۱/۹

١٦٤ ـ عن أبى هريرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِيَّاكُمُ وَالُحَسَدَ فَاِنَّ الُحَسَدَ يَأكُلُ الُحَسَنَاتِ كَمَاتَأكُلُ النَّارُ الُحَطَبَ اَوُ قَالَ الُعُشُبَ ـ　فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۱/۹

---

١٦٢ ـ المسند لا حمد بن حنبل ، ٣/ ٨٤٧ ☆ المعجم الكبير للطبرانى ، ٦/ ٨٩
مجمع الزوائد للهيثمى ، ٧/ ٢٦٧ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ٧/ ٥٤٤
الجامع الصغير للسيوطى ، ٢/ ٥١٠ ☆

١٦٣ ـ الدر المنثور ، للسيوطى ، ٢/ ١٨٣ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ٣/ ٥٤٦

١٦٤ ـ السنن لا بى داؤد ، الادب ، ٢/ ٢٧٢ ☆ السنن لا بن ماجة ، الزهد ، ٢/ ٣٢٠
اتحاف السادة للزبيدى ، ١/ ٢٩٤ ☆ الدر المنثور للسيوطى ، ٢/ ١٨٢
جمع الجوامع للسيوطى ، ٣٦٦ ☆ التمهيد لا بن عبد البر، ٦/ ١٢٤
التاريخ الكبير للبخارى ، ١/ ٢٧٢ ☆ التفسير للقرطبى ، ٥/ ٢٥١
الدر المنثور للسيوطى ، ٦/ ٤١٩ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ٢/ ٢٢٧
كشف الخفاء للعجلونى ، ١/ ٤٢٦ ☆ الترغئب والترهيب للمنذرى ، ٣/ ٥٤٧

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حسد سے بچو کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو، یا سوکھی گھاس کو۔ ۱۲م

۱۶۵۔ **عن** معاویة بن حیدة رضی الله تعالی عنه قال : قال: رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلْحَسَدُ يُفْسِدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصِّبْرُ الْعَسَلَ ۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حسد ایمان کو ایسا برباد کردیتا ہے جیسے ایلوا شہد کو۔ ۱۲م

(۲۲) عیب لگانے والے مستحق جہنم ہیں

۱۶۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنْ ذَكَرَ امْرَءً بِشَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ لِيُعِيبَهُ بِهِ حَبَسَهُ اللّٰهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَاتِيَ بِنِفَاذِ مَا قَالَ۔　　فتاوی رضویہ ۳/ ۴۷ے

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی کے عیب لگانے کو وہ بات بیان کرے جو اس میں نہیں اللہ تعالیٰ اسے نارجہنم میں قید کریگا۔ یہاں تک کہ اپنے کہے کی سند لائے۔

۱۶۷۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَيُّمَا رَجُلٌ أَشَاعَ عَلٰى رَجُلٍ مُّسْلِمٍ بِكَلِمَةٍ وَهُوَ مِنْهَا بَرِئٌ يُشِيْنُهٗ بِهَا فِي الدُّنْيَا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّذِيْبَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَاتِيَ بِنِفَاذِ مَا قَالَ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کسی شخص نے اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں کوئی بات مشہور کی اور وہ اس سے بری ہے جسکا یہ دنیا میں عیب لگا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ جب تک اپنی اس بات کا ثبوت نہ پیش کرے اسے آتش دوزخ میں پگھلائے۔　　فتاوی رضویہ ۳/ ۴۷ے

۱۶۵۔ اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/ ۵۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۴۲۶
۱۶۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۴/ ۲۱۰ ☆ الترغیب والترهیب للمذزری ، ۳/ ۱۹۹
۱۶۷۔ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/ ۵۱۵ ☆

(۲۳) قتل مومن پر اعانت بدتر گناہ ہے

١٦٨ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی عليه وسلم : مَنْ أَعَانَ عَلیٰ قَتْلِ مُؤمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِیَ اللّٰهَ مَكْتُوبًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ آئِسٌ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان کے قتل پر آدھی بات کہہ کر اعانت کرے اللہ تعالیٰ سے اس حالت پر ملے کہ اسکی پیشانی پر لکھا ہو۔ خدا کی رحمت سے ناامید۔

(۲۴) شیطانی وسوسہ

١٦٩ـ **عن** صفية بنت حيی رضی الله تعا لی عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِی مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ۔

حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان انسان کے خون دوڑنے کی رگوں میں گردش کرتا ہے۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۱۷

١٦٨ـ السنن لا بن ماجة ، ١/ ١٨٨ ☆ السنن الكبری للهيثمی ، ٨/ ٢٢
نصب الراية للزيلعی ، ٤/ ٣٢٦ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ٢/ ٥١٦
كنز العمال للمتقی ، ٣٩٨٩٥، ١٥/ ٢٢ ☆ حلية الاولياء لا بی نعيم ، ٥/ ٧٤
الدر المنثور للسيوطی ، ٢/ ٢٥٥ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ٣/ ٢٩٤
تاريخ اصفهان لا بی نعيم ، ١/ ١٥٢ ☆ المسند للعقبلی ، ٤/ ٣٨٢
تلخيص الحبير لا بن حجر ، ٤/ ١٤ ☆ التفسير للقرطبی، ١/ ١٥٦
الكامل فی الضعفاء لا بن عدی ، ٧/ ٢٧١٥ ☆ مسند الربيع، ٣/ ٣
الموضوعات لا بن الجوزی، ٣/ ١٠٣ ☆
١٦٩ـ المسند لا حمد بن حنبل ، ٦/ ٣٣٧ ☆ السنن للدارمی ، ٢/ ٣٢٠
مشكل الآثار للطحاوی ، ١/ ٢٩ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ٤/ ٢٨٢
زداالمسير لا بن الجوزی، ٩/ ٢٧٨ ☆ التفسير للقرطبی ، ١/ ٣٠١
اتحاف السادة للزبيدی ، ٥/ ٣٠٥ ☆ التفسير لا بن كثير ، ٨/ ٥٥٨
البداية النهاية لا بن كثير، ١/ ٥٩ ☆ تاريخ اصفهان لا بی نعيم ، ٢/ ٢١٢

(۲۵) تصویر حرام ہے

۱۷۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماقال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : كُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ يَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهٗ فِی جَهَنَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مصور جہنم میں ہے۔اللہ تعالیٰ ہر تصویر کے بدلے جواس نے بنائی تھی ایک مخلوق پیدا کریگا کہ وہ جہنم میں اسے عذاب کریگی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۳

۱۷۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک نہایت سخت عذاب روز قیامت تصویر بنانے والوں پر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۳

۱۷۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ: وَ مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِی فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوِ لْيَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوِ لْيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۳

۱۷۰۔ الصحيح لمسلم، اللباس، ۲/۲۰۲ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ۱/۳۰۸
كنز العمال للمتقی ، ۹۳۷۸، ۴/۳۷ ☆ تلخيص الحبير لا بن حجر ، ۳/۱۹۸
الدر المنثور للسيوطی ، ۴/۴۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ۲/۳۹۵

۱۷۱۔ الجامع الصحيح للبخاری ،اللباس، ۲/۸۸۰ ☆ الصحيح لمسلم ، اللباس، ۲/۲۰۱
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/۳۷۵ ☆ البدايه والنهاية لا بن كثير ، ۶/۱۵۴
المعجم الكبير للطبرانی ، ۴/۱۲۹ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۷/۲۶۷
مجمع الزوائد للهيثمی، ۵/۲۳۰ ☆ تاريخ دمشق لا بن عساكر، ۲/۴۱۰
الجامع الصغير للسيوطی ، ۱/۱۳۳ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ۱۰/۱۰۸
الترغيب والترهيب للمنذری ، ۴/۴۳ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۶۱۹۰

۱۷۲۔الجامع الصحيح للبخاری ، اللباس ، ۲/۸۸۰ ☆ الصحيح لمسلم ۔ اللباس ، ۲/۲۰۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: اس سے بڑھ کر ظالم کون جو میرے بنائے ہوئے کی طرح بنانے چلے۔ بھلا کوئی چیونٹی۔ یا گیہوں یا جو کا دانہ تو بنا دے۔

١٧٣ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ الَّذِینَ یَصْنَعُونَ هٰذِهِ الصُّوَرَ یُعَذَّبُونَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یُقَالُ لَهُمْ أَحْیُوا مَاخَلَقْتُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ جو تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن عذاب کئے جائینگے۔ ان سے کہا جائیگا یہ صورتیں جو تم نے بنائیں تھیں ان میں جان ڈالو۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول ۹/۱۴۳

١٧٤ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰی یَنْفَخَ فِیهَا الرُّوحَ وَلَیْسَ بِنَافِخٍ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی تصویر بنائے تو بیشک اللہ تعالیٰ اسے عذاب کریگا یہاں تک کہ اس میں روح پھونکے اور نہ پھونک سکے گا۔

١٧٥ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی

١٧٣ـ الجامع الصحیح للبخاری ،التوحید ،٢/ ١١٢٨ ☆ الصحیح لمسلم ، اللباس ، ٢/ ٢٠١
الجامع الصغیر للسیوطی، ١/ ١٢٨ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ١٠/ ٣٨٣
السنن الکبری للبیهقی ، ٧/ ٢٦٨ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ٤/ ٤١
١٧٤ـ الجامع الصحیح للبخاری ، اللباس،٢/ ٨٨١ ☆ الصحیح لمسلم ، اللباس، ٢/ ٢٠٢
الجامع الصغیر للسیوطی ، ٢/ ٥٣٣ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ٤/ ٤١٦
الترغیب والترهیب للمنذری ٣/ ٤٣٨ ☆
١٧٥ـ المسند لا حمد بن حنبل ، ٢/ ٣٣٦ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ٤/ ٤٦
المصنف لا بن ابی مشیبة ، ١٣/ ١٩٠ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ٨/ ٣٣٩
الدر المنثور للسیوطی ، ٤/ ٧٣ ☆ التفسیر للقرطبی ، ١٣/ ٧
کنزالعمال للمتقی ، ٩٣٧١، ٤/ ٣٦ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ٧/ ٣٨١

علیه وسلم : يَخۡرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ لَهٗ عَيۡنَان يَبۡصُرُ بِهِمَا وَاُذۡنَان يَسۡمَعَان وَلِسَانٌ يَنۡطِقُ يَقُوۡلُ اِنِّی وُكِّلۡتُ بِثَلٰثَةٍ، بِمَنۡ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ، وَبِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيۡدٍ وَ بِالۡمُصَوِّرِيۡنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جسکی دو آنکھیں ہونگی دیکھنے والی، اور دو کان سننے والے، ایک زبان کلام کرتی ۔ وہ کہے گی میں تین فرقون پر مسلط کی گئیں ہوں۔ایک جواللہ کا شریک بتائے۔دوسرا ہر ظالم ہٹ دھرم۔تیسرا تصویر بنانے والا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۷۶۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ اَشَدَّ اَهۡلِ النَّارِ عَذَابًا يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ مَنۡ قَتَلَ نَبِيًا اَوۡ قَتَلَهٗ نَبِیٌّ اَوۡاِمَامٌ جَائِرٌ وَهٰؤلَاءِ الۡمُصَوِّرُوۡنَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک روز قیامت سب دوزخیوں میں زیادہ سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کوشہید کیا۔یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل کیا، یا بادشاہ ظالم، یاان تصویر بنانے والوں پر۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۷۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ رَجُلٌ قَتَلَ نَبِيًا اَوۡ قَتَلَهٗ نَبِیٌّ اَوۡ رَجُلٌ يُضِلُّ النَّاسَ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ اَوۡ مُصَوِّرٌ يُصَوِّرُ التَّمَاثِيۡلَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس پر ہوگا جس نے

۱۷۶۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۴۲۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/ ۲۶۶
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۵/ ۲۳۶ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۴/ ۱۲۲
کنزالعمال للمتقی ، ۴۳۸۸۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۶۱۹۵
۱۷۷۔ کنز العمال للمتقی ، ۹۳۶۶، ۴/ ۳۵ ☆
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱/ ۱۸۱ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۱/ ۱۴۶
الدر المنثور للسیوطی ، ۱/ ۷۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/ ۲۶۰

کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل فرمایا۔ یا بادشاہ ظالم یا جو شخص بے علم حاصل کئے لوگوں کو بہکانے لگے اور تصویر ساز پر۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۷۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ مَنۡ قَتَلَ نَبِیًا اَوۡ قَتَلَهٗ نَبِیٌّ اَوۡ قَتَلَهٗ اَحدُ وَالِدَیۡهِ وَالۡمُصَوِّرُوۡ نَ وَعَالِمٌ لَمۡ یَنۡتَفِعُ بِعِلۡمِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روز قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہے جو کسی نبی کو شہید کرے یا کوئی نبی جہاد میں اسے قتل فرمائے۔ یا جو اپنے ماں باپ میں سے کسی کو قتل کرے اور تصویر بنانے والے اور وہ عالم جو علم پڑھکر گمراہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۷۹۔**عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قدم رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم من سفر و سترت سهوة لی بقرام فیه تماثیل، فلما رأه رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم تلون وجهه وقال یا عائشة! أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنۡدَ اللّٰهِ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ الَّذِیۡنَ یُضَاهُوۡنَ بِخَلۡقِ اللّٰهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے۔ میں نے دروازہ پر ایک تصویر دار پردہ لٹکا دیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپکے چہرۂ اقدس کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگا ہ میں سب سے زیادہ سخت عذاب ان مصوروں پر ہے جو خدا کے بنائے ہوئے کی نقل کرتے ہیں۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۷۸۔ المسند للعقیلی، ۳/ ۱۲٤ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱/ ۳٤۸

کنز العمال للمتقی، ۲۹۰۹۹، ۱۰/۲۰۸ ☆ لسان المیزان لا بن حجر، ٤/ ۳٦٤

۱۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، اللباس، ۲/ ۸۸۰ ☆ الصحیح لمسلم، اللباس، ۲/ ۲۰۱

(۲۶) جہاں تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں آتے

۱۸۰۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قدم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من سفر وقد سترت سهوة لى بقرام فيه تماثيل، فلما رأه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قام على الباب ولم يدخل فعرفت فى وجهه الكراهية فقلت: يا رسول الله! اتوب الى الله والىٰ رسوله ماذا اذنبت؟ فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّ أَصۡحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُمۡ: أَحۡيُوا مَاخَلَقۡتُمۡ ،وَقَالَ :اِنَّ الۡبُيۡتَ الَّذِى فِيۡهِ الصُّوَرُ لَاتَدۡخُلُهٗ الۡمَلآئِكَةُ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۴/۹

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اسے ملاحظہ فرمایا تو دروازہ پر ہی رک گئے اور اندر تشریف نہیں لائے۔ میں نے آپکے چہرۂ اقدس میں ناگواری کے اثرات دیکھکر عرض کیا: یارسول اللہ! میں اللہ ورسول کے حضور توبہ کرتی ہوں۔ مجھ سے کیا گناہ ہوا؟ ارشاد فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تصویریں بنانے والے قیامت کے دن سخت عذاب میں ہونگے پھر ان سے کہا جائیگا انکو زندہ کرو جن کو تمنے بنایا تھا۔ اور ارشاد فرمایا۔ جس گھر میں تصویر ہو رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ ۱۲م

۱۸۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنهاقالت: قدم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من سفر وقد سترت سهوة لى بقرام فيه تماثيل فلما رأه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم تناول الستر فهتكه وقال: مِنۡ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ الَّذِيۡنَ يُصَوِّرُوۡنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے۔ میں نے دروازہ پر ایک پردہ لٹکالیا

۱۸۰۔ الجامع الصحيح للبخارى ، اللباس ، ۲/ ۸۸۱ ☆ الصحيح لمسلم ، اللباس ، ۲/ ۲۰۱

۱۸۱۔ الجامع الصحيح للبخارى ، اللباس ، ۲/ ۸۸۰ ☆ الصحيح لمسلم ، اللباس ، ۲/ ۲۰۱

تھا جس میں تصویریں تھیں۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اسے دیکھا تو ہاتھ میں لیکر پھاڑ ڈالا اور ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سخت ترین عذاب میں تصویر بنانے والے ہونگے
فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۸۲۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : أَتَانِی جِبْرِیْلُ اَمِیْنُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ لِی : مُرْ بِرَاسِ التَّمَاثِیْلِ یُقْطَعُ فَتَصِیْرُ کَھَیْأَۃِ الشَّجَرَۃِ أمَرَ بِالسَّتْرِ فَیُقْطَعُ فَیُجْعَلُ وِسَادَتَیْنِ مَنْبُوْذَتَیْنِ تُوْطَئَانِ ھٰذَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضور صورتوں کے بارے میں حکم دیں کہ انکے سر کاٹ دئے جائیں کہ پیڑ کی طرح رہ جائیں۔اور تصویردار پردہ کیلئے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈالکر پاؤں سے روندی جائیں۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۸۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ قَالَ لِی: اِنَّا لَانَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَلَا صُوْرَۃٌ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام نے مجھ سے عرض کیا: ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

وفی الباب عن ام المؤمنین الصدیقۃ ‘وعن ام المؤمنین میمونۃ وعن اسامۃ بن زید رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم۔

۱۸۴۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللّٰہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال :قال رسول اللّٰہ

۱۸۲۔ الجامع للترمذی الادب، ۲/ ۱۰۴ ☆ السنن لا بی داؤد، اللباس، ۲/ ۵۷۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۳۰۵ ☆

۱۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، مغازی، ۲/ ۵۷۰ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۸۰

۱۸۴۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۸۵ ☆ السنن لا بن ماجۃ، ۲/ ۲۶۸

صلى الله تعالى عليه وسلم :اِنَّ جبرَئِيلَ عَليهِ الصَّلاةُ والسَّلامُ قَالَ لِی:اِنَّها ثَلٰثٌ لَمْ يَلَجْ مَلِكٌ مَادَامَ فِيها وَاحِدٌ مِنهَا كَلُبٌ اَوْجَنَابَةٌ اَوْصُورَةُ رُوحٍ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے حضرت جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کیا: تین چیزیں ہیں کہ جب تک ان تین سے ایک بھی گھر میں ہوگی کوئی فرشتہ رحمت وبرکت کا اس گھر میں داخل نہ ہوگا، کتا، یاجنب یا جاندار کی تصویر۔ **فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴**

۱۸۵۔ **عن** أبى طلحة رضى الله تعالىٰ عنه قال:قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَاتَدْخُلُ الْمَلائِكَةُ بَيْتًافِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ ۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

و فى الباب عن ابن عباس ، وعن ام المؤمنين ميمونة ، عن ام المؤمنين الصديقة ، وعن ابى هريرة ، عن امير المؤمنين على ، وعن ابى سعيد الخدرى، و عن اسامة بن زيد ، وعن ابى ايوب الانصارى رضى الله تعالىٰ عنهم،

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

۱۸۶۔ **عن** أمير المؤمنين على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : صنعت طعاما فدعوت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فجاء فرأى تصاوير فرجع فقلت : يارسول الله ! مارجعك بأبى وأمى ، قال : اِنَّ فِي الْبَيْتِ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيْرُ وَاِنَّ الْمَلائِكَةَ لَاتَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيْرُ۔ **فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵**

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے

۱۸۵۔ الجامع الصحيح للبخارى ، بدء الخلق، ۱/ ۴۵۸ ☆ الصحيح لمسلم ، اللباس ، ۲/ ۲۰۰
الجامع للترمذى ، الادب، ۲/ ۱۰۳ ☆ السنن لا بن ماجة ، اللباس ، ۲/ ۲۶۸
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۹۰ ☆ المعجم الكبير للطبرانى ، ۴/ ۱۴۴
الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۴/ ۴۵ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، ۷/ ۳۱۵
البداية والنهاية لا بن كثير، ۱/ ۵۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ۔ ۴/ ۴۴
۱۸۶۔ السنن لا بن ماجة ، الاطعمة ، ۲/ ۲۴۹ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ، ۱/ ۱۳۰

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی۔ حضور تشریف لائے لیکن تصویریں دیکھ کر واپس تشریف لیجانے لگے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر نثار، کس سبب سے حضور واپس ہوئے؟ فرمایا: گھر میں ایک پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔

(۲۷) تصویر کو مٹانا ضروری ہے

۱۸۷۔ **عن** اِم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :اِن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم لم یکن یترك فی بیته شیئا فیه تصالیب الا نقضه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اس کو بے توڑے نہ چھوڑتے۔

۱۸۸۔ **عن** أبی الهیاج الأسدی رضی الله تعالیٰ عنه قا ل : قال لی علی: الا أبعثك علی مابعثنی علیه رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم أن لاتدع صورة الا طمستها ولا قبرامشرفا الا سویته۔

حضرت ابوالھیاج اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مامور فرمایا تھا کہ جو تصاویر دیکھو اسے مٹادو اور جو قبر حد شرع سے اونچی پاؤ اسے حد شرع کے برابر کردو۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلندی قبر میں حد شرع ایک بالشت ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۵/۹

۱۸۹۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: کان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فی جنازة فقال: اَیُّکُمْ یَنْطَلِقُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَلَا یَدَعُ لَهَا وَثَنًا اِلَّا کَسَرَهٗ وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّاهٗ وَلَا صُوْرَةً اِلَّا طَمَسَهَا، وَمَنْ عَادَ اِلٰی صَنْعَةِ شَیْءٍ مِنْ

۱۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، اللباس، ۲/ ۸۸۰ ☆ السنن لا بی داؤد ، اللباس ، ۲/ ۵۷۲
۱۸۸۔ الصحیح لمسلم ، الجنائز ، ۱/ ۳۱۲ ☆
۱۸۹۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۸۷۔ ☆

هٰذَا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ایک جنازہ میں تشریف فرما تھے کہ ارشاد فرمایا: تم میں کون ایسا ہے جو مدینے جا کر ہر بت کو توڑ دے اور ہر قبر کو برابر کردے اور سب تصویریں مٹادے۔ پھر فرمایا: جو یہ ساری چیزیں بنائیگا وہ کفرو انکار کریگا اس چیز کے ساتھ جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان بنظر ایمان دیکھے کہ صحیح وصریح حدیثوں میں اس پر کیسی سخت وعیدیں فرمائی گئیں اور یہ تمام احادیث عام شامل محیط کامل ہیں جن میں اصلا کسی تصویر کسی طریقے کی تخصیص نہیں تو معظمین دین کی تصویروں کو ان احکام خدا ورسول سے خارج گمان کرنا محض باطل وہم عاطل ہے، بلکہ شرع مطہر میں زیادہ شدت عذاب تصاویر کی تعظیم ہی پر ہے۔ اور خود ابتدائے بت پرستی انہیں تصویرات معظمین سے ہوئی۔ قرآن عظیم میں جو پانچ بتوں کا ذکر سورۂ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا:

ود، سواع، یغوث، یعوق، نسر، یہ پانچ بندگان صالحین تھے کہ لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد باغوائے ابلیس لعین ان کی تصویریں بنا کر انکی مجلس میں قائم کیں پھر بعد کی آنے والی نسلوں نے انہیں معبود سمجھ لیا۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

(۲۸) بیت اللہ شریف کی تصاویر مٹائی گئیں

۱۹۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : دخل النبى صلى الله تعالى عليه وسلم البيت فوجد فيه صورة ابراهيم وصورة مريم عليهما الصلوٰة والسلام فقال صلى الله تعالى عليه وسلم: اَمَا لَهُمْ فَقَدْ سَمِعُوا اَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام

۱۹۰۔ الجامع الصحيح للبخارى ، الانبياء ، ۱/ ۴۷۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۴۷۷

اورحضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تصویریں دیکھیں ۔حضور نے ارشادفرمایا: کیا ہوا ان لوگوں کوکہ اس سے پہلےسن رکھا ہے کہ فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جہاں تصویر ہو۔ (پھر بھی بازنہ آئے)۱۲م

۱۹۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: اِن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم لما رأی الصور فی البیت لم یدخل حتی أمر بها فمحیت ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خانۂ کعبہ میں تصویریں دیکھیں تو داخل نہیں ہوئے یہاں تک کہ مٹانے کاحکم دیاتو وہ مٹائی گئیں۔۱۲م

۱۹۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال:اِن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم لما رأ ی الصور فی البیت لم یدخل حتی أخرج صورة اِبراهیم واسمٰعیل علیهما الصلوٰة والسلام ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خانۂ کعبہ میں تصویریں دیکھیں تواس وقت تک داخل نہیں ہوئے جب تک حضرت ابراہیم وحضرت اسمٰعیل علیہماالسلام کی تصاویر نکال نہیں دی گئیں۔۱۲م

۱۹۳۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: کان فی الکعبة صور فأمر النبی صلی الله تعالی علیه وسلم عمر بن الخطاب أن یمحوها فبل عمر رضی الله تعالیٰ عنه ثوبا و محاها به فدخلها صلی الله تعالی علیه وسلم وما فیها شیء۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خانۂ کعبہ کے اندر تصاویر مٹانے کا حکم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صادر فرمایا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کپڑا پانی میں بھگوکرانکو مٹادیا پھر حضور داخل

۱۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الانبیاء، ۱/ ٤٧٣ ☆
۱۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، المغازی ، ۲/ ٦١٤ ☆
۱۹۳۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ٣٦٥ ☆

ہوئے تو اس میں کچھ نہ تھا۔

۱۹۴۔ **عن** جابربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: وكان عمرقد ترك صورة ابراهيم فلما دخل صلى الله تعالى عليه وسلم رأها فقال: يَا عُمَرُ ! اَلَمْ آمُرُكَ اَنْ لَا تَدَعْ فِيهَا صُورَةً ثُمَّ رَأى صُورَةَ مَرْيَمَ فَقَالَ:اُمْحُوْا مَافِيهَا مِنَ الصُّوَرِ ، قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا يُصَوِّرُوْنَ مَالَا يَخْلُقُوْنَ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول،۹/۱۴۶

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر چھوڑ دی تھی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داخل ہوئے اور تصویر دیکھی تو فرمایا: اے عمر! کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ کوئی تصویر نہ چھوڑنا۔ پھر حضرت مریم کی تصویر دیکھی۔ تو فرمایا: جو تصویریں بھی ہیں سب کو مٹادو۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو برباد کرے جو ایسی چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جنکو پیدا نہیں کرسکتے۔

۱۹۵۔ **عن** أسامة بن زيد رضی الله تعالیٰ عنهما قال :اِن النبی صلی الله تعالی عليه وسلم دخل الكعبة فامرنی فاتيته بماء فی دلو فجعل يبل الثوب ويضرب به علی الصور و يقول: قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا يُصَوِّرُوْنَ مَالَا يَخْلُقُوْنَ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خانۂ کعبہ میں داخل ہوئے تو مجھے حکم دیا۔ میں ایک ڈول میں پانی لیکر حاضر ہوا تو حضور کپڑا تر کرکے تصویروں کو مٹاتے جاتے اور فرماتے: اللہ تعالیٰ اس قوم کو غارت کرے جس نے ایسی چیزوں کی تصویریں بنائیں جن کو پیدا نہیں کرسکتے۔ ۱۲م

۱۹۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اِن المسلمين تجردوا فی الآزر وأخذوا الدلاء فانجروا علی زمزم يغسلون الكعبة ظهرها وبطنها فلم يدعوا أثرا من المشركين الا محوه وغسلوه۔

۱۹۴۔ المعجم الكبير للطبرانی ، ۱/ ۱۳۰ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۵/ ۱۷۳

التفسير للقرطبی ، ۲/ ۱۱۶ ☆ فتح الباری ، للعسقلانی ، ۸/ ۱۷

۱۹۵ ۔المصنف لا بن ابی شيبة ، ۸/ ۲۹۶ ☆

۱۹۶۔ المصنف لا بن ابی شيبة ، ۸/ ☆

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین چادریں اتار اتار کر امتثال حکم اقدس میں سرگرم ہوئے۔ زمزم شریف سے ڈول کے ڈول بھر کر آئے اور کعبہ کو اندر باہر سے دھویا جاتا۔ یہاں تک کہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹادیئے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۶

(۲۹) تصویر بنانے والے بدترین مخلوق ہیں

۱۹۷۔ **عن** أم المئومنین عائشة الصدیقة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنها قالت: لما اشتکی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ذکر بعض نسائه کنیسة یقال لها ماریه،وکانت أُم سلمة وأُم حبیبة أتتا أرض الحبشة فذکرتا من حسنها وتصاویر فیها، فرفع رأسه فقال: اُولٰٓئِکَ اِذَا مَاتَ فِیهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلیٰ قَبْرِہٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِیهِ تِلْکَ الصُّوَرَ، اُولٰٓئِکَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علالت کے زمانہ میں بعض ازواج مطہرات نے ماریہ نامی ایک کلیسا کا ذکر کرتے ہوئے عرض کیا: کہ اس کا ظاہری بناؤ سنوار بہت خوب ہے اور اس میں تصویریں ہیں، یہ سنکر حضور نے سر اقدس اٹھایا اور فرمایا: ان لوگوں میں جب کسی نیک آدمی کا انتقال ہو جاتا تو اسکی قبر پر مسجد بناتے پھر اس میں تصویریں بناتے، یہ لوگ بدترین مخلوق ہیں۔۱۲م

۱۹۸۔ **عن** أسلم مولیٰ امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال عمربن الخطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه : أنا لاندخل الکنائس التی فیهاهذه الصور۔

حضرت اسلم مولیٰ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم عیسائیوں کے کلیسا میں داخل نہیں ہوتے کہ ان میں یہ تصویریں ہوتی ہیں۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۶

۱۹۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الصلوۃ ،۱/ ۶۲ ☆ الصحیح لمسلم ، المساجد ، ۱/ ۲۰۱

۱۹۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ، صلوۃ، ۱/ ۶۲ ☆

(۳۰) تصویر میں سر ہی اصل ہے

۱۹۹۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: الصورۃ الراس فکل شیء لیس لہ راس فلیس بصورۃ۔　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۴۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سر ہی اصل تصویر ہے تو جس چیز کا سر نہ ہو وہ تصویر نہیں۔۱۲م

۲۰۰۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :اَتَانِی جِبُرَئِیُلُ قَالَ: اَتَیُتُكَ الُبَارِحَةَ فَلَمُ یَمُنَعُنِی اَنُ اَكُونَ دَخَلُتُ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ عَلَی الُبَابِ تَمَاثِیُلُ وَكَانَ فِی الُبَیُتِ قِرَامٌ سِتُرفِیُهِ تَمَاثِیُلِ وَكَانَ فِی الُبَیُتِ كَلُبٌ فَمُرُ بِرأسِ التَّمَاثِیُلِ الَّذِی عَلیٰ بَابِ الُبَیُتِ فَیُقُطَعُ فَیَصِیُرُ كَهَیُأةِ الشَّجَرِ وَمُرُ بِالسَّتُرِ فَلُیُقُطَعُ فَلُیُجُعَلُ وِسَادَتَیُنِ مَنُبُوُذَتَیُنِ تُوُطَئَانِ وَمُرُ بِالُكَلُبِ فَلُیُخُرَجُ فَفَعَلَ رَسُوُلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ۔　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۵۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا: میں گذشتہ رات حاضر ہوا تھا اور مجھے گھر میں داخل ہونے سے ان تصویروں ہی نے باز رکھا جو دروازہ پر تھیں۔ اور گھر میں ایک پردہ پر بھی تصویریں تھیں اور گھر میں ایک کتا بھی تھا۔لہٰذا آپ حکم فرمائیں کہ اس تصویر کا سر کاٹ دیا جائے جو دروازہ پر ہے تا کہ وہ درخت کی شکل پر ہو جائے۔اور پردہ کے بارے میں حکم فرمائیں کہ اسکو کاٹکر دو مسندیں بنالی جائیں تا کہ انکو روندا جاتا رہے۔ نیز کتے کو نکالنے کا حکم فرمادیں۔لہٰذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیگر اعضاء وجہ وراس کے معنی میں نہیں اگرچہ مدار حیات ہونے میں مماثل ہوں کہ چہرہ ہی تصویر جاندار میں اصل ہے۔ ولہٰذا سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کا

۱۹۹۔ شرح معانی الاثار للطحاوی ، ۲/ ۳۶۶ ☆

۲۰۰۔ الجامع للترمذی ، الادب، ۲/ ۱۰۴ ☆ السنن لا بی داؤد اللباس ، ۲/ ۵۷۳

شرح معانی الاثار للطحاوی ، ۲/ ۳۶۵ ☆ السنن للنسائی ، الزینة ، التصاویر ۲/ ۲۵۵

نام تصویر رکھا۔اور شک نہیں کہ فقط چہرہ کو تصویر کہتے اور بنانے والے بار ہا اس پر اختصار کرتے ہیں ملوک نصاری کہ سکہ میں اپنی تصویر چاہتے ہیں اکثر فقط چہرہ تک رکھتے ہیں اور بیشک عامہ مقاصد تصویر چہرہ سے حاصل ہوتے ہیں۔

تصویر میں حیات آپ تو کسی حالت میں نہیں ہوتی۔وہ کسی حال میں جملہ اعضائے مدار حیات کا استیعاب نہیں کرتی عکسی میں تو ظاہر ہے کہ اگر پورے قد کی بھی ہو تو صرف ایک سطح بالا کا عکس لائیگی۔خول میں نصف جسم بھی ہوتا تو عادتا حیات ناممکن ہوتی نہ کہ صرف نصف سطح۔ اور بت میں بھی اندرونی اعضاء مثل دل وجگر وعروق نہیں ہوتے۔اور ڈاکٹری کی ایک خاص تصویر لیجئے جس میں اندر باہر کے رگ وپٹھے تک دکھائے جاتے ہیں تو رگوں میں خون کہاں سے آئیگا۔غرض تصویر کسی طرح استیعاب ما بہ الحیات نہیں ہوسکتی۔فقط فرق حکایت وفہم ناظر کا ہے اور اسکی حکایت محکی عنہ میں حیات کا پتہ دے۔یعنی ناظر یہ سمجھے کہ گویا ذوالتصویر زندہ کو دیکھ رہا ہوں۔تو وہ تصویر ذی روح کی ہے۔اور اگر حکایت حیات نہ کرے ناظر اسکے ملاحظہ سے جانے کہ یہ حی کی صورت نہیں۔میت وبے روح کی ہے تو وہ تصویر غیر ذی روح کی ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۵۰/۹

(۳۱) موضع اہانت میں تصویر کا حکم

۲۰۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم انه رخص فيما كان يوطأ و كره ما كان منصوبا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روندی جانے والی تصویر کو باقی رکھنے کی رخصت عطا فرمائی لیکن لٹکانے والی تصویروں کو ناجائز ہی فرمایا۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۵۳/۹

۲۰۱۔ اس حدیث کا حوالہ نہیں مل سکا۔۱۲م ☆

۱۱۔شعب ایمان

(۱)حقوق اللہ وحقوق العباد

۲۰۲۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :اَلدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ ، فَدِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا وَدِيْوَانٌ لَايَعْبَأُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا ۔ فَامَّا الدِّيْوَانُ الَّذِى لَايَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَاَمَّا الدِّيْوَانُ الَّذِى لَايَعْبَأُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا ظَلَمَ الْعَبْدُ نَفْسَهٗ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ مِنْ صَوْمِ يَوْمٍ تَرَكَ اَوْ صَلٰوةٍ تَرَكَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ ذٰلِكَ اِنْ شَاءَ وَتَجَاوَزَ ، وَاَمَّا الدِّيْوَانُ الَّذِى لَايَتْرُكُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا فَمَظَالِمُ الْعِبَادِ بَيْنَهُمُ الْقِصَاصُ لَا مُحَالَةَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دفتر تین ہیں ۔ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ معاف نہ فرمائیگا ۔اور دوسرے کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں ۔اور تیسرے میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑیگا۔وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ معاف نہ فرمائیگا وہ دفتر کفر ہے۔اور جس کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں وہ بندے کا اپنے رب کے معاملہ میں اپنی جان پر ظلم کرنا ہے کہ کسی دن کا روزہ چھوڑ دیا نماز چھوڑ دی۔اللہ تعالیٰ چاہیگا تو معاف کر دیگا اور درگزر فرمائیگا۔اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑیگا وہ بندوں کے باہم ایک دوسرے پر ظلم ہیں۔انکا بدلہ ضرور ہونا ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۸۷

(۲)مسلمان کامل کی علامت

۲۰۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى

۲۰۲۔ المستدرك للحاكم ، الاهوال ، ٤/ ٥٧٥ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ٦/ ٢٤٠
الجامع الصغير للسيوطى ، ٢/ ٢٦١ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ٨/ ٥٢٩
كنز العمال للمتقى ، ١٠٣١١، ٤/ ٢٣٣ ☆ تاريخ اصفهان لابى نعيم ، ٢/ ٢
۲۰۳۔ الجامع الصحيح للبخارى ، الايمان ، ١/ ٦ ☆ السنن لابى داؤد ، الجهاد ، ١/ ٣٣٦
الجامع للترمذى، الايمان ، ٢/ ٨٧ ☆ الصحيح لمسلم ، الايمان ، ١/ ٤٨

الله تعالى عليه وسلم :أَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَانَهَى اللّٰهُ عَنْهُ ـ فتاوی رضویہ ۴/ ٦٧

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور حقیقی مہاجر وہ ہے جس نے ان تمام چیزوں کو چھوڑ دیا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔۱۲م

(۳) محبت رسول

۲۰۴ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسو ل الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَايُؤْمِنُ أَحَدُ كُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی شخص مسلمان نہیں ہوتا جب تک میں اسے اسکے ماں باپ اولاد اور تمام آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۴۰

(۴) حیا ایمان کا حصہ ہے

۲۰۵ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّ سِتُّوْنَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

---

۲۰۳ الجامع الصغير للسيوطى ، ۲/ ۵۵۱ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۱٦۰
السنن الكبرى للبيهقى ، ۱۰/ ۱۸۷ ☆ المعجم الكبير للطبرانى ، ۱/ ۳۵٦
حلية الاولياء لا بى نعيم، ٤/ ۳۳۳ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، / ۵۳
كنزالعمال للمتقى ، ۷۳۸ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ٦/۳۵۳
المستدرك للحاكم ، ۱/ ۱۰ ☆ التفسير للبغوى ، ۱/ ۲۷
۲۰٤ـ الجامع الصحيح للبخارى ، الايمان ، ۱/ ۷ ☆ الصحيح لمسلم ، الايمان ، ۱/ ٤۹
السنن للنسائى ،الايمان، ۲/ ۲۳۲ ☆ السنن لا بن ماجة ، المقدمة، ۱/ ۸
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۱۷۷ ☆ السنن للدارمى ، ۲/ ۳۰۷
شرح السنة للبغوى ، ۱/ ۵۰ ☆ المستدرك للحاكم ، ۲/ ٤۸٦
اتحاف السادة للزبيدى، ۹/ ۵٤۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۵۸٦
۲۰۵ـ الجامع الصحيح للبخارى ، الايمان ، ۱/ ٦ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، ۱/ ۵۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے ساٹھ سے زیادہ شعبے ہیں اور حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۲۰۶۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلْحَیَاءُ مِنَ الْإِیْمَان وَالْبَذَاءُ مِنَ الْنِفَاقِ ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عَنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا ایمان کا حصہ ہے اور فحش کلامی نفاق کی علامت۔

فتاوی رضویہ ۲۱۱/۳

۲۰۶۔المستدرک للحاکم، ۱/ ۵۲ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۹/ ۵۰۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷۸/۱۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۳۸/۱۰
الجامع الصغیر للسیوطی ۲۳٤/۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۹۸/۳
مشکل الآثار للطحاوی، ۲۳۸/٤ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۲۳٦/۹
شرح السنة للبغوی، ۱۷۲/۱۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۳۳٤/۸

۱۲۔ صفات مومن

(۱) صفت مومن

۲۰۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُالْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو مسجد میں حاضر رہنے کا عادی دیکھو تو اسکے ایمان کے گواہ ہو جاؤ۔　　الذلال الانقی ۱۵۲

۲۰۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : كَرَمُ الْمَرْءِ دِيْنُهٗ وَمُرُوَّتُهٗ عَقْلُهٗ وَحَسَبُهٗ خُلُقُهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کی عزت اسکا دین ہے اور اسکی مروت اسکی عقل ہے اور اسکا حسب اسکا خلق۔　　الذلال الانقی ۱۶۱

(۲) فضیلت مومن

۲۰۹۔ قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اِن الله تعالیٰ يقول :عَبْدِی الْمُؤْمِنِ أَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِی ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا مسلمان بندہ مجھے میرے بعض فرشتوں سے زیادہ پیارا ہے۔　　فتاوی رضویہ ۹/۱۷

۲۰۷۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۶۸ ☆ السنن لا بن ماجة ، لزوم المساجد ، ۱/ ۵۸
المستدرك للحاكم ، ۱/ ۲۱۲ ☆ السنن الكبرى للبهقی ، ۳/ ۶۶
حلية الاولياء لا بی نعيم ، ۸/ ۳۲۷ ☆ الدر المنثور للسيوطی ، ۳/ ۲۱۶
اتحاف السادة للزبيدی ، ۳/ ۳۰ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۹۳
كنزالعمال للمتقی ، ۲۰۷۳۸، ۶/ ۶۵۱ ☆ موارد الظمئان للهيثمی ، ۳۱۰
۲۰۸۔المستدرك للحاكم ، ۱/۱۲۳ ☆ الدر المنثور للسيوطی ۲/۷۴
كشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۱۶۱ ☆ العلل المتنا هية لابن الجوزی ، ۲/ ۱۲۱

۲۰۹۔ اتحاف السادة للزبيدی ، ۴/ ۱۹۲ ☆

(۳) لعن طعن کرنے والا مومن کامل نہیں

۲۱۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال: رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَيۡسَ الۡمُؤۡمِنُ بِالطِّعَانِ وَلَا اللِّعَانِ ولَا الۡفَحَّاشِ وَلَا الۡبَذِیۡ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص مؤمن کامل نہیں جو طعنہ زنی کرے۔ بہت لعنت کرے، بیہودگی سے پیش آئے اور بکواس کرے۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۸۶

(۴) مدح مؤمن و مذمت فاجر

۲۱۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: اِن رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم طاف یوم الفتح علیٰ راحلته یستلم الأرکان بمحجنه فلما خرج لم یجد مناخاً فنزل علیٰ أیدی الرجال ثم قام فخطبهم فحمد الله و أثنی علیه وقال: أَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ أَذۡهَبَ عَنۡكُمۡ عِبِيَّةَ الۡجَاهِلِيَّةِ وَتَكَبُّرَ هَا، أَيُّهَا النَّاسُ! رَجُلَان بَرٌّ تَقِیٌّ كَرِيۡمٌ عَلَى اللّٰهِ، وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللّٰهِ، ثُمَّ تَلَا، يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! اِنَّا خَلَقۡنَاكُمۡ مِنۡ ذَكَرٍ وَّاُنۡثٰى، ثُمَّ قَالَ: أَقُوۡلُ قَوۡلِی هٰذَا وَأَسۡتَغۡفِرُاللّٰهَ لِی وَلَكُمۡ ۔

حضرت عمر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اپنی سواری پر طواف کیا ارکان کعبہ کا بوسہ اپنے عصائے مبارک سے لیتے تھے تو جب باہر تشریف لائے تو سواری کو ٹھہرانے کو جگہ نہ پائی تو لوگوں میں سواری سے اتر گئے پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا کی اور فرمایا: اللہ کیلئے حمد جس نے تم سے جاہلیت کا گھمنڈ اور اس کا غرور دور کیا۔ اے لوگو! لوگوں میں دو قسم کے مرد ہیں۔ ایک نیک متقی اللہ کے یہاں عزت والا دوسرا بدکار، بدبخت اللہ کی بارگاہ میں ذلیل۔ پھر یہ آیت پڑھی یا ایھا الناس الخ، اے لوگو! ہم نے تم کو مرد وعورت سے پیدا کیا۔ پھر فرمایا: میں یہ بات کہتا ہوں اور اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے مغفرت چاہتا ہوں۔ الزلال الانقی

۲۱۰۔ المستدرك للحاكم ، الايمان ، ۱/ ۱۲ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۴۰۵
الجامع الصغير للسيوطی ، ۲/ ۴۶۵ ☆

۲۱۱۔ شرح السنة للبغوی ، ۱۳/ ۱۲۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۸/ ۴۱۹
الدر المنثور للسيوطی ، ۶/ ۹۸ ☆ الكشاف للزمخشری ، ۱۵۸

(۵) مسلمان کی خیر خواہی ضروری ہے

۲۱۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَا یُؤمِنُ أَحَدُکُم حَتّیٰ یُحِبَّ لِأَ خِیهِ مَا یُحِبُّ لِنَفُسِهٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۰۴/۹

(۶) مسلمان بھائی کو حتی الامکان فائدہ پہنچاؤ

۲۱۳۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :مَنِ استَطَاعَ مِنکُم اَنْ یَّنفَعَ أَخَاهُ فَلْیَنُفَعهٗ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے مسلمان بھائی کو نفع پہنچائے تو پہنچائے۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم ۳/۹

(۷) مؤمن ایک مرتبہ ہی دھوکہ کھاتا ہے

۲۱۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَایُلُدَغُ الْمُؤمِنُ مِنُ جُحُرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَینِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مؤمن ایک سوراخ سے دومرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ فتاوی رضویہ ۳۹۵/۶

۲۱۲۔ المسند لا بی داؤد الطیالسی ، ۲۶۸/۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۵۷/۱
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۴۶۱/۲ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱۷۶/۳
شرح السنة للبغوی ، ۶۰/۱۳ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۵۷۵/۲
کنز العمال للمتقی ، ۹۶، ۴۱/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۲۹۱/۶
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۷۳ ☆ المسند لابی عوانة، ۳۳/۱
۲۱۳۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳۱۵/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۱۲/۲
کنز العمال للمتقی ، ۲۸۳۷۰، ۶۲/۱۰ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۳۹۳/۷

(۸) مؤمن شریف، اور کافر دغاباز ہوتا ہے

۲۱۵۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : أَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن شریف و عظیم اور فاجر دغاباز و کمین ہوتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۷/۴۰۱

(۹) اللہ تعالیٰ سے شرم وحیا کرو

۲۱۶۔ **عن** أبی أمامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِسْتَحِی مِنَ اللّٰهِ اِسْتِحْيَاكَ مِنْ رَجُلَيْنِ مِنْ صَالِحِی عَشِيْرَتِكَ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے شرم کر جیسی اپنے کنبے کے دو نیک مردوں سے کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/۱۷۶

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو کنبے کے دو مردوں سے تشبیہ نہیں۔ نہ یہ کہ اللہ تعالیٰ سے اتنی ہی حیا چاہئے جتنی دو مردوں سے۔ بلکہ اس مقدار حیا کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کرے تو معاصی سے روکنے کو کافی ہے۔

۲۱۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۲/ ۹۰۵ ☆ الصحیح لمسلم، ۲/ ۴۱۳
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۶/ ۱۲۷ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۵/ ۲۱۹
الشفاء للقاضی، ۱/ ۱۷۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۵۳۰
مجمع الزوائد للہیثمی، ۸/ ۹۰ ☆ مشکل الاثار للطحاوی، ۲/ ۱۹۷
البدایہ والنہایۃ لابن کثیر، ۳/ ۳۱۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۸۳۰، ۱/ ۱۶۶
۲۱۵۔ الجامع للترمذی، البر، ۲/ ۱۸ ☆ السنن لابی داؤد، الادب، ۲/ ۶۶۰
المستدرک للحاکم، الایمان، ۱/ ۴۳ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱۰/ ۱۹۵
التفسیر للقرطبی، ۷/ ۱۸۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۴۸
۲۱۶۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/ ۲۰۷ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۸/ ۳۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۶۵ ☆ تاریخ واسط، ۲۳۲

(۱۰) اللہ ورسول کے حق کی حفاظت کرو

۲۱۷۔ **عن** خولة بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنه قالت : قال النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم : رُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِیمَا شَاءَتْ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ لَیْسَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا النَّارُ ۔

حضرت خول بنت قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج اللہ ورسول کے مال میں اپنی خواہشات نفس کے مطابق تصرف کرنے والے کتنے ہیں جنہیں قیامت کے دن آگ کے سوا کچھ نہ ملیگا۔

(۱۱) مؤمن خود اپنے کو ذلت میں نہ ڈالے

۲۱۸۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال:نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم اَلْمُؤمِنُ اَنْ یُذِلَّ نَفْسَهٗ ۔ فتاوی رضویہ ۳۰۲/۸

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مؤمن کو ذلیل ہونے سے منع فرمایا۔

(۱۲) علامت محبت

۲۱۹۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : مَنْ أَحَبَّ شَیْئًا أَکْثَرَ ذِکْرَهٗ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی سے محبت کرتا ہے تو اسکا ذکر زیادہ کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۴۰/۳

۲۲۰۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قا ل رسول اللہ صلی اللہ تعالی

۲۱۷۔ الجامع للترمذی ۔الزهد ، ۶۰/۲ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۳۷۸/۶

۲۱۸۔ السنن لا بن ماجه ، الفتن ، ۲۹۹/۲ ☆

۲۱۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۰۷/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۲۰/۵

کنز العمال للمتقی ، ۱۸۲۹، ۴۲۵/۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ۲۰۷/۲

۲۲۰۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱۹۴/۵ ☆ السنن لا بی داؤد ، الادب ، ۶۹۹/۲

علیه وسلم : حُبُّكَ الشَّیْءَ یُعْمِی وَیُصُمُّ۔　　فتاوی رضویہ ۵/۱۳۵

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی چیز سے انتہائی محبت تم کو اندھا اور بہرا بنادیتی ہے۔

(۱۳) مومن کو ہر چیز پر اجر ملتا ہے

۲۲۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : كُلُّ سُلَامیٰ مِنَ النَّاسِ عَلَیْهِ صَدَقَةٌ ، كُلَّ یَوْمٍ تَطْلَعُ فِیْهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَةٌ بَیْنَهُمَا ،وَتُعِیْنُ الرَّجُلَ عَلیٰ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُ عَلَیْهَا اَوْتَرْ فَعُ لَهٗ عَلَیْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ ، وَالْكَلِمَةُ الطَّیِّبَةُ صَدَقَةٌ ،وَدَلُّ الطَّرِیْقِ صَدَقَةٌ ،وَتَمِیْطُ الْأَذیٰ عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی پر جسمانی جوڑوں کے برابر صدقہ کرنا واجب ہے۔ تو ہر دن دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا بھی صدقہ ہے۔ کسی کی مدد کر کے اسکو سواری پر سوار کرنا بھی صدقہ ہے۔ سواری پر کسی کا سامان لدوادینا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔ راستہ بتانا صدقہ ہے۔ راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا بھی صدقہ ہے۔

(۱۴) پرورش اہل وعیال پر اجر

۲۲۲۔ **عن** المقدام بن معدی کرب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَا أُطْعَمْتَ زَوْجَتَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَمَا أُطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَمَا أُطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۲۰۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/ ۲۷٦　☆　التفسیر لا بن کثیر　۱/۱۸۱
جامع مسانید ابی حنیفة ، ۱/ ۲۳　☆　مسند ابی حنیفة ، ۱٦۸
تاریخ بغداد للخطیب ، ۳/ ۱۱۷　☆　التفسیر للقرطبی ، ۱/ ۳۰۷
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳/۳۲۵　☆　کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۴۱۰
۲۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الجهاد ، ۱/ ۴۱۹　☆　الصحیح لمسلم ، الزکوة ، ۱/ ۳۲۵
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۱۲　☆　السنن الکبری للبیهقی ، ۴/۱۸۸
شرح السنة ،للبغوی ، ٦/ ۱۴۵　☆　الدر المنثور للسیوطی ، ۱/۲۱۰

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم اپنی بیوی کو کھلاؤ وہ تمہارے لئے باعث ثواب ہے۔ اور جو اولاد کو کھلاؤ وہ بھی باعث اجر اور جو تم اپنے خادم کو کھلاؤ وہ بھی ثواب کا کام ہے۔

فتاوی رضویہ ۸/۵۰۶

(۱۵) ہر زمانے میں سات مسلمان دنیا میں ضرور رہے

۲۲۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: لم یزل علی وجه الدھر سبعة مسلمون فصاعداً فلولا ذلك ھلکت الأرض ومن علیھا۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر ہر زمانے میں کم از کم سات مسلمان ضرور رہتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو زمین واہل زمین سب ہلاک ہوجاتے۔

۲۲۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: ما خلت الأرض من بعد نوح من سبعة یدفع اللہ بھم عن أھل الأرض۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد زمین کبھی سات بندگان خدا سے خالی نہ ہوئی جنکے سبب اللہ تعالیٰ اہل زمین سے عذاب دفع فرماتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب صحیح حدیثوں سے ثابت کہ ہر قرن وطبقہ میں روئے زمین پر لااقل سات مسلمان بندگان مقبول ضرور رہے ہیں اور خود صحیح بخاری شریف کی حدیث سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن سے پیدا ہوئے وہ لوگ ہر زمانہ میں ہر قرن میں خیار قرن سے تھے۔ اور آیت قرآنیہ ناطق، کہ کوئی کافر اگرچہ کیسا ہی شریف القوم، بالانسب ہو کسی مسلمان غلام سے بھی خیر وبہتر نہیں ہوسکتا۔ تو واجب ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباء وامہات ہر قرن و

۲۲۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۱۳۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۳۲۱، ۶/ ۴۱۵
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۳۳۷ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۲/ ۲۶۴
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۹/ ۳۰۹ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۵/ ۸۹
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰/ ۲۶۸ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۳۰

۲۲۳۔ المصنف لعبد الرزاق، یہ حدیث نہیں مل سکی۔۱۲ م

طبقہ میں انہیں بندگان صالح ومقبول سے ہوں ۔ ورنہ معاذ اللہ صحیح بخاری شریف میں فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن عظیم میں ارشاد حق جل وعلا کے مخالف ہوگا۔

اقول: والمعنى ان الكافر لايستاهل شرعا ان يطلق عليه انه من خيار القرن لاسيما هناك مسلمون صالحون وان لم يرد الخيرية الا بحسب النسب فافهم ۔

یہ دلیل امام جلیل خاتم الحفاظ جلال الملت والدین سیوطی قدس سرہ نے افادہ فرمائی۔

فالله يجزيه الجزاء الجميل۔ فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۵۵

میں کہتا کہوں کہ مراد یہ ہے کہ کافر اس بات کا اہل ہی نہیں کہ اسے بہترین خلائق کہا جائے بالخصوص اس صورت میں کہ وہاں صالح مسلمان بھی موجود ہوں ۔ اگرچہ افضلیت سے صرف نسبی افضلیت ہی کیوں نہ مراد ہو۔



٢٢٤ ۔ اس حدیث کا حوالہ نہیں ملا۔ البتہ کچھ فرق سے حلیۃ الاولیاء ۶/۲۰ ☆ میں حضرت کعب احبار کا قول مروی ہے۔ ۱۲ م

کتاب العلم

ابواب

۱۔ضرورت علم دین

(۱) ہر مسلمان پر علم دین سیکھنا فرض ہے

۲۲۵۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى قال: قال رسو ل الله صلى الله تعالى عليه وسلم :طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ۔

حاشیہ مسند امام اعظم،صفحہ ۱۰۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض عین ہے۔۱۲م

۲۲۶۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعا لى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :أَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ،آيَةٌ مُحْكَمَةٌ اَوْسُنَّةٌ قَائِمَةٌ اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِ لَةٌ، وَمَا كَانَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۲۵۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۰/ ۲٤۰ ☆ مسند ابى حنيفة ، ۲۰
البداية والنهاية لا بن كثير، ۱۱/ ۳۲۲ ☆ جامع مسانيد ابى حنيفة ، ۱/ ۲۳
المسند للعقيلى، ۲/ ۵۸ ☆ العلل المتنا هية لا بن الجوزى ، ۱/ ۵٤
تذكره الموضو عات للفتنى ، ۵۰۸ ☆ المعجم الصغير للطبرانى ، ۱/ ۱٦
مجمع الزوائد للهيثمى، ۱/ ۱۱۹ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۸٦۵۱ ، ۱۰/ ۱۳۰
الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۱/ ۹٦ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۱/ ٦۰
التفسير للقرطبى ، ۸/ ۲۹۵ ☆ تاريخ اصفهان لا بى نعيم ، ۲/ ۵۷
حلية الاولياء لابى نعيم ، ۸/ ۳۲۳ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ٦/ ۲۷۸
تاريخ بغداد للخطيب ، ۱۰/ ۳۷۵ ☆ اللالى المصنوعه للسيوطى ، ۱/ ۱۰۸
كشف الخفا للعجلونى ، ۲/ ۵٦ ☆ الفقيه والمتفقه للخطيب ، ۱/ ٤۳
۲۲٦۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۱/ ۲۲۵ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۲/ ۲۰۸
كنز العمال للمتقى ، ۲۸٦۵۹، ۱۰/ ۱۳۲ ☆ جامع بيان العلم لا بن عبد البر ،۲/ ۲۳
التفسير لا بن كثير، ۲/ ۱۹۵ ☆ امالى الشجرى ، ۱/ ۵۳
السنن للدار قطنى، ٤/ ٦۸ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم تین ہیں، قرآن، حدیث، یا وہ چیز جو وجوب عمل میں انکی ہمسر ہے (گویا اجماع وقیاس کی طرف اشارہ فرماتے ہیں) اور ان کے سوا جو کچھ ہے سب فضول۔

﴿۲۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کا صریح مفاد ہر مسلمان مرد وعورت پر طلب علم کی فرضیت، تو یہ صادق نہ آئیگا مگر اس علم پر جسکا تعلم فرض عین ہو اور فرض عین نہیں مگر ان علوم کا سیکھنا جنکی طرف انسان بالفعل اپنے دین میں محتاج ہو۔ انکا اعم واشمل واعلی واکمل واہم واجل علم اصول عقائد ہے جنکے اعتقاد سے آدمی مسلمان سنی المذہب ہوتا ہے اور انکار ومخالفت سے کافر یا بدعتی۔ والعیاذ باللہ تعالی۔ سب سے پہلا فرض آدمی پر اسی کا تعلم ہے اور اسکی طرف احتیاج میں سب یکساں پھر علم مسائل نماز، یعنی اسکے فرائض وشرائط مفسدات جنکے جاننے سے نماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر جب رمضان آئے تو مسائل صوم، مالک نصاب نامی ہو تو مسائل زکوۃ صاحب استطاعت ہو تو مسائل حج نکاح کیا چاہے تو اسکے متعلق ضروری مسئلے۔ تاجر ہو تو مسائل بیع شراء، مزارع پر مسائل زراعت، موجر ومستاجر پر مسائل اجارہ، وعلی ھذا القیاس، ہر شخص پر اس کی حاجت موجودہ کے مسئلے سیکھنا فرض عین ہے۔ اور انہیں میں سے ہیں مسائل حلال وحرام کہ ہر فرد بشر انکا محتاج ہے اور مسائل قلب یعنی فرائض قلبیہ، مثل تواضع واخلاص وتوکل وغیرہا اور انکے طرق تحصیل، اور محرمات باطنیہ تکبر وریا اور عجب وحسد وغیرہا اور انکے معالجات کہ ان کا تعلم بھی ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے، جس طرح بے نماز فاسق وفاجر ومرتکب کبائر ہے یوں ہی بعینہ ریا سے نماز پڑھنے والا انھیں مصیبتوں میں گرفتار ہے نسئل اللہ العفو والعافیۃ۔ تو صرف یہ ہی علوم حدیث میں مراد ہیں وبس۔ غرض اس حدیث میں اسی قدر علم کی نسبت ارشاد ہے۔

ہاں آیات واحادیث دیگر کہ فضیلت علماء وترغیب علم میں وارد، وہاں ان کے سوا اور علوم کثیرہ بھی مراد ہیں، جنکا تعلم فرض کفایہ یا واجب یا مسنون یا مستحب یا اس کے آگے کوئی درجۂ فضیلت وترغیب، اور جو ان سے خارج ہو ہرگز آیات واحادیث میں مراد نہیں ہوسکتا، اور انکا ضابطہ یہ ہے کہ وہ علوم جو آدمی کو اس کے دین میں نافع ہوں خواہ اصالۃ جیسے فقہ وحدیث وتصوف بے تخلیط وتفسیر قرآن بے افراط وتفریط، خواہ وساطۃ مثلا نحو وصرف ومعانی وبیان فی

حد ذاتہا امر دینی نہیں مگر فہم قرآن وحدیث کیلئے وسیلہ ہیں۔ اور فقیر غفر اللہ تعالیٰ اس کے لئے عمدہ معیار عرض کرتا ہے مراد متکلم جیسی خود اسکے کلام سے ظاہر ہوتی ہے دوسرے کے بیان سے نہیں ہوسکتی۔

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنھوں نے علم اور علماء کے فضائل عالیہ وجلائل غالیہ ارشاد فرمائے انھیں کی حدیث میں وارد ہے کہ علماء وارث انبیا کے ہیں، انبیا نے درم دینار ترکہ میں نہ چھوڑے علم اپنا ورثہ چھوڑا ہے جس نے علم پایا اس نے بڑا حصہ پایا، بس ہر علم میں اسی قدر دیکھ لینا کافی ہے کہ آیا یہ وہی عظیم دولت نفیس مال ہے جو انبیا علیہم الصلوۃ والسلام نے اپنے ترکہ میں چھوڑا، جب تو بیشک محمود اور فضائل جلیلہ موعودہ کا مصداق اور اسکے جاننے والے کو لقب عالم ومولوی کا استحقاق ورنہ مذموم وبد ہے، جیسے فلسفہ ونجوم یا لغو وفضول جیسے قافیہ و عروض یا کوئی دنیا کا کام، جیسے نقشہ ومساحت، بہر حال ان فضائل کا مورد نہیں، نہ اس کے صاحب کو عالم کہہ سکیں، ائمہ دین فرماتے ہیں:

جو علم کلام میں مشغول رہا اس کا نام دفتر علماء سے محو ہو جائے، سبحان اللہ جب متاخرین علما کا علم کلام جسکے اصل اصول عقائد سنت واسلام ہیں بوجہ اختلاط فلسفہ وزیادت مزخرفہ مذموم ٹھہرا اور اسکا مشتغل لقب عالم کا مستحق نہ ہوا تو خاص فلسفہ ومنطق فلاسفہ ودیگر خرافات کا کیا ذکر ہے، لہٰذا حکم شرعی ہے کہ اگر کوئی شخص علماء شہر کے لیئے کچھ وصیت کر جائے تو ان فنون کا جاننے والا ہرگز اس میں داخل نہ ہوگا۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ قرآن وحدیث سے صدہا دلائل اس معنیٰ پر قائم کرسکتا ہے کہ مصداق فضائل صرف علوم دینیہ ہیں وبس، انکے سوا کوئی علم شرع کے نزدیک علم نہ آیات واحادیث میں مراد، اگرچہ عرف ناس میں یا باعتبار لغت علم کہا کریں، ہاں آلات ووسائل کے لیئے حکم مقصود کا ہوتا ہے مگر اس وقت تک کہ وہ بقدر توسل وبقصد توسل سیکھے جائیں اس طور پر وہ بھی مورد فضائل ہیں۔ جیسے نماز کے لئے گھر سے جانے والوں کو حدیث میں فرمایا کہ وہ نماز میں ہیں جب تک نماز کا انتظار کریں نہ یہ کہ انھیں مقصود قرار دے لیں اور ان کے توغل میں عمر گزار دیں، نحوی لغوی ادیب منطقی کہ انھیں علوم کا ہو رہے اور مقصود اصلی سے کام نہ رکھے زنہار عالم نہیں کہ جس حیثیت کے صدقہ میں انھیں نام ومقام علم حاصل ہوتا جب وہی نہیں تو یہ اپنی حد ذات میں نہ ان خوبیوں

کے مصداق تھے اور نہ قیامت تک ہوں ہاں اسے یہ کہیں گے کہ ایک صنعت جانتا ہے جیسے آہنگر ونجار، اور فلسفی کے لیے یہ مثال بھی ٹھیک نہیں کہ لوہار بڑھئی کوان کا فن دین میں ضرر نہیں پہونچاتا اور فلسفہ تو حرام ومضر اسلام ہے اس میں منہمک رہنے والا لقب جاہل اجہل بلکہ اس سے زائد کا مستحق ہے، ولا حول ولا قوة الا با للہ العلی العظیم۔ ھیھات ،ھیھات ،اسے علم سے کیا مناسبت، علم وہ ہے جو مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ترکہ ہے نہ وہ جو کفار یونان کا پس خوردہ، اسی طرح وہ ہیئت جسمیں انکار وجود آسمان وتکذیب گردش سیارات وغیرہ کفریات وامور مخالفہ شرع تعلیم کئے جایئں وہ بھی مثل نجوم حراموملوم اور ضرورت سے زائد حساب یا جغرافیہ وغیرہما داخل فضولیات ہیں۔

امام شافعی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

کل العلوم سو ی القرآن مشغلة = الا الحدیث و الفقه فی الدین ،

قرآن وحدیث اور فقہ کے علاوہ تمام علوم ایک دنیوی مشغلہ ہیں، یہ مجمل کلام ہے باقی تفصیل مقام کے لئے دفتر طویل درکار جسے منظور ہو احیاء العلوم، طریقۂ محمدیہ، حدیقۂ ندیہ ،درمختار اور ردالمحتار وغیرھا اسفار علماء کی طرف رجوع کرے، وفیما ذکرنا کفایة لاھل الدرایه واللہ سبحانه وتعا لی اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۷

۲۔فضیلت علم دین

(۱)فضیلت علم

۲۲۷۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعا لی عنهما قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه و سلم :أَلْعِلْمُ أَفْضَلُ مِنَ الْعِبَادَةِ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: علم عبادت سے افضل ہے۔

۲۲۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه و سلم : أَلْعِلْمُ خَیْرٌ مِّنَ الْعِبَادَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم عبادت سے بہتر ہے۔

۲۲۹۔ **عن** بعض الصحابه رضی الله تعا لی عنهم قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه و سلم : أَلْعِلْمُ أَفْضَلُ مِنَ الْعَمَلِ۔

بعض صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم عمل سے افضل ہے۔

۲۳۰۔ **عن** عبادة بن الصا مت رضی الله تعالی عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالی علیه و سلم: أَلْعِلْمُ خَیْرٌ مِّنَ الْعَمَلِ ۔

حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم عمل سے بہتر ہے۔

۲۲۷۔ جامع بیان العلم لا بن عبد البر ، ۱/ ۲۳ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۸۶۵۷، ۱۰/ ۱۳۲
تاریخ بغداد للخطیب، ٤/ ٤٣٦ ☆ کشف الخفا للعجلونی ۲/ ۸۵

۲۲۸۔ جامع بیان العلم لا بن عبد البر ، ۱/ ۲۳ ☆ کنز العمال للمتقی ،۲۸٦٦٤، ۱۰ / ۱۳۲
کشف الخفا للعجلونی ، ۲/ ۸۵ ☆

۲۲۹۔ الدر المنثور للسیوطی ، ۱/ ۱۹۳ ☆ کمز العمال للمتقی ۲۸٦۵۸، ۱۰/ ۱۳۱

۲۳۰۔ کنز العمال للمتقی ، ۲۸۹٤۵، ۱۰/ ۱۸۲ ☆

(۲)علم خشیت ربانی کا سبب ہے

۲۳۱۔ **عن** أبی درداء رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :لَوۡ تَعۡلَمُونَ مَا أعۡلَمُ لَبَکَیۡتُمۡ کَثِیۡرًا وَلَضَحِکۡتُمۡ قَلِیۡلاً وَ لَخَرَجۡتُمۡ اِلَی الصَّعُدَاتِ تُجَارُوۡنَ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا تَدۡرُوۡنَ تَنۡجَوۡنَ أوۡلَا تَنۡجَوۡنَ ۔

حضرت ابودردا رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو چیز میں جانتا ہوں اگر تم بھی جان لیتے تو زیادہ روتے اور کم ہنستے اور تم ٹیلوں کی طرف نکل کر اللہ عزوجل سے گڑگڑاتے اور تم کو یہ پتہ نہ چلتا کہ تم نجات پاؤگے یا نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۷۵



۲۳۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/ ۱۸۲ ☆ المستدرك للحاکم، ٤/ ۳۲۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٥٦/۲ ☆

۳۔ فضیلت علماء

(۱) فضائل علماء

۲۳۲۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَا یَسۡتَخِفُّ بِحَقِّهِمۡ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

حضرت ابی امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علما کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر منافق۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۰/۹

۲۳۳۔ **عن** جابربن عبدالله رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَا یَسۡتَخِفُّ بِحَقِّهِمۡ اِلَّا مُنَافِقٌ بَیِّنُ النِّفَاقِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علماء کے حق کو ہلکا نہ جانیگا مگر کھلا منافق۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۰/۹

۲۳۴۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَیۡسَ مِنۡ اُمَّتِی مَنۡ لَمۡ یَعۡرِفۡ لِعَالِمِنَا حَقَّهٗ۔

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر عالم کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے اور اگر بوجہ علم اسکی

۲۳۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰۲/۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۲۷/۱
کنز العمال للمتقی ۴۳۸۱۰، ۳۲/۱۶ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۶۱/۱۴
اللآلی المصنوعه للسیوطی، ۷۹/۱ ☆ تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۲۰۷/۱
۲۳۳۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۸۱۱، ۳۲/۱۶ ☆
۲۳۴۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳۲۳/۵ ☆ المستدرك للحاکم، الایمان، ۱۲۲/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۱۴/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۲۷/۱

تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دنیوی خصومت کے باعث برا کہتا ہے، گالی دیتا تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق وفاجر ہے، اور اگر بے سبب رنج رکھتا ہے تو مریض القلب خبیث الباطن ہے، اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔　فتاوی رضویہ، جلد اول، ۹/۱۴۰

خلاصہ میں ہے۔

من ابغض عالما من غیر سبب ظا ھر خیف علیه الکفر ، جس نے کسی عالم سے کسی ظاہری وجہ کے بغیر بغض رکھا اس پر کفر کا اندیشہ ہے۔

منح الروض الازھر میں ہے۔

الظاھر انه یکفر، ظاہر یہ ہے کہ اس پر حکم کفر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۰

۲۳۵۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :خَمسٌ مِّنَ الْعِبَادَةِ ،قِلَّةُ الطَّعَامِ ،وَالْقُعُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ ،وَالنَّظَرُ اِلَی الْکَعْبَةِ، وَالنَّظَرُ اِلَی الْمُصْحَفِ ،وَالنَّظرُ اِلَی الْعَالِمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پانچ چیزیں عبادت سے ہیں ،کم کھانا ،مسجد میں بیٹھنا ،کعبہ دیکھنا ،مصحف کو دیکھنا، اور عالم کا چہرہ دیکھنا۔　فتاوی رضویہ ۴/۶۱۶

۲۳۶۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :خَمسٌ مِّنَ الْعِبَادَةِ ،أَلنَّظَرُ اِلَی الْمُصْحَفِ، وَالنَّظَرُ اِلَی الْکَعْبَةِ، وَالنَّظَرُاِلَی الْوَالِدَیْنِ ، وَالنَّظَرُ فِی زَمْزَمَ ، وَھِیَ تَحُطُّ الْخَطَایَا، وَالنَّظَرُفِی وَجْهِ الْعَالِمِ ۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پانچ چیزیں عبادت سے ہیں، مصحف کو دیکھنا، کعبہ کو دیکھنا، ماں باپ کو دیکھنا زمزم کے اندر نظر کرنا اور اس سے گناہ اترتے ہیں، اور عالم کا چہرہ دیکھنا۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۱۶

۲۳۵۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۲/ ۱۹۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۲۴۲
کنز العمال للمتقی ،۴۳۴۹۳، ۱۵/ ۸۸۰ ☆ العلل المتناھیة لا بن الجوزی ، ۲/ ۳۴۴
۲۳۶۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۲۴۳ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۴۳۴۹۴، ۱۵/ ۸۸۱

۲۳۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی ا لله تعالیٰ عنهما قال! قال رسول الله صلی الله تعالی علیه و سلم:فَقِیۡهٌ وَّا حِدٌ أَشَدُّ عَلَی الشَّیۡطَانِ مِنۡ أَلۡفِ عَابِدٍ۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۷۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین کی سمجھ رکھنے والا ایک شخص (عالم) شیطان پر ایک ہزار عابدوں کے مقابلہ میں زیادہ بھاری ہے۔۱۲م

(۲) علماء وارثین انبیاء ہیں

۲۳۸۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه و سلم : اِنَّ الۡعُلَمَاءَ وَرَ ثَةُ الۡأَنۡبِیَاءِ وَاِنَّ الۡأَنۡبِیَاءَ لَمۡ یُوَ رِّثُوۡا دِیۡنَا رًا وَلَادِرۡهَمًا فَاِنَّمَا وَرَّثُوا الۡعِلۡمَ فَمَنۡ أَخَذَ هٗ أَخَذَ بَحَظٍّ وَافِرٍ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علماء وارث انبیاء ہیں، انبیاء نے درہم و دینار ترکہ میں نہ چھوڑے، علم اپنا ورثہ چھوڑا ہے، جس نے علم پایا اس نے بڑا حصہ پایا۔

(۳) عالم وسلطان عادل کی تعظیم

۲۳۹۔ **عن** أبی مو سی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه و سلم : اِنَّ مِنۡ اِجۡلَالِ اللّٰهِ تَعَالیٰ اِکۡرَامُ ذِی الشَّیۡبَةِ الۡمُسۡلِمِ وَحَامِلِ الۡقُرۡآ نِ غَیۡرِالۡغَالِی فِیۡهِ وَالۡجَافِی عَنۡهُ وَاِکۡرَامُ السُّلۡطَانِ الۡمُقۡسِطِ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۳۷۔ الجامع للبخاری ، العلم ، ۱/۱۶ ☆ السنن لا بن ماجة ، المقدمة ، ۱/ ۲۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۱۹۶ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۲/ ۱۶٤
اتحاف السادة للزبیدی ، ۱/ ۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۸٦۷۹، ۱۰/ ۱۳۵
کشف الخفا للعجلونی ، ۲/ ۲۲ ☆ التفسیر للقرطبی ، ٤/ ٤۱

۲۳۸۔

۲۳۹۔ السنن لا بی داؤد ،الادب ، ۲/ ٦٦۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۸/ ۱٦۳
اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/ ۳۰۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۱/ ۱۳۳

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے مسلمان اور سنی عالم اور عادل بادشاہ کی تعظیم میں اللہ ہی کی تعظیم ہیں۔

(۴) اعزاز علماء وسادات

۲۴۰۔ **عن** میمون بن شبیب رضی اللہ تعالی عنه :ان عا ئشة رضی اللہ تعا لیٰ عنها مر بها سائل فاعطته کسرة ومر بها رجل علیه ثیا ب وهیئة فاقعد ته فاکل ،فقیل لها ذ لك ، فقالت : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : أَنْزِلُو النَّاسَ مَنَا زِلَهُمْ ۔

حضرت میمون بن شبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ایک سائل کا گزر ہوا، اسے ایک ٹکڑا عطا فرمادیا، پھر ایک شخص خوش لباس شاندار گزرا اسے بیٹھا کر کھانا کھلایا، اس بارے میں ام المومنین سے استفسار ہوا فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص سے اس کے مرتبہ کے لائق برتاؤ کرو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۷۳/۹

۲۴۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : القی لعلی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم وسادة فقعد علیها وقال:لا یأبی الکرامة اِلا حمار۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کہیں تشریف فرما ہوئے، صاحب خانہ نے حضرت کے لیئے مسند حاضر کی، آپ اس پر رونق افروز ہوئے، اور فرمایا: کوئی گدھا ہی عزت کی بات قبول نہ کریگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۴/۹

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ جل وعلا نے علماء وجہلاء کو برابر نہ رکھا تو مسلمانوں پر بھی ان کا امتیاز لازم ہے، اسی باب سے ہے علماء دین کو مجالس میں صدر مقام ومسند اکرام پر جگہ دینا کہ سلفا وخلفا شائع وذائع اور شرعا وعرفا مندوب ومطلوب، ہاں علماء وسادات کو یہ ناجائز وممنوع ہے کہ آپ اپنے

۲۴۰۔ السنن لا بی داؤد ، الادب، ۲/ ۶۶۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۶/ ۲۶۵
کنز العمال للمتقی ، ۵۷۱۷، ۳/ ۱۰۹ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر ، ۸/ ۹
۲۴۱۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۵/ ۱۲۱ ☆ زهر الفردوس، ۴/ ۲۲۱

لیئے سب سے امتیاز چاہیں اور اپنے نفس کو اور مسلمانوں سے بڑا جانیں کہ یہ تکبر ہے اور تکبر ملک جبار جلت عظمتہ کے سوا کسی کو لائق نہیں، بندہ کے حق میں گناہ اکبر ہے،الیس فی جھنم مثوی للمتکبرین ، کیا جھنم ،میں نہیں ہے ٹھکانہ تکبر والوں کا ،جب سب علماء کے آقا سب سادات کے باپ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتہا درجہ کی تواضع فرماتے اور مقام ومجلس وخورش وروش کسی امر میں اپنے بندگان بارگاہ پر امتیاز نہ چاہتے تو دوسرے کی کیا حقیقت ہے،مگر مسلمانوں کو یہی حکم ہے کہ سب سے زائد علماء وسادات کا اعزاز وامتیاز کریں، یہ ایسا ہے کہ کسی شخص کو لوگوں سے اپنے لئے قیام مکروہ اور لوگوں کا معظم دینی کے لئے قیام مندوب، پھر جب اہل اسلام انکے ساتھ امتیاز خاص کا برتاؤ کریں تو اس کا قبول انہیں ممنوع نہیں۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۷۳

(۵)عالم کی بے ادبی نفاق ہے

۲۴۲ ـ **عن** جابربن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال:قال رسو اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا یَسْتَخِفُّ بِحَقِّهِمْ اِلَّا مُنَافِقٌ بَیِّنُ النِّفَاقِ، ذُوْ الشَّیْبَةِ فِی الْاِ سْلَامِ،وَالْاِمَامُ الْمُقْسِطُ، وَمُعَلِّمُ الْخَیْرِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ہیں جن کے حق کو ہلکا نہ جانیگا مگر منافق کھلا منافق،ازاں جملہ ایک بوڑھا مسلمان دوسرا مسلمان بادشاہ عادل ،تیسرا عالم کہ مسلمانوں کو نیک بات بتائے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۹۲

(۶)عالم اور جاہل کے گناہ میں فرق

۲۴۳ـ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ذَنْبُ الْعَالِمِ ذَنْبٌ وَّاحِدٌ وَ ذَنْبُ الْجَاهِلِ ذَنْبَان، قِیْلَ : وَ لِمَ یا رسول اللہ ؟ قال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اَلْعَالِمُ یُعَذَّبُ عَلیٰ رُکُوْبِهِ الذَّنْبَ،

۲۴۲ـ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۸/ ۲۰۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۲۱٤

۲٤۳ـ مسند الفردوس للدیلمی ، ۲/ ۲٤۸ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۸۷۸٤، ۱۰/ ۱۵۳

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲٦٤ ☆

وَالْجَاهِلُ عَلَىٰ رُكُوْبِهِ الذَّنْبَ وَ عَلَىٰ تَرْكِ التَّعَلُّمِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم کا گناہ ایک گناہ ہے اور جاہل کا گناہ دو۔ کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! علیک الصلوٰۃ والسلام، کس لئے؟ فرمایا: عالم پر وبال اسی کا ہے کہ گناہ کیوں کیا۔ اور جاہل پر ایک عذاب گناہ کا اور دوسرا نہ سیکھنے کا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۴۷



۴۔فضیلت طلبہ

(۱)طالب علم مجاہد ہے

۲۴۴۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنۡ خَرَجَ فِى طَلَبِ الۡعِلۡمِ فَهُوَ فِى سَبِيۡلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرۡجِعَ۔

حاشیہ اشعۃ اللمعات ۸۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو طلب علم میں نکلا وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہے جب تک گھر واپس نہ آجائے۔۱۲م



۲۴۴۔ الجامع للترمذی ،باب فضل العلم ، ۲/ ۸۹ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۱/ ۱۳۶
الترغیب والترھیب للمنذری ، ۱/ ۱۵ ☆ کمز العمال للمتقی ، ۲۸۸۱۹، ۱۰/ ۱۵۸
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۱/ ۴۵۲ ☆ تاریخ اصفھان لا بی نعیم ، ۱/ ۱۰۳
تنزیه الشریعه لابن عراق ۱/ ۲۷۴ ☆

۵۔ تبلیغ وعمل

(۱) تبلیغ دین ضروری ہے

۲۴۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : كَلَّا وَاللّٰهِ ، لَتَأمُرُنَّ بالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوِ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلىٰ بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنُكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں نہیں خدا کی قسم یا تو تم ضرور امر بالمعروف کروگے ضرور نہی عن المنکر کروگے۔ یا ضرور اللہ تعالیٰ تمہارے دل ایک دوسرے پر مارے گا۔ پھر تم سب پر اپنی لعنت اتاریگا جیسی ان بنی اسرائیل پر اتاری۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰/۲۱۶

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ امر ونہی نہ ہر شخص پر فرض نہ ہر حال میں واجب، تو بحال عدم وجوب اسکے ترک پر یہ احکام نہیں بلکہ بعض صور میں شرع ہی اسے ترک کی ترغیب دیگی۔ جیسے جبکہ کوئی فتنہ اشد پیدا ہوتا ہو۔ یوں ہی اگر جانے کہ بے سود ہے کارگر نہ ہوگا۔ تو خواہی نخواہی چھیڑنا ضرور نہیں۔ خصوصا جبکہ کوئی امر اہم اصلاح پارہا ہو، مثلا کچھ لوگ حریر کے عادی نماز کی طرف جھکے یا عقائد سنت سیکھنے آتے ہیں اور جب حریر و پابندی وضع میں ایسے منہمک ہیں کہ اس پر اصرار کیجئے تو ہرگز نہ مانیں گے غایت یہ کہ آنا چھوڑ دیں گے، وہ رغبت نماز اور تعلیم عقائد بھی جائیگی تو ایسی حالت میں بقدر تیسرا نہیں ہدایت، اور باقی کیلئے انتظار وقت وحالت ترک نہی نہیں بلکہ اسی کی تدبیر وسعی ہے۔

ہاں اگر پیری مریدی کا تعلق ہے اور یہ دل سے ہے تو اب ایسی صورت کا پیدا ہونا جس میں امر ونہی منجر بضرر ہوں ظاہرا نادر ہے۔ ایسے متبوعوں مقتداؤں پیروں پر اس فرض اہم کی اقامت بقدر قدرت ضرور لازم اور اسی میں ان اتباع ومریدوں کے حق سے ادا ہونا ہے۔ جو

۲۴۵۔ السنن لا بی داؤد ، الملاحم، ۲/ ۵۹۶ ☆ السنن الکبری للبیہقی ، ۱۰/ ۹۳

الترغیب والترہیب للمنذری ، ۳/ ۲۲۸ ☆

باوصف قدرت وعدم مضرت ان کے سیاہ وسفید سے کچھ مطلب نہ رکھے بلکہ ہر حال میں خوش گذران کی ٹھہرائی۔ خواہ یوں کہ خود ہی احکام شرعیہ کی پرواہ نہ رکھتا ہو۔ جیسے آج کل بہت آزاد متصوف، یا کسی دنیوی لحاظ سے پابندئ شرع کو نہ کہتا ہو۔ جیسے درصورت امرونہی اپنے پلاؤ و قورمے یا آؤ بھگت پر خائف ہو تو یہ ضرور پیر غوایت ہے نہ شیخ ہدایت۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۱۶

۲۴۶۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال:لما بعث الله تعالیٰ موسیٰ علیه السلا م الی فرعون نو دی لن یفعل فلم افعل ؟ قال: فناداه اثنا عشر ملکا من علماء الملا ئکة ، امض لماامرت به فانا جهدنا ان نعلم هذا فلم نعلمه ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰہ و السلام کو مولیٰ عزوجل نے رسول کرکے فرعون کی طرف بھیجا، موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام چلے تو ندا ہوئی۔ مگر اے موسیٰ، فرعون ایمان نہ لائے گا۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دل میں کہا، پھر میرے جانے سے کیا فائدہ۔ اس پر بارہ علماء ملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے کہا، اے موسیٰ! آپکو جہاں کا حکم ہے جایئے، یہ وہ راز ہے کہ باوصف کوشش آج تک ہم پر بھی نہ کھلا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیکن آخر نفع بعثت سب نے دیکھ لیا کہ دشمنان خدا ہلاک ہوئے۔ دوستان خدا نے انکی غلامی اورانکے عذاب سے نجات پائی۔ ایک جلسہ میں ستر ہزار ساحر سجدہ میں گر گئے اور ایک زبان بولے۔

آمَنَّا بِرَبِّ الْعٰالَمِیْنَ ٠ رَبِّ مُوْسیٰ وَهٰارُوْنَ۔

ہم اس پر ایمان لائے جو رب ہے سارے جہان کا۔ رب ہے موسیٰ وہارون علیہما الصلوٰۃ والسلام کا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۹۳

۲۴۶۔ التفسیر للطبری ، ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۵۵۷۴، ۱۲/ ۴۷۶

(۲) تبلیغ وہدایت پر اجرِ عظیم

۲۴۷۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وَاللّٰهِ لَاَنْ یَّهْدِیَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلاً وَاحِدًا خَیْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ یَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم بیشک یہ بات کہ اللہ تعالیٰ تیرے سبب سے ایک شخص کو ہدایت فرمادے تو تیرے لئے سرخ اونٹوں کا مالک ہونے سے بہتر ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جہاد کہ اعظم وجوہ ازالہ منکر ہے اسکی تقسیم تین اقسام پر ہے۔ سنانی، لسانی، جنانی یعنی کفر و بدعت فسق کو دل سے برا جاننا، یہ ہر کافر مبتدع وفاسق سے ہے اور ہر مسلمان کہ اسلام پر قائم ہوا سے کرنا ہے۔ مگر جنہوں نے اسلام کو سلام اور اپنے آپکو کفار ومشرکین کا غلام کیا انکی راہ جدا ہے۔ انکا دین غیر دین خدا ہے۔

اور لسانی کہ زبان وقلم سے رد، بحمدہ تعالیٰ خادمان شرع ہمیشہ سے کررہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو تو دم آخر تک کریں گے، وہابیہ، نیاچرہ، دیوبندیہ، قادیانیہ، روافض غیر مقلدین، ندویہ، آریہ، نصاریٰ وغیر ہم کا رد کیا اور اب گاندھویہ سے بھی وہی برسر پیکار ہیں۔ حق کی طرف بلاتے اور باطل کو باطل کر دکھاتے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ گروں سے بچاتے ہیں وللہ الحمد، آگے ہدایت رب عزوجل کے ہاتھ ہے۔

رہا جہاد سنانی، تو ہم بارہا ذکر کر چکے ہیں کہ بنصوص قرآن عظیم ہم مسلمانان ہند کو جہاد برپا کرنے کا حکم نہیں، اسکا واجب بتانے والا مسلمانوں کا بدخواہ مبین، بہکانے والے یہاں واقعۂ کربلا پیش کرتے ہیں یہ محض انکا اغوا ہے۔

۲۴۷۔ الجامع الصحیح للبخاری الجهاد، ☆ الصحیح لمسلم، فضائل الصحابه، ۲/ ۲۷۹
کنز العمال للمتقی، ۲۸۷۱۳، ۱۰/ ۱۴۰ ☆ السنن لا بی داؤد، ۳۶۶۱، العلم، ۲/ ۵۱۵
السنن لسعید بن منصور، ۲۴۷۳، ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۳۳۳
شرح معانی الاثار للطحاوی، ۳/ ۲۰۷ ☆

اولاً۔ اس لڑائی میں ہر گز حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے پہل نہ تھی۔امام نے خبیث کوفیوں کے وعدوں پر قصد فرمایا تھا۔جب ان غداروں نے بدعہدی کی قصد رجوع فرمایا۔اور جب سے شروع جنگ تک اسے بار بار احباب واعداء سب پر اظہار فرمایا۔

الف جب حربن یزید ریاحی تمیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اول بار ہزار سواروں کے ساتھ حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزاحم ہوئے۔امام نے خطبہ فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا بلایا آیا ہوں۔تمہارے ایلچی اور خطوط آئے کہ تشریف لائیے۔ہم بے امام ہیں۔میں آیا۔اب تم اگر عہد پر قائم ہو تو میں تمہارے شہر میں جلوہ فرما ہوں۔

وان لم تفعلوا او کنتم بمقدمی کا رھین انصرفت عنکم الی المکان الذی اقبلت منہ ۔

اور اگر تم عہد پر نہ رہو۔یا میرا تشریف لانا تمہیں ناپسند ہو تو میں جہاں سے آیا وہیں واپس جاؤں۔وہ خاموش رہے۔

ب پھر بعد نماز عصر خطبہ فرمایا اور آخر میں بھی وہی ارشاد فرمایا کہ۔

ان انتم کرھتمونا انصرفت عنکم ۔

اگر تم ہمیں ناپسند رکھتے ہو میں واپس جاؤں۔

حر نے کہا: ہمیں تو حکم ہے کہ آپ سے جدا نہ ہوں جب تک ابن زیاد کے پاس کوفے نہ پہونچادیں۔

ج امام نے اس پر بھی ہمراہیوں کو معاودت کا حکم دیا۔وہ بقصد واپسی سوار ہوئے،حر نے واپس نہ ہونے دیا۔

د جب نینوا پہونچے۔حر کے نام ابن زیاد خبیث کا خط آیا کہ حسین کو پٹ پر میدان میں اتارو جہاں پانی نہ ہو اور یہ میرا ایلچی تمہارے ساتھ رہیگا کہ تم میرا حکم بجالاتے ہو یا نہیں۔حر نے حضرت امام کو ناپاک خط کا مضمون سنایا اور ایسی ہی جگہ اترنے پر مجبور کیا۔فدائیان امام سے زہیر بن القین رحمہ اللہ تعالیٰ نے عرض کی: اے ابن رسول اللہ آگے جو لشکر آنے والا ہے وہ ان سے بہت زاید ہے ہمیں اذن دیجئے کہ ان سے لڑیں۔

فرمایا: ما کنت لا بدء ھم با لقتال ،

میں ان سے قتال کی پہل کرنے کو نہیں۔

ہ　　جب خبیث بن طیب یعنی ابن سعد اپنا لشکر لیکر پہونچا۔ حضرت امام سے دریافت کیا۔ کیسے آئے؟ فرمایا: تمہارے شہر والوں نے بلایا تھا۔

اما اذا کرھونی فانی انصرف عنھم ،اب کہ میں انہیں ناگوار ہوں تو واپس جاتا ہوں ابن سعد نے یہ ارشاد ابن زیاد کو لکھا، اس خبیث نے نہ مانا، قاتلہ اللہ۔

و　　شب کو ابن سعد سے خلوت میں گفتگو ہوئی ،اس میں بھی حضرت امام نے فرمایا، دعونی ارجع الی المکان الذی اقبلت منہ، مجھے چھوڑ و کہ میں مدینہ طیبہ واپس جاؤں، ابن سعد نے ابن زیاد کو لکھا، اس بار وہ راضی ہوا تھا کہ شمر مردود خبیث نے باز رکھا۔

ز　　عین معرکہ میں قتال سے پہلے فرمایا۔

ایھاالناس،اذ کرھتمونی فدعونی انصرف الی مأمنی من الارض،

اے لوگو! جب کہ تم مجھے پسند نہیں کرتے تو چھوڑو کہ اپنی امن کی جگہ چلا جاؤں- اشقیاء نے نہ مانا، غرض جب سے برابر قصد عود رہا، مگر ممکن نہ ہوا کہ منظور رب یہی تھا، جنت آراستہ ہو چکی تھی ،اپنے دولھا کا انتظار کر رہی تھی ،وصال محبوب حقیقی کی گھڑی آگئی تھی ،تو ہرگز امام کی طرف سے لڑائی میں پہل نہ تھی ان خبیثوں ہی نے مجبور کیا اب دو صورتیں تھیں، یا بخوف جان اس پلید کی وہ ملعون بیعت قبول کی جاتی کہ یزید کا حکم ماننا ہوگا، اگرچہ خلاف قرآن و سنّت ہو، یہ رخصت تھی ثواب کچھ نہ تھا، قال اللہ تعالیٰ ،۔

الّا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان۔

مگر جو مجبور کیا جائے اور اسکا دل ایمان پر برقرار ہو۔

یا جان دیدی جاتی اور وہ ناپاک بیعت نہ کی جاتی، یہ عزیمت تھی، اور اس پر ثواب عظیم اور یہ انکی شان رفیع کے شایاں تھی اسی کو اختیار فرمایا- اسے یہاں سے کیا علاقہ۔

ثانیا۔ بالفرض اس بے سروسامانی میں امام کی طرف سے پہل بھی سہی تو یہاں ایک فرق عظیم ہے، جس سے یہ جاہل غافل۔

فاسقوں پر ازالہ منکر میں حملہ جائز اگرچہ تنہا ہو اور وہ ہزاروں۔ اور سلطان اسلام جس پر اقامت جہاد فرض ہے اسے بھی کافروں سے پہل حرام، جب کہ ان کے مقابلہ کے قابل نہ ہو

ثالثا حضرت امام پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیتے ہوئے شرم چاہیے تھی، کیا امام تو امام انکے غلام، انکے در کے کسی کتّے نے بھی معاذ اللہ مشرکوں سے مدد مانگی؟ کیا کسی مشرک کا دامن تھاما؟ کیا کسی مشرک کے پس رو بنے؟ کیا مشرکوں کی جے پکاری؟ کیا مشرکوں سے اتحاد گانٹھا؟ کیا مشرکوں کے حلیف بنے؟ کیا انکی خوشامد کے لیئے شعار اسلام بند کرنے میں کوشاں ہوئے؟ کیا قرآن وحدیث کی تمام عمر بت پرستی پر نثار کردی۔ وغیرہ وغیرہ شنائع کثیرہ۔

بہتّرتن بیس ہزار فجار کا مقابلہ فرمایا: امام کا نام لیتے ہو تو کیا تم میں بہتّر مسلمان بھی نہیں؟ جب ۲۳ کرور مشرکین تمہارے ساتھ ہوں گے اس وقت تم میں بہتّر مسلمانوں کا عدد پورا ہوگا؟۔

قرآن کو پیٹھ دینے والو! کیوں امام کا نام لیتے ہو؟ اسلام سے الٹے چلنے والو! کیوں مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہو؟ دہلی میں فتوی چھاپ دیا کہ اس وقت جہاد واجب ہے، بے سرو سامانی کے جواب کو امام کی نظیر پیش ہوگئی، اور حالت یہ کہ ذراسی دھوپ سے بچنے کو گئو تیروں کی چھاؤں ڈھونڈ رہے ہیں، کیا تم اپنے فتوے سے نہ صرف تارک فرض ومرتکب حرام بلکہ راضی بہ غلبۂ کفر وذلت اسلام نہ ہوئے، امام کا توکل اللہ پر تھا، تمہارا اعتماد اعداء اللہ پر ہے، یقین جانو اللہ سچّا، اللہ کا کلام سچّا، ''لَا یَا لُوْ نَکُمْ خَبَالًا'' مشرکین تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کرینگے، وہ جھوٹا فتوی اور یہ پوچ بھروسہ، اور خادمان شرع پر الٹا غصہ کہ کیوں خاموش رہے؟ کیوں سینہ سپر نہ ہوئے؟، یہ ہے تمہاری خیرخواہی اسلام، یہ ہیں تمہارے دل ساختہ احکام، جن پر نہ شرع شاھد نہ عقل مساعد۔ مسلمان ہونے کا دعوی ہے تو اسلام کے دائرے میں آؤ، تبدیل احکام الرحمٰن واختراع احکام الشیطان سے ہاتھ اٹھاؤ مشرکین سے اتحاد توڑو، دیوبندیہ وغیرہم مرتدین کا ساتھ چھوڑو، کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن پاک تمہیں اپنے سایہ میں لے دنیا نہ ملے دین تو انکے صدقے میں ملے۔　المحجۃ المؤتمنہ ۹۴-۹۷

۲۴۸۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: لَاَنْ یَّھْدِیَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلّ عَلیٰ یَدِكَ رَجُلاً خَیْرٌ لَّكَ مِمَّا طَلَعَتْ عَلِیْہِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۴۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/ ۳۱۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۴۴

نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ ایک شخص کو تیرے ذریعہ سے ہدایت فرمادے تو یہ تیرے لئے تمام روئے زمین کی سلطنت ملنے سے بہتر ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۳۹

(۳) تبلیغ سامعین کے حال کے مطابق کرو

۲۴۹۔ **عن** عبد الله ابن عبا س رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :مَا أَنْتَ مُحَدِّثٌ قَوْمًا حَدِيْثًا لاَ تَبْلُغُهٗ عُقُوْ لُهُمْ اِلَّا کَانَ عَلیَ بَعْضِهِمْ فِتْنَةٌ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تو کسی قوم کے آگے وہ باتیں بیان کریگا جن تک انکی عقلیں نہ پہونچیں تو ضرور وہ ان میں کسی پر فتنہ ہونگی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۱۵

(۴) بے عمل عالم کی مثال

۲۵۰۔ **عن** جند ب بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم :مَثَلُ الْعَالِمِ الَّذِی یُعَلِّمُ النَّاسَ اُلْخَیْرَ وَیُنْسِی نَفْسَهٗ کَمَثَلِ السِّرَاجِ یُضِیئُ لِلنَّاسِ وَیُحْرِقُ نَفْسَهٗ ۔

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عالم اگر اپنے علم پر عمل نہ کرے جب اسکی مثال شمع کی ہے کہ آپ جلے اور لوگوں کو روشنی دے۔ فتاوی رضویہ ۷/۲۷۵

۲۵۱۔ **عن** جندب بن عبدالله رضی الله تعا لیٰ عنه قال :قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم :مَثَلُ مَنْ یُّعَلِّمُ النَّاسَ اُلْخَیْرَ وَیُنْسِی نَفْسَهٗ کَمَثَلِ الْمِصْبَاحِ الَّذِی یُضِئُ لِلنَّاسِ وَیُحْرِقُ نَفْسَهٗ ۔

حضرت جندب ابن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۴۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۷۹ ☆
۲۵۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/ ۱۶۶ ☆
۲۵۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/ ۱۶۷ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! جولوگوں کو نیک باتوں کی تعلیم دے اور خود عمل نہ کرے اسکی مثال چراغ کی ہے کہ خود جلے اور لوگوں کو روشنی دے۔

(۵) ہر صدی میں ایک مجدد

۲۵۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ عَلیٰ رَأسِ کُلِّ مِأۃِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُهَا دِیْنَهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے شروع یا آخر میں ایسے شخص کو بھیجتا رہیگا جو تجدید واحیاء دین کا فریضہ انجام دیگا۔

(۶) معلّم ومتعلّم کے آداب

۲۵۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : تَوَاضَعُوا لِمَنْ تَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُ وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تُعَلِّمُوْنَهٗ وَلاَ تَکُوْ نُوا جَبَابِرَةَ الْعُلَمَاءِ فَیَغْلِبُ جَهْلُکُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے علم سیکھتے ہو اس کے لیئے تواضع کرو اور جسے سکھاتے ہو اس کے لیئے تواضع کرو اور گردن کش عالم نہ بنو کہ تمہارا جہل تم پر غالب ہو جائے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء نے تصریح فرمائی کہ غیر خدا کہ لیئے تواضع حرام ہے فتاوی ہندیہ میں ہے۔

التواضع لغیرالله حرام کذا فی الملتقط ۔

تو بات وہی ہے کہ انبیاء واولیاء، علماء ومسلمین کے واسطے تواضع اس لئے ہے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں، یہ اللہ کے ولی ہیں، دین الٰہی کے قیم ہیں، یہ ملّت الٰہیہ پر قائم ہیں، تو علّت تواضع جب وہ نسبت ہے جو انہیں بارگاہ الٰہی میں حاصل، تو یہ تواضع بھی درحقیقت خدا ہی کے لئے ہوئی جیسے صحابہء کرام واہل بیت عظام کی تعظیم ومحبت بعینہ محبت وتعظیم سید عالم ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ

۲۵۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۰۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/ ۲۷
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/ ۱۲۹ ☆

علیہ وسلم۔

تواضع لغیر اللہ کی شکل یہ ہے کہ العیاذ باللہ کسی کافر یا دنیادار غنی کے لئے اسکے سبب تواضع ہو کہ یہاں وہ نسبت موجود نہیں، یا موجود ہے تو ملحوظ نہیں، اے عزیز، کیا وہ احادیث کثیرہ بثیرہ جن میں صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیئے خشوع وخضوع بجالانا مذکور اس درجہ اشتہار پر نہیں کہ فقیر کو انکے جمع واستیعاب سے غنا ہو۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۵۳۳،۵۳۴

(۷) استاد سے انکساری سے پیش آؤ

۲۵۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوا لِلْعِلْمِ السَّكِينَةَ وَالْوَقَارَ، وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تَتَعَلَّمُونَ مِنْهُ۔ فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو اور ہر علم کے لیئے سکون قرار بھی سیکھو، اور جس سے علم حاصل کرو اس کے سامنے انکساری اختیار کرو۔ ۱۲م

(۸) استاد آقا ہے

۲۵۵۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: مَنْ عَلَّمَ عَبْدًا آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ مَوْلَاهُ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی شخص کو قرآن کریم کی ایک آیت سکھائی وہ اسکا آقا ہے۔
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۲۰

۲۵۴۔ حلية الاولياء لابی نعيم، ۶/۳۴۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۱/۴۲۰
الترغيب والترهيب، للمنذری، ۱/۱۱۴ ☆ الكامل لابن عدی، ۴/۳۳۶
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/۱۲۹ ☆ امالی الشجری، ۱/۴۶
۲۵۵۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۸/۱۱۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/۱۲۸
فتح الباری للعسقلانی، ۸/۲۴۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۳۸۴، ۱/۵۳۲
تاريخ دمشق لابن عساكر، ۲/۵۶ ☆ تاريخ جرجان للسهمی، ۵۰۵

۲۵۶۔ **عن** امیر المؤ منین علی کرّم اللہ تعا لیٰ وجهه الکریم قال : من علمنی حرفا فقد صیرنی عبدا ان شاء باع وان شاء اعتق۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے ارشادفرمایا: جسنے مجھے ایک حرف بھی سکھایا اس نے مجھے اپنا غلام بنالیا، اب خواہ وہ مجھے فروخت کرے یا آزادکردے۔

(۹) کثرت سوال منع ہے

۲۵۷۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : ذَرُوُنِی مَا تَرَکُتُکُمُ ، فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنُ کَا نَ قَبُلَکُمُ بِکَثُرَةِ سُؤَالِهِمُ وَاخُتِلَافِهِمُ عَلیٰ أنُبِیَاءِ هِمُ فَاِذَانَهِیُتُکُمُ عَنُ شَیُءٍ فَاجُتَنِبُوهُ وَاِذأمَرُ تُکُمُ بِأمُرٍ فَتَأتُوا مِنُهُ مَا اسُتَطَعُتُمُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس بات پرمیں نے تم پرتضیق(تنگی) نہ کی اسمیں مجھسے تفتیش نہ کرو، کہ اگلی امّتیں اسی بلا سے ہلاک ہوئیں، میں جس بات کومنع کروں اس سے بچو اور جسکا حکم دوں اسے بقدرقدرت بجالاؤ۔

۲۵۸ ۔**عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعا لیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :اِنَّ أعُظَمَ الُمُسُلِمِیُنَ فِی الُمُسُلِمِیُنَ جُرُمًا مَنُ سَألَ عَنُ شَیُءٍ

۲۵۶۔

۲۵۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الا عتصام ، ۲/ ۱۰۸۲ ☆ الصحیح لمسلم ، الحج، ۱/ ۴۳۲
السنن لا بن ماجة ، المقد مه ، ۱/ ۲ ☆ الجامع للترمذی ، العلم ، ۲/ ۹۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۴۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۱/ ۳۸۸
التمهید لا بن عبد البر ، ۱/ ۱۴۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱/ ۱۵۸
اتحاف الساده للزبیدی ، ۲/ ۵۰ ☆ الدر المنثور ، ۲/ ۳۳۵

۲۵۸۔الجامع الصحیح للبخاری ، الاعتصام ، ۲/ ۱۰۸۲ ☆ الصحیح لمسلم ، الفضا ئل،۲/ ۲۶۲
السنن لا بی داؤد ، االسنة ، ۲/ ۲۳۶ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۱۷۶
المستدرك للحاکم، ۳/ ۶۲۶ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۶/ ۳۳۵
مشکل الا ثار للطحاوی، ۲۰/ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/ ۲۶۴

لَمۡ یُحَرَّمُ عَلَی النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنۡ رَجُلٍ مَسۡأَلَتِہٖ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مسلمانوں کے بارے میں انکا بڑا گنہگار وہ ہے جو ایسی چیز سے سوال کرے کہ حرام نہ تھی، اس کے سوال کے بعد حرام کردی گئی۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث باعلی ندا منادی کہ قرآن وحدیث میں جن باتوں کا ذکر نہیں، نہ انکی اجازت ثابت، نہ ممانعت وارد، وہ اصل جواز پر ہیں، ورنہ اگر جس چیز کا کتاب و سنّت میں ذکر نہ ہو مطلقاً ممنوع ونادرست ٹھہرے تو اس سوال کرنیوالے کی کیا خطا؟ اسکے بغیر پوچھے بھی وہ چیز ناجائز ہی رہتی، بالجملہ یہ قاعدۂ نفیسہ ہمیشہ یادرکھنے کا ہے کہ قرآن وحدیث سے جس چیز کی بھلائی یا برائی ثابت ہو وہ بھلی یا بری ہے، اور جس کی نسبت کوئی ثبوت نہ ہو وہ معاف وجائز ومباح وروا، اس کو حرام وگناہ ونادرست وممنوع کہنا شریعت پر افتراء ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/ ۵۵۲،۵۲۷

(۱۰) زیادہ قیل وقال سے بچو

۲۵۹ ۔**عن** المغیرة بن شعبة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال صلی اللہ تعالی علیه وسلم : اِنَّ اللّٰہَ کَرِہَ لَکُمۡ قِیۡلَ وَقَالَ،وَ کَثۡرَۃُ السُّؤَالِ وَاِضَاعَۃُ الۡمَالِ ۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ بلا وجہ قیل وقال، کثرت سوال، اور مال برباد کرنے کو ناپسند فرماتا ہے۔　　فتاوی رضویہ ۶/۴۲۲

(۱۱) نااہل کو ذمہ دار نہ بناؤ

۲۶۰۔ **عن** عبد اللہ بن عبا س رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ

۲۵۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الا ستقراض ، ۱/ ۳۲۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۲۴۹
کنز العمال للمتقی ، ۴۴۰۲۸، ۱۶ / ۸۶ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۴۹۴۳
۲۶۰۔ المستدرك للحاکم ، ۴/ ۱۰۴ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۴۶۸۷، ۶/ ۲۵
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/ ۱۷۹ ☆

صلی اللہ تعالی علیه وسلم :مَنِ اسْتَعْمَلَ رَجُلاً مِنْ عِصَا بَةٍ وَ فِيهِمْ مَنْ هُوَ أَرْضٰى لِلّٰهِ مِنْهُ فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَخَانَ رَسُوْ لَهٗ وَخَانَ الْمُؤْ مِنِيْنَ ۔ فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۴۶/۹

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے کسی قریبی رشتہ دار کو حاکم بنایا اور لوگوں میں اس سے زیادہ کوئی شخص حاکم بننے کے لائق ہے تو اسنے اللہ ورسول اور تمام مؤمنین کی خیانت کی۔۱۲م

(۱۲) حصول علم برائے جاہ ومال مذموم ہے

۲٦۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعا لیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم :مَنْ أَكَلَ بِالْعِلْمِ طَمَسَ اللّٰهُ عَلیٰ وَجْهِهٖ ، وَرَدَّهٗ عَلیٰ عَقِبَيْهِ وَ كَانَتِ النَّارُ اَوْلیٰ بِهٖ۔ فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۲۲/۹

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم دین کو محض کھانے پینے کا ذریعہ بنایا اللہ تعالیٰ اسکی صورت بدل دیگا اوراسکو خائب وخاسر لوٹے گا اور وہ مستحق جہنم ٹھرے گا۔۱۲م

(۱۳) فتنوں کے ظہور کے وقت عالم پر علم کا ظاہر کرنا فرض

۲٦۳۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعا لیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم :اِذَا ظَهَرَتِ الْفِتَنُ اَوْ قَالَ الْبِدَ عُ فَلْيُظْهِرُالْعَالِمُ عِلْمَهٗ ،وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِك فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا! جب ظاہر ہوں فتنے یا فسادیا بد مذھبیاں اور عالم اپنا علم اس وقت ظاہر نہ کرے تو اسپر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ نہ اسکا فرض قبول کرے اور نہ نفل۔ فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۴۰/۹، ۲۸٦،

۲٦۲۔ الفردوس للديلمی ، ۳/ ٦۰۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۳/ ۱۲۳
کنز العمال للمتقی ، ۲۹۰۱٦، ۱۰/ ۱۹۳ ☆

۲٦۳۔ کنز العمال للمتقی ، ۹۰۳ ، ۱/ ۱۷۹ ☆ لسان الميزان لا بن حجر ، ۵/ ۹۱۱

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب کوئی گمراہ بددین رافضی ہو یا مرزائی وہابی ہو یا دیوبندی و غیرہم خذلہم اللہ تعالٰی اجمعین مسلمانوں کو بہکائے فتنہ وفساد پیدا کرے تو اسکا دفع اور قلوب مسلمین سے شبہات شیاطین کا رفع فرض اعظم ہے جواس سے روکتا ہے (یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ یَبْغُوْنَھَا عِوَجًا)میں داخل ہے کہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اسمیں کجی چاہتے ہیں۔ مسلمانون پر فرض ہے کہ ایسے گمراہوں اور گمراہ گروں بے دینوں کی بات پر کان نہ رکھیں، ان پر فرض ہے کہ روافض ومرزائیہ اور خود ان بے دینوں (خلافت کمیٹی والوں) یا جسکا فتنہ اٹھتے دیکھیں سد باب کریں، وعظ علماء کی ضرورت ہو وعظ کہلوائیں، اشاعت رسائل کی حاجت ہو اشاعت کروائیں، حسب استطاعت اس فرض عظیم میں روپیہ صرف کرنا مسلمانوں پر فرض ہے ۔جب بدمذہبوں کے دفع نہ کرنے والے پر یہ لعنتیں ہیں تو جو خبیث ان کے دفع کرنے سے روکے اس پر کس قدر اشد غضب ولعنت اکبر ہوگی،وَسَیَعلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۸۶

(۱۴) بہت سے عالم غیر فقیہ ہوتے ہیں

۲٦٤ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالیٰ عنه قال :قال رسو ل الله صلى الله تعالى عليه وسلم : نَضَّرَاللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَا لَتِى فَوَعَا هَا ثُمَّ بَلَّغَهَا عَنِّى فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيْهٍ وَ رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلیٰ مَنْ هُوَ أَ فْقَهُ مِنْهُ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالٰی اس بندے کو خوش وخرم رکھے جس نے میری حدیث سنی اور اسکو خوب یاد کرلیا پھر دوسروں تک پہونچادیا، کیوں کہ بہتیرے وہ ہیں کہ فقہ کے حامل وحافظ وراوی ہیں مگر خود اسکی سمجھ نہیں رکھتے اور بہتیرے حاملان فقہ ان کے پاس فقہ لے جاتے ہیں جو

---

۲٦٤ ـ الجامع للترمذی ، العلم ، ۲/ ۹۰ ☆ السنن لا بی داؤد، العلم ، ۲/ ۵۱۵
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۱۸۳ ☆ السنن لا بن ماجة المقدمة ، ۱/ ۲۱
المستدرك للحاكم ، ۱/ ۸۷ ☆
اتحاف السادة للزبيدى ، ۸/ ٤٦٤ ☆ كنز العمال للمتقى ، ۲۹۱٦۳، ۱۰ / ۲۲۰

ان سے زیادہ اسکی سمجھ رکھتے ہیں۔

و فی الباب عن زید بن ثابت وعن جبیر بن مطعم وعن عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

﴿۷﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام اجل سلیمان اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم غزیر وفضل کبیر خیال کیجئے۔ جو خود سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد جلیل الشان اور اجلہ ائمہ تابعین اور تمام ائمہ حدیث کے استاذ الاساتذہ ہیں۔ امام ابن حجر مکی شافعی اپنی کتاب خیرات الحسان میں فرماتے ہیں۔ کسی نے ان امام اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ مسائل پوچھے۔ ہمارے امام اعظم، امام الائمہ، مالک الازمہ، سراج الامہ، سیدنا ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس زمانے میں انہیں امام اعمش سے حدیث پڑھتے تھے اس وقت حاضر مجلس تھے۔ امام اعمش نے وہ مسائل ہمارے امام اعظم سے پوچھے امام نے فوراً جواب دیئے امام اعمش نے کہا یہ جواب آپنے کہاں سے پیدا کئے؟ فرمایا: ان حدیثوں سے جو میں نے خود آپ ہی سے سنی ہیں۔ اور وہ حدیثیں مع سند روایت فرمادیں۔ امام اعمش نے فرمایا:

حسبك ما حدثتك به فی مائة یوم تحدثنی به فی ساعة واحدة ، ما علمت انك تعمل بهذ ه الاحادیث ، یا معشر الفقهاء انتم الاطبا ء و نحن الصیادلة ، و انت ایها الرجل اخذت بكلا الطرفین ۔

بس کیجئے، جو حدیثیں میں نے آپکو سو دن میں سنائیں آپ گھڑی بھر میں مجھے سنائے دیتے ہیں، مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ ان حدیثوں میں یوں عمل کرتے ہیں اے فقہ والو! تم طبیب ہو اور ہم محدث لوگ عطار ہیں، اور اے ابوحنیفہ! تم نے تو فقہ وحدیث دونوں کنارے لئے۔ و الحمد للہ۔

یہ تو یہ، خود ان سے بھی بدرجہا اجل واعظم انکے استاذ اکرم واقدم امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے پانچ سو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پایا۔ حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، ابوہریرہ، انس بن مالک، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن زبیر، عمران بن حصین، جریر بن عبداللہ، مغیرہ بن شعبہ، عدی بن حاتم، امام حسن، اور

امام حسین وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم بکثرت اصحاب کرام کے شاگرد اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ ہیں، جنکا پایۂ رفیع حدیث میں ایسا تھا کہ فرماتے۔بیس سال گزرے ہیں: کسی محدث سے کوئی حدیث میرے کان تک ایسی نہ پہونچی جسکا علم مجھے اس سے زائد نہ ہو ایسے امام والا مقام باآں جلالت شان فرماتے۔

انا لسنا بالفقہا ء ولکنا سمعنا الحدیث فروینا ہ للفقہا ء من اذا علم عمل۔

ہم لوگ فقیہ ومجتہد نہیں ہیں۔ہمیں مطالب حدیث کی کامل سمجھ نہیں۔ہم نے حدیثیں سن کر فقیہوں کے آگے روایت کردی ہیں۔جو ان پر مطلع ہوکر کارروائی کریں گے۔ نقلہ الذہبی فی تذکرۃ الحفاظ ، مگر آج کل کے نا مشخص حضرات کو اپنی یاد وفہم ، اپنے دو حرفی نام علم پر وہ اعتماد ہے جو ابلیس لعین کو اپنی اصل آگ پر تھا۔کہ دو حرف رٹ کر ہر امام امت کے مقابل ''انا خیر منہ'' کی بنیٹی گھمانے کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ ولا حول ولا قوۃ الاباللہ علی العظیم۔

(۱۵) صاحب رائے اپنے دل سے فتوی لے

۲٦۵۔ **عن** وابصۃبن معبد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِسۡتَفۡتِ نَفۡسَکَ وَاِنۡ أَفۡتَاكَ الۡمُفۡتُوۡنَ ۔

حضرت واصبہ بن معبد جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اپنے دل سے فتوی لے خواہ مفتی تجھے کچھ بھی فتویٰ دیتے رہیں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس کے حق میں کثرت رائے کا کچھ اعتبار نہیں۔بلکہ ذی رائے ہے تو اپنی رائے کا اتّباع کرے اگرچہ تمام رائے دہندہ خلاف پر ہوں۔ اور غیر کے لئے بھی یہی ہے جو ان میں افقہ واعلیٰ واورع ہو اسکی رائے پر چلے اگرچہ وہ اکیلا اور اسکے خلاف پر کثیر ہوں۔ کما فی معین الاحکا م۔

فتاویٰ رضویہ ۷/۴۸۱

۲٦۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ٦٦ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ٤/ ۲۲۸

(۱۶) لوگوں سے انکے حال کے مطابق کلام کرو

۲۶۶۔ **عن** أمیر المؤ منین علی بن ابی طالب رضی الله تعا لیٰ عنه قال : حدثوا النا س بما یعرفون، اتحبّو ن ان یکذبو الله و رسو له۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشادفرمایا: لوگوں سے وہ باتیں کہو جنکو وہ پہچانیں۔ کیاتم یہ چاہتے ہو کہ لوگ اللہ اور اسکے رسول کی تکذیب کریں۔

۲۶۷۔ **عن** عبد الله بن عباّ س رضی الله تعالیٰ عنهما قال: امرنا ان نکلم الناس علیٰ قدر عقو لهم۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ لوگوں سے بقدر انکے عقول کلام کیا کریں۔

۲۶۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسو ل الله صلی الله علیه و سلّم : مَا حَدَّثَ أَحَدُ کُمُ قَوُمًا بِحَدِیُثٍ لَا یَفُهَمُوُ نَهُ اِلَّا کَا نَ فِتُنَةً عَلَیُهِمُ۔

حضرت عبداللہ بن عباّس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: تم میں سے کسی نے اگرایسی حدیث قوم کے سامنے بیان کی جسکو وہ نہیں سمجھتے تو وہ حدیث ان کے لئے فتنہ ہو جائیگی۔

۲۶۹۔ **عن** عبد الله بن عباّس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلّم : لَا تُحَدِّ ثُوا اُمّتِی مِنُ أَحَادِیُثِی اِلَّامَا تَحُتَمِلُهٗ عُقُوُ لُهُمُ فَیَکُوُنُ

۲۶۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ، العلم ، ۱/ ۲٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۲٥/۱
کنز العمال للمتقی ، ۲۹۳۱۸، ۱۰/ ۲٤۷ ☆ مسند الفردوس للدیلمی، ۲٦٥٦، ۱۲۹/۲
۲٦۷۔ مسند الفردوس للدیلمی ، ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ٥٤۹/۸
کنز العمال للمتقی ، ۲۹۲۸۲، ۱۰/ ۲٤۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ٤٤٤۱
کشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۲۲٥ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۲۱
۲٦۸۔ اتحاف السادة للزبیدی ، ۱/ ۲٥۳ ☆ کشف الخفا للعجلو نی ، ۲۲٦/۱
۲٦۹۔مسند الفردوس للدیلمی ، ٥/ ۱۷ ☆ زهر الفردوس ، ٤/ ۱۷۷
اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/ ٥٥۰ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۹۲۸٤، ۱۰/ ۲٤۲
حلیة الاو لیاء لا بی نعیم ، ۲/ ۲۸٦ ☆

فِتۡنَةً عَلَیۡھِمۡ ۔

حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسّلم نے ارشادفرمایا: میری امّت سے میری وہی حدیثیں بیان کروجوانکی عقلیں اٹھا لیں کہ کہیں وہ ان پر فتنہ نہ ہوجائیں۔

۲۷۰۔ **عن** عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعا لیٰ عنھماقال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ علیہ و سلّم:یَا اِبۡنَ عَبّاسٍ! لَاتُحَدِّثُ قَوۡمًا حَدِیۡثًا لَاتَحۡتَمِلُہٗ عُقُوۡ لُھُمۡ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: اے ابن عباس لوگوں سے وہ حدیث نہ بیان کرنا جوانکی عقل میں نہ آئے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث کے پیش نظر حضرت عبداللہ ابن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنھما کا یہ طریقہ تھا کہ بعض احادیث کے ٹکڑے ہرایک کے سامنے بیان نہیں کرتے بلکہ انکواہل علم کے سامنے پیش کرتے تھے۔ فتاویٰ رضویہ ۵/۵۹۴

۲۷۱۔**عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما انت بمحدّث قوما لا تبلّغہ عقولھم الا کان لبعضھم فتنۃ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشادفرمایا: جب تم کسی قوم سے ایسی حدیث بیان کروگے جس تک انکی عقل نہ پہونچے تو وہ ضروران میں سے کسی پر فتنہ ہوجائیگی۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہی وجہ ہے کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بعض مجالس میں اس بات کو چھپاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے معراج کی رات باری تعالیٰ کا دیدار کیا۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۵۹۴

۲۷۰۔ الجامع الکبیر، ۲/ ٤٦٤ ☆

۲۷۱۔ کنزالعمال للمتقی، ۲۹۰۱۱، ۱۰/ ۱۹۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٤٧٩

(۱۷) کتابت کے قواعد کی تعلیم

۲۷۲۔ **عن** عبد الله بن عبّاس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلّم: لَاتَمِدُّوا بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباّس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو دراز کر کے نہ لکھو۔

۲۷۳۔ **عن** معاویة ابی سفیان رضی الله تعالیٰ عنهماانّه کان یکتب بین یدیه صلی الله علیه وسلّم فقال له :أَلْقِ الدَّوَاةَ وَ حَرِّفِ الْقَلَمَ وَ أَقِمِ الْبَاءَ وَ فَرِّقِ السِّیْنَ وَلَا تُعَوِّرِ الْمِیْمَ وَ حَسِّنِ اللّٰهَ وَمَدِّالرَّحْمٰنَ وَجَوِّدِ الرَّحِیْمَ۔

کاتب وحی حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوکر لکھ رہے تھے، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاویہ !دوات رکھو اور قلم میں ٹیڑھا قط لگاؤ،با کو سیدھا رکھو اور سین کے شوشوں میں فرق کرو۔ میم کو کانا مت کرو۔ اسم جلالت کو خوبصورت لکھو۔ رحمٰن کو دراز کرکے اور میم کو عمدہ کر کے لکھو۔

مالی الجیب بعلوم الغیب،ص،۴

(۱۸) علم دین سیکھنے کے لیئے پیر کا دن

۲۷۴۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : أُطْلُبُوا الْعِلْمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ فَاِنَّهٗ مُیَسَّرٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلّم نے ارشاد فرمایا: پیر کے دن علم حاصل کرو کہ اسمیں آسانی ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۹۱/۴

۲۷۵۔ **عن** جا بربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلیّ

۲۷۲۔ مسند بن شعبان ، ☆

۲۷۳۔ مسند الفردوس للدیلمی ، ☆

۲۷۴۔ کنز العمال للمتقی ، ۲۹۳۴۰، ۱۰/ ۲۵۰ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۱/ ۱۵٤

۲۷۵۔ کنز العمال للمتقی ، ۲۹۲۶۸ ، ۱۰/ ۲۲۹ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۱۵۵/۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : اُطْلُبُوا الْعِلْمَ کُلَّ اِثْنَیْنِ وَخَمِیْسٍ فَاِنَّہٗ مُیَسَّرٌ لِمَنْ طَلَبَ، فَاِذَا أَرَادَ أَحَدُکُمْ حَاجَۃً فَلْیُبَکِّرْ اِلَیْھَا ،فَاِنِّی سَأَلْتُ رَبِّی اَنْ یُبَارِکَ لِاُمَّتِی فِی بُکُوْرِھَا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کو علم حاصل کرو کہ اسمیں طلب کے کیلئے آسانی ہے۔ اور جب تم میں کا کوئی اپنی حاجت کیلئے نکلے تو صبح سویرے نکلے۔ کیوں کہ میں نے اپنے رب عزّ وجل سے اپنی امّت کے لئے صبح کے کاموں میں برکت کی دعا کی ہے۔۱۲م

(۱۹) بے علم فتویٰ دینا موجب لعنت ہے

۲۷۶۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : مَنْ أُفْتیٰ بِغَیْرِعِلْمٍ لَعَنَتْہٗ مَلاَئِکَۃُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو بے علم فتویٰ دے آسمانوں اور زمین کے فرشتے اسپر لعنت کرتے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۳۹۲/۷

فتاویٰ رضویہ

(۲۰) بے علم فتویٰ موجب جہنّم

۲۷۷۔ **عن** عبید اللہ بن ابی جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : أَجْرَؤُکُمْ عَلَی الْفُتْیَا أَجْرَؤُکُمْ عَلَی النَّارِ ۔

حضرت عبید اللہ بن ابی جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو تم میں فتویٰ دینے پر زیادہ جری ہے۔ وہ آتش دوزخ پر زیادہ جرات رکھتا ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۹۴/۴

۲۷۶۔ السنن لا بی داؤد ، العلم ، ۲/ ۵۱۵ ☆ الفقیہ والمتفقہ للخطیب ، ۲/ ۱۵۵
الحبائک فی الملائک ، ۴۵ ☆ السنن لا بن ماجۃ ، المقدمۃ ، ۱/ ۶
کنز العمال للمتقی ، ۱۸ ۲۹۰ ، ۱۰ / ۱۹۳ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱/۱۲۶
۲۷۷۔ کنز العمال للمتقی ۲۸۹۶۱ ، ۱۰ / ۱۸۴ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۱/ ۵۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۱۸ ☆ مسند الدارمی ، المقدمۃ ، ۱/ ۵۷

(۲۱) بے علم فتویٰ باعث گمراہی ہے

۲۷۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسو ل الله صلی الله تعا لیٰ علیه و سلّم: اِنَّ اللّٰهَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا یَنْتَزِعُهٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰکِنْ یَّقْبُضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعَلَمَاءِ، فَاِذَا لَمْ یَبْقِی عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّا سُ رُؤُ سًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَافْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَ أَضَلُّوْا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ علم دین لوگوں کے دلوں سے محو کر کے نہیں اٹھائیگا بلکہ علماء ہی اٹھا لئے جائیں گے، جب علماء باقی نہ رہیں گے تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے۔ لھٰذٰ ان سے مسائل دریافت کیئے جائیں گے تو وہ بغیر علم فتویٰ دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ فتاویٰ رضویہ ۵۰۲/۴

(۲۲) شریعت وطریقت کا ثبوت

۲۷۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : حفظت عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلّم وعائین ،فامّا احدهما فبثثته و امّا الا خر فلو بثثته قطع هذالبلعوم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ تعالیٰ علیہ وسلم سے دوطرح کے علم سیکھے۔ ایک تو وہ جس کو میں نے پھیلا دیا۔ اور دوسرے کو اگر میں عام طور پر شائع کردوں تو میرا یہ حلق کاٹ دیا جائے۔ فتاویٰ رضویہ ۲۸۴/۳

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۵۹۴/۵

۲۷۸۔ السنن لا بن ماجة ، مقدمة ، ۶/۱ ☆ الجامع الصحیح للبخاری ،العلم، ۱/ ۲۰
الصحیح لمسلم ، العلم ، ۲/ ۳۴۰ ☆ الجامع للترمذی ، العلم ، ۲/ ۹۰
المسندلاحمد بن حنبل، ۱۶۲/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۱۴/۱
۲۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، العلم ، ۱/ ۲۳ ☆

۹۔توسل واستمداد

(۱)توسل ونماز استسقاء

۲۸۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه أن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه كان اذا قحطوا استسقٰی با لعباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنه قال : أللهم اِنا كنا نتوسل اِليك بنبينا صلی الله عليه وسلم فتسقنا واِنا نتوسل اِليك بعم نبينا فاسقنا قال فيسقون۔　　**فتاوی رضویہ ۳/ ۵۲۸**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ تھا کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو سیدنا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے اور یوں عرض کرتے:اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لیکر آتے تھےتو تو ہمیں سیراب فرماتا۔اوراب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے محترم چچا کا وسیلہ پیش کرتے ہیں ہمیں سیراب فرما۔تو خوب بارش ہوتی۔۱۲م

(۲)توسل

۲۸۱۔ **عن** عثمان بن حنيف رضی الله تعالیٰ عنه قال: اِن رجلا ضرير البصر أتی النبی صلی الله عليه وسلم فقال: اُدع الله أن يعافينی ، قال: اِن شئت دعوت واِن شئت صبرت فهو خير لك ، قال: فادع ، قال: فأمر ه أن يتوضأ فليحسن وضوئه ويد عو بهٰذه الد عاء ، أللهم اِنی أسئلك وأتوجه اليك بنبيك محمدصلی

۲۸۰۔ الجامع الصحيح للبخاری ، الاستسقاء ، ۱۳۷/۱

۲۸۱۔ الجامع للترمذی ، الدعوات ، ۱۹۷/۲ ☆ السنن لا بن ماجة ، الصلوة ، ۱/ ۱۰۰
المستدرك للحاكم الدعاء ، ۱/ ۵۱۹ ☆ دلائل النبوة للبيهقی ، ۴/ ۱۶۶
الترغيب والترهيب للمذری ، ۱/ ۴۷۲ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۴/ ۱۳۸
كنز العمال للمتقی ، ۳۶۰۴۰، ۲/ ۱۸۱ ☆ جمع الجوامع للسيوطی ، ۹۸۵۲
تاريخ دمشق لا بن عساكر ، ۲/ ۹۸ ☆ مشكوة المصابيح للمنذری ، ۲۴۹۵
الاذ كار النووية ، ۱۶۷ ☆ التوسل للالبانی ، ۶۸

الله تعالیٰ علیه وسلم ، نبی الرحمة ، اِنی توجهت بك اِلی ربی فی حاجتی هٰذه لتقتضی لی، أللهم فشفعه فی۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے اللہ عزوجل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عطا فرمادے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ اگر چاہو تو دعا کرو اور چاہو تو صبر کرو کہ یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔ عرض کیا: دعا کریں۔ راوی کہتے ہیں حضور نے فرمایا: اچھی طرح وضو کر کے یہ دعا کرو۔ الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں۔ یارسول اللہ! میں حضور کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا ہو۔ الٰہی انکی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لطف یہ ہے کہ بعض روایات حصن حصین میں " لتقضی لی "بصیغہ معروف واقع ہوا ہے۔ یعنی یارسول اللہ! میں آپکے توسل سے خدا کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ آپ میری حاجت روائی کریں۔

(۲۵) حضور سے توسل اور نماز حاجت

۲۸۲۔ **عن** أبی اُمامة بن سهل بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه : اِن رجلا کان یختلف الی عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه فی حاجة له ، فکان عثمان لا یلتفت الیه ولا ینظر فی حاجته ، فلقی عثمان بن حنیف فشکی ذٰلك الیه ، فقال له عثمان بن حنیف : اِئت المیضاة فتوضا ثم ائت المسجد فصل فیه رکعتین ثم قل : أللهم اِنی أسئلك و أتوجه الیك بنبینا محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،نبی الرحمه ، یا محمد ! اِنی أتوجه بك اِلی ربی فتقضی لی حاجتی، وتذکر حاجتك و رح حتی أروح معك، فانطلق الرجل فصنع ما قال له ، ثم أتی عثمان بن

۲۸۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۹/ ۳۱ ☆ دلائل النبوة للبیهقی ، ۶/ ۱۶۷
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۱/ ۴۷۳ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۱/ ۱۸۳

عفا ن رضی الله تعالیٰ عنه ، فجاء البواب حتی أخذ بید ہ ، فأدخله علی عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه فأجلسه معه علی الطنفة، فقال : حاجتك ، فذکر حاجته وقضاها له ثم قال له ، ما ذکرت حاجتك حتی کا ن الساعة وقال : ما کانت لك من حاجة فاذکرها ، ثم اِن الرجل خرج من عند ہ فلقی عثمان بن حنیف ، فقال له: جزاك الله خیر ا، ما کان ینظر فی حاجتی ولا یلتفت اِلی حتی کلمته فی ، فقال عثمان بن حبیف : والله ما کلمته ، ولکنی شهدت رسول الله صلی الله وسلم وأتاه ضریر ، فشکی الیه ذهاب بصره ، فقال له النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فتصبر ہ، فقال : یا رسول الله !لیس لی قائد وقد شق علی۔ فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِئت المیضاۃ فتوضا ثم صل رکعتین ثم ادع بهذه الدعوات ، قال اِبن حنیف : والله ما تفرقنا ، وطال بنا الحدیث حتی دخل علینا الرجل کأنه لم یکن به ضرقط۔

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حاجتمند اپنی حاجت کیلئے امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آتا جاتا ، امیر المؤمنین نہ اسکی طرف التفات کرتے نہ اسکی حاجت پر نظر فرماتے ،اسنے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی شکایت کی۔انھوں نے فرمایا: وضوکر کے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر یوں دعا مانگ، الٰہی میں تجھسے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نبی رحمت کے وسیلے سے توجّہ کرتا ہوں، یارسول اللہ میں حضور کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت روافرمائے اور اپنی حاجت کا ذکر کر۔ شام کو پھر میرے پاس آنا کہ میں تیرے ساتھ چلوں۔حاجتمند نے یوں ہی کیا، پھر آستانۂ خلافت پر حاضر ہوا۔دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر امیر المؤمنین کے حضور لے گیا۔امیر المؤمنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا،مطلب پوچھا،عرض مطلب بیان کیا:فوراً روافرمایا اور ارشاد کیا اتنے دنوں میں اسوقت تم نے اپنا مطلب بیان کیا، پھر فرمایا: جوحاجت تمہیں پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا کرو۔یہ شخص وہاں سے نکل کر حضرت عثمان بن حنیف سے ملا اور کہا،اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے، امیر المؤمنین میری حاجت پر نظر اور میری طرف التفات نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ نے ان سے میرے بارے میں عرض کی۔عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم میں نے تو تیرے معاملہ میں امیر المؤمنین سے کچھ نہ کہا۔مگر ہوا یہ کہ میں نے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو دیکھا کہ حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور نابینائی کی شکایت کی۔حضور نے یوں ہی ارشاد فرمایا: کہ وضو کر کے دو رکعت پڑھے پھر یہ دعا کرے۔خدا کی قسم ہم اٹھنے نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا، گویا کبھی اندھا نہ تھا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایها المسلمون ، حضرات منکرین (توسل) کی غایت دیانت سخت محل افسوس و عبرت، اس حدیث جلیل کی عظمت رفیعہ وجلالت منیعہ اوپر معلوم ہوچکی اور اسمیں ہم اہلسنّت وجماعت کے لیئے جواز استمداد والتجا، وہنگام توسل ندائے محبوبان خدا کا بحمد اللہ کیسا روشن و واضح وبیّن ولائح ثبوت جس سے اہل انکار کو کہیں مفر نہیں۔اب انکے ایک بڑے عالم مشہور نے باوجود اسقدر دعوی بلند علم وتدین کے اپنے مذھب کی حمایت بے جا میں جس صریح بے باکی وشوخ چشمی کا کام فرمایا ہے انہیں اس سے شرم چاہیئے تھی۔حضرت نے حصن حصین شریف کا ترجمہ لکھا۔جب اس حدیث پر آئے اسکی قاہر شوکت عظیم عزت نے جرات نہ کرنے دی کہ نفس متن میں اسپر طعن فرمائیں، اورادھر پاس مشرب، ناخن بدل، جوش عصبیّت، تاب گسل ناچار حاشیہ کتاب پر یوں ہجوم ہموم کی تسکین فرمائی کہ۔

یک راوی ایں حدیث عثمان بن خالد بن عمر بن عبداللہ متروک الحدیث ست چنانکہ درتقریب موجودست وحدیث راوی متروک الحدیث قابل حجّت نمی شود۔انّا للہ وانّا الیہ رٰجعون ،انصاف ودیانت کا تو یہ مقتضی تھا کہ جب حق واضح ہوگیا تھا تو تسلیم فرمالیتے۔ارشاد مفترض الانقیاد حضور پرنور سیّد الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ الامجاد کی طرف رجوع لاتے نہ کہ خواہی نہ خواہی بزور تحریف ایسی صحیح رجیح حدیث کو جسکی اس قدر ائمۂ محدّثین نے یک زبان تصحیح فرمائی۔معاذ اللہ ساقط ومردود قرار دے دیجئے۔اور انتقام خداو مطالبۂ حضور سیّد روز جزا علیہ افضل الصلوٰۃ والثناء کا کچھ خیال نہ کیجئے۔اب حضرات منکرین کے تمام ذی علموں سے انصاف طلب کہ اس حدیث کا راوی عثمان بن خالد بن عمر بن عبداللہ متروک الحدیث ہے جس سے ابن ماجہ کے سوا کتب ستّہ میں کہیں روایت نہیں۔یا عثمان بن عمر بن فارس عبدی

بصری ثقہ، جو صحیح بخاری صحیح مسلم وغیرہما جوتمام صحاح کے رجال سے ہیں ۔کاش اتنا ہی نظر فرمالیتے کہ جوحدیث کئی صحاح میں مروی اسکا مدارروایت وہ شخص کیوں کرممکن جوابن ماجہ کے سواکسی کے رجال سے نہیں ۔وائے بے باکی مشہورومتداول صحاح کی حدیث جنکے لاکھوں نسخے ہزاروں بلادمیں موجودانکی اسانید میں صاف صاف ''عن عثمان بن عمر'' مکتوب ،پھر کیا کہا جائے کہ ابن عمرکاابن خالد بنالیناکس درجے کی حیاودیانت ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الاباللہ العلی العظیم ۔امام منذری نے ترغیب میں فرمایا،طبرانی نے اس حدیث کی متعدّدسندیں ذکرکر کے فرمایاکہ حدیث صحیح ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۵۲۹،۵۳۰

(۲۶)غیرخدا سے استمداد

۲۸۳۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلّم: اِسْتَعِیْنُوْا بِالْغُدْوَۃِ وَالرَّوْحَۃِ وَشَیْءٍ مِّنَ الدَّلِجَۃُ۔ برکات الامداد،۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صبح شام اوررات کے آخر حصہ میں عبادت کرکے مددحاصل کرو۔۱۲م

۲۸۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم:اِسْتَعِیْنُوْا بِطَعَامِ السَّحُرِ عَلیٰ صِیَامِ النَّھَارِ وَ بِالْقَیْلُوْلَۃِ عَلیٰ قِیَامِ الَّلیْلِ ۔ برکات الامداد صفحہ۶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا:سحری کے ذریعہ روزے اورقیلولے کے ذریعہ رات کی عبادت پر مددچاہو۔۱۲م

۲۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الایمان ،۱/ ۱۰ ☆ السنن للنسائی ، الایمان، ۲/ ۲۳۳
السنن الکبری للبیھقی ، ۲/ ۱۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱/ ۹۳
التفسیر للبغوی ، ۳/ ۲۵۶ ☆ التمھید لابن عبد البر ، ۵/ ۱۲۱
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۶/ ٤۰۶ ☆ المستدرك للحاکم ، ۱/ ۵۸۸
۲۸٤۔ السنن لا بن ماجۃ ، الصیام ، ۱/ ۱۲۳ ☆ المستدرك للحاکم ، ۱/ ۵۸۸
الترغیب والترھیب للمنذری ، ۲/ ۱۳۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۱/۱۹۵

۲۸۵۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم : اِسۡتَعِنۡ بِیَمِیۡنِكَ عَلیٰ حِفۡظِكَ۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: داہنے ہاتھ کے ذریعہ اپنی حفاظت پر مدد چاہو۔

۲۸۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم:اِسۡتَعِیۡنُوۡا عَلَی الرِّزۡقِ بِالصَّدَقَةِ۔

برکات الامداد صفحہ ٦

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صدقہ کے ذریعہ رزق کے حصول پر مدد چاہو۔۱۲م

۲۸۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم : اِسۡتَعِیۡنُوۡا عَلَی النِّسَاءِ بِالۡعَرِیِّ فَاِنَّ اِحۡدَاھُنَّ اِذَا كَثُرَتۡ ثِیَابُھَا وَأحۡسَنَتۡ زِیۡنَتُھَا أعۡجَبَھَا الۡخُرُوۡجِ۔ برکات الامداد صفحہ ٦

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: بقدرضرورت لباس کے ذریعہ عورتوں پر مدد چاہو، ورنہ لباس کی کثرت کے وقت انکوزینت کا خیال ہوگا اور باہر گھومنے پھرنے کی خواہش۔۱۲م

۲۸۸۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ

۲۸۵۔الجامع للترمذی العلم، ۲/ ۹۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/ ۲۵۲
کنز العمال للمتقی، ۲۹۳۰۵، ۱۰/ ۲۴۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۱۲۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ٦٦ ☆
۲۸٦۔کمز العمال للمتقی، ۱۵۹٦۱، ٦/ ۳۴۳ ☆ الجامع الصغیر للسوطی، ۱/٦٦
۲۸۷۔ المصنف لا بن ابی شیبة، ۱۷۷۰۵، ☆ تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۲/ ۲۱۳
کنز العمال للمتقی، ۴۴۹۵۲، ۱٦/ ۳۷۲ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۱۲۹
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/ ۹۹ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/ ۱۳۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ٦٦ ☆
۲۸۸۔المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰/ ۱۸۲ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/ ۱۴۹
المسند للعقیلی، ۲/ ۱۰۹ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۱۳۵
کمز العمال للمتقی، ۱٦۸۰۰، ٦/ ۵۱۷ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/ ۱۹۵

علیه و سلّم: اِسۡتَعِیۡنُوۡا عَلیٰ اِنۡجَاحِ الۡحَوَائِجِ بِالۡکِتۡمَانِ ۔

برکات الامداد صفحہ ٦

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کی حضو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: حاجتوں کو پوشیدہ رکھ کرانکی کامیابی پر مدد چاہو۔۱۲م

وفی الباب عن عبد اللہ بن عباس ، وعن امیر المؤ منین علی ، وعن امیر المؤ منین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔

۲۸۹ ۔ **عن** عتبة بن غزوان رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم : اِذَا أَضَلَّ أَحَدُکُمۡ شَیۡئًا وَاَرَادَ عَوۡنًا وَهُوَ بِأَرۡضٍ لَیۡسَ بِهَا أَنِیۡسٌ فَلۡیَقُلۡ : یَاعِبَادَ اللّٰهِ ! أَعِیۡنُوۡنِی، یَاعِبَادَ اللّٰهِ! أَعِیۡنُوۡنِی، یَاعِبَادَ اللّٰهِ ! أَعِیۡنُوۡنِی، فَاِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَا یَرَاهُمۡ۔

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہوجائے یا راہ بھولے اور مدد چاہے اور ایسی جگہ پر ہو جہاں کوئی ہمدم نہیں تو چاہیئے یوں پکارے ، اے اللہ کے بندو ! میری مدد کرو، کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا وہ اسکی مدد کریں گے۔

برکات الامداد صفحہ ۱۴　☆　فتاویٰ رضویہ ۳/۵۳۱

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: قد جرب ذلك بالیقین۔ **بالیقین یہ بات آزمائی ہوئی ہے۔ فاضل علی قاری علامہ میرک سے وہ بعض ثقات سے ناقل۔ ہٰذا حدیث حسن ، یہ حدیث حسن ہے، اور فرمایا: مسافروں کو اسکی ضرورت ہے۔ اور فرمایا: مشائخ کرام قدّست اسرارہم سے مروی ہوا۔** انّه مجرّب قرن به النجح، **یہ مجرّب ہے اور مراد ملنی اسکے ساتھ مقرون۔** ذکرہ فی الحرز الثمین۔

اس حدیث میں جن بندگان خدا کو وقت حاجت پکارنے اور انسے مدد مانگنے کا صاف حکم

---

۲۸۹ ۔ المعجم الکبیر للطبرانی ،　۱۷/۱۱۷　☆　مجمع الزوائد للهیثمی ،　۱۰/۱۳۲

کنز العمال للمتقی ، ۱۷۴۹۸ ،　۶/۷۰۶　☆

ہے وہ ابدال ہیں کہ ایک قسم ہے اولیاء کرام سے قدّس اللہ تعالیٰ اسرارھم وافاض علینا انوارھم ۔یہی قول اظہر واشہر ہے۔ کما نصّ علیه فی الحرز الثمین، اور ممکن کہ ملائکہ یا مسلمان صالح جن مراد ہوں ۔ وکیف ما کان ،ایسے توسّل وندا کو شرک وحرام اور منافی توکّل واخلاص جاننا معاذ اللہ شرع مطہر کو اصلاح دینا ہے۔

تنبیہ:۔یہاں تو حضرات منکرین کے انہیں عالم نے یہ خیال فرما کر کہ معجم طبرانی بلاد ہند میں متداول نہیں ۔بے خوف خطر خاص متن ترجمہ میں اپنے زور علم ودیانت وجوش تقویٰ وامانت کا جلوہ دکھایا۔

فرماتے ہیں۔

اس حدیث کے راویوں میں سے عتبہ ابن غزوان مجہول الحال ہے تقویٰ اور عدالت اسکی معلوم نہیں۔جیسا کہ کہا ہے تقریب میں کہ نام ایک کتاب کا ہے اسماء الرجال کی کتابوں میں سے۔

اقول: مگر بحمد اللہ آپکا تقویٰ وعدالت تو معلوم کیسا طشت از بام ہے،خدا کی شان،کہاں عتبہ بن غزوان رقاشی کہ طبقہ ثالثہ سے ہیں،جنہیں تقریب میں مجہول الحال اور میزان میں لایعرف کہا،اور کہاں اس حدیث کے راوی حضرت عتبہ بن غزوان بن جابر مزنی بدری کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے صحابی جلیل القدر مہاجر ومجاہد غزوۂ بدر ہیں۔جنکی جلالت شان بدر سے روشن مہر سے ابین۔ رضی الله تعالیٰ عنه وارضاه عنا۔

مترجم صاحب دیباچہ ترجمہ میں معترف کہ حرز ثمین انکے پیش نظر ہے۔شاید اس حرز میں یہ عبارت تو نہ ہوگی۔

رواہ طبرانی عن زید بن علی عن عتبة بن غزوان عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم ۔

یا جس تقریب کا آپ نے حوالہ دیا اسمیں خاص برابر کی سطر میں یہ تحریر تو نہ تھی

عتبةبن غزوان بن جابربن المزنی صحابی جلیل مهاجر بدری مات سنة سبعه عشرة اه ملخصا ۔

پھر کون سے ایمان کا مقتضی ہے کہ اپنے مذہب فاسد کی حمایت میں ایسے صحابی رفیع

الشان عظیم المکان کو بزورزبان وزورجنان درجۂ صحابیت سے طبقہ ثالثہ میں لاڈالئے اورشمس عدالت وبدرجلالت کومعاذ اللہ مردودالروایت ومطعون جہالت بنانے کی بدراہنکالئے۔

ولکن صدق نبیّنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اذا لم تستحی فاصنع ما شئت۔

لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے سچ فرمایا۔جب تجھے حیانہیں توپھرجو چاہے کر۔

مسلمان دیکھیں کہ حضرات منکرین انکارحق واصرارباطل میں کیا کچھ کرگزرے پھر ادعائے حقانیت گویاتمیز کاوضوئے محکم ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

خیر یہ تو حدیثیں تھیں اب شاہ ولی اللہ صاحب کی سنئے اپنے قصیدے اطیب النغم کی شرح میں پہلی بسم اللہ یہ لکھتے ہیں۔ لابداست از استمداد بروح آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم۔

حضورسید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی روح پاک سے مددحاصل کرناضروری ہے۔

اوراسی میں ہے۔

بنظرنمی آیدمگرآں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کہ جائے دست زدن اندوہگین ست درہرشدتے۔

مجھے توہر مصیبت میں ہرپریشان حال کے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا دست تصرف ہی نظرآتاہے۔

اسی میں ہے۔

بہترین خلق خداست درخصلت ودرشکل ونافع ترین ایشاں است مردماں رانزدیک ہجوم حوادث جہاں۔

زمانے کے حوادث میں لوگوں کے لئے آپ سے بڑھکرکوئی نافع نہیں۔

اسی میں ہے۔

فصل یازدہم درابتہال بجناب آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم رحمت فرستد برتو خدائے تعالیٰ اے بہترین کسیکہ امیدداشتہ شود،اے بہترین عطاکنندہ۔

گیارہویں فصل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں ہے،اے بہترین مددگار اور جائے امید اور بہترین عطا کرنے والے،آپ پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں۔

اور اسی میں ہے۔

اے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود برائے ازالۂ مصیبتے۔

اے بہترین امید گاہ مصیبتوں کے ازالہ کے لئے۔

اسی میں ہے۔

تو پناہ دہندۂ منی از ہجوم کردن مصیبتے وقتیکہ بخلاند در دل بدترین چنگلہا را۔

آپ مجھے ہر ایسی مصیبت میں جو دل میں بدترین اضطراب پیدا کرے پناہ دیتے ہیں

اور اپنے قصیدۂ ہمزیہ کی شرح میں تو قیامت ہی توڑ گئے ، لکھتے ہیں ، اگر حالتے کہ ثابت است مادح آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم وقتیکہ احساس کند نارسائی خود را از حقیقت ثنا آنست کہ ندا کند زار و خوار شدہ بشکستگی دل واظہار بیقدری خود با اخلاص در مناجات و پناہ گرفتن بایں طریق ،اے رسول خدا،اے بہترین مخلوقات،عطائے ترا می خواہم روز فیصل کردن

مایوسی کے وقت مدح کرنے والے کی آخری حالت میں یہ دعا اور ثنا ہونی چاہئے کہ وہ اپنے کو انتہائی گریہ وزاری اور دلجمعی اور اظہار بے قدری کے ساتھ پناہ حاصل کرتے ہوئے یہ مناجات کرے اور کہے اے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ،اے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بہترین ذات قیامت کے روز میں آپ کی عطا کا خواستگار ہوں۔

اسی میں ہے۔

وقتیکہ فرود آید کار عظیم در غایت تاریکی پس توئی پناہ از ہر بلا۔

جب کوئی کام تاریکی کی گہرائی میں گر جائے تو آپ ہی ہر بلا میں پناہ دیتے ہیں،

اسی میں ہے۔

بسوئے تست آوردن من و بہ تست پناہ گرفتن من و در تست امید داشتن من،

میری جائے پناہ ،میری جائے امید اور میرے مرجع آپ ہی ہیں بالجملہ بندگان خدا سے توسّل کو اخلاص وتوکل کے خلاف نہ جانے گا مگر سخت جاہل محروم،یا ضال مکابر ملوم۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۵۳۱،۵۳۲

۲۹۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلّم:اِذَا اِنُفَلَتَتُ دَابَّةُ أَحَدِ کُم بِأرُضٍ فَلَاةٍ فَلُیُنَادِ، یَاعِبَادَاللّٰهَ! أَحُبِسُوُا عَلَیَّ، یَا عِبَادَ اللّٰهِ! أَحُبِسُوُا عَلَیَّ ،فَاِنَّ لِلّٰهِ فِی الُأَرُضِ حَاضِرًا سَیَحُبِسُهٗ عَلَیُکُم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کسی کا جانور جنگل میں چھوٹ جائے تو چاہئے یوں ندا کرے اے خداکے بندو روک لو، اے خداکے بندو روک لو، کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اسمیں ہیں جو اسے روک لیں گے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لفظوں کے بعد رحمکم اللہ،اورزیادہ فرماتے ،امام نووی رحمہ اللہ اذکار میں فرماتے ہیں، ہمارے بعض اساتذہ نے کہ عالم کبیر تھے ایساہی کیا چھوٹا ہوا جانور فوراًرک گیا۔اورفرماتے ہیں۔

ایک بار ہمارا جانور چھوٹ گیا،لوگ عاجز آ گئے ہاتھ نہ لگا، میں نے یہی کلمہ کہا،فوراًرک گیا،جسکا اس کہنے کےسوا کوئی سبب نہ تھا۔نقلہ سیدی علی القاری فی الحرزالثمین ۔

فتاویٰ رضویہ ۵۳۱/۳

۲۹۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: اِنّ للہ ملائکة فضلا سوی الحفظة یکتبون ما سقط من ورق الشجر ، فاذا أصابت أحد کم حرجة فی سفر فلینا د، أعینوا عبا د اللہ رحمکم اللہ۔　　برکات الامداد صفحہ ۱۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے محافظ فرشتوں کے علاوہ ہیں جو درختوں سے گرنے والے پتّوں کو بھی لکھتے رہتے ہیں، لہٰذا تمہیں سفر میں کوئی دشواری لاحق ہو تو بلند آواز سے کہو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔۱۲م

۲۹۰۔ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۱۰/ ۱۳۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۶۷/۱۰
کنز العمال للمتقی ، ۱۷۴۹۶، ۶/ ۷۰۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۳۷/۱
۲۹۱۔عمل الیوم واللیلة لا بن السنی ، ۵۰۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ،۲۹۷۱۲، ۹۲/۶

(۲۷) اپنی حاجتیں رحمدل لوگوں سے مانگو

۲۹۲ـ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : أُطۡلُبُوا الۡحَوَائِجَ اِلیٰ ذَوِی الرَّحۡمَةِ مِنۡ اُمَّتِی تُرۡزَقُوۡا وَ تُنۡجَحُوۡافَاِنَّ اللّٰهَ یَقُوۡلُ :رَحۡمَتِی فِی ذَوِی الرَّحۡمَةِ مِنۡ عِبَادِیۡ ، وَلَا تَطۡلُبُو ا الۡحَوَائِجَ عِنۡدَ الۡقَاسِیَةِ قُلُوۡ بُهُمۡ فَلَا تُرۡزَقُوۡا وَلَا تُنۡجَحُوا فَاِنَّ اللّٰهَ یَقُوۡلُ : اِنَّ سُخۡطِی فِیۡهِمۡ ـ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: مرے رحمدل امّتیوں سے حاجتیں مانگو، رزق پاؤگے اورمرادوں کو پہونچوگے، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری رحمت میرے رحمدل بندوں کے پاس ہے، اور سخت دل لوگوں سے اپنی حاجتیں طلب نہ کروکہ رزق ومراد کچھ حاصل نہ ہوگا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری ناراضگی ان کے پاس ہے۔

۲۹۳ـ **عن** أبی سعید الخد ری رضی الله تعالیٰ عنهم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : أُطۡلُبُو الۡفَضۡلَ عِنۡدَ رُحَمَاءِ مِنۡ اُمَّتِی،تَعِیۡشُوۡا فِی أَکۡنَافِهِمۡ فَاِنّ فِیۡهِمۡ رَحۡمَتِی ـ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: میرے رحمدل امتیوں سے فضل طلب کروکہ انکے دامن میں آرام سے رہوگے کہ میری رحمت انکے پاس ہے۔　الامن والعلی صفحہ ۰ ۷

۲۹۴ـ **عن** أمیرالمؤمنین علی بن ابی طالب کرّم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلّم : أُطۡلُبُوا الۡمَعۡرُوۡفَ مِنۡ رُحَمَاءِ اُمَّتِی تَعِیۡشُوۡا فِی أَکۡنَا فِهِمۡ ـ

۲۹۲ـ کنز العمال للمتقی ، ۱۶۸۰۱، ۶/ ۵۱۸ ☆ میزان الاعتدال ، ۱/ ۱۳۶
اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/ ۱۷۳ ☆

۲۹۳ـ کنز العمال للمتقی ، ۱۶۸۰۶، ۶/ ۵۱۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/ ۱۷۲
تنزیه الشریعة لا بن عراق ، ۲/ ۱۳۲ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۱۵۶

۲۹۴ـ المستدرك للحاکم ، ۴/ ۳۲۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/ ۱۷۳
اللآ لی المصنوعة للسیوطی ، ۲/ ۴۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۳/ ۲۵۶
کنز العمال للمتقی ، ۱۲۸۰۷، ۶/ ۵۱۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۱۵۶

امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: میرے رحمدل امّتیوں سے بھلائی مانگوان کی پناہ میں چین کروگے۔

۲۹۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلّم : اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ یَقُوْلُ: اُطْلُبُوا الْفُضُوْلَ مِنَ الرُّحَمَاءِ مِنْ عِبَادِی تَعِیْشُوْنَ فِی أکْنَافِھِمْ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کافرمان ہے میرے رحمدل بندوں سے فضل مانگوانکی پناہ میں چین سے رہوگے۔

۲۹۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم: اُطْلُبُوا الْخَیْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْہِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوش رویوں سے مانگو۔

﴿۵﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ع۔ کہ معنی بود صورت خوب را۔ یہ خوش روحضرات اولیائے کرام ہیں کہ حسن ازلی جن سے محبت فرماتا ہے۔من کثرت صلوٰتہ باللیل حسن وجھہ با النھار ۔

جورات کوکثرت سے عبادت میں مشغول ہوگادن کواسکاچہرہ نورانی ہوگا۔

اورجودکامل وسخائے شامل بھی انہیں کاحصہ کہ وقت عطاشگفتہ روئی جس کاادنیٰ ثمرہ۔

الامن والعلیٰ صفحہ ۷۰،۱۷

امام محقق جلال الملۃ والدین سیوطی فرماتے ہیں:

الحدیث فی نقدی حسن صحیح ۔

۲۹۵۔ مسند العقیلی ، ۳/۳ ☆

۲۹۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۱/۶۷ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۸/۱۹٤

تاریخ بغداد للخطیب ، ٤/۱۸۵ ☆ لسان المیزان لا بن حجر ، ٤/٤۱۸

اللالی المصنوعۃ للالبانی ۲/٤۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/۹۱

یہ حدیث میری پرکھ میں حسن صحیح ہے۔

قلت وقوله هذا لا شك حسن صحيح فقد بلغ حد تواتر علىٰ رائى ۔

برکات الامداد ۱۱

۲۹۷۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلّم : اِبْتَغُوا الْخَيْرَعِنْدَ حِسَان الْوُجُوْهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: بھلائی ڈھونڈوخوش رویوں کے پاس۔

۲۹۸۔ **عن** عبد الله بن جراد رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا ابْتَغَيْتُمُ الْمَعْرُوْفَ فَاطْلُبُوْهُ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ۔

حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم بھلائی چاہوتو خوش رویوں سے چاہو۔

۲۹۹۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اُطْلُبُوْا الْحَاجَاتِ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: خوش رویوں کے پاس اپنی حاجتیں طلب کرو۔

۳۰۰۔ **عن** يزيد القسملى رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا طَلَبْتُمُ الْحَاجَا تِ فَاطْلُبُوهَا اِلَى الْحِسَانِ۔

حضرت یزید قسملی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

۲۹۷۔کنز العمال للمتقى ، ۱۶۷۹۶، ۶/ ۵۱۶ ☆ اللآلى المصنوعة للسيوطى ، ۲/ ۴۲
كشف الخفاء للعجلونى ، ۱/ ۱۵۲ ☆

۲۹۸۔ ميزان الاعتدال للذهبى ، ۹۸۳۴، ☆ لسان الميزان لا بن حجر ، ۶/۱۲۲۵
كنز العمال للمتقى ، ۱۶۷۹۴، ۶/ ۵۱۶ ☆ الكامل لا بن عدى ، ۷/ ۲۸۷

۲۹۹۔ ميزان الاعتدال للذهبى ، ۱۷۵۰ ☆ لسان الميزان لا بن حجر ۲/ ۸۰۵
اللآلى المصنوعة للسيوطى ، ۲/ ۴۳ ☆

۳۰۰۔ اتحاف السادة للزبيدى ، ۹/ ۹۱ ☆ كشف الخفاء للعجلونى ، ۱/ ۱۵۲
المطالب العا لية لا بن حجر، ۱۶۴۱ ☆ اللآلى المصنوعة للسيوطى ، ۲/ ۴۲

جب تم حاجتیں طلب کروتو خوش رویوں سے کرو۔

وفی الباب عن انس بن مالك ، وعن جابر بن عبدا لله، وعن عبد الله بن عمر ، وعن ابی بکرة ، رضی الله تعالیٰ عنهم۔

۳۰۱۔ **عن** أبی خصیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِلْتَمِسُوْا الْخَیْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ۔

حضرت ابوخصیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوب صورت لوگوں سے چاہو۔

الامن والعلی ۱/۷ برکات الامداد ۹ تا ۱۱

۳۰۲۔ **عن** أبی ربیع رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أُطْلُبُوْا الْأَیَادِیْ عِنْدَ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ ، فَاِنَّ لَهُمْ دَوْلَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

حضرت ابوربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نعمتیں مسلمان فقیروں کے پاس طلب کروکہ روز قیامت انکی دولت ہے۔

الامن والعلی ص ۷

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انصاف کی آنکھیں کہاں ہیں؟ ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں یہ احادیث کیسا صاف صاف واشگاف فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نیک امتیو ں سے استعانت کرنے ، ان سے حاجتیں مانگنے ،ان سے خیر واحسان طلب کرنے کا حکم دیا، کہ وہ تمہاری حاجتیں بکشادہ پیشانی روا کریں گے۔ ان سے مانگوتو رزق پاؤگے، مرادیں پاؤگے، انکے دامن حمایت میں چین کروگے،ان کے سایۂ عنایت میں عیش اٹھاؤگے۔

یارب! مگر استعانت اورکس چیز کا نام ہے اس سے بڑھکر اورکیا صورت استعانت

۳۰۱۔کز العمال للمتقی ، ۱۶۷۹۶ ، ۵۱۷/۶ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی ۴۲/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۵/۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۹۸۳ ۳۹۶/۲۲
اتحاف السادة للزبیدی ، ۹۱/۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ۱۵۲/۱
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱۸۸/۵ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۲۲۶/۳

۳۰۲۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۲۹۷/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۱۶۹، ۸۵/۶

ہوگی۔ پھر حضرات اولیاء سے زیادہ کون سا امتی نیک اور رحم دل ہوگا کہ ان سے استعانت شرک ٹھہرا کر غیر سے حاجتیں مانگنے کا حکم دیا جائیگا۔ الحمدللہ، حق کا آفتاب بے پردہ و حجاب روشن ہوا مگر وہابیہ ملاعنہ کو خدا نے مارا ہے انہیں اس عیش، چین آرام، خیر، برکت، سایۂ رحمت اور دامن رافت میں حصہ کہاں۔ اسکی طرف مہربان خدا جل وعلا اپنے بندوں اور مہربان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے امتیوں کو بلا رہا ہے۔

ع۔ گر بر تو حرام ست حرامت بادا۔

گزشتہ صفحات میں،، حدیث اجل واعظم، یا محمد انی توجهت بك الیٰ ربی'' ملاحظہ فرما چکے۔ وہ حدیث صحیح وجلیل ومشہور منجملہ اعظم واکبر احادیث استعانت ہے جس سے ہمیشہ ائمہ دین مسئلہ استعانت میں استدلال فرماتے رہے۔

رہے اقوال علماء اسکا نام لینا تو وہابی صاحبوں کی بڑی حیاداری ہے صدہا قول علمائے اہلسنت وائمہ ملت کے نہ صرف ایک بار بلکہ بارہا۔ نہ صرف ایک آدھ رسالے بلکہ تصانیف کثیرۂ اہل سنت میں ان حضرات کے سامنے پیش ہوچکے۔ دیکھ چکے، سن چکے، جانچ چکے، جنکے جواب سے آج تک عاجز ہیں۔ اور بعونہ تعالیٰ قیامت تک عاجز رہیں گے مگر آنکھوں کے ڈھلے پانی کا علاج کیا کہ اب بھی اقوال علماء کا نام لئے جاتے ہیں۔ یعنی ہزار بار مارا تو مارا، اب کی مارو تو جانیں۔ سبحان اللہ۔　برکات الامداد، ۱۲، ۱۳

کتاب الطہارۃ

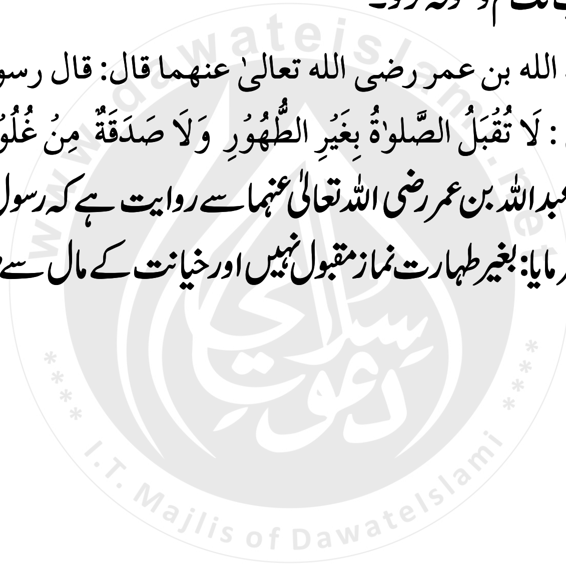
ابواب

۱۔ضرورت طہارت

(۱) طہارت کے بغیر نماز مقبول نہیں

۳۰۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلوٰةَ أَحَدُ كُمُ اِذَا حَدَثَ حَتّٰی يَتَوَضَّأ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب حدث لاحق ہو جائے تو اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی نماز اسوقت تک قبول نہیں فرماتا جب تک تم وضو نہ کرلو۔



۳۰۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُقْبَلُ الصَّلوٰةُ بِغَيْرِ الطُّهُوْرِ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بغیر طہارت نماز مقبول نہیں اور خیانت کے مال سے صدقہ قبول نہیں۔

۳۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الوضو، ۱/ ۲۵ ☆ الصحیح لمسلم ، الطهارة ، ۱/ ۱۱۹
الجامع للترمذی ، الطهارة، ۱/ ۲ ☆ السنن لابی داؤد ، الطهارة ، ۱/ ۹
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۳۰۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۸۸
التمهید لابن عبد البر، ۱/ ۱۸۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۲۲۹
ارواء الغلیل للالبانی، ۱/ ۱۵٤ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱/ ۱٦۰
۳۰٤۔الصحیح لمسلم ، الطهارة، ۱/ ۱۱۹ ☆ الجامع للترمذی، الطهارة، ۱/ ۲
السنن لابن ماجه، الطهارة ، ۱/ ۲٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۸۲
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۹/ ۲۵۱ ☆ المسند لابی عوانة ، ۱/ ۲۳۵
تاریخ بغدادللخطیب، ٤/ ٤۲۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/ ۲۸٤

۲۔احکام آب

(۱) پانی اصل میں طاہر ومطہّر ہے

۳۰۵۔ **عن** أبی اُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم: اِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌلَا یَنْجِسُهٗ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلیٰ رِیْحِهٖ وَ طَعْمِهٖ وَلَوْنِهٖ ۔

حضرت ابی امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: بیشک پانی پاک ہےاسے کوئی چیز نجس نہیں بناتی مگروہ چیز جو پانی کی بو،ذائقہ اوررنگ پرغالب ہوجائے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: ہرپانی پاک کرنے والا ہےسوااس پانی کے جس کا ذائقہ، بورنگ مغلوب ہوگیا ہو۔

۳۰۷۔ **عن** راشد بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلّم : اَلْمَاءُ لَا یَنْجِسُهٗ شَیْءٌ اِلَّا مَاغَلَبَ عَلیٰ رِیْحِهٖ اَوْ طَعْمِهٖ اَوْ لَوْ نِهٖ۔

حضرت راشدبن سعدرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پانی کوکوئی چیزنجس نہیں بناتی مگروہ چیز جو پانی کےرنگ،بو،یاذائقہ پر غالب آجائے۔

۳۰۵۔ الجامع للترمذی ، الطهارة ، ۱۰/۱ ☆ السنن لابی داؤد ، الطهارة ، ۱۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۸۶/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۷۳/۵
تلخیص الحبیرلابن حجر ، ۱۳/۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۱۱/۱
المصنف لابن ابی شیبة، ۱۴۲/۱ ☆ السنن لابن ماجه ، ۴۰/۱
السنن للدار قطنی، ۳۰/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریذی ، ۴۷۸
۳۰۶۔ السنن للدارقطنی، ۲۸/۱ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۹۵/۱
۳۰۷۔ شرح معانی الآثارللطحاوی، ۱۸/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۱/۳
السنن الکبری للبیهقی، ۴/۱ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۱۳/۳
السنن للدارقطنی، ۳۰/۱ ☆ التمهیدلابن عبدالبر، ۲۳۲/۱

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور صحیح یہ ہے کہ پانی ذی لون ہے، یہی امام فخرالدین رازی وغیرہ کا مختار ہے۔ کلام فقہاء، مسائل آب کثیر وآب مطلق وغیرہما میں ذکر لون متواتر ہے۔ معہذٰا مقرّر ہو چکا کہ ابصار عادی دینوی کیلئے مرئی کا ذی لون ہونا شرط ہے۔ بلکہ مرئی نہیں مگر لون وضیا۔ تو پانی بے لون کیوں کر ہوسکتا ہے۔ ولہٰذا ابن کمال پاشا نے اسکے حقیقۃً ذی لون ہونے پر جزم کیا۔ پھر اسکے رنگ میں اختلاف ہوا بعض نے کہا سپید ہے، اور بعض نے پانی کا رنگ سیاہ بتایا اور اس پر حدیث سے سند لائے۔ (امام احمد رضا قدّس سرّہ نے دونوں اقوال پر کلام فرماتے ہوئے آخر میں یوں فیصلہ فرمایا۔

اقول : حقیقت امر یہ ہے کہ پانی خالص سیاہ نہیں مگر اسکا رنگ سپید بھی نہیں۔ میلا مائل بیک گونہ سواد خفیف ہے اور وہ صاف سپید چیزوں کے بمقابل آکر کھل جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے سفید کپڑے کا ایک حصہ دھونے اور دودھ میں پانی ملانے کی حالت بیان کی۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم ۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۳/ ۲۳۷ تا ۲۴۵ ملخصا

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/ ۵۴۷ تا ۵۵۱

(۲) بڑے حوض کا پانی بے کھٹک استعمال کرو

۳۰۸۔ **عن** یحی بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنه أن عمر الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه خرج فی رکب فیھم عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنه حتی وردوا حوضا فقال عمرو : یا صاحب الحوض ! ھل ترد حوضك السباع ، فقال عمر بن الخطاب: یاصاحب الحوض! لا تخبر نا فانا نرد علی السباع و ترد علینا۔

حضرت یحیی بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جماعت کے ساتھ ایک حوض کے پاس سے گزرے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتھ تھے۔ حوض والے سے پوچھنے لگے: کیا تیرے حوض میں درندے بھی پانی پیتے ہیں؟ امیر المؤمنین نے فرمایا: اے حوض والے! ہمیں نہ بتا۔ کہ

۳۰۸۔ مؤطالمالك ۸ ☆

ہم اور درندے ایک ہی حوض سے باری باری پیتے ہیں اور ہم کو اسکی خبر نہیں ہوتی۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۲۰

۳۰۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: خرج رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی بعض أسفاره فسار لیلا ، فمروا علیٰ رجل عند مقراة له ، فقال عمر : یا صاحب المقراة أولغت السباع اللیلة فی مقراتك ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یَا صَاحِبَ الْمِقْرَاةِ ! لَا تُخْبِرْهُ ، هٰذَا مُكَلَّفٌ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِی بِطُوْنِهَا وَلَنَا مَا بَقِیَ شَرَابٌ وَّطَهُوْرٌ۔ فتاوی رضویہ ۲/۱۲۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تشریف لے گئے۔ رات کو بھی سفر جاری رہا۔ ایک شخص کے پاس سے گزر ہوا جو اپنے حوض کے کنارے بیٹھا تھا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا: اے حوض والے! یہ بتاؤ کہ کیا تمہارے حوض میں درندے بھی منہ ڈالتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حوض والے! انکو یہ بات مت بتانا کہ پریشانی کا باعث ہے۔ وہ ان کا حصہ تھا جو اپنے پیٹوں میں بھر کر لے گئے اور ہمارا حصہ وہ ہے جو باقی رہا کہ ہم پئیں اور طہارت حاصل کریں۔ ۱۲م

(۳) دھوپ سے گرم شدہ پانی استعمال نہ کرو

۳۱۰۔ **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَابِ رضی الله تعالیٰ عنه قال: لا تغتسلوا بماء الشمس فانه یورث البرص۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: دھوپ میں گرم ہوئے پانی سے غسل نہ کرو کہ اس سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

۳۱۱۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهاانها سخنت للنبی

۳۰۹۔ السنن للدارقطنی، ۱/۲٦ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۵/۲۳۰

۳۱۰۔ السنن للدار قطنی ۱/۳۹ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱/۱۰۲

۳۱۱۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱/٦ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/۲۰

نصب الرایة للزیلعی، ۱/۱۰۲ ☆ الموضوعات لابن الجوزی، ۲/۷۹

تنزیة الشریعة لابن عراق ، ۲/٦۹ ☆ الفوائد المجموعة للشوکانی، ۸

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ماء فی الشمس فقال: لَا تَفْعَلِی یَا حُمَیْرَاءُ ! فَاِنَّہٗ یُورِثُ الْبَرَصَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے دھوپ میں پانی گرم کیا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا: اے حمیراء آئندہ ایسا نہ کرنا کیونکہ اس سے برص پیدا ہوتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دھوپ کا گرم پانی مطلقا جائز ہے مگر گرم ملک گرم موسم میں جو پانی سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ سے گرم ہو جائے وہ جب تک ٹھنڈا نہ ہووے بدن کو کسی طرح نہ پہونچانا چاہیئے ۔ وضو سے نہ غسل سے نہ پینے سے، یہاں تک کہ جو کپڑا اس سے بھیگا ہو جب تک سرد نہ ہو جائے پہننا مناسب نہیں۔ کہ اس پانی کے پہونچنے سے معاذ اللہ احتمال برص ہے۔ اختلافات اسمیں بکثرت ہیں اور ہم نے اپنی کتاب منتہی الآمال فی الآفاق والاعمال میں ہر اختلاف سے قول اصح وارجح چنا اور مختصر الفاظ میں اسے ذکر کیا۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۲/۴۶۴،۴۶۵

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/۴۱۲

(۴) عورت ومرد کے بچے پانی کا استعمال

۳۱۲ ۔**عن** عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :نہی رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أن تغتسل المرأۃ بفضل الرجل أو یغتسل بفضل المرأۃ۔

حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چیز سے منع فرمایا کہ عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے یا مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے۔

۳۱۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : اِن رسو ل اللہ صلی

۳۱۲۔شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۲٤ ☆ السنن للدار قطنی ۱/۱۱۷

مشکوۃ المصابیح للتبریذی ، ۱/۵۰ ☆

۳۱۳۔الصحیح لمسلم ، الطہارۃ، ۱/۱٤۹ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغتسل بفضل میمو نۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے غسل فرماتے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ نہ تو پہلی حدیث میں نہی تحریمی ہے اور نہ دوسری حدیث ناسخ بلکہ نہی صرف نہی تنزیہی ہے اور فعل بیان جواز کے لئے ہے۔

ملا علی قاری نے بھی مرقات میں سیّد جمال الدین حنفی سے یہی نقل کیا ہے اور لمعات التنقیح میں محدث عبدالحق دھلوی نے بھی یہی جواب دیا ہے کہ نہی تنزیہی ہے، تحریمی نہیں۔ تو دونوں میں کوئی منافات نہیں۔ اس سے پہلے باب میں فرمایا: ایک جواب یہ دیا گیا ہے کہ وہ عزیمت تھی اور یہ رخصت ہے۔ اشعۃ اللمعات میں اسی پر جزم کیا ہے۔ عینی عمدۃ القاری میں فرمایا ہے۔ عورت کے بچے ہوئے پانی سے امام شافعی کے نزدیک مرد کے لئے وضو جائز ہے خواہ اس عورت نے اس پانی کو خلوت میں استعمال کیا ہو یا نہیں۔ بغوی وغیرہ نے فرمایا: اس میں کراہت نہیں کہ صحیح احادیث اس بارے میں موجود ہیں۔

یہی قول مالک، ابوحنیفہ اور جمہور کا ہے۔ ملخصا

فتاویٰ رضویہ جدید ۲/ ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/۴۱۲، ۴۱۳

(۵) جنبی اور حائضہ سے متعلق پانی کے احکام

۳۱۴۔ **عن** الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : فی الجنب یدخل یدہ فی الإناء قبل أن یغسلھا أو الرجل یقو م من منامہ فید خل یدہ فی الإناء قبل أن یغسلھا قال اِن شاء تؤ ضا واِن شاء أھرقہ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جنبی بے دھوئے اپنا ہاتھ برتن میں ڈال دے، یا نیند سے بیدار ہونے والا شخص دھونے سے پہلے اپنا

۳۱۴۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۸۱/۱

ہاتھ برتن میں داخل کردے تو چاہے تو اس سے وضو کرے اور چاہے تو بہادے۔

۳۱۵۔ **عن** سعید بن مسیب رضی اللہ تعالی عنہ یقول: لا باس بأن یغمس

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ ارشاد فرماتے ہیں: جنبی اگر ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں ڈال دے تو اسمیں کچھ حرج نہیں۔

۳۱۶۔ **عن** عائشۃ اِبنۃ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کا ن سعد یامرجاریتہ فتناولہ الطھور من الجرۃ فتغمس یدھا فیھا، یقال: اِنھاحائض ، فیقول: اِن حیضتھا لیست فی یدھا۔

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد اپنی باندی کو حکم دیتے کہ وہ حوض سے پانی لاکر دے، وہ حوض میں جا کر اپنا ہاتھ ڈبوتی، حضرت سعد سے کہا جاتا وہ حائضہ ہے تو آپ فرماتے: اسکا حیض اسکے اختیار کی چیز نہیں ہے۔

۳۱۷۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان أصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ید خلون أیدیھم فی الاِناء وھم جنب والنساء وھنّ حیض لایرون بذٰلک باسا ،یعنی قبل أن یغسلوھا۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین حالت جنابت میں اپنے ہاتھ اور صحابیات حالت حیض میں اپنے ہاتھ بغیر دھوئے پانی میں ڈالنے میں حرج نہیں سمجھتے۔

۳۱۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: الرجل الذی یغتسل من الجنابۃ فینضح فی اِنا ئہ من غسلہ لا باس بہ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جو شخص غسل جنابت کرے اور اسکے غسالہ کی چھینٹیں برتن میں گریں تو حرج نہیں۔

۳۱۵۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۸۱/۱
۳۱۶۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۸۱/۱
۳۱۷۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۸۱/۱
۳۱۸۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۷۲/۱

۳۱۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَبُوْ لَنَّ أَحَدُ کُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا۔تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسمیں غسل بھی کرے گا۔

۳۲۰۔ **عن** جابربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کنّا نستحّب أن ناخذ من ماءِ الغدیر و نغتسل به ناحیة۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اس چیز کو پسند کرتے تھے کے تالاب سے پانی لاکر ایک کونے میں جاکر غسل کریں۔

۳۲۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: لاباس بأن یغتسل الرجل بفضل وضو ء المراةمالم تکن جنبا أو حائضا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: اسمیں کوئی حرج نہیں کہ مرد عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے جب تک کہ وہ عورت جنبی یا حائضہ نہ ہو۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۲/ ۱۳۹،۱۴۰

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/ ۲۷۰

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

راجح ومعتمد یہ ہے کہ مکلّف پر جس عضو کا دھونا کسی نجاست حکمیہ مثل حدث وجنابت وانقطاع حیض ونفاس کے سبب بالفعل واجب ہے وہ عضو یا اسکا کوئی حصہ اگر چہ ناخن یا ناخن کا کنارہ آب غیر کثیر میں کہ نہ جاری ہے نہ دہ دردہ، بے ضرورت پڑ جانا پانی کو قابل وضو وغسل نہیں رکھتا۔یعنی پانی مستعمل ہوجاتا ہے کہ خود پاک ہے اورنجاست حکمیہ سے تطہیر نہیں کرسکتا اگر چہ نجاست حقیقیہ اس سے دھو سکتے ہیں۔یہی صحیح ورجیح ہے۔عامۂ کتب میں اسکی تصریح ہے۔اور یہ خود ائمہ ثلاثہ امام اعظم وامام ابو یوسف وامام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منصوص و

۳۱۹۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۱/ ۱۳۱

۳۲۰۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۱/ ۱۳۰

۳۲۱۔ المؤطا لامام محمد ، ۱/ ۸۳

مروی آیا۔اکابر مشائخ مثل امام ابوعبداللہ جرجانی، وامام ابوالحسین قدوری، وامام ملک العلماء ابوبکر کاشانی، وامام فقیہ النفس فخر الدین خاں قاضی وغیرھم رحمھم اللہ تعالیٰ نے اسے ہمارے ائمّہ کا مذہب متّفق علیہ بتایا۔فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اپنی ایک تحریر میں اس پر ائمّہ ثلٰثہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے سوا چالیس ائمّہ وکتب کے نصوص نقل کیئے اور بعض علمائے متأخرین رحمھم اللہ تعالیٰ کو جو اسمیں شبہات واقع ہوئے انکے جواب دیئے۔

یہاں فوائد وقیود اور انکے متعلق مسائل ذکر ہیں۔

فائدہ ۱۔ نابالغ اگر چہ ایک دن کم پندرہ برس کا ہو جب کہ آثار بلوغ مثل احتلام و حیض ہنوز شروع نہ ہوئے ہوں۔اسکا پاک بدن جس پر کوئی نجاست حقیقیہ نہ ہو اگر چہ تمام وکمال آب قلیل میں ڈوب جائے اسے قابلیت وضو سے خارج نہ کر سکے گا۔(لعدم الحدث) ناپاک نہ ہونے کی وجہ سے، اگر چہ بحال احتمال نجاست جیسے ناسمجھ بچّوں میں ہے بچنا افضل ہے۔ہاں بنیّت قربت سمجھ والا بچّہ سے واقع ہو تو مستعمل کر دیگا۔

فائدہ ۲۔ قول بعض پر موت نجاست حکمیہ ہے، اگر میّت کا ہاتھ یا پاؤں مثلاً آب قلیل میں قبل غسل پڑ جائے اگر چہ بے نیت غسل تو پانی کو مستعمل کر دیگا کہ زوال نجاست کے لیئے نیّت کی حاجت نہیں اگر چہ احیاء پر سے اس فرض کفایہ کے سقوط کو انکی جانب سے وقوع فعل قصدی لازم ہے۔لھٰذا اگر میّت دریا میں ملے تو جب تک احیاء اپنے قصد سے اسے پانی میں جنبش نہ دیں ان پر سے فرض نہ اتریگا مگر میّت کے سب بدن پر پانی گذر گیا تو اسے طہارت حاصل ہوگئی۔یوں ہی بے غسل دیئے اسپر نماز جنازہ جائز ہے۔اور خاص غسل میّت کی نیت تو احیاء پر بھی ضروری نہیں، اپنا قصدی فعل کافی ہے۔یہی اس مسئلے میں توفیق وتحقیق ہے۔اس لیئے ہم نے (مکلّف پر جس عضو کا دھونا واجب) کہا نہ مکلّف کا عضو کہ میّت مکلّف نہیں۔

فائدہ ۳۔ عورت ابھی حیض یا نفاس میں ہے خون منقطع نہ ہوا اس حالت میں اگر اسکا ہاتھ یا کوئی عضو پانی میں پڑ جائے مستعمل نہ ہوگا کہ ہنوز اس پر غسل کا حکم نہیں اس لیئے ہم نے بالفعل کی قید ذکر کی۔

فائدہ ۴۔ جس عضو کا جہاں تک پانی میں ڈالنا بضرورت ہوا اتنا معاف ہے۔پانی کو مستعمل نہ کریگا۔مثلاً

(۱) پانی لگن یا چھوٹے حوض میں ہے کہ دہ دردہ نہیں اور کوئی برتن نہیں جس سے نکال کر وضو کرے تو چلّو لینے کے لیئے اس میں ہاتھ ڈالنے سے مستعمل نہ ہوگا۔

(۲) اسی صورت میں اگر ہاتھ مثلاً کہنی یا نصف کلائی ڈال کر چلّو لیا یعنی جس قدر کے ادخال کے چلّو میں حاجت نہ تھی، مستعمل ہو جائیگا کہ زیادت بے ضرورت واقع ہوئی۔

(۳) کونی یا مٹکے میں کٹورا ڈوب گیا اس کے نکالنے کو جتنا ہاتھ ڈالنا ہوگا مستعمل نہ کریگا اگر چہ بازو تک ہو کہ ضرورت ہے۔

(۴) برتن میں پاؤں پڑ گیا پانی مستعمل ہو گیا کہ اسکی ضرورت نہ تھی۔

(۵) کوئیں یا حوض میں ٹھنڈ لینے کے لئے غوطہ مارا یا صرف ہاتھ پاؤں ڈالا مستعمل ہو گیا کہ ضرورت نہیں ہے۔

(۶) برتن یا حوض میں ہاتھ ڈالا تو تھا چلّو لینے کے لئے پھر اسمیں ہاتھ دھونے کی نیّت کر لی مستعمل ہو گیا کہ حوض میں دھونا بضرورت نہ تھا صرف چلّو لینے کی حاجت تھی۔

(۷) کوئیں سے ڈول نکالنے گھسا اور وہاں غسل یا وضو کی نیّت کر لی بالاتفاق مستعمل ہو گیا، اگر چہ امام محمّد نے ڈول نکالنے کے لئے اجازت دی تھی کہ قصد طہارت کی ضرورت نہ تھی، وقس علیه ۔

(۸) امام ابو یوسف سے روایت معروفہ یہ ہے کہ عضو کا ٹکڑا ڈوب جانے سے پانی مستعمل نہیں ہوتا جب تک پورا عضو نہ دھلے مثلاً انگلیاں پانی میں ڈالیں تو مستعمل نہ ہوگا کف دست کے ڈوبنے سے حکم استعمال دیا جائیگا۔ اور صحیح یہ ہے کہ بے ضرورت کتنا ہی ٹکڑا ہو مستعمل کر دیگا۔ ولھذ ہم نے حکم عام رکھا باقی فوائد ہمارے رسالۂ الطرس المعدل سے ظاہر ہیں۔ اسے قابل وضو بنانے کے دو طریقے ہیں۔

ایک یہ کہ اپنی مقدار سے زائد آب طاہر مطہّر میں ملا دیا جائے سب قابل وضو ہو جائیگا

دوسرے یہ کہ اس میں طاہر مطہّر پانی ڈالتے رہیں یہاں تک کہ اسکا برتن بھر کر ابلے اور بہنا شروع ہو جائے سب طاہر مطہّر ہو جائیگا، کہ اس طرح پانی کے ساتھ بہانے سے ناپاک پانی پاک ہو جاتا ہے تو غیر مطہّر کا مطہّر ہو جانا بدرجہ اولٰی۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۲/۱۱۱، ۱۲۱ ملخصا ☆ فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/۲۶۱، تا ۲۶۴ ملخصا

اس تفصیل سے احادیث وآثار مذکورہ کے معانی ومطالب بخوبی واضح ہوگئے۔۱۲م



۳۔آداب استنجاء

(۱)بیت الخلاء کے آداب

۳۲۲۔ **عن** أبی أیّوب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : اِذَا أتیٰ أحُدُکُم الْغَائِطَ فَلاَ یَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَۃَ وَلاَ یُوَلِّھَا ظَھْرَہٗ وَلٰکِنْ شَرِّقُوا أوْ غَرِّبُوا۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی شخص پاخانے کو جائے تو نہ قبلہ کی طرف منھ کرے اورنہ پیٹھ ہاں پورب پچھّم منھ کرو۔

﴿۱﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مدینہ طیبہ کا قبلہ جانب جنوب ہے۔لھٰذٰ شرقا غربا منھ کرنا فرمایا ہمارے بلاد میں جنوبا شمالا ہوگا حدیث میں شمال وجنوب کے کسی حصّہ کورو یا پشت کرنے کی اجازت نہ ہوئی اور مشرق اورمغرب کے کسی حصّہ کا استثناء نہ فرمایا۔تو دائرہ افق کے صاف چار حصے ظاہر ہوئے جس میں ایک جھت استقبال ہے۔　　فتاویٰ رضویہ ۳۲/۳

(۲)بیت الخلاء جانے کی دعا

۳۲۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اذا دخل الخلاء قال : اَللّٰھُمَّ !اِنِّی أعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۲۲۔الجامع الصحیح للبخاری ، الوضو ۱/ ۲۶ ☆ الصحیح لمسلم ، الطھارۃ، ۱/۱۳۰
السنن لابی داؤد ، الطھارۃ، ۱/ ۳ ☆ السنن للنسائی، ۱/ ۵
الجامع للترمذی ، الطھارۃ، ۱/ ۳ ☆ السنن لابن ماجہ ، الطھارۃ، ۱/ ۲۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۵۱۶ ☆ المسند لابی عوانۃ، ۱/ ۱۹۹
۳۲۳۔الجامع الصحیح للبخاری ، الوضو، ۱/ ۲۶ ☆ الصحیح لمسلم ، الحیض، ۱/ ۱۲۳
السنن لابی داؤد ، الطھارۃ، ۱/ ۲ ☆ الجامع للترمذی ، الطھارۃ، ۱/ ۳
السنن للدارمی، الوضوء ۹۱ ☆ السنن للنسائی، الطھارۃ ۱/ ۵

علیہ وسلم کی یہ عادت مبارکہ تھی جب بیت الخلاء جاتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللھم انّی اعوذبك من الخبث و الخبائث، اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کافر جن اور جنّی سے۔

فتاویٰ رضویہ جلد ۴/۴۵۴

(۳) داہنے ہاتھ سے استنجاء ممنوع ہے

۳۲۴۔ **عن** أبی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم : اِذَابَالَ أَحَدُکُم فَلاَ یَأخُذَنَّ ذَکَرَهٗ بِیَمِینِهٖ وَلاَ یَتَنفَّسُ فِی الُمَاءِ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو عضو تناسل کو داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے اور نہ پانی پیتے وقت پانی میں سانس لے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۱/۶۶۱

۳۲۵۔ **عن** أبی قتا دة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علییه وسلم : اِذَا شَرِبَ أَحَدُکُم فَلاَ یَتَنَفَّسُ فِی الُمَاءِ وَاِذَا أتیٰ الُخَلاءَ فَلاَ یُمَسَّ ذَکَرَهٗ بِیَمِینِهٖ وَلاَ یَتَمَسَّحُ بِیَمِینِهٖ ۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۶۶

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔ اور جب بی بیت الخلاء

۲۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۱۴ ☆ السنن لابن ماجه الطهارة، ۱/۲۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۹۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۹۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۳۳۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۸۷۷
المسند لابی عوانة، ۱/۲۱۶ ☆ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ۱۶/۲۴
ارواء الغلیل للالبانی، ۱/۹۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۱۲۹
۳۲۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء، ۱/۲۷ ☆ الصحیح لمسلم، الطهارة، ۱/۱۳۱
المسند لاحمد بن حنبل ۵/۳۰۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۱۱۲
الصحیح لابن خزیمة ۶۸ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱/۲۵۴
۳۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الوضوء ۱/۲۷ ☆ الصحیح لمسلم ، الطهارة، ۱/۱۳۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۸۳ ☆ الجامع للترمذی ، الطهارة، ۱/۴
شرح السنة للبغوی، ۱۱/۳۷۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۳۷
السنن للنسائی، ۱/۱۸ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۱۱
کنز العمال للمتقی، ۴۱۰۷۲، ۱۵/۲۹۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/۲۵۳

ءجائے تو اپنے عضو تناسل کو داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے۔

(۴) ڈھیلوں سے استنجاء جائز

۳۲۶۔ **عن** خزیمة بن الثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عله وسلّم : مَنِ اسُتَطَابَ بِثَلٰثَةِ أَحُجَارٍ لَيُسَ فِيُهِنَّ رَجِيُعٌ كُنَّ لَهٗ طُهُورٌ۔

فتاوی رضویہ جدید ۲۷۳/۳

فتاوی رضویہ قدیم

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جس نے صفائی کے لئے تین ڈھیلے استعمال کیئے اور اسمیں گوبر نہ ہو ان سے طہارت حاصل ہو جائیگی۔۱۲م

۳۲۷۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :بال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلّم فقام عمر خلفه بكوز من الماء فقال: مَاهٰذَا يَا عُمَرُ! فَقَالَ:مَاءٌ تَتَوَضَّأ بِه، قَالَ:مَا أُمِرُتُ كُلَّمَا بُلُتُ اَنُ أَتَوَضَّأَ وَلَوُفَعَلُتُ لَكَانَتُ سُنَّةً۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ایک مرتبہ پیشاب فرمایا: امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت اقدس میں پانی لیکر کھڑے ہوئے ،فرمایا کیا ہے،عرض کی: استنجے کے لئے پانی۔فرمایا: مجھ پر واجب نہیں کیا گیا کہ ہر پیشاب کے بعد پانی سے طہارت کروں۔

فتاوی رضویہ ۱۶۶/۲

(۵) ڈھیلوں کے بعد پانی سے استنجا افضل ہے

۳۲۸۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت : مرن

۳۲۶۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۸۷/۴

۲۳۷۔ السنن للنسائی ، باب النهی عن مس الذكر، ۵/۱

۲۲۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱۱۳/۶ ☆ الجامع للترمذی ، الطهارة، ۵/۱

أزو جکنّ أن یغسلو أثر الغائط و البول فان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کان یفعلہ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کی: اے عورتو! اپنے شوہروں سے کہو کہ پانی سے استنجاء کیا کریں کیوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ایسا ہی کرتے تھے۔

(٦) کھڑے ہوکر پیشاب ممنوع ہے

۳۲۹۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : تَنَزَّھُوا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ۔ **فتاویٰ رضویہ۲/۱۴۶**

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: پیشاب سے بچو عام طور پر عذاب اسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔۱۲م

۳۳۰۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِسْتَنْزِھُوا عَنِ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۴۶

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: پیشاب سے بچو کہ عموما عذاب قبر اسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔۱۲م

۳۳۱۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: مرّ النبی صلی اللہ تعالیٰ

۳۲۹۔ السنن للدار قطنی ۱/۴۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۰۲
ارواء الغلیل للالبانی ۱/۳۱۰ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ۱/۱۳۹
۳۳۰۔ المستدرك للحاکم ۱/۱۸۳ ☆ السنن للدار قطنی، ۱/۱۲۸
نصب الرایة للزیلعی، ۱/۱۲۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۳۱٤
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ٤/۱۳۸ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱/۳۱۱
۳۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الجنائز، ۱/۱۸۲ ☆ الصحیح لمسلم ، الطهار ۱/۱٤۱
الجامع للترمذی ، الطھارۃ، ۱۱۱ ☆ السنن لابی داؤد ، الطھارۃ ۱/٤
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۲۲٥ ☆ السنن لابن ماجه ، الطھارۃ، ۱/۲۹
الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۱/۱۳۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۲٥۸
کنز العمال للمتقی، ۲۷۲۸۹ ، ۹/٥۳۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٤۳٦۱،

تعالیٰ علیه وسلّم بقبرين فقال : اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَان ، وَمَا يُعَذَّ بَان مِنْ كَبِيْرٍ ،أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ عَنِ الْبَوْلِ ، وَأَمَّا الْآ خَرُ فَكَانَ يَمْشِى بِالنَّمِيْمَةِ ـ

فتاویٰ رضویہ ۲/ ۱۴۶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ اور کسی ایسے گناہ کی وجہ سے نہیں جس سے بچنا کچھ مشکل ہو ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلخوری کرتا تھا۔۱۲م

۳۳۲۔ **عن** أُم المؤ منين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : من حدّثكم أن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلّم كان يبول قائما فلا تصدّقوه ، ما كان يبول الا قاعد ا۔

فتاویٰ رضویہ ۲/ ۱۴۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔فرماتی ہیں کہ جو تم سے بیان کرے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوکر پیشاب فرماتے تھے تو تم اسکی تصدیق نہ کرو، کیونکہ سرکار ہمیشہ بیٹھ کر ہی پیشاب فرماتے تھے۔۱۲م

۳۳۳۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت:من حدثكم ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يبول قائما فلا تصدقوه ،مابال قائما منذ أُنزل عليه القرآن۔

فتاویٰ رضویہ ۲/ ۱۴۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے روایت ہے فرماتی ہیں، جب تم سے کوئی کہے کہ حضور اقدس ،اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کھڑے ہوکر پیشاب فرماتے تھے تو اسے سچّا نہ جاننا۔ کیوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر جب سے وحی آنا شروع ہوئی کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہ فرمایا۔

۳۳۴۔ **عن** بريدة الأسلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلى الله

۳۳۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۵۲/٦ ☆ الجامع للترمذی ، الطهارة، ٤/١
السنن لابن ماجه، ٢٦/١ ☆ السنن للنسائی، باب البول فی البيتاالخ ٦/١
۳۳۳۔ المستدرك للحاكم ، الطهارة، ١٨١/١ ☆ الصحيح لابی عوانة، ١٩٨/١
۳۳٤۔ كنز العمال للمتقى، ٤٣٧٨٢، ٢٦/١٦ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٨٣/٢

تعالیٰ علیہ وسلّم : ثَلٰثٌ مِنَ الْجَفَاءِ ، اَنْ يَّبُوْلَ قَائِمًا ، اَوْ يَمْسَحُ جَبْهَتَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلوٰتِهٖ ، اَوْ يَنْفَخَ مِنْ سُجُوْدِهٖ۔　　فتاویٰ رضویہ ۲/ ۱۴۷

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: تین باتیں جفاو بے ادبی سے ہیں، یہ کہ آدمی کھڑے ہوکر پیشاب کرے، یا نماز میں اپنی پیشانی سے (مثلا مٹی یا پسینہ) پونچھے یا سجدہ کرتے وقت زمین پر (مثلا غبار صاف کرنے کو) پھونکے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تیسیر میں ہے۔ رجا له رجا ل الصحیح، اس حدیث کے سب راوی ثقہ ومعتمد صحیح کے راوی ہیں ۔عمدۃ القاری میں ہے۔ رواہ البز ار بسند صحیح ،اسے بزار نے بسند صحیح روایت کیا ،قال : وقال الترمذی حدیث بریدۃ فی ھذا غیر محفوظ۔ و قول التر مذی یرد به، پھر فرمایا: امام ترمذی کا اس حدیث کو غیر محفوظ کہنا اس سے رد ہوجا تاہے۔

فتاویٰ رضویہ ۲/ ۱۴۷

۳۳۵۔ **عن** أمیر المؤمنین عمرالفاروق رضی الله تعالیٰ عنه قال: رأنی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم وأنا أبول قائما فقال : یَا عُمَرُ! لَا تَبُلْ قَائِمًا ، فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے مجھے کھڑے ہوکر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔فرمایا: اے عمر، کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرو۔اس دن سے میں نے کھڑے ہوکر پیشاب نہ کیا۔

فتاویٰ رضویہ ۲/ ۱۴۸

۳۳۶۔ **عن** جا بر رضی الله تعالیٰ عنه قال: نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۳۳۵۔ الجامع للترمذی ، الطهارۃ، ۱/ ٤ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارۃ، ۱/ ۲٦
النسن الکبری للبیهقی، ۱/ ۱۰۲ ☆ المستدرك للحاکم ، ۱/ ۱۸٥
اتحاف السادۃ للزبیدی ۲/ ۳۳۸ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱/ ۳۸۷
کنز العمال للمتقی، ۲۷۱۸۹ ، ۹/ ٥۰۹ ☆ المغنی للعراقی، ۱/ ۱۳۰
۳۳٦۔السنن لابن ماجه ، الطهارۃ، ۱/ ۲۷ ☆ السنن الکبری ، للهیثمی، ۱/ ۱۰۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٥٦۷ ☆

وسلم أن يبول الرجل قائما۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ فتاوی رضویہ ۲/ ۱۴۸

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام خاتم الحفاظ قدس سرہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۷) حضور نے ایک مرتبہ کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا

۳۳۷۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضى الله تعالىٰ عنه قال : أتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلّم سباطة قوم فبال قائما۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ایک گھورے پر تشریف لے گئے اور وہاں کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ائمہ کرام وعلمائے اعلام رحمهم الله تعالىٰ نے اسکے بہت جواب دیئے ہیں ۔

(۱) یہ حدیث ام المؤمنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منسوخ ہے۔اسکو امام ابوعوانہ نے اپنی صحیح اور ابن شاہین نے کتاب السنّت میں اختیار فرمایا۔لیکن اس جواب پر امام عسقلانی اور امام عینی نے جرح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ منسوخ نہیں۔پھر امام عینی نے فرمایا: حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو دیکھا وہ بیان فرمایا میں کہتا ہوں کہ حضرت حذیفہ کی حدیث کے بارے میں اتنی بات ظاہر ہے کہ یہ آخر عمر کی نہیں۔اور حضرت صدیقہ حضور کے ان افعال پر بھی مطلع رہیں جو وصال اقدس کے زمانے تک حضور سے صادر ہوئے۔اور اعتبار آخر فعل کا ہے۔لہٰذ طریقہ بول میں سرکار کے افعال سے اگر آخر فعل بیٹھ کر پیشاب فرمانا تھا تو بلا شبہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا منسوخ قرار دیا جائیگا اور حضرت

۳۳۷۔الجامع الصحيح للبخارى، الوضوء ، ۱/ ۳۵ ☆ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱/ ۱۲۳
الجامع للترمذى ، الطهارة، ۱/ ۴ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/ ۲۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۲۸۴ ☆ السنن لابى داؤد الطهارة، ۱/ ۴
المسند لابى عوانة، ۱/ ۱۹۸ ☆

حذیفہ کا مشاہدہ مانع نسخ نہیں ہوسکتا۔

(۲) اس وقت زانوئے اقدس میں زخم تھا۔ بیٹھ نہ سکتے تھے یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انّ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم بال قائما من جرح کا ن بمأ بضہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا کہ حضور کے زانو کے اندرونی حصہ میں زخم تھا۔۱۲م

(۳) وہاں نجاست کے سبب بیٹھنے کی جگہ نہ تھی امام ابوالمنذ ری نے اسکی ترجی کی۔

(۴) اس میں ڈھال ایسا تھا کہ بیٹھنے کا موقع نہ تھا اسے ابھری وغیرہ نے نقل کیا۔

(۵) اس وقت پشت مبارک میں درد تھا اور عرب کے نزدیک یہ فعل اس سے استشفاء ہے یہ جواب حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل کا ہے۔

اقول و با اللہ التوفیق۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک بار یہ فعل وارد ہوا اور صحیح حدیث سے ثابت کہ روز نزول قرآن کریم سے آخر عمر اقدس تک عادت کریم ہمیشہ بیٹھ ہی کر پیشاب فرمانے کی تھی اور صحیح حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کو جفاو بے ادبی فرمایا اور متعدد احادیث میں اس سے نہی و ممانعت آئی تو واجب کہ ممنوع ہو، اور انہیں احادیث کو ان پر ترجیح بوجوہ ہو۔

اولا۔ وہ ایک بار کا واقعہ حال ہے کہ صد گونہ احتمال ہے۔

ثانیا۔ فعل وقول میں جب تعارض ہو تو قول واجب العمل ہے کہ فعل احتمال خصوصی وغیرہ رکھتا ہے۔

ثالثا۔ مبیح وحاظر جب متعارض ہوں حاظر مقدم ہے۔

ثم اقول: نفس حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان مقلدان نصرانیت پر رد ہے۔ وہاں کافی بلندی تھی اور نیچے ڈھال، اور زمین گھورے کے سبب نرم کہ کسی طرح چھینٹ آنے کا احتمال نہ تھا، سامنے دیوار تھی اور گھورا فنائے دار میں تھا نہ کہ گذر گاہ پر۔ پس پشت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھڑا کرلیا تھا۔ اس طرف کا بھی پردہ فرمایا کہ اس حالت میں پشت اقدس پر بھی نظر

پڑنا پسند نہ آیا، ان احتیاطوں کے ساتھ تمام عمر مبارک میں ایک بار ایسا منقول ہوا۔کیا یہ نئی روشنی کے مدعی ایسی ہی صورت کے قائل ہیں سبحان اللہ کہاں یہ اور کہاں ان بے ادبوں کے نا مہذّب افعال، اور ان پر معاذ اللہ حدیث سے استدلال۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر د،

(پاک لوگوں کے کام کو اپنے اوپر قیاس نہ کرو)

اوگماں بردہ کہ من کردم چو او ☆ فرق را کہ بیند آں استیزہ جو

اس نے گمان کیا کہ میں نے اس جیسا عمل کیا، وہ لڑائی ڈھونڈھنے والا فرق کب دیکھ سکتا ہے۔واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ جدید۴/۵۹۰تا۵۹۷ملخصا

فتاویٰ رضویہ قدیم۲/ ۱۴۸ تا ۱۵۱ملخصا

۴۔ احکام حیض

(۱) حائضہ اور جنبی قرآن نہ پڑھیں

۳۳۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و سلم : لَا تَقْرَءُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَیْئًا مِنَ الْقُرْآن۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حائضہ اور جنبی قرآن کریم کی ایک آیت کی بھی تلاوت نہ کریں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ معلوم رہے کہ قرآن کریم کی وہ آیات جو ذکر وثنا ومناجات ودعا ہوں اگرچہ پوری آیت ہو۔ جیسے آیت الکرسی، متعدد آیات کاملہ۔ جیسے سورۂ حشر کی اخیر تین آیتیں۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ، سے آخر سورہ تک۔ بلکہ پوری سورہ، جیسے الحمد شریف، بنیت ذکر ودعا بے نیت تلاوت پڑھنا جنب وحائض ونفساء سب کو جائز ہے اسی لئے کھانے یا سبق کی ابتداء میں، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، کہہ سکتے ہیں اگرچہ یہ ایک آیت مستقلہ ہے کہ اس سے مقصود تبرک واستفتاح ہی ہوتا ہے نہ تلاوت، تو حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ، کہ کسی مہم یا مصیبت پر بہ نیت ذکر ودعا نہ بہ نیت تلاوت پڑھے جاتے ہیں۔ اگر پوری آیت بھی ہوتی تو مضائقہ نہ تھا۔ جس طرح کسی چیز کے گمنے پر عَسٰی رَبُّنَا اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا مِنْهَا اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا رَاغِبُوْنَ۔ کہنا۔

فتاوی رضویہ قدیم ۱/۷۹۶

۳۳۹۔ **عن** أمیر المؤمنین مولی المسلمین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: اقرؤا القرآن ما لم یصب أحدکم جنابة فإن أصابه فلا و لو حرفا واحدا۔

۳۳۸۔ الجامع للترمذی، ۱/۱۹ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲/۴۲
نصب الرایة، للزیلعی، ۱۵۹ ☆ المسند للعقیلی، ۱/۹۰
المغنی للعراقی، ۲/۲۴۷ ☆
۳۳۹۔ السنن للدار قطنی، ۱/۱۱۸ ☆

امیر المؤمنین مولی المسلمین علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو جب تک تمہیں نہانے کی حاجت نہ ہو اور جب حاجت غسل ہو تو قرآن کا ایک حرف بھی نہ پڑھو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہاں جو پارۂ آیت (آیت کا حصہ) ایسا قلیل ہو کہ عرفا اسکے پڑھنے کو قرآن نہ سمجھیں اس سے فرض قرأت یک آیت ادا نہ ہو اتنے کو بہ نیت قرآن پڑھنے میں اختلاف ہے۔ لیکن ممانعت بوجوہ اقوی ہے۔ تصحیحات اسی طرف ہیں۔ امام فقیہ النفس جیسے اکابر اسکے مصححین میں ہیں۔ احتیاط اسی میں ہے۔ اطلاق احادیث اور خاص یہ حدیث اس جزئیہ میں صریح ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۹۹

فتاوی رضویہ قدیم

(۲) حائضہ سے میل جول جائز

۳۴۰۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كنت اغتسل أنا و النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من اِناء واحد و كلا نا جنب و كا ن يامر نى فاتزر فيبا شرنى و أنا حائض و كان يخرج راسه الى و هو معتكف فاغسله وأنا حائض۔　　الزمزمہ ۱۰

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے جبکہ ہم جنبی ہوتے۔ جب میں حائضہ ہوتی تو تہبند باندھنے کا حکم فرماتے اور مباشرت فرماتے (ساتھ لیٹتے) اور حالت اعتکاف میں سر میری طرف نکال دیتے میں اسکو دھوتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ ۱۲م

۳۴۰۔ الجامع الصحيح للبخارى ، الحيض ، ۱/٤٤　☆　الجامع للترمذى ، الطهارة، ۱/۱۰
السنن لابى داؤد ، الطهارة، ۱/۳۵　☆　السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/٤۷
الصحيح لمسلم ، الحيض، ۱/۱٤۲　☆　السنن للنسائى ،مباشرة، ۱/٤۳

۳۴۱۔ **عن** اُم المؤمنين عائشه الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كا ن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يدنى راسه الكريم الى وأنا فى بيتى وهومعتكف فى المسجد لاغسله فنقول أنا حائض ، فيقول : حَيُضَتُكِ لَيُسَتُ فِى يَدِكِ۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۲۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ طریقہ تھا کہ حالت اعتکاف میں سر مبارک کو میری طرف کر دیتے اور میں اپنے حجرہ میں ہوتی تا کہ میں اسکو دھودوں۔ میں عرض کرتی میں حائضہ ہوں۔ ارشاد فرماتے یہ تمہارے بس میں نہیں۔

(۳) حالت حیض میں وطی کا کفارہ

۳۴۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِا هْلِهٖ وَهِىَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقُ بِنِصُفِ دِيُنَارٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص حالت حیض میں اپنی بیوی سے وطی کر بیٹھے تو نصف دینار صدقہ کرے۔　　فتاوی رضویہ ۲/۲۹

۳۴۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلَّذِى يَأتِىُ اِمرَأتَهٗ وَهِىَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِيُنَارٍ اَوُ

۳۴۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، الحيض ، ۱/۴۳ ☆ الصحيح لمسلم ، الحيض، ۱/۱۴۲
الجامع للترمذى ، الطهارة، ۱/۵۳ ☆ السنن لابن ماجه ، الطهارة، ۱/۴۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۲۶۲ ☆ السنن للنسائى، الحيض ، ۱/۵۳
المعجم الكبير للطبرانى، ۲/۱۰۶ ☆ التفسير لابن كثير ۱/۳۲۵
المصنف لابن ابى شيبة ۱/۲۰۲ ☆ المتهيد لابن عبد البر ، ۸/۳۲۲
الجامع الكبير ، ۲/۷۴۸ ☆
۳۴۲۔ الجامع للترمذى، الطهارة، ۱/۹۱ ☆ السنن لابى داؤد، النكاح، ۱/۲۹۵
السنن للدارمى، ۱۳۲ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۴۷
كنز العمال للمتقى، ، ۴۴۸۹۷، ۱۶/۳۵۴ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱/۳۱۶
۳۴۳۔ السنن لابن ماجه ، الطهارة، ۱/۴۷ ☆ السنن للنسائى ، من آتى حليته الخ ۴۳۱

بِنِصُفِ دِیُنَارٍ۔　　فتاوی رضویہ ۲/۲۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جو حالت حیض میں اپنی بیوی سے ہم بستر ہو جائے کہ وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔ ۱۲م

۳۴۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِذَا کَانَ دَمًا أحُمَرَ فَدِیُنَارٌ وَاِنُ کَانَ دَمًا أصُفَرَ فَنِصُفُ دِیُنَارٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب خون سرخ ہو تو ایک دینار صدقہ کرے اور جب پیلا ہو تو نصف دینار۔ ۱۲م

۳۴۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنُ أتیٰ اِمُرَأتَہٗ فِی حَیُضَتِھَا فَلُیَتَصَدَّقُ بِدِیُنَارٍ، وَمَنُ اَتَاھَا وَقَدُ أدُبَرَ الدَّمُ عَنُھَا وَلَمُ تَغُتَسِلُ فَنِصُفُ دِیُنَارٍ۔　　فتاوی رضویہ ۲/۲۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنی بیوی سے حالت حیض میں ہمبستر ہو جائے تو ایک دینار صدقہ کرے۔ اور جس نے ایسے وقت میں جماع کیا کہ خون تو بند ہو چکا تھا لیکن اس نے غسل نہیں کیا تھا تو نصف دینار صدقہ کرے۔ ۱۲م

۳۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تَصَدَّقُ بِدِیُنَارٍ فَاِنُ لَمُ تَجِدُ دِیُنَارًا فَنِصُفُ دِیُنَارٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ایک دینار صدقہ کرے اور اگر اتنا نہ ہو تو نصف دینار پر ہی

۳۴۴۔ الجامع للترمذی الطھارۃ، ۱/۲۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۲۰
کنز العمال للمتقی، ۴۴۸۹۹، ۱۶/۳۵۴ ☆

۳۴۵۔ المعجم الکبییر للطبرانی، ۱۱/۲۰ ☆ المستدرک للحاکم، الطھارۃ، ۱/۱۷۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۶ ☆

۳۴۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۶۳

اکتفا کرے۔۱۲م

۳۴۷۔ **عن** عبد الحمید بن زید بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِمرأۃ تکرہ الجماع فکان اذا أراد أن یا تیھااعتلت علیہ با لحیض فوقع علیھا فاذا ھی صادقۃ فأتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فأمرہ أن یتصدق بخمس دینار۔

حضرت عبدالحمید بن زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بیوی تھیں جو جماع کو پسند نہیں کرتی تھیں۔ چنانچہ جب بھی حضرت عمر جماع کا ارادہ کرتے تو وہ حیض کا بہانہ کر کے چھٹ جاتیں۔ایک دن انہوں نے مجامعت کر ہی لی تو وہ سچی ثابت ہوئیں۔ یہ حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دینار کا پانچواں حصہ صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاصل جمع حدیث یہ ٹھہرا کہ جس سے نادانستہ ایسا واقع ہوا اگر آخر حیض میں تھا اور اسی میں حکماً وہ صورت داخل کہ خون دس دن سے کم میں منقطع ہوا اور عورت نے ابھی غسل نہ کیا نہ اس پر کوئی نماز دین ہوئی تو وہ ایک خمس دینار کفارہ دے۔اور اگر شباب حیض میں تھا تو دو خمس۔ اور جس نے دانستہ ایسا کیا اگر آخر حیض میں تھا نصف دینار دے اور اول میں تھا تو ایک دینار دے۔ ہاں ایک کی طاقت نہ ہو تو نصف ہی دے۔ یہ سب حکم استحبابی ہے۔ واجب نہیں مگر استغفار۔ یہ سب دربارۂ حیض تھا اور اس پر نفاس واضح القیاس۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۲

۳۴۷۔ مرقاۃ شرح المشکوۃ ۱۰۱/۲

السنن للدارمی، ۱۳۲

۵۔ وضو

(۱) وضو کا مسنون طریقہ

۳٤۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اِنه توضأ فغسل وجهه أخذ غرفة من ما ء فتمضمض بها و استنشق ثم أخذ غرفة من ماء فجعل بها هكذا أضافها الى يده الاُخرى فغسل بها وجهه ثم أخذ غرفة من ماء فغسل بها يده اليمنى ثم أخذ غرفة من ماء فغسل بها يده اليسرى ثم مسح براسه ثم أخذ غرفة من ماء فرش على رجله اليمنى حتى غسلها ثم أخذ غرفة اُخرى فغسل بها رجله اليسرى ثم قال : هكذا رأيت رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم يتوضأ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو اپنا چہرہ دھویا اس طرح کہ ایک چلو پانی لیا اس سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور اس سے وہی عمل دھرایا۔ اور اسکے ساتھ دوسرے ہاتھ کو ملا کر اپنا چہرہ دھویا۔ پھر پانی کا ایک چلو لیا اور اس سے اپنا دایاں ہاتھ دھویا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور اس سے اپنا بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور دائیں پاؤں پر چھڑکا یہاں تک کہ اسکو دھولیا۔ پھر دوسرا چلو لیا اور بایاں پاؤں دھویا۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا تھا۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۲۶

۳٤۹۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم أنه دعا بكو ز من ما ء فغسل وجهه و كفيه ثلاثا و تمضمض ثلاثا فأدخل بعض أصابعه فى فيه واستنشق ثلاثا وغسل الكعبين ثلاثا ولحيته تهطل على صدره ثم حسا حسوة بعد الوضو ء ثم قال: أين السائل عن وضوء رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم كذا كان وضوء نبى الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے پانی کا لوٹا منگایا اور اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے اور تین مرتبہ کلی فرمائی اور بعض انگلیاں

۳٤۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، الوضوء　　۱/۲٦

۳٤۹۔ المسند لاحمد بن حنبل،　　۱/۱۵۸

اپنے منھ میں داخل کیں۔ تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھایا اور دونوں ٹخنوں تک تین مرتبہ پاؤں دھوئے۔ آپکی داڑھی سینہ تک خوب گھنی تھی پھر آپ نے وضو کے بعد گھونٹ گھونٹ پانی پیا۔ پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس طرح وضو فرماتے تھے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اس امر میں نص نہیں کہ منہ میں انگلی ڈالنا مسواک کا بدل ہے انگلی کبھی منہ سے بلغم وغیرہ اخراج کیلئے بھی ڈالی جاتی ہے۔ اسی کی طرف محقق علی الاطلاق نے لفظ 'ربما' سے اشارہ فرمایا۔ علاوہ ازیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسواک سے شدت سے محبت کرنا معلوم ہے۔ یہ آپ نے ایک مرتبہ اس لئے کیا ہوگا کہ بیان جواز ہو جائے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۰۱

(۲) قیامت میں آثار وضو چمکتے ہونگے

۳۵۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّ اُمَّتِی يُدۡعَوۡنَ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيۡنَ مِنۡ آثَارِ الۡوُضُوۡءِ فَمَنِ اسۡتَطَاعَ مِنۡكُمۡ أنۡ يُّطِيۡلَ غُرَّتَهٗ فَلۡيَفۡعَلۡ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میری امت کے لوگ قیامت کے دن وضو کے آثار کی وجہ سے پنج کلیاں کہلائیں گے۔ تو تم میں سے کوئی شخص اپنی سپیدی کو دراز کرنا چاہے تو وہ ایسا کرے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلم کی روایت میں اس طرح ہے کہ وضو مکمل کرنے کی وجہ سے تم ہی پنج کلیاں ہو۔ تو تم میں سے جو شخص چاہتا ہو کہ اپنی پیشانی اور پیروں کی سپیدی زائد کرے تو وہ زائد کرے۔ یعنی

۳۵۰۔ الجامع الصحيح للبخاری ، الوضو ، ۱/ ۲۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱/ ۱۳۵
اتحاف السادة للزبيدی ، ۲/ ۳۶۱ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱/ ۴۲۵
التفسير لابن كثير ، ۳/ ۴۵ ☆ ارواء الغليل للالبانی ۱/ ۱۳۳
الترغيب والترهيب للمنذری ، ۱/ ۱۴۹ ☆ جمع الجوامع للسيوطی ، ۶۲۷۷

میری امت کے چہرے اور چاروں ہاتھ پاؤں روز قیامت وضو کے نور سے روشن و منور ہوں گے۔ تو تم میں جس سے ہو سکے اسے چاہئے کہ اپنے اس نور کو زیادہ کرے۔ یعنی چہرے کے اطراف میں جو حدیں شرعا مقرر ہیں اس سے کچھ زیادہ دھوئے اور ہاتھ نصف بازو اور پاؤں نصف ساق تک۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۳۱

(۳) ایک چلو سے کلی اور ناک میں پانی چڑھانا

۳۵۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مضمض و استنشق من غرفۃ و احدۃ۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلی فرمائی۔ اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے۔

۳۵۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تؤضأ فغسل یدیہ ثم تمضمض و استنشق من غرفۃ واحدۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ نے وضو کیا تو اپنے دونوں ہاتھ دھوئے پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۴۲

(۴) وضو میں ایک مرتبہ ہر عضو دھونا

۳۵۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : اِنہ توضأ فغسل کل عضو منہ غسلۃ واحدۃ ثم ذکر ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یفعلہ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا اور ہر عضو ایک مرتبہ دھویا۔ پھر فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۳۵۱۔ السنن لابن ماجہ، الطہارۃ، ۱/۳۳

۳۵۲۔ السنن للنسائی، الطہارۃ، ۱/۲۹

۳۵۳۔ المنصف لعبد الرزاق، الطہارۃ، ۱/۴۱

٣٥٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهماقال: توضأ النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فأدخل يده فى الِاناء فمضمض و استنشق مرة واحدة ثم أدخل يده فصب على وجهه مرة و صب على يده مرة مرة و مسح براسه و أُذنيه مرة ثم أخذ ملأ كفه من ماء فرش على قدميه و هو متنعل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضوفرمایا اور اپنا ہاتھ برتن میں ڈالکر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک مرتبہ ۔پھر طشت میں ہاتھ ڈال کر چہرے پر ایک مرتبہ پانی ڈالا اور پھر ایک مرتبہ ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنے سر اور کانوں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔پھر ایک چلو پانی لیکر اپنے قدموں پر ڈالا حالانکہ آپ چپل پہنے ہوئے تھے۔

٣٥٥۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: توضأ النبى صلى الله تعالى عليه وسلم مرةمرة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک ایک مرتبہ۔

٣٥٦۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: الا اخبركم بوضوء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فتوضأ مرة مرة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: سن لو میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ بتارہا ہوں۔پھر آپ نے ایک ایک مرتبہ وضوفرمایا۔

٣٥٧۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : توضأ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فغرف غرفة فتمضمض و استنشق ثم غرف غرفة فغسل يده اليمنى ثم غرف غرفة فغسل يد ه اليسرى ثم مسح برأسه و أُذنيه

٣٥٤۔ كنز العمال للمتقى، الوضوء ٤٥٤/٩

٣٥٥۔ الجامع الصحيح للبخارى، الوضوء ٢٧/١

٣٥٦۔ السنن لابى داؤد الوضوء ١٨/١ ☆

٣٥٧۔ السنن للنسائى، الوضوء ٢٩/١ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ١٦/١

با طنهما بالسبا حتين وظاهرهما باِبهاميه ثم غرف غرفة فغسل رجله اليمنى ثم غرف غرفة فغسل رجله اليسرى۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضوفرمایا؛ توایک چلو پانی لیکر کلی کی اورناک میں پانی ڈالا۔ پھرایک چلولیااوراپنا چہرہ دھویا۔ پھرایک چلولیااوراپنا داہنا ہاتھ دھویا۔ پھرایک چلولیااوراپنا بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر اپنے سرکامسح کیااوردونوں کانوں کے ظاہری حصہ کاانگوٹھوں اور باطنی کاانگشتان شہادت سے مسح کیا۔ پھرایک چلولیااوراپناداہنا پاؤں دھویا۔ پھرایک چلولیااور بایاں پاؤں دھویا۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہ چلو جس سے چہرہ ، ہاتھ اور پیروں کو دھویا اگر وہ سر میں استعمال ہوتا تو وہ سرکوبھی دھودیتا۔لہٰذا انکاارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہرمرتبہ مع تجدید کے پانی لیا۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

اوراللہ تعالیٰ ابوحاتم پررحم فرمائے۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم حدیث کواس وقت تک نہیں پہچانتے تھے جب تک کہ اسکوساٹھ وجوہ سے نہ لکھ لیتے تھے۔اور مجھے معلوم ہے کہ واقعات کی روایات میں طریقہ یہ ہے کہ اعم اخص پرمحمول کیا جاتا ہے۔لیکن تصحیح کیلئے اسکے برعکس میں بھی کوئی تعجب نہیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۶۴۵

۳۵۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: اِن النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم توضأ غرفة غرفة فقال: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلوٰةً اِلَّا بِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک چلو سے وضوفرمایا۔اورفرمایا یہ وضو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وضو کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا۔

۳۵۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: توضأ رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم واحدة فقال: هٰذَا وُضُوْءٌ مَنْ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَلوٰ ةً اِلَّا بِهٖ ثُمَّ

۳۵۸۔ كنز العمال للمتقی، ۲۶۸۳۱، ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۳۵۷/۳

۳۵۹۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۳٤/۱ ☆

توضأ ثنتين ثنتين فقال: هٰذَا وُضُوءُ الْقَدُرِ مِنَ الْوُضُوءِ ،وتوضأ ثلاثا ثلاثا و قال: هٰذَا أَسُبَغُ الْوُضُوءِ وَهُوَ وَضُوئِي وَوُضُوءُ خَلِيُلِ اللّٰهِ اِبُرَاهِيُمَ وَ مَنُ تَوَضَّأَ هٰكَذَا ثُمَّ قَالَ عِنُدَ فَرَاغِهٖ ، أَشُهَدُ أَنُ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ أَشُهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبُدُهٗ وَ رَسُوُلُهٗ فُتِحَ لَهٗ ثَمَانِيَةُ أَبُوَابِ الْجَنَّةِ يَدُ خُلُ مِنُ أَيِّهَا شَاءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ اعضاء دھوکر ارشاد فرمایا: یہ ایسا وضو ہے کہ اسکے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتا۔ پھر دومرتبہ اعضاء دھوئے اور فرمایا: یہ وضو کی درمیانی مقدار ہے۔ پھر تین تین مرتبہ اعضاء دھوئے اور فرمایا: یہ کامل واکمل وضو ہے۔ اور فرمایا: یہ وضو میرا اور اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کا ہے۔ تو جس نے اسطرح وضو کیا اور وضو سے فارغ ہوکر کلمہ شہادت پڑھا اسکے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے جس سے چاہے داخل ہو۔ فتاوی رضویہ ۱/ ۶۴۸

(۵) وضو میں تین تین بار اعضا دھونا

۳۶۰۔ **عن** عمر و بن شعيب عن ابيه عن جده رضى الله تعالىٰ عنهم قال: اِن رجلا أتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: يا رسول الله ! كيف الطهور ، فدعا بماء فى اِناء فغسل كفه ثلاثا ثم غسل ذراعيه ثلاثا ثم مسح برأسه وأدخل اصبعيه السباحتين فى أُذنيه و مسح باِبهاميه على ظاهر أُذنيه و بالسباحتين باطن أُذنيه ثم غسل رجليه ثلاثا ثلاثا ثم قال: هٰكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنُ زَادَعَلٰى هٰذَا اَوُ نَقَصَ فَقَدُ أَسَاءَ وَظَلَمَ، اَوُ ظَلَمَ وَأَسَاءَ ۔

حضرت عمر بن شعیب سے یہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہم، کہ ایک اعرابی نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر وضو کے بارے میں دریافت کیا۔ تو حضور نے ایک برتن میں پانی منگایا اور اپنے ہاتھوں کو گٹوں تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر چہرہ تین مرتبہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا اور شہادت کی انگلیوں کو کان میں داخل کیا۔ پھر انگوٹھے سے کان کے ظاہر کا مسح کیا اور شہادت کی انگلی سے کان کے باطن کا پھر دونوں پاؤں تین تین مرتبہ

۳۶۰۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۱/ ۱۸ ☆

دھوئے۔پھر ارشاد فرمایا: وضو اس طرح ہوتا ہے۔
جس شخص نے اس سے کم یا زیادہ مرتبہ اعضا کو دھویا تو اس نے برا کیا اور حد سے تجاوز کیا۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۳۳۷

(٦) وضو پر وضو باعث اجر ہے

۳٦۱۔ **عن** أبی غطیف الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنت عند عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه فلمانودی بالظهر توضأ فصلی ، فلما نودی با لعصرتوضأ فقلت له فقال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول:مَنْ تَوَضَّأَ عَلیٰ طُهُرٍ کُتِبَ لَهٗ عَشَرُ حَسَنَاتٍ ۔

حضرت ابوغطیف ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔جب ظہر کی اذان ہوئی تو آپ نے وضو فرمایا اور نماز پڑھی۔پھر جب عصر کی اذان ہوئی تو وضو فرمایا۔میں نے اسکے متعلق آپ سے عرض کیا۔تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔جس نے وضو پر وضو کیا اسکے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۰۴

۳٦۲۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:أَلْوُضُوْءُ عَلَی الْوُضُوْءِ نُوْرٌ عَلیٰ نُوْرٍ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو پر وضو نور پر نور ہے۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی حدیث کی نسبت امام عبدالعظیم منذری نے کتاب الترغیب اور امام عراقی نے تخریج احادیث احیاء العلوم میں تصریح کردی کہ " لم نقف علیه ،،ہمیں اس پر اطلاع نہیں، حالانکہ یہ مسند رزین میں موجود ہے۔ تیسیر میں ہے۔
حدیث الوضوء علی الوضو ء نور علی نور اخرجه رزین ولم یطلع علیه

۳٦۱۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۱/۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/۱٦۳
التفسیر للطبرانی، ۱٦/۷٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱/٤٤۹
۳٦۲۔ اتحا ف السادة للزبیدی، ۲/۳۷٥ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/۲۳٤

العراقی کالمنذری فقالا: لم نقف علیه ۔　　صفائح اللجین ۲۹

(۷) وضو سے گناہ جھڑتے ہیں

۳٦۳۔ **عن** عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهٖ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھی طرح وضو کیا اسکے گناہ اسکے جسم سے نکلے یہانتک کہ ناخن کے نیچے سے نکلے۔　　**فتاوی رضویہ جدید ۶۲/۲**

۳٦٤۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِالْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ اَوْمَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ جب مسلمان یا مؤمن بندہ وضو کرتا ہے اور چہرہ دھوتا ہے تو اسکے چہرہ سے پانی کے ساتھ ہر وہ گناہ جھڑ جاتا ہے جسکی طرف اسکی نگاہ پڑی تھی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ، اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو جو گناہ اس نے اپنے ہاتھوں سے کئے وہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے پیر دھوتا ہے تو اسکے پیروں

۳٦۳۔ الصحیح لمسلم ، الطهارة، ۱۲۵/۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ۱۵۱/۱
المسند لابی عوانة، ۲۲۹/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۸٤

۳٦٤۔ الصحیح لمسلم ، الطهارة، ۱۲۵/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۰۳/۲
اتحاف السادة لزبیدی ، ۳۷۵/۲ ☆ المسند للعقیلی، ۱۳٤/۳
السنن الکبری لبیهقی، ۸۱/۱ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۳۲۲/۱
المؤطا لمالك ، ۳۲ ☆ التفسیر لابن کثیر ٥٦/۳

کے گناہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہ سے پاک وصاف ہوجاتا ہے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس مفہوم کی احادیث بکثرت مشہور ومعروف ہیں اور اصحاب مشاہدہ اپنی آنکھوں سے وضو کے پانی سے لوگوں کے گناہوں کو دھلتا ہوا دیکھتے ہیں۔اور یہی وجہ ہے کہ اہل شہود کے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا: مستعمل پانی نجاست غلیظہ ہے۔ کیونکہ وہ اس پانی کو گندگیوں سے ملوث دیکھتے تھے۔تو ظاہر ہے کہ وہ اسکے علاوہ کیا حکم لگاتے۔

امام شعرانی قدس سرہ النورانی نے میزان الشریعت الکبری میں فرمایا: میں نے سید علی الخواص (جوجلیل القدر شافعی عالم تھے) کوفرماتے سنا۔ کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشاہدات اتنے دقیق ہیں جن پر بڑے بڑے صاحبان کشف، اولیاء اللہ ہی مطلع ہوسکتے ہیں۔

فرماتے ہیں: امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وضو میں استعمال شدہ پانی دیکھتے تو اس میں جتنے صغائر وکبائر اور مکروہات ہوتے انکو پہچان لیتے تھے۔اسلئے جس پانی کو مکلّف نے استعمال کیا ہو اسکے تین درجات آپنے مقرر فرمائے۔

اول: وہ نجاست غلیظہ ہے۔کیونکہ اس امر کا احتمال ہے کہ مکلّف نے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہو۔

دوم: نجاست متوسطہ یعنی خفیفہ، اس لئے کہ احتمال ہے کہ مکلّف نے گناہ صغیرہ کا ارتکاب کیا ہو۔

سوم: طاہر غیر مطہر، کیونکہ احتمال ہے کہ اس نے مکروہ کا ارتکاب کیا ہو۔

لہذا امام اعظم کے یہ تین اقوال گناہوں کے اعتبار سے ہیں۔

انکے بعض مقلدین سمجھ بیٹھے کہ یہ ابوحنیفہ کے تین اقوال ہیں ایک ہی حالت میں۔حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ تین اقوال گناہوں کے اقسام کے اعتبار سے ہیں۔جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

اور اسی کتاب میں ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ اور انکے اصحاب نے نجاست کو مغلظہ اور

مخففہ میں تقسیم کیا ہے۔ کیونکہ معاصی کبائر ہونگے یا صغائر اور میں نے سید علی الخواص کو فرماتے سنا کہ اگر انسان پر کشف ہو جائے تو وہ طہارت میں استعمال کئے جانے والے پانی کو انتہائی گندہ اور بدبودار دیکھیگا ۔ اور وہ اس پانی کو اسی طرح استعمال نہ کر سکے گا جیسے اس پانی کو استعمال نہیں کرتا ہے جس میں کتا یا بلی مرگئی ہو۔ میں نے ان سے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ابو حنیفہ اور ابو یوسف اہل کشف سے تھے کیونکہ یہ مستعمل کی نجاست کے قائل تھے ۔ تو انہوں نے کہا جی ہاں ۔ ابوحنیفہ اور انکے صاحب بڑے اہل کشف سے تھے ۔ جب وہ اس پانی کو دیکھتے جس کو لوگوں نے وضو میں استعمال کیا ہوتا تو وہ پانی میں گرتے ہوئے گناہوں کو پہچان لیتے تھے ۔ اور کبائر کے دھوون کو صغائر کے دھوون سے الگ اور ممتاز کر سکتے تھے ۔ اور صغائر کے دھوون کو مکروہات سے مکروہات کے دھوون کو خلاف اولی سے ممتاز کر سکتے تھے، اسی طرح جیسے محسوس اشیاء ایک دوسرے سے الگ ممتاز ہوا کرتی ہیں۔

پھر فرمایا: ہمیں یہ روایت پہونچی ہے کہ ایک مرتبہ آپ جامع کوفہ کے طہارت خانہ میں داخل ہوئے ۔ تو دیکھا کہ ایک جوان وضو کر رہا ہے اور پانی کے قطرات اس سے ٹپک رہے ہیں ۔ تو فرمایا: اے میرے بیٹے ! والدین کی نافرمانی سے توبہ کر اس نے فورا کہا: میں نے توبہ کی ۔ ایک دوسرے شخص کے پانی کے قطرات دیکھے تو فرمایا: اے میرے بھائی زنا سے توبہ کر ۔ اس نے کہا میں نے توبہ کی ۔ ایک اور شخص کے وضو کا پانی گرتا ہوا دیکھا تو اس سے فرمایا: شراب نوشی اور فحش گانے بجانے سے توبہ کر اس نے کہا میں نے توبہ کی۔

اسی میں حضرت امام ابوحنیفہ کے بعض مقلدین سے مروی ہے کہ انہوں نے ان وضو خانوں کے پانی سے وضو کو منع کیا ہے جن میں پانی جاری نہ ہو۔ کیونکہ اس میں وضو کرنے والوں کے گناہ بہتے ہیں ۔ اور انہوں نے حکم دیا کہ وہ نہروں، کوؤں اور بڑے حوضوں کے پانی سے وضو کریں۔

سید علی الخواص باوجود شافعی المذہب ہونے کے مساجد کے طہارت خانوں میں اکثر اوقات وضو نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ پانی ہم جیسے لوگوں کے جسموں کو صاف نہیں کرتا ہے ۔ کیونکہ یہ ان گناہوں سے آلودہ ہے جو اس میں مل گئے ہیں ۔ اور وہ گناہوں کے دھوون میں یہ فرق بھی کر لیتے تھے کہ یہ حرام کا ہے یا مکروہ کا یا خلاف اولیٰ کا۔

ایک دن میں انکے ساتھ مدرسۃ الازہر کے وضوخانہ میں گیا تو انہوں نے ارادہ کیا کہ حوض سے استنجاء کریں۔تو اس کو دیکھکر لوٹ آئے۔میں نے دریافت کیا کیوں؟۔ فرمایا: کہ میں نے اس میں ایک گناہ کبیرہ کا دھوون دیکھا ہے جس نے اسکو متغیر کر دیا ہے۔میں نے اس شخص کو بھی دیکھا تھا جو حضرت شیخ سے قبل وضوخانے میں داخل ہوا تھا۔پھر میں اسکے پیچھے پیچھے گیا اور اس کو حضرت شیخ نے جو کہا تھا اسکی خبر دی۔اس نے تصدیق کی اور کہا مجھ سے زنا واقع ہوا پھر حضرت شیخ کے ہاتھ پر آ کر تائب ہوا یہ میرا اپنا مشاہدہ ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۲/۶۲ تا ۶۶

(۸) وضو میں بسم اللہ پڑھنے کی فضیلت

۳۶۵۔ **عن** عبد الله بن مسعو د رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا تَطَهَّرَ أَحَدُكُمْ فَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ يَطْهُرُ جَسَدُهٗ كُلُّهٗ، فَاِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى طُهُوْرِهٖ لَمْ يَطْهُرْ اِلَّا مَا مَرَّ عَلَيْهِ الْمَاءِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پاکی حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے تو اسکا پورا جسم پاک ہو جائے گا۔اور اگر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو صرف وہی عضو پاک ہوگا جس پر پانی گزرا۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کو امام بیہقی نے سنن کبری میں انہیں الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔لیکن حدیث کو نقل کر کے فرماتے ہیں۔یہ حدیث ضعیف ہے۔ نیز مجھے یہ بھی علم نہیں کہ حضرت اعمش سے یحی بن ہاشم کے علاوہ کسی اور نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے یا نہیں۔اور یحی متروک الحدیث ہیں۔ابن عدی نے اسکو وضاع حدیث قرار دیا ہے۔ابن معین اور صالح نے اسکی تکذیب کی ہے۔امام نسائی نے متروک کہا ہے۔محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں بھی یہ ہی کہا۔

۳۶۵۔ السنن للدار قطنی، ۱/۷۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/٤٤
نصب الرایة للزیلعی، ۱/۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۳۷۹

لیکن میں کہتا ہوں ۔اس حدیث کے بعض طرق ایسے ہیں جو اس کی کمزوری کو رفع کرتے ہیں ۔اس لئے کہ امام دار قطنی اور امام بیہقی نے خود ہی اسکو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔اور انہیں دونوں حضرات نے نیز ابو الشیخ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔جو اسطرح ہے۔

۳۶۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ تَوَضَّأَ وَ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلیٰ وُضُوْئِهٖ تَطَهَّرَ جَسَدُهٗ كُلُّهٗ، وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلیٰ وُضُوئِهٖ لَمْ يَطْهُرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کیا اور اپنے وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھی تو اسکا پورا جسم پاک ہو گیا۔اور جس نے وضو کیا لیکن بسم اللہ نہ پڑھی تو وہی اعضا پاک ہونگے جن پر وضو میں پانی بہا ہو۔

۳۶۷۔ **عن** الحسن الضبی الکوفی رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ الْوُضُوْءِ طَهُرَ جَسَدُهٗ كُلُّهٗ، فَاِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يَطْهُرْ مِنْهُ اِلَّا مَا أَصَابَ الْمَاءُ۔

حضرت حسن ضبی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اسکا تمام جسم پاک ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو صرف وہی حصہ پاک ہوگا جس پر پانی گزرا ہو۔

۳۶۸۔ **عن** أبی بكر الصديق رضی الله تعالیٰ عنه انه قال: اذا توضأ العبد فذكر اسم الله تعالی طهر جسده كله وإن لم يذكر لم يطهر الا ما أصاب الماء۔

امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بندہ جب وضو

۳۶۶۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۴۴ ☆ السنن للدار قطنی ۱/۷۴
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/۶۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۳۵۲
مشکوة المصابیح للزبیدی، ۴۲۸ ☆
۳۶۷۔ کنز العمال للمتقی، ۹/۲۹۴ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۲۷۴
المغنی للعراقی، ۱/۱۳۴ ☆
۳۶۸۔ المصنف لابی ابی شیبة، ۱/۳ ☆

کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اسکا سارا جسم پاک ہو جاتا ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا تو صرف وہی حصہ پاک ہوتا ہے جس پر پانی پہونچا ہو۔

۳۶۹۔ **عن** مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا تطهر الرجل وذكر اسم الله طهر جسده كله واذالم يذكر اسم الله حين يتوضأ لم يطهر منه الا مكان الوضوء۔

حضرت مکحول تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص پاکی حاصل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اسکا سارا جسم پاک ہو جاتا ہے اور جب بوقت وضو اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو صرف وضو کی جگہ پاک ہوتی ہے۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہٰذا ان تمام طرق کی موجودگی میں اس حدیث کو ساقط الاعتبار کہنا محال ہے بلکہ وہ ضعف بھی جاتا رہا جو بعض رواۃ کے حالات کے پیش نظر ہوا تھا۔ نیز مرقات میں اس حدیث کو صراحتاً حسن قرار دیا ہے۔ علامہ زیلعی محدث جمال الدین عبداللہ شاگرد امام زیلعی فقیہ فخر الدین عثمان شارح کنز، نصب الرایہ میں حدیث " لا وضوء لمن لم يسم الله،، کے تحت فرماتے ہیں۔ کہ امام ابوالفرج ابن جوزی حنبلی نے ہم پر حجت قائم کرنے کیلئے فرمایا: محدث کو سینہ سے مصحف کا چھونا جائز نہیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۲/۹۲

(۹) وضو کرتے وقت ڈاڑھی میں خلال کرو

۳۷۰۔ **عن** أبی أيوب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: كان رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا توضأ تمضمض و استنشق وأدخل أصابعه من تحت لحيته فخللها۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی وضو فرماتے تو کلی کرتے۔ ناک میں پانی ڈالتے اور اپنی انگلیاں داڑھی کے نیچے سے ڈالکر داڑھی کا خلال فرماتے۔

۳۶۹۔ کنز العمال للمتقی، ۹/۴۵۷

۳۷۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ۵/۴۱۷ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/۳۳۰

(۱۰) وضو کے بعد اعضا پوچھنے کا بیان

۳۷۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :أَشْرِبُوا أَعْيُنَكُمُ مِنَ الْمَاءِ عِنْدَ الْوُضُوءِ وَلاَ تَنْفُضُوا أَيْدِيَكُمُ فَإِنَّهَا مَرَاوِحُ الشَّيْطَانِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کرتے ہوئے کچھ پانی اپنی آنکھوں کو پلاؤ اور اپنے ہاتھوں کو نہ جھاڑو کہ یہ شیطان کے پنکھے ہیں۔

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں ہاتھ پونچھنے کی ممانعت صریح طور پر ہے لیکن حدیث ضعیف ومنکر ہے۔ابن حبان نے اسے ''الضعفاء،، میں ذکر کیا۔اسکی سند میں بختری راوی ضعیف ومتروک ہے ''تقریب،،ابوحاتم نے بختری کوضعیف قرار دیا۔اور دیگر محدثین نے اسے ترک کیا۔ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اسطرح کی بیس احادیث روایت کیں جن میں اکثر منکر ہیں اور یہ حدیث بھی انہی میں سے ہے عراقی کہتے ہیں اسکی سند ضعیف ہے ابن صلاح امام نووی نے کہا ہمیں اسکی اصل نہیں ملی۔

۳۷۲۔ **عن** أم المؤمنین میمونة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : اِن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أتی بمندیل فلم یمسه وجعل یفعل بالماء هکذا یعنی ینفضه ۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رومال پیش کیا گیا تو آپ نے اسے چھوا بھی نہیں اور پانی کو اس طرح کرنے لگے یعنی نچوڑنے لگے۔

۳۷۳۔ **عن** أُم المؤمنین میمونة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: وضعت للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم غسلا یغتسل به من الجنابة فأکفأ الاِناء علی یده الیمنی فغسلها مرتین او ثلاثاثم صب علیٰ فرجه فغسل فرجه بشماله ثم ضرب ید ہ

۳۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۶/۹ ☆
۳۷۲۔ الصحیح لمسلم ، الطهارة، ۱۴۷/۱ ☆
۳۷۳۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۳۲/۱ ☆ الجامع الصحیح للبخاری ، الغسل ۴۱/۱

الارض فغسلها ثم تمضمض واستنشق و غسل وجهه و يديه ثم صب علىٰ رأسه وجسده ثم تنحى ناحية فغسل رجليه فناولته المنديل فلم يأخذه وجعل ينفض الماء عن جسده فذكرته ذالك لإبراهيم فقال كانوا لايرون بأسا بالمنديل ولكن كانوا يكرهون العادة۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل جنابت کیلئے پانی رکھا تو حضور نے اسکو اپنے داہنے ہاتھ پر انڈیلا پھر دومرتبہ یا تین مرتبہ اسکو دھویا پھر اپنی شرم گاہ پر پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے استنجاء کیا پھر اس ہاتھ کو زمین پر رگڑا اور دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا پھر سر اور تمام جسم پر پانی بہایا پھر اس مقام سے جدا ہوکر اپنے دونوں پاؤں دھوئے میں نے تولیہ پیش کی تو حضور نے اسکو نہیں لیا اور اپنے جسم اطہر سے پانی پوچھنے لگے راوی کہتے ہیں میں نے اس کا تذکرہ حضرت ابراہیم سے کیا تو آپ نے فرمایا: تولیہ سے پوچھنے میں صحابہ کرام کوئی حرج نہیں جانتے تھے البتہ عادت بنانا ناپسند فرماتے۔۱۲م

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو غسل کے بعد اعضا سے پانی پونچھا ہے اکثر اوقات کپڑے سے اور بعض اوقات ہاتھوں سے لیکن پونچھنا دونوں صورتوں میں پایا گیا لہٰذا احادیث مذکورہ میں تاویلات کی چنداں ضرورت نہیں بلکہ وہ تاویلات باطل ہیں۔

۳۷٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما أنه كره أن يمسح بالمنديل من الوضوء ولم يكرهه اذا اغتسل من الجنابة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کے بعد رومال سے جسم خشک کرنے کو مکروہ قرار دیا غسل جنابت کے بعد نہیں۔

﴿۱۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حلیہ میں اس کی توجیہ یہ کی گئی کہ وضو کی تری تولی جائے گی اور غسل کیلئے منقول نہیں لیکن میں کہتا ہوں اعضاء کا پونچھنا اس بنیاد پر مکروہ نہیں قرار دیا جاسکتا کہ تری تولی جائے گی کیونکہ اس سے قبل

۳۷٤۔ المصنف لعبد الرزاق، الطهارة، ۱/۱۸۲

یہ بات واضح ہو چکی ہیکہ بار ہا حضور نے اعضاء کو پونچھا اور کبھی چھوڑا تو یہ دلیل کراہت نہیں بلکہ دلیل سنیت ہے۔اور اگر یہ تسلیم بھی کرلیا جائے تو ہم کہیں گے کہ جو روایت وضو کے بارے میں ہے وہی غسل کیلئے بھی قرار دی جاسکتی ہے اور یہ بات قیاس جلی بلکہ دلالۃ النص سے ثابت ہے کیونکہ غسل وضو کی طرح نیکی ہے چنانچہ اگر وضو کا پانی تولا جائے گا تو غسل کا بھی تولا جائے گا بلکہ غسل کا پانی اس کے زیادہ لائق ہے کہ یہ طہارت کبری ہے اور اسکا پانی بھی زیادہ ہوتا ہے۔

میرے نزدیک حبر الامت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مکروہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپنے دیکھا کہ غسل میں رومال سے منع کرنے میں حرج ہے لہٰذا منع نہیں فرمایا جیسا کہ پہلے معلوم ہوا۔ بالجملہ تحقیق مسئلہ وہی ہے کراہت اصلا نہیں ۔ہاں حاجت نہ ہو تو عادت نہ ڈالے اور پوچھے بھی تو حتی الوسع کچھ نم باقی رکھنا افضل ہے ایسا ہی کتب فتاوی میں مصرح ہے مزید تفصیل اس طرح احادیث میں وارد۔

۳۷۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِثَوْبٍ نَظِيْفٍ فَلَابَأْسَ بِهِ،وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَهُوَأَفْضَلُ، لِأَنَّ الْوُضُوْءَ يُوْزَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ سَائِرِ الْأَعْمَالِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو وضو کرکے پاکیزہ کپڑے سے پونچھ لے تو کچھ حرج نہیں اور جو ایسا نہ کرے تو بہتر ہے اس لئے کہ قیامت کے دن آب وضو بھی سب اعمال کے ساتھ تولا جائے گا۔

﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ان حضرات کا استدلال درست نہیں جنہوں نے وضو کے بعد اعضا کے پونچھنے کو مکروہ لکھا ہے کیونکہ اس حدیث میں جہاں وضو کی تری تولے جانے کی صراحت ہے وہیں کراہت کی نفی بھی واضح طور پر موجود ہے کیونکہ رومال کا وضو کے بعد استعمال کرنا خلاف مستحب ہے اور مستحب کی خلاف ورزی مکروہ تنزیہی نہیں جیسا کہ بحر وشامی میں اسکی تحقیق ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۲۳۹

۳۷۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۰۷/۹

۳۷۶۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كا ن لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرقة ينشف بها بعد الوضوء۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رومال رکھتے کہ وضو کے بعد اعضاء مقدسہ اس سے صاف فرماتے

۳۷۷۔ **عن** معاذبن جبل رضى الله تعالىٰ عنه قال:رأيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا توضأ مسح وجهه بطرف ثوبه۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب وضوفرماتے تو اپنے آنچل سے روئے مبارک صاف فرماتے

۳۷۸۔ **عن** سلمان الفارسى رضى الله تعالىٰ قال: اِن رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ فقلب جبة صوف كانت عليه فمسح بها وجهه۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضوفرمایا پھر اس اونی کرتے سے جسکو آپ زیب تن فرمائے ہوئے الٹ کر اس سے چہرۂ اقدس پونچھا۔

﴿۱۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث اگر چہ ضعیف ہیں مگر تعدد طرق سے انکا ضعف دور ہوگیا نیز حلیہ میں فرمایا گیا کہ جب فضائل میں حدیث ضعیف بالاجماع مقبول ہے تو اباحت میں بدرجہ اولیٰ مقبول ہوگی ۔اسکے علاوہ ایک حدیث حسن قولی بھی موجود ہے۔

۳۷۹۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا بَأسَ بِالْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کے بعد رومال میں کچھ حرج نہیں۔

۳۷۷۔ الجامع للترمذى ، الطهارة، ۹/۱

۳۷۸۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۳۷/۱

۳۷۹۔ كتاب الاثار لحمد ، ۸

﴿۱۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابوالمحاسن محمد بن علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب الالمام فی آداب دخول الحمام میں اس حدیث کو روایت کرکے فرماتے ہیں۔ هذا الاسناد لا بأ س به ،یعنی اس سند میں کوئی حرج نہیں حلیہ میں فرمایا گیا کہ امام ترمذی نے فرمایا اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی چیز سند صحیح سے ثابت نہیں انکے اس قول کا یہ مطلب نہیں کہ حدیث حسن یا اسکے قریب ہی کوئی حدیث موجود نہیں اور ہمارے اس مقصد کا ثبوت حدیث صحیح پر موقوف نہیں بلکہ حدیث صحیح کی طرح حسن سے بھی ثابت ہو جاتا ہے۔

امام اجل ابراہیم نخعی سے اس باب میں استفتاء ہوا کہ آدمی وضو کرکے کپڑے سے منھ پونچھے فرمایا: کچھ حرج نہیں پھر فرمایا بھلا دیکھو تو اگر ٹھنڈی رات میں نہائے تو کیا یوں ہی کھڑا رہیگا یہاں تک کہ بدن خشک ہو جائے۔ امام محمد نے فرمایا: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں ہمارے نزدیک اس میں کچھ حرج نہیں اور یہ ہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے یہاں سے یہ بات بھی ظاہر ہوئی کہ وضو و غسل دونوں کا ایک حکم ہے بلکہ بسا اوقات غسل میں بہ نسبت وضو کے کپڑے سے بدن خصوصا سر پونچھنے کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے اور اگر تجربۂ صحیحہ یا خبر طبیب حاذق مسلم مستور سے معلوم ہو کہ نہ پونچھنا ضرر شدید کا باعث ہوگا جب تو صاف کرلینا واجب ہو جائے گا۔ اگرچہ وضو میں اگرچہ بہ نہایت مبالغہ کہ تری کا نام نہ رہے۔ حلیہ میں ہے کہ اگر پونچھنے کی حاجت ہو تو حاجت کے مطابق مستحب یا واجب ہونے مین اختلاف مناسب نہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۴۱

۳۸۰۔ **عن** أم المؤمنين ميمونة رضى الله تعالىٰ عنها أنها أتت ا لنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بخرقة بعد الغسل فلم يرد ها و جعل ينفض الماء بيده۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت ایک کپڑا لیکر حاضر ہوئیں جب سرکار غسل سے فارغ ہوئے تو حضور نے وہ کپڑا نہ لیا اور ہاتھ سے پانی جھاڑا۔

۳۸۰۔ الجامع الصحيح للبخارى ، ۱/۴۱

﴿۱۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس سے کراہت ثابت نہیں ہوتی کہ یہ معین واقعہ ہے اس میں عموم نہیں۔

امام نووی نے اسکی متعدد تاویلیں کی ہیں۔

(۱) ممکن ہے کہ وہ کپڑا میلا تھا پسند نہ فرمایا۔ امام نووی نے یہ وجہ شرح مہذب میں بیان فرمائی۔

اقول: یہ وجہ بعید ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزاج مقدس کی کمال نظافت، لطافت اور پاکیزگی جانتے ہوئے میلا رومال پیش کردیا ہو۔ ہاں البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ سردی وغیرہ کی وجہ سے انہوں نے گمان کیا ہو کہ حضور کو رومال کی حاجت ہے اور انہیں صرف میلا رومال ملا وہی لاکر پیش کردیا۔

(۲) ممکن ہے کہ نماز کی جلدی تھی اس لئے نہ لیا۔

(۳) ممکن ہے کہ اپنے رب عزوجل کے حضور تواضع کیلئے ایسا کیا ہو۔

اقول: یعنی رومال سے بدن صاف کرنا ارباب تنعم کی عادت ہے اور ہاتھ سے پانی پونچھ ڈالنا مساکین کا طریقہ ہے۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تواضعا طریقۂ مساکین پر اکتفاء فرمایا۔

ملا علی قاری نے مرقات میں فرمایا: ممکن ہے وقت گرم تھا۔ اور اس وقت بقائے تری ہی مطلوب تھی۔

بلکہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کپڑا پیش کرنا ظاہرا اسی طرف ناظر کہ ایسا ہوتا تھا مگر اس وقت کسی خاص وجہ سے قبول نہ فرمایا۔

بالجملہ اس قدر میں شک نہیں کہ ترک احیانا دلیل کراہت نہیں ہوسکتا۔ بلکہ وہ تتمۂ دلیل سنیت ہوتا ہے۔ اور احسن تاویلات حدیث وہ ہے جو امام اجل ابراہیم نخعی استاذ الاساتذہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے افادہ فرمائی۔ کہ سلف کرام کپڑے سے پونچھنے میں حرج نہ جانتے مگر اسکی عادت ڈالنا پسند نہ فرماتے کہ وہ باب ترفہ وتنعم (خوشحالی اور دولت مندی کی علامت) سے ہے۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۴۲

(۱۱) وضو میں دونوں پاؤں دھونا فرض ہیں

۳۸۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال:دخل على على يعنى اِبن أبى طالب وقد أهراق الماء فدعا بوضوء فأتيناه بتور فيه ماء حتى وضعناه بين يديه فقال لى يا اِبن عباس !ألا أُريك كيف كان يتوضأ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قلت : بلى ، قال:فأصغى الإِناء علىٰ يديه فغسلها ثم أدخل يديه اليمنى فأفرغ بها على الأُخرى ثم غسل كفيه ثم تمضمض واستنثر ثم أدخل يده فى الإِناء جميعا فأخذ بهما حفنة من ماء فضرب بها على وجهه ثم ألقم اِبهاميه ما أقبل من أُذنيه ثم الثانية ثم الثالثةمثل ذٰلك ثم أخذ بكفه اليمنى قبضة من ماء فصبها على ناصيته فتركها تستن على وجهه ثم غسل ذراعيه الى المرفقين ثلاثا ثلاثا ثم مسح رأسه وظهور أُذنيه ثم أدخل يديه جميعا فأخذحفنة من ماء فضرب بها على رجله وفيها النعل ففتل بها ثم الأُخرى مثل ذالك قال قلت: و فى النعلين قال: وفى النعلين قال:قلت وفى النعلين ، قال وفى النعلين ، قال:قلت وفى النعلين ، قال: وفى النعلين۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے پاس حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیشاب سے فارغ ہوکر تشریف لائے اور وضو کیلئے پانی منگایا۔ میں ایک چھوٹے برتن میں پانی لیکر آیا اور آپکے سامنے رکھ دیا تو مجھ سے فرمایا: اے ابن عباس! کیا میں تمہیں نہ دکھاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح وضو فرماتے تھے۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ پھر آپنے اس لوٹے سے داہنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور اسکو دھویا۔۔ پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی بہایا۔ پھر دونوں ہاتھ دھوئے پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا۔ پھر دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالکر ایک چلو پانی لیا اور اس سے اپنے چہرہ پر چھپاکا مارا۔ پھر دونوں انگوٹھوں کو کانوں کے اندر سامنے کے رخ پر پھیرا۔ پھر دوسری بار اور تیسری بار ایسا ہی کیا۔ پھر داہنے ہاتھ سے ایک چلو پانی پیشانی پر ڈالا اور اسکو چھوڑ دیا چہرہ پر بہتا ہوا۔ پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین تین بار دھوئے پھر سر اور کانوں کی پشت پر مسح کیا۔ پھر دونوں ہاتھ پانی میں ڈالکر ایک چلو بھر لیا اور اپنے پاؤں پر مارا اور پاؤں میں چپل

۳۸۱۔ السنن لابی داؤد ، الطہارۃ، ۱/۱٦

پہنے تھے۔ پھر دوسرے پاؤں پر اسی طرح مارا۔ میں نے کہا: جوتا پہنے پہنے، آپ نے فرمایا: جوتا پہنے پہنے، میں نے کہا: جوتا پہنے پہنے۔ آپ نے فرمایا: جوتا پہنے پہنے۔

﴿١٨﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا وضو میں پاؤں دھونے پر اجماع ہے۔

٣٨٢۔ **عن** الربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: أتانی اِبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فسألنی عن ھذا الحدیث ، یعنی حدیثہا الذی ذکرت أن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ وغسل رجلیہ فقال اِبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما : اِن الناس أبو اِلا الغسل و لا أجد فی کتاب اللہ تعالیٰ اِلا المسح۔

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آکر اس حدیث کے بارے میں پوچھا جسکی وہ روایت کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کیا اور دونوں پاؤں دھوئے حضرت ابن عباس نے فرمایا: لوگ دھونے کے علاوہ کسی چیز کو مانتے ہی نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں صرف مسح پاتا ہوں۔

﴿١٩﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے لئے خود حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ فرمان حجت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پاؤں دھونے کے علاوہ کسی چیز کو مانتے ہی نہیں۔ اور حق جماعت کے ساتھ ہے پھر یہ کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول مذکور کے خلاف ان سے ایک دوسرا قول ثابت۔

٣٨٣۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما أنہ قرأھا و أرجلکم بالنصب ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وارجلکم کو نصب کے ساتھ پڑھا۔

٣٨٢۔ السنن لابن ماجہ، ٣٦/١

٣٨٣۔ التفسیر لابن جریر ٧٢/٦

﴿۲۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

گویا حضرت ابن عباس نے فرمایا: کہ میں نے پاؤں دھونے کی طرف رجوع کرلیا ہے۔

٣٨٤۔ **عن** عطاء بن أبی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: لم أر أحدا یمسح علی القدمین۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کو پاؤں پر مسح کرتے نہیں دیکھا۔

﴿۲۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے خاص شاگرد ہیں تو لازمی بات ہے کہ حضرت عطاء کا قول حضرت ابن عباس کے رجوع پر دلالت کررہا ہے لہذا حضرت ابن عباس سے اس مسئلہ میں رجوع ثابت ہوگیا جیسے متعہ کے بارے میں آپنے رجوع کرلیا تھا اسی طرح ان تمام حضرات سے رجوع ثابت ہے جن سے مسح کا قول نقل کیا گیا ہے اور وہ مختصر سا گروہ ہے تو پاؤں کے دھونے پر اجماع کے منعقد ہونے میں کوئی شک نہیں جیسا کہ جلیل القدر کبیر الشان تابعی حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: واللہ الھادی۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۱۲ ۲۱۳

(۱۲) وضو میں اسراف نہ کرو

٣٨٥۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم مر بسعد وهو یتوضأ فقال: مَا هٰذَا السَّرَفُ ؟ فقال: افی الوضوء اسراف ؟ قال: نَعَمْ وَاِنْ كُنْتَ عَلیٰ نَهْرٍ جَارٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

٣٨٤۔ التفسیر لابن جریر، ٧٢/٦

٣٨٥۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی کراهیة التعدی فی الوضوء ٣٤/١

تلخیص لابن حجر، ١٠١/١ ☆ ارواء الغلیل، للالبانی، ١٧١/١

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سعد کے پاس سے گزرے جب کہ وہ وضو کررہے تھے۔ ارشاد فرمایا: یہ اسراف کیسا ؟ عرض کیا۔ کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے۔ فرمایا: ہاں، اگرچہ تم نہر رواں پر بیٹھے وضو کررہے ہو۔

۳۸۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: رأی رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم رجلا یتوضأ فقال :لَاتَسرِفُ لَاتَسرِفُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اسراف نہ کر اسراف نہ کر۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۳۱

۳۸۷۔ **عن** اِبن شہاب الزہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: رأی رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلا یتوضأ فقال: یَا عَبدَ اللّٰہِ ! لَاتَسرِفُ، قال: یانبی اللہ ! افی الوضوء اسراف؟ قال: نَعَم وَفِی کُلِّ شَیٴٍ اِسرَافٍ۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے اللہ کے بندے اسراف مت کر۔ انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ! کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا: ہاں اور ہر شئ میں اسراف کو دخل ہے۔

۳۸۸۔ **عن** أبی نعامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمع اِبنہ یزید یقول : أللھم اِنی أسئلك القصر الأ بیض عن یمین الجنۃ اذا أدخلتھا ، قال: یابنی ! سل اللہ الجنۃ و تعوذ بہ من النار فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقو ل:اِنَّہٗ سَیَکُونُ فِی ھٰذِہِ الاُمَّۃِ قَومٌ یَّعتَدُّونَ فِی الطُّھُورِ وَ الدُّعَاءِ۔

۳۸۶۔ السنن لابن ماجہ، الطہارۃ، ۱/۳۴ ☆

۳۸۷۔ کنز العمال للمتقی، ۹/۳۲۵ ☆

۳۸۸۔ السنن لابی داؤد ، الطہارۃ، ۱/۱۳ ☆ السن الکبری للبیہقی، ۱/۱۹۷

ارواء الغلیل للالبانی، ۱۷۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۳۷۰

التفسیر للبغوی ، ۲۴۱ ☆

حضرت ابونعامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے یزید کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔اے اللہ! میں تجھ سے جنت کی داہنی جانب والا سفید محل مانگ رہا ہوں جبکہ تو مجھے جنت میں داخل فرمائے۔آپ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے جنت مانگ اور جہنم سے اللہ تعالی کی پناہ چاہ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ بیشک عنقریب اس امت میں وہ لوگ ہونگے کہ طہارت اور دعا میں حد سے بڑھ جائیں گے۔

۳۸۹۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال:لاخیر فی صب الكثیر فی الوضوء وإنه من الشیطان۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وضو میں بہت سا پانی بہانے میں کچھ خیر نہیں۔اور وہ شیطان کی طرف سے ہے۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۳۲ ۷

﴿۲۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نفی خیر اپنے معنی لغوی پر اگر چہ مباح سے بھی ممکن کہ جب طرفین برابر ہیں تو کسی میں نہ خیر نہ شر۔

مگر نظر دقیق ' لیس بخیر، اور لا خیر فیه ،میں فرق کرتی ہے مباح ضرور نہ خیر نہ شر مگر اسکے فعل پر مواخذہ نہیں اور مواخذہ نہ ہونا خود خیر کثیر و نفع عظیم ہے۔تو لا خیر فیه ، کا وہیں اطلاق ہوگا جہاں شر حاصل ہے۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۳۳ ۷

(۱۳) وضو میں وسوسہ شیطان کی طرف سے ہے

۳۹۰۔ **عن** أُبی بن كعب رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَیْطَانًا یُقَالُ لَهٗ وَلَهَانَ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۳۸۹۔ كنز العمال للمتقی، ۹/۳۲۷ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۲/۹۲
الكامل لابن عدی، ۳/۳۸۷ ☆

۳۹۰۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۳٤ ☆ السنن الكبری للبیهقی، ۱/۱۹۷
تلخیص الحبیر لابن حجر ۱/۱۰۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۷/۲۸۸

وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک وضو کیلئے ایک شیطان ہے جسکا نام ولہان ہے تو پانی کے وسواس سے بچو۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۳۲

(۱۴) وضو کے بعد رومالی پر چھینٹے دینا

۳۹۱۔ **عن** أسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما عن ابيه قال: ان جبرئيل عليه السلا م أتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى أول ما أوحى اليه فأراه الوضوء والصلوٰة ، فلما فرغ من الوضو ء أخذ غرفة من ماء فنضح بها فرجه ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ اپنے والد زید بن حارثہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلی وحی لیکر حاضر ہوئے۔ تو وضو کر کے اور نماز پڑھ کے دکھائی۔ جب وضو سے فارغ ہوئے تو ایک چلو پانی لیکر رومالی پر چھڑکا۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۲/۲۱۴

۳۹۲۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: جَاءَ نِى جِبُرَئِيلُ فَقَالَ : يَا مَحَمَّدُ ! اِذَا تَوَضَّأتَ فَانُتَضِحُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد! صلی اللہ علیک وسلم، جب آپ وضو کریں تو چھینٹا دے لیا کریں۔

۳۹۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : عَشَرٌمِنَ الُفِطُرَةِ، قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعُفَاءُ اللُّحىٰ

۳۹۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳/۴۱۰ ☆ السنن لابن ماجه، ۱/۳۶
۳۹۲۔ الجامع للترمذى ، الطهارة، ۱/۹ ☆ العلل المتناهية، ۱/۳۵۶
۳۹۳۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱/۱۲۹ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ۱/۱۹۵
السنن لابن ماجه، ۱/ ۲۵ ☆ السنن للدار قطنى، ۱/۹۵
السنن الكبرى للبيهقى، ۱/۳۶ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۱۲۷
المسند لابى عوانة، ۱/۱۹۱ ☆ مشكل الآثار للطحاوى ، ۱/۲۹۷
شرح السنة للبغوى ، ۱/۳۹۸ ☆ اتحا ف السادة للزبيدى ، ۲/۳۵۰
الدر المنثور للسيوطى، ۱/۱۱۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۷۲۳۴ ، ۶/ ۶۵۴
نصب الراية، للزيلعى، ۱/۷۶ ☆

وَالسِّوَاكُ وَاِسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ ، قَالَ زَكَرِيَّا: قال مصعب : ونسيت العاشرة اِلا أن تكون المضمضة

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس باتیں قدیم زمانہ سے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہیں۔ لبیں کترنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، وضو وغسل میں پانی سونگھ کراوپر چڑھانا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑ (یعنی جہاں میل جمع ہونے کا محل ہے) دھونا، بغل کے بال صاف کرنا، زیرناف بال مونڈنا، شرمگاہ پر پانی ڈالنا، راوی حضرت زکریا نے کہا کہ حضرت مصعب اس حدیث کی بابت فرماتے کہ میں دسویں چیز بھول گیا۔ شاید کلی ہو۔

﴿٢٣﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام قاضی عیاض پھر امام نووی قدس سرہما نے استظہار فرمایا کہ غالبا دسویں ختنہ ہو کہ دوسری حدیث میں ختنہ بھی خصال فطرت سے شمار کرایا۔

٣٩٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :أَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَلاِخْتِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ و تَقْلِيْمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی سنت قدیمہ سے ہیں۔ ختنہ اور استرہ لینا۔ لبیں اور ناخن ترشوانا اور بغل کے بال دور کرنا۔

﴿٢٤﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک حدیث میں کلی کو بھی خصال فطرت سے گنا ہے۔

٣٩٥۔ **عن** عمار بن ياسر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّ مِنَ الْفِطْرَةِ الْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَالْاِنْتِضَاحُ بِالْمَاءِ وَ

٣٩٤۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ١٢٩/١ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ١٤٩/١
كنز العمال للمتقی، ، ١٧٢٣٢، ٦٥٤/٦ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٢٩/٢
المصنف لابن ابی شيبة، ١٩٥/١ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٣٣٤/١٠
٣٩٥۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ٨/١ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٦٤/٤

الِاخْتِتَانِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک انبیائے کرام کی سنت قدیمہ سے کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، رومال پر چھینٹا دینا اور ختنہ کرانا ہے۔

﴿۲۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرمگاہ پر پانی ڈالنے کی علماء نے دو تفسیریں کی ہیں۔ ایک استنجاء، دوسرے وہی چھینٹا، اسکی موید یہی روایت ہے کہ اس میں بجائے ''انتقاص الماء،، لفظ ''الانتضاح،، آیا ہے۔ جمہور علماء نے فرمایا: انتضاح وہی چھینٹا ہے۔

اور یہاں سے ظاہر ہوا کہ یہ چھینٹا خاص اہل وسوسہ کیلئے نہیں بلکہ سب کیلئے سنت ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے وسوسہ کو کیا علاقہ۔ قال تبارك وتعالیٰ ان عبادی لیس لك علیهم سلطان ،،

بے شک میرے بندوں پر تیرا غلبہ اور تسلط نہیں ہوسکتا۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۶۷۷

۳۹۶۔ **عن** سفیان بن الحکم أو الحکم بن سفیان الثقفی رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا بال یتوضأ وینتضح ۔

حضرت سفیان بن حکم یا حکم بن سفیان ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب پیشاب فرماتے تو وضو فرماتے اور شرمگاہ اقدس پر چھینٹا دیتے۔

۳۹۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال: توضأ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنضح فرجه۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرما کر ستر مبارک پر چھینٹا دیا۔

۳۹۶۔ السنن لابی داؤد، الطهارة، ۱/ ۲۲

۳۹۷۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/ ۳۶

٣٩٨۔ **عن** زید بن حارثة رضی الله تعالیٰ قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : عَلَّمَنِی جِبْرَئِیْلُ عَلیهِ السَّلاَ مُ الْوُضُوءَ وَأمَرَنِی اَنْ اَنْضَحَ تَحْتَ ثَوْبِی لِمَا یَخْرُجُ مِنَ الْبَوْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ ۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے جبرئیل علیہ السلام نے وضو کی تعلیم دی اور بتایا کہ زیر جامہ پانی چھڑکوں اس خدشہ کو ختم کرنے کیلئے کہ وضو کے بعد کوئی قطرہ نکلا ہو۔

٣٩٩۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : جَاءَ نِی جِبْرَئِیْلُ عَلَیهِ السَّلاَمُ فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ ! اِذَا تَوَضَّأتَ فَانْتَضِحُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرے پاس جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم حاضر ہوئے تو عرض کیا: یارسول اللہ! آپ جب وضوفرمائیں تو چھنٹادے لیا کریں۔

﴿٢٧﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جبرئیل علیہ السلام کا اپنی صورت مثالیہ کے ستر پر پانی چھڑکنا۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور طریقہ وضو عرض کرنے کیلئے تھا اور حضور کا فعل اقدس تعلیم امت کیلئے۔

معہذا اس میں اقویا کیلئے جن کو برودت مثانہ کا عارضہ نہ ہوا یک نفع اور بھی ہے کہ شرمگاہ پر سرد پانی پڑنے سے اس میں تکاثف واستمساک پیدا ہو کر قطرہ موقوف ہو جاتا ہے۔کما ارشد الیه حدیث زید رضی الله تعالیٰ عنه۔ فتاوی رضویہ جدید ١/ ٧٧٨

٤٠٠۔ **عن** عبد الله بن عبا س رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اذا وجد ت شیأ من البلة فانضحه ما یلیه من ثو بك بالماء ثم قل هو من الماء قال حماد : قال لی سعید بن جبیر : انضحه بالماء ثم اذاوجد ته فقل هو من الماء ، قال محمد : ولهذا

٣٩٨۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ١/ ٣٦ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٢/ ٤٢٩
السلسلة الصحیحة للالبانی ٢/ ٥٢٠ ☆

٣٩٩۔ الجامع للترمذی ، الطهارة، ١/ ٩ ☆ السنن لابن ماجه ، الطهارة، ١/ ٣٦
اتحاف السادة للزبیدی، ٢/ ٤٢٩ ☆

٤٠٠۔ کتاب الآثار لمحمد ، ☆

نا خذ اذا كان كثر ذالك من الانسان وهو قول أبى حنيفة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ تری پاؤ تو شرمگاہ اور وہاں کے کپڑے پر چھینٹا دے لیا کرو پھر شبہ گزرے تو خیال کرو کہ پانی کا اثر ہے۔ امام حماد نے فرمایا: کہ ایسا ہی سعید بن جبیر نے مجھ سے فرمایا: امام محمد فرماتے ہیں ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ جب آدمی کو شبہ زیادہ ہوا کرے تو یہ ہی طریقہ برتتے۔ اور یہ ہی قول امام اعظم کا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ فتاوی رضویہ ۱/ ۷۷۸

﴿۲۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر یہاں اولا: یہ ملحوظ رہے کہ مقصود نفی وسوسہ ہے نہ ابطال حقیقت، تو جسے قطرہ اترنے کا یقین ہوجائے وہ پانی پر حوالہ نہیں کرسکتا۔ یونہی جسے معاذ اللہ سلسل البول کا عارضہ ہوا سے یہ چھینٹا مفید نہیں بلکہ بسا اوقات مضر ہے کہ پانی کی تری سے نجاست بڑھ جائے گی۔

ثانیا: سفید کپڑا پانی پڑنے سے بدن پر چپکنے سے بے حجابی لاتا ہے۔ اس کا خیال فرض ہے۔

ثالثا: یہ حیلہ اسی وقت تک نافع ہے کہ چھڑکا ہوا پانی خشک نہ ہو گیا ہو۔ ورنہ اس پر حوالہ نہیں کرسکیں گے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۷۸

(۱۵) کامل طہارت کے بعد نماز کی فضیلت

۴۰۱۔ **عن** عقبة بن عامر رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَامِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْمُ فِى صَلوٰتِهٖ فَيَعْلَمُ مَا يَقُوْلُ اِلَّا انْفَتَلَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مِنَ الْخَطَايَا لَيْسَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان ایسا نہیں جو کامل وضو کرکے پھر نماز کیلئے کھڑا ہو اور نماز میں پڑھی جانے والی چیزیں جانتا ہو مگر اس حال میں واپس ہوا جیسے آج ہی گناہوں سے پاک اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا کہ گناہ کا شائبہ تک نہیں۔

۴۰۱۔ المستدرك للحاكم، ۲/ ۳۹۹ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۱/ ۱۵۷

۴۰۲ـ **عن** عمر بن علية رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ (اِلیٰ ان قال) فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰی فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنٰی عَلَيْهِ وَ مَجَّدَهٗ بِالَّذِی هُوَ لَهٗ أَهْلٌ وَ فَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ تَعَالیٰ اِلَّا اِنْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

حضرت عمر بن علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بندہ جب وضو کرے اور ہاتھوں کو دھوئے تو گناہ اسکے ہاتھوں سے جھڑتے ہیں (یہاں تک کہ فرمایا) پھر اس نے کھڑے ہوکر نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور بڑائی بیان کی جو اسکی شان کے لائق ہے اور اسکا دل اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہا مگر وہ اس حال میں واپس ہوا جیسے آج ہی بے گناہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔



۴۰۲ـ كنز العمال للمتقی، ۱۸۹۹۵ ، ۳۰۴/۷ ☆

٦۔ تیمّم

(ا) آیت تیمّم کا واقعۂ نزول

٤٠٣۔ **عن** اُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى بعض أسفاره حتى اذا كنا با لبيد اء أو بذا ت الجيش انقطع عقدى ، فأقام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على التماسه وأقام الناس معه ، وليسوا على ماء وليس معهم ماء ، فأتى الناس الى أبى بكر الصديق فقالوا : ألا ترى ماصنعت عائشة ، أقامت برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والناس ليسوا علىٰ ماء وليس معهم ماء ، فجاء أبو بكر و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم واضع راسه على فخذ ى قد نام فقال : حبست رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والناس ليسو ا علىٰ ماء وليس معهم ماء ، فقالت عائشة : فعاتبنى أبو بكر وقال ما شاء الله تعالىٰ أن يقول وجعل يطعننى بيده فى خاصرتى فلا يمنعنى من التحرك اِلا مكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم علىٰ فخذى ، فقام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حين أصبح على غيرماء فأنزل الله تعالىٰ عز وجل آية التيمم فتيمموا فقال اُسيد بن حضير ، ما هى بأول بر كتكم يا اٰل أبى بكر قالت: فبعثنا البعير الذى كنت عليه أصبنا العقد تحته۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے۔تو جب ہم مقام بیداء میں یا ذات جیش میں پہونچے تو میرا ہار گم ہوگیا۔تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ہار کو تلاش کرنے کیلئے قیام فرمایا تو ساتھ کے تمام صحابہ کرام بھی وہیں ٹھہر گئے ۔اس وقت نہ لوگوں کے پاس پانی تھا اور نہ اس مقام پر پانی کا کہیں پتہ ونشاں ۔لوگ پریشان ہوکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ حضرت عائشہ نے کیا کر رکھا ہے کہ سرکار اور تمام لوگوں کو اس حال میں روک رکھا ہے کہ نہ یہاں کہیں

٤٠٣۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ١/١٦٠ ☆ الجامع الصحيح للبخارى، اليتيم ، ١/٤٨

المسند لابى عوانة، ١/٣٠٢ ☆

پانی ہے اور نہ لوگوں کے پاس۔ تو حضرت ابوبکر صدیق میرے پاس اس وقت آئے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زانو پر سر رکھے آرام فرماتے تھے۔ مجھ سے فرمانے لگے اے عائشہ !تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روک رکھا ہے اور لوگ پریشان ہیں کہ نہ انکے پاس پانی ہے اور نہ یہاں کہیں پانی کا پتہ۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: مجھے جو کچھ بھی کہہ سکتے تھے سخت ست کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچے مارے میرے زانو پر سرکار کا سر تھا اس لئے میں ہل نہ سکی۔ سرکار صبح کے وقت بیدار ہوئے اس حال میں کہ پانی نہیں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمّم نازل فرمائی۔ چنانچہ سب نے تیمّم کرکے نماز پڑھی۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے آل ابی بکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (بلکہ اس جیسی دوسری تمہارے صدقے میں پہلے بھی حاصل ہوچکی ہیں) حضرت عائشہ فرماتی ہیں: پھر جب ہم نے اپنا اونٹ اٹھایا تو اسکے نیچے ہار مل گیا۔ ۱۲م

(۲) تیمّم میں دو فرض ہیں

۴۰۴۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَلتَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ اِلَی الْمِرْفَقَيْنِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمّم ایک ضرب چہرے کیلئے ہے اور ایک ضرب کہنیوں تک کلائیوں کیلئے۔ فتاوی رضویہ جدید ۳/۳۳۴

۴۰۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :أَلتَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ ، ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْ بَةٌ لِلْيَدَيْنِ اِلَی الْمِرْفَقَيْنِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمّم دو ضربیں ہیں۔ ایک ضرب چہرے کیلئے اور دوسری ضرب ہاتھوں کے لئے کہنیوں تک۔ فتاوی رضویہ جدید ۳/۳۳۴

۴۰۴۔ السنن للدار قطنی ، ۱/۱۸۱ ☆ نصب الراية، للزيلعی، ۱/۱۵۱
المستدرك للحاكم ، الطهارة، ۱/۲۸۸ ☆
۴۰۵۔ السمتدرك للحاكم ، الطهارة، ۱/۲۸۸ ☆ السنن للدار قطنی، ۱/۱۸

٤٠٦۔ **عن** عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيُكَ اَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ اِلَى الْأَرْضِ وَتَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تمہارے لئے یہ کافی تھا کہ تم اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارتے پھر پھونک دیتے پھران سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرتے۔

٤٠٧۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلتَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تیمّم کیلئے دومرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۳/۳۳۴

(۳) مٹی سے پاکی حاصل کرو

٤٠٨۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تَمَسَّحُوا بِالْأَرْضِ فَاِنَّهَا بِكُمْ بَرَّةٌ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا: زمین سے مسح کرو۔۔ کیونکہ یہ تمہارے ساتھ نیک سلوک کرنے والی ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۳/۳۶۳

٤٠٦۔ الجامع الصحیح للبخاری ، التیمم ، ١/٥٠ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ١/٤٣
الجامع للترمذی، الطهارة ١/٢١ ☆ السنن لابی داؤد الطهارة ١/٤٧
الصحیح لمسلم ، الطهارة، ١/١٦١ ☆

٤٠٧۔ کشف الاستار عن زوائد البزار ، ١/١٥٩ ☆

٤٠٨۔ المعجم الصغیر للطبرانی، ١/١٤٨ ☆

۷۔ نواقص وضو

(۱) ریح خارج ہونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے

۴۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِيْحٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضوآ واز ریح یا ہوا کی بو سے ہے۔

۴۱۰۔ **عن** عبد الله بن زيدبن عاصم رضی الله تعالیٰ عنه قال:شكی الی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم الرجل يخيل اليه انه يجد الشیء فی الصلوٰة قال: لَاتَنْصَرِفْ حَتّٰی تَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ تَجِدَ رِيْحًا۔

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! میں نماز میں محسوس کرتا ہوں کہ کچھ خارج ہوا۔ آپ نے فرمایا: تو اس وقت تک نماز کو نہ چھوڑے یہاں تک کہ تو آواز سنے یا ہوا کی بو آئے۔　فتاویٰ رضویہ جدید ۱/۷۷۳

(۲) اونگھنے کے بعد وضو مستحب

۴۱۱۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم:اِذَا نَعِسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن اونگھے تو چاہئے کہ وضو کرے۔　شمائم العنبر ۸

۴۰۹۔ الجامع للترمذی ، الطهارة ، ۱۱۱ ☆ السنن لابن ماجه ، الطهارة، ۱/۳۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۷۱ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۱/۲۱۷
شرح السنة للبغوی ، ۱/۳۹۷ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ۱/۱۱۷
الصحيح لابن خزيمة، ۲۷ ☆ السنن للنسائی، الطهارة، ۱/۲۰
۴۱۰۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱/۱۵۸ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ۳/۴۱۴
۴۱۱۔ جزء القرأة للبخاری، ☆

(۳)شرمگاہ چھونے کے بعد وضو مستحب

۴۱۲۔ **عن** زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا مَسَّ أَحَدُ کُمْ فَرْجَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو چاہئے کہ وضو کرے۔

شمائم العنبر ۸

(۴)ریح کے شبہ سے وضو نہیں جاتا

۴۱۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ تعالیٰ علیه وسلم :اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَأْتِیَ أَحَدَ کُمْ وَهُوَ فِی صَلٰوتِهٖ فَيَاخُذُ بِشَعْرَةٍ مِنْ دُبُرِهٖ فَيَمُدُّ هَا فَيَرٰی اَنَّهٗ قَدْ أَحْدَثَ فَلَا يَنْصَرِ فُ حَتّٰی يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور وہ حالت نماز میں ہوتا ہے۔ پھر وہ اسکی دبر کا کوئی بال کھینچتا ہے تو اسکو محسوس ہوتا ہے کہ وہ بے وضو ہو گیا ہے حالانکہ ایسا نہیں تو اگر کسی کے ساتھ یہ معاملہ ہو تو وہ نماز نہ توڑے تاوقتیکہ آواز یا بدبو محسوس نہ کرے۔

۴۱۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : يَأْتِی أَحَدَکُمُ الشَّيْطَانُ فِی الصَّلٰوةِ فَيَنْفَخُ فِی مِقْعَدَتِهٖ فَيُخَيِّلُ اَنَّهٗ أَحْدَثَ وَلَمْ يُحْدِثْ، فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ فَلَا يَنْصَرِفُ حَتّٰی يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس نماز میں شیطان آتا ہے اور مقعد میں پھونک مارتا ہے۔ تو خیال ہوتا ہے کہ بے وضو ہو گیا حالانکہ ایسا نہیں۔ تو اگر کسی کو یہ معاملہ پیش آئے تو وہ نماز

۴۱۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الوضوء ۱/ ۳۰ ☆ الصحیح لمسلم ، الطهارة، ۱/ ۱۵۸
فتح الباری لعسقلانی، ۱/ ۲۳۸ ☆ السنن للنسائی ، الوضو من الریح ،۱/ ۲۰
الصحیح لابن خزیمة ۲۵ ☆ السنن لابن ماجه ، الطهارة، ۱/ ۳۹
المسند لابی عوانة، ۱/ ۲۶۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی ۲/ ۵۴

نہ توڑے تاوقتیکہ آواز یا بو محسوس نہ کرے۔

۴۱۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ خُيِّلَ لَهُ فِي صَلٰوتِهٖ اَنَّهٗ قَدْ أَحْدَثَ فَلَا يَنْصَرِفَنَّ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو نماز میں یہ خیال آئے کہ وہ بے وضو ہو گیا ہے تو جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ سونگھے نماز نہ توڑے۔

۴۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعو د رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان الشیطان یطیف باحدکم فی الصلوۃ لیقطع علیہ صلوتہ فاذا اعیا ہ ان ینصرف نفخ فی دبرہ یریہ انہ قد احدث فلا ینصرفن احدکم حتی یجد ریحا او یسمع صوتا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو شیطان اسکے گرد چکر لگاتا ہے تاکہ اسکی نماز خراب کردے۔جب تھک جاتا ہے تو اسکی دبر میں پھونک مارتا ہے تاکہ اسکو بے وضو ہونے کا وہم ہو جائے۔تو تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز اس وقت تک نہ توڑے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو نہ پائے۔

۴۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن مسعو د رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان الشیطان یطیف بأحدکم حتی یاتی أحدکم وھو فی الصلوۃ فینفخ فی دبرہ و یبل اِحلیلہ ثم یقو ل : قد أحدثت فلا ینصرفن أحدکم حتی یجد ریحا و یسمع صوتا و یجد بللا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شیطان تم میں سے کسی کے گرد چکر لگاتا ہے یہاں تک کہ وہ نماز میں آتا ہے اور اسکی دبر میں پھونک مارتا ہے اور اسکے ذکر کے سوراخ کو تر کرتا ہے اور اس سے کہتا ہے تو بے وضو ہو گیا۔تو تم اپنی نماز اس وقت تک نہ توڑنا جب تک آواز نہ سن لو یا بو نہ سونگھ لو۔یا تری نہ پاؤ۔

۴۱۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۴۱/۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۴/۹

۴۱۶۔ المنصنف لعبد الرزاق، ۱۴۱/۱

۴۱۷۔ مصنف لعبد الرزاق، ۱۴۱/۱

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ شیطان نماز میں دھوکا دینے کیلئے کبھی انسان کی شرمگاہ پر آگے سے تھوکتا ہے کہ اس سے قطرہ آنے کا گمان ہوتا ہے۔ کبھی پیچھے پھونکتا ہے یا بال کھینچتا ہے کہ ریح خارج ہونے کا خیال گزرتا ہے۔ اس پر حکم ہوا کہ نماز سے نہ پھرو جب تک تری یا آواز یا بو نہ پاؤ۔ یعنی جب تک وقوع حدث پر یقین نہ ہووے۔

ہمارے امام اعظم کے شاگرد جلیل سیدنا حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: اذا شك فی الحدث فانه لا یجب علیه الوضوء حتی یستیقن استیقانا یقدر ان یحلف علیه

ترمذی شریف ۱/۱۲

جب حدث میں شک ہو تو وضو واجب نہیں یہاں تک کہ یقین کامل ہو کہ قسم کھا سکے۔ یعنی یقین ایسا درکار ہے جس پر قسم کھا سکے کہ ضرور حدث ہوا۔ اور جب قسم کھاتے ہچکچائے تو معلوم ہوا کہ معلوم نہیں مشکوک ہے۔ اور شک کا اعتبار نہیں کہ طہارت پر یقین تھا۔ اور یقین شک سے نہیں جاتا۔ اسی لئے سنت ہوا کہ وضو کے بعد ایک چھینٹا رومالی یا تہبند ہو تو اسکے اندرونی حصہ پر جو بدن کے قریب ہے دے لیا کرے۔ پھر اگر قطرہ کا شبہ ہو تو خیال کرلیں کہ پانی جو چھڑکا تھا اسکا اثر ہے۔

(۵) شیطانی وسوسہ سے وضو نہیں ٹوٹتا

۴۱۸۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ : إِنَّكَ أَحْدَثْتَ فَلْيَقُلْ إِنَّكَ كَذِبْتَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کے پاس آکر شیطان وسوسہ ڈالے کہ تیرا وضو جاتا رہا تو فوراً جواب دے کہ تو جھوٹا ہے۔ (اور اگر مثلاً نماز میں ہے تو دل ہی میں کہے)۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مطلب وہی ہے کہ وسوسہ کی طرف التفات نہ کرے اور سیدھا جواب دے کہ خبیث تو

۴۱۸۔ المستدرك للحاکم، ۱/۱۳۴　☆　موارد الظمئان للهیثمی، ۷۳

جھوٹا ہے۔

اقول: حالتیں تین ہوتی ہیں۔

(۱) یہ کہ عدو کا وسوسہ مان لیا۔اس پر عمل کیا۔یہ تو اس ملعون کی عین مراد ہے اور جب یہ ماننے لگا تو وہ کیا ایک ہی بار وسوسہ ڈال کر تھک رہے گا۔حاشا۔وہ ملعون آٹھ پہر اسکی تاک میں ہے۔جتنا جتنا یہ مانتا جائیگا وہ اس کا سلسلہ بڑھاتا جائیگا۔یہاں تک کہ نتیجہ یہ ہوگا کہ دو دو پہر کامل دریا میں غوطے لگا کر بھی یہ ہی گمان ہوگا کہ سر نہ دھلا۔

(۲) یہ کہ اسکی مانے تو نہیں مگر اسکے ساتھ بحث ونزاع میں مصروف ہو جائے۔یہ بھی اسکے مقصد ناپاک کا حصول ہے کہ اسکی غرض تو یہ ہی تھی کہ یہ اپنی عبادت سے غافل ہو کر کسی دوسرے جھگڑے میں پڑجائے اور پھر اس حیص بیص میں پڑ کر ممکن ہے کہ خبیث غالب آئے اور صورت ثانیہ صورت اولی کی طرف عود کر جائے۔والعیاذ باللہ تعالیٰ

(۳) لہذا نجات اسی تیسری صورت میں ہے جو ہمارے نبی کریم حکیم علیم رؤف رحیم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوۃ والتسلیم نے تعلیم فرمائی۔کوفورا اتنا کہکر الگ ہو جاؤ کہ خبیث تو جھوٹا ہے۔یعنی یہ نہیں کہ صرف اس معنی کا تصور کرلیا۔کہ یہ کافی نہ ہوگا۔بلکہ دل میں جمالے کہ ملعون تو جھوٹا ہے۔یعنی پھر اسکی طرف التفات اور اس سے بحث کی کیا حاجت۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۰

۴۱۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِی بَطْنِهِ شَيْئاً فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ، أَخَرَجَ مِنْهُ شَیْءٌ أَمْ لَا، فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰی يَسْمَعَ صَوْتاً أَوْيَجِدَ رِيْحاً۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے پیٹ میں گڑبڑ محسوس کرے اور اسکو شک ہو کہ آیا اس سے کوئی چیز خارج ہوئی یا نہیں۔تو وہ مسجد سے اس وقت تک نہ نکلے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو

۴۱۸۔ المستدرك للحاكم، ۱/۱۳۴ ☆ موارد الظمئان للهيثمی، ۷۳

۴۱۹۔ الصحيح لمسلم، الطهارة، ۱/۱۵۸ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۱/۱۱۷

الصحيح لابن خزيمة، ۲۸۲۴ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۱/۱۲۷

فتح الباری للعسقلانی ۱/۲۳۸ ☆

محسوس نہ کرے۔ فتاوی رضویہ جدید ا/۲ ۷۷

(۶) سجدہ میں نیند ناقض وضو نہیں

۴۲۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَيْسَ عَلَى مَنْ نَامَ سَاجِدًا وُضُوءٌ حَتّٰى يَضْطَجِعَ فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سجدہ میں سو گیا اس پر وضو نہیں جب تک کہ لیٹ نہ جائے۔ کیونکہ جب لیٹے گا تو جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔

۴۲۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یسجد و ینام وینفخ ثم یقوم فیصلی ولا یتوضأ فقلت له صلیت ولم تتوضأ وقد نمت فقال: إِنَّمَا الْوُضُوءُ عَلَىٰ مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا، فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ میں سو جاتے یہاں تک کہ خراٹوں کی آواز سنائی دیتی اس کے باوجود کھڑے ہوکر نماز پڑھتے اور وضو نہیں فرماتے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ نے نماز پڑھی لیکن وضو نہیں فرمایا کہ ابھی سو رہے تھے۔ فرمایا: وضو تو اس پر لازم ہے جو لیٹ کر سوئیگا اسکے جوڑ ڈھیلے ہو جائیں گے۔

۴۲۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا يَجِبُ الْوُضُوءُ عَلَىٰ مَنْ نَامَ جَالِسًا أَوْ قَائِمًا أَوْ سَاجِدًا حَتّٰى يَضْطَجِعَ جَنْبُهُ اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر وضو واجب نہیں جو بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر یا سجدہ کی

۴۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۵۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۱/۱۳۲
۴۲۱۔ السنن لابی داؤد، الطهارة، ۱/۲۷ ☆
۴۲۲۔ السنن الکبری للهیثمی، ۱/۱۲۱ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱/۴۴

حالت میں سوئے۔ جب تک کہ وہ اپنا پہلوزمین پر رکھ دے۔ کیونکہ جب وہ لیٹے گا تو اسکے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔

۴۲۳۔ **عن** عمربن شعب عن ابیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنهم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لَیۡسَ عَلیٰ مَنۡ نَامَ قَائِمًا اَوۡ قَاعِدًا وُضُوۡءٌ حَتّٰی یَضۡطَجِعَ جَنۡبُهٗ اِلَی الۡأَرۡضِ۔

حضرت عمر بن شعب نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر وضو واجب نہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر سویا جب تک کہ وہ اپنا پہلو زمین سے ملا کر نہ لیٹے۔

۴۲۴۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال: کنت جالسا فی مسجد المدینة اخفق فاحتضننی رجل من خلفی فا لتفت فاذا أنا بالنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت: یا رسول الله !وجب علی وضو ء؟ قال: لَا حَتّٰی تَضَعَ جَنۡبُكَ عَلَی الۡأَرۡضِ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا نیند کے غلبہ سے ڈول رہا تھا کہ پیچھے سے آکر مجھے کسی نے گود میں لے لیا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ میں نے عرض کیا؛ یارسول اللہ! کیا مجھ پر وضو واجب ہو گیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: نہیں جب تک تم اپنا پہلو زمین پر نہ رکھو۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن ہمام صاحب فتح القدیر نے متعدد روایات نقل کر کے فرمایا: کہ ہماری نقل کردہ احادیث مں اگر غور کریں تو یہ حدیث بھی حسن کے درجہ سے کم نہ ہوگی۔ غنیہ میں ہے کہ جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ راوی کا ضعف اگر غفلت کے باعث ہو نہ کہ فسق کی وجہ سے تو یہ ضعف متابعت سے ختم ہو جاتا ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۰۷

۴۲۳۔ الکامل لابن عدی ، ۲/۴۶۸ ☆ فتح القدیر لابن الهمام ، ۱/۴۵

۴۲۴۔ السنن الکبری للبیهقی، الطهارة، ۱/۱۲۰ ☆

٤٢٥ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِذَا نَامَ الْعَبْدُ فِي سُجُودِهِ يُبَا هِي اللّٰهُ تَعَالىٰ بِهِ مَلآئِكَةً فَيَقُوْلُ : أُنْظُرُوْا اِلىٰ عَبْدِى ، رُوْحُهٗ عِنْدَهٗ وَجَسَدُهٗ فِي طَاعَتِي۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ سجدہ میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فخر یہ فرماتا ہے۔ میرے بندہ کو دیکھو اسکی روح تو اسکے پاس ہے اور اسکا جسم میری اطاعت میں مصروف ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ بندہ کا جسم اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اسی وقت ہوگا جبکہ اسکا وضو باقی ہو ۔صاحب اسرار نے اس حدیث کومشہور قرار دیا ہے۔نیز یہ کہ چستی باقی رہے اور یہ اسی وقت ہوگا جبکہ سجدہ مسنون ہیئت پر ہو اس طرح کہ پیٹ رانوں سے الگ ہو اور دونوں بانہیں زمین پر نہ ہوں ۔ اگر ایسا نہ ہوا تو چستی باقی نہیں رہیگی اور ساجد ایک طرف کولڑھک جائے گا۔تو اس صورت میں نیند ناقض وضو قرار دی جائے گی۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۳۸۴

(۷) حضور کی نیند ناقض وضو نہیں

٤٢٦ـ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول

٤٢٥ـ

٤٢٦ـ الجامع الصحيح للبخارى ، الوضوء، ١/١٥٤ ☆ الصحيح لمسلم ، صلاة المسافرين ١/٢٦١
الجامع للترمذى ، ٢/٤٨ ☆ كنز العمال للمتقى، ٣١٩٠٠ ، ١١/٤٠٧
المسند لاحمد بن حنبل ٢/١٠٤ ☆ الصحيح لابن خزيمة ، ٤٩ ، ١/٣٠
تلخيص الحبير لابن حجر ، ٣/١٣٥ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ١/٤٥٠
مشكل الآثار للطحاوى ، ٤/٣٥٣ ☆ الشفاء للقاضى عياض ، ١/١٨٩
المتهيد لابن عبد البر، ٥/٢٠٨ ☆ الشمائل للترمذى، ١٤٤
الاستذكار لابن عبد البر ١/٩٩ ☆
المصنف لعبد الرزاق، ٣٨٦٤، ٢/٤٥٠ ☆ موارد الظمئان ، ٢١٢٤

الله صلى الله تعالىٰ عليه و سلم:اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلاَ يَنَامُ قَلْبِى۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکو علمائے کرام نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں شمار کیا۔

لیکن میرے نزدیک یہ خصوصیت امت کی طرف نسبت کرتے ہوئے ہے۔ کیونکہ انبیاء کرام میں سے تو ہر نبی ورسول کی یہ ہی شان ہے۔

(۸) انبیائے کرام کی نیند ناقض وضو نہیں

٤٢٧۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و سلم : أَلْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَ لَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام کی آنکھیں سوتی ہیں اورانکے دل نہیں سوتے۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں یہ سوال باقی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ اکابر امت میں سے کسی اور کو بھی یہ اعزاز حاصل ہے۔

تو اس سلسلہ میں علامہ بحر العلوم ارکان اربعہ (ص، ۸) میں فرماتے ہیں: اگر کسی شخص نے یہ کہا: کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متبعین میں آپکی اتباع کے باعث کچھ حضرات ایسے گزرے ہیں کہ نیند سے انکا دل غافل نہیں ہوتا صرف انکی آنکھیں غافل ہوتی ہیں۔ جیسے حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جو اولیاء کرام اس رتبہ تک پہونچے اگر چہ غوث اعظم کے مرتبہ کو نہ پہونچے تو ایسے شخص کا قول صحت وصواب سے بعید نہ ہوگا۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۲۸

٤٢٧۔ الجامع الصحيح للبخارى، المناقب ، ١/ ٥٠٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ٣٣٢٤٨ ، ١١/ ٤٧٧

٨۔مسواک

(١)مسواک کا بیان

٤٢٨۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :طَیِّبُوا اَفْوَاھَکُمْ بِالسِّوَاکِ فَاِنَّھَا طُرُقُ الْقُرْآنِ

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منھ مسواک کے ذریعہ صاف کرو کہ یہ قرآن کا راستہ ہیں۔

(٢)مسواک کی اہمیت

٤٢٩۔ **عن** أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل بیتہ بدأ بالسواك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب کاشانۂ اقدس میں تشریف لاتے تو پہلے مسواک فرماتے۔

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں۔ لاجل السلا م علی اھلہ فان السلا م اسم شریف فاستعمل السواك للاتیان بہ ۔ **یہ مسواک اپنے اہل پاک پر سلام فرمانے کیلئے تھی کہ سلام معظم نام ہے تو اسکے ادا کو مسواک فرماتے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔**

فتاوی رضویہ حصہ اول ٩/٩٠

(٣)مسواک کی تاکید

٤٣٠۔ **عن** عبد اللہ بن حنظلة بن أبی عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أمر الوضوء عند کل صلوۃ فلما شق ذالك علیہ أمر

٤٢٨۔ السنن لابن ماجہ، الطھارۃ، ١/٢٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٧٥٢، ١/٦٠٣
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٣٢٨ ☆

٤٢٩۔ الصحیح لمسلم ، الطھارۃ، ١/١٢٨ ☆ السنن لابی داؤد ، الطھارۃ، ١/٨
الجامع الصغیر للسیوطی ، ٢/٤١٤ ☆ السنن لابن ماجہ، الطھارۃ، ٢٥١

٤٣٠۔ السنن لابی داؤد، الطھارۃ، ١/٧ ☆

بالسواك لكل صلوة۔

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی نے ہرنماز کیلئے جدید وضو کا حکم فرمایا: لیکن جب حضور نے اس میں دشواری محسوس کی تو ہر نماز کیلئے مسواک کا حکم فرمایا۔

۴۳۱۔ **عن** واثلة بن الأسقع رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُكْتَبَ عَلَيَّ۔ شمائم العنبر ۷

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے مسواک کا حکم اتنا زیادہ ملا کہ مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ کہیں فرض نہ قرار دے دیا جائے۔

(۴) وضو کے شروع میں مسواک سنت ہے

۴۳۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رجع فتوسك ثم قام فصلى۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب لوٹے (رفع حاجت وغیرہ سے) پھر مسواک کی پھر وضو فرمایا۔ پھر کھڑے ہوکر نماز پڑھی۔

۴۳۳۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان لا يرقد من ليل ولا نهار فيستيقظ اِلاتوسك قبل أن يتوضأ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خواہ دن میں بیدار ہوتے یا رات میں مگر وضو سے قبل مسواک فرماتے تھے۔

۴۳۱۔ مسند لاحمد بن حنبل، ۳/۴۹۰ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱/۱۶۶
۴۳۲۔ الصحيح لمسلم، باب السواك، ۱/۱۲۷
۴۳۳۔ السنن لابى داؤد الطهارة، باب الطهارة، ۱/۸

(۵) مسواک ضرور کرے خواہ انگلی سے

۴۳۴۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: کا ن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا توضأ تمضمض واستنشق ثلاثا وأدخل اِصبعه فی فمه۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے تین مرتبہ اور اپنی انگلی اپنے منھ میں ڈالتے تھے۔

۴۳۵۔ **عن** أمیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه انه اذا توضأیسوك فاه باِصبعه۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ وضو فرماتے تو اپنے منھ میں انگلی سے مسواک فرماتے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو افعال بطور استمرار کرتے تھے انکی کیا حیثیت ہے۔ میں نے اس پر ایک مستقل رسالہ لکھا جسکا نام " التاج المکلل فی انارۃ مدلول کان یفعل "رکھا۔

اقول: باللہ التوفیق۔

اولاً: یہ معلوم ہو کہ دربارۂ مسواک کلمات علماء مختلف ہیں کہ سنت ہے یا مستحب۔

عامۂ متون میں سنت ہونے کی تصریح فرمائی، اور اسی پر اکثر ہیں۔ لیکن ہدایہ اور اختیار میں استحباب کو اصح اور تبیین وخیر مطلوب میں صحیح بتایا: فتح میں اسی کو حق ٹھہرایا۔ حلیہ وبحر نے اسی کا اتباع کیا۔

اقول: جب تصحیح مختلف ہو تو متون پر عمل لازم ہے۔ کما نصوا علیہ۔ بلکہ ہمارے صاحب مذہب کے تلمیذ جلیل، امام الفقہاء والمحدثین امام الاولیاء عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۴۳۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۵۸۰

۴۳۵۔ کتاب الطهور لابی عبید،

نے فرمایا: اگر کسی بستی کے لوگ سنیت مسواک کے ترک پر اتفاق کرلیں تو ہم ان سے اس طرح جہاد کریں جیسا مرتدوں سے کرتے ہیں۔تاکہ لوگ اس سنت کے ترک پر جرأت نہ کریں۔نیز احادیث متواترہ اسکی تاکید اوراس میں قولا وفعلا اہتمام شدید پر ناطق،جن سے کتب احادیث مملو ہیں ۔ بلکہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس پر مواظبت و مداومت گویا ضروریات وبدیہیات سے ہے۔ ہر شخص کہ احوال قدسیہ پر مطلع ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس پر مداومت فرمانا جانتا ہے۔

ثانیا: سنت کو مواظبت درکار۔اب ہم وضو میں کلی کے وقت احادیث کو دیکھتے ہیں تو ہرگز اس وقت مسواک پر مواظبت ثابت نہیں ہوتی۔خود امام محقق علی الاطلاق کو اسکا اعتراف ہے اوراسی بنا پر قول استحباب اختیار فرمایا۔بلکہ مواظبت تو درکنار چوبیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صفت وضو قولا وفعلا نقل فرمائی۔

(۱) امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی	(۱۳) انس بن مالک
(۲) امیر المؤمنین حضرت مولی علی	(۱۴) ابوایوب انصاری
(۳) عبداللہ بن عباس	(۱۵) کعب بن عمرو یامی
(۴) عبداللہ بن زید بن عاصم	(۱۶) عبداللہ بن ابی اوفی
(۵) ابومالک اشعری	(۱۷) براء بن عازب
(۶) وائل بن حجر	(۱۸) قیس بن عائذ
(۷) مغیرہ بن شعبہ	(۱۹) ام المؤمنین صدیقہ
(۸) ابوبکرہ نفیع بن الحارث	(۲۰) ربیع بنت معوذ بن عفراء
(۹) نضیر بن مالک حضرمی	(۲۱) عبداللہ بن انیس
(۱۰) مقدام بن معدی کرب	(۲۲) عبداللہ بن عمرو بن عاص
(۱۱) ابوہریرہ	(۲۳) امیر معاویہ
(۱۲) ابوامامہ باہلی	(۲۴) رجل من الصحابۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اول کے بیس علامہ محدث جلیل زیلعی نے ذکر کئے۔انکے بعد دو امام محقق علی الاطلاق

نے زیادہ فرمائے۔اخیر کے دواس فقیرغفرلہ القدیر نے بڑھائے۔ فتاوی رضویہ جدیدا/۶۱۳
انکے پچیسویں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں مگران سے خودانکے وضوکی صفت مروی اگرچہ وہ بھی حکم مرفوع میں ہے۔
ان پچیسوں صحابہ کی بہت کثیر التعداد حدیثیں اس وقت فقیر کے پیش نظر ہیں۔ان میں کہیں وضو یا کلی کرنے میں مسواک فرمانے کا اصلاذکرنہیں۔جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ وضو زبان سے بتایا انہوں نے مسواک کا ذکر نہ کیا۔جنہوں نے اس لئے وضو کرکے دکھایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ مسنونہ بتائیں انہوں نے مسواک نہ کی۔علی الخصوص امیر المؤمنین ذو النورین وامیر المؤمنین مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ دونوں حضرات سے بوجوہ کثیرہ بارہا بکثرت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وضو کرکے دکھانا مروی ہوا۔کسی بار میں مسواک کا ذکر نہیں۔
بلکہ صدہا احادیث متعلق وضو ومسواک اس وقت سامنے ہیں کسی ایک حدیث صحیح صریح سے اصلا مسواک کیلئے وقت مضمضہ یا داخل ہونے کا پتہ نہیں چلتا۔
جن بعض احادیث سے اشتباہ ہوا ان سے دفع شبہ کریں وہ احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔ **حدیث اول۔**

۴۳۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۴۳۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الجمعة ، ۱۲۲/۱ ☆ الصحیح لمسلم ، الطهارة، ۱۲۸/۱
الجامع للترمذی ، الطهارة، ۵/۱ ☆ السنن لابی داؤد الطهارة، ۷/۱
السنن للنسائی، باب الرخصة فی السواك بالشئی الخ، ۳/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۵/۱
السنن لابن ماجه الطهارة ، ۲۵/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۸۰/۵
المسند لاحمد بن حنبل ۲۲۱/۱ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۱۹۶/۸
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۲۱/۱ ☆ المسند لابی عوانة، ۱۹۱/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۱۱۲/۱ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳۸۶/۸
فتح الباری للعسقلانی ، ۴۷۴/۲ ☆ الترغیب الترهیب للمنذری، ۱۶۴/۱
الکامل لابن عدی ، ۴۲۱/۱ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱۰۸/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۳۳/۱ ☆ ارواء الغلیل للالبانی ، ۱۰۸/۱
المصنف لابن ابی شیبة، ۱۶۴/۱ ☆

عليه وسلم: لَوْ لَا اَنْ أَشُقَّ عَلىٰ اُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ اَوْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت مشقت میں پڑ جائیگی تو میں انکو ہر نماز کے ساتھ یا ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

وفی الباب عن زيد بن خالدوعن ام المؤمنين زينب بنت جحش ،وعن ام المؤمنين ام حبيبة ، وعن انس بن مالك ، وعن العباس بن مطلب ، وعن تمام بن العباس ، وعن تمام بن قثم ، وعن امير المؤمنين على المرتضى ، وعن ابن عبا س ، وعن ابن عمر، وعن مكحول ، وعن حسان بن عطية رضى الله تعالىٰ عنهم اجمعين۔

۴۳۷ ـ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَوْ لَا اَنْ أَشُقَّ عَلىٰ اُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ اَوْ عِنْدَ كُلِّ وُضُوْءٍ۔

امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھ کو اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خیال نہ ہوتو میں انکو ہر وضو کے ساتھ یا ہر وضو کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

محقق علی الاطلاق صاحب فتح القدیر نے یہ حدیث نقل کر کے فرمایا کہ مسواک کے وضو میں ہونے پر صرف یہ ہی دلالت کرتی ہے اور اس سے آخری بات جو مفہوم ہوتی ہے وہ ندب ہے۔

اور یہ صرف استحباب کا مستلزم ہے۔ کیونکہ کسی چیز کا مستحب قرار دینے کیلئے صرف اتنا کافی ہے جبکہ سنت میں مواظبت لازمی چیز ہے۔

---

۴۳۷ ـ السنن الكبرى للهيثمی ، ۲۳۵ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۴/۱

المصنف لابن ابی شيبة ۱۶۸/۱ ☆ الكامل لابن عدی ، ۳۸۲/۳

احادیث میں یہاں مشہور و مستفیض ذکر نماز ہے۔یعنی (لفظ کل صلوۃ) یا (مع کل صلوۃ) اور ہمارے ائمہ کرام کے نزدیک نماز سے اتصال بھی ثابت نہ ہوا بلکہ حقیقی اصلاکسی کا قول نہیں حتی کہ شافعیہ جو اسے سنن نماز سے مانتے ہیں۔تو بعض روایات میں (عندکل وضوء) آنے سے داخل وضو ہونا کیونکر رنگ ثبوت پائے گا۔

تو 'عند' اس لئے نہیں کہ اپنے مدخول کو موصوف کا ظرف بنائے اور وہ اس میں واقع ہو۔ اسکا مفاد تو صرف قرب اور حضور ہے خواہ حسی ہو یا معنوی۔تو 'زید عندالدار' اس وقت نہیں کہا جاتا جب زید گھر کے اندر ہو بلکہ اس وقت کہا جاتا ہے جب وہ گھر کے قریب ہو۔اور جو قرب مفہوم ہے وہ عرفی ہے حقیقی نہیں۔اور اس میں کافی گنجائش ہے۔

مثلا" عند سدرة المنتهى عند ها جنة المأوى۔جب سدرہ چھٹے آسمان پر ہے جیسا کہ حدیث مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ہی منقول ہے۔اور جنت آسمانوں کے اوپر ہے۔لہٰذا حقیقت ظرفیہ نماز میں معقول نہیں اور جیسا کہ آپ نے جان لیا کہ 'عند' کا مفہوم بھی نہیں (ورنہ حقیقت ظرفیہ کی صورت میں نماز میں اور مسجد میں مسواک کرنا جائز ومباح ہوگا۔حالانکہ مسجد میں ہرگز جائز نہیں کہ اسکے ذریعہ نجس رطوبتوں سے مسجد کے ملوث ہونے کا پورا پورا خطرہ موجود ہے۔

نیز (عندالوضوء) میں خصوصیت وقت مضمضہ بھی نہیں۔تو حدیث اگر بوجہ عدم افادۂ مواظبت سنت ثابت نہ کریگی تو بوجہ عدم تعیین وقت استحباب عندالمضمضہ بھی نہ بتائے گی۔ فافھم۔

حدیث دوم

۴۳۸۔ **عن** أبی اُمامة الباھلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا غَسَلَ رِجْلَیْهِ خَرَجَتْ خَطَایَاهُ وَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ وَ تَمَضْمَضَ وَ تَشَوَّصَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ بِرأْسِهٖ خَرَجَتْ خَطَایَا سَمْعِهٖ وَ بَصَرِهٖ وَلِسَانِهٖ وَاِذَا غَسَلَ ذِرَاعَیْهِ وَقَدَمَیْهِ كَانَ كَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۴۳۸۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۹/۱

وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ جب اپنے دونوں پیر دھوتا ہے تو اسکے گناہ نکل جاتے ہیں اور وہ جب اپنا چہرہ دھوتا ہے اور کلی کرتا ہے اور دانت مانجھتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے اور سر کا مسح کرتا ہے تو اسکے کانوں، ہاتھوں، اور زبان کے گناہ نکل جاتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوتا ہے اور دونوں قدم دھوتا ہے تو ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے گویا آج ہی پیدا ہوا ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں ''شوص'' سے مسواک پر استدلال کیا جاتا ہے۔

''شوص'' کے معنی دھونا اور پاک کرنا ہیں۔ کما فی الصحاح۔ امام رازی فرماتے ہیں۔ الشوص الغسل و التنظیف، قاموس میں ہے ہاتھ سے ملنا اور مسواک کرنا۔ داڑھ اور پیٹ کا درد، دھونا اور صاف کرنا۔

نیز اس حدیث میں افعال بترتیب نہیں تو ممکن کہ مسواک سب سے پہلے ہو۔ اور یہ ہی حدیث کہ امام احمد نے بسند حسن مرتباً روایت کی اس میں ذکر 'شوص' نہیں اسکے الفاظ یہ ہیں۔

۴۳۹۔ **عن** أبی أُما مة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : أَیُّما رَجُلٍ قَامَ اَلیٰ وُضُوْئِهٖ یُرِیْدُ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ غَسَلَ کَفَّیْهِ نَزَلَتْ کُلُّ خَطِیْئَةٍ مِنْ کَفَّیْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَاِذَا مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ نَزَلَ کُلُّ خَطِیْئَةٍ مِنْ لِسَانِهٖ وَشَفَتَیْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْهِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ وَرِجْلَهٗ اِلَی الْکَعْبَیْنِ سَلِمَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ کَهَیْأَۃٍ یَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نماز کے ارادے سے وضو کو اٹھے پھر ہاتھ دھوئے تو ہاتھ کے سب گناہ پہلے قطرہ کے ساتھ نکل جائیں، پھر جب کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور صاف کرے تو زبان ولب کے سارے گناہ پہلی بوند کے ساتھ ٹپک جائیں، پھر جب منہ دھوئے تو آنکھ اور کان کے سب گناہ پہلے قطرہ کے ساتھ اتر جائیں، پھر جب کہنیوں تک

۴۳۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳۸۶/٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲٦٤/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۵٤/۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹٤۷٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۲۲/۱ ☆

ہاتھ اور گٹوں تک پاؤں دھوئے تو سب گناہوں سے ایسا خالص ہو جائے جیسا اس دن تھا جبکہ پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

بہر حال خاص کلی کے وقت مسواک کرنا اس سے بھی ثابت نہ ہوا۔

حدیث سوم

۴۴۰۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه أن رجلا من الأنصار من بنى عمرو بن عوف قال: يا رسول الله ! انك رغبتنا فى السواك فهل دون ذالك من شئ قال : اِصْبَعُكَ سِوَاكٌ عِنْدَ وُضُوئِكَ تَمُرُّ بِهَا عَلىٰ أَسْنَانِكَ، اِنَّهٗ لَا عَمَلَ لِمَنْ لَانِيَّةَ لَهٗ وَلَا أَجْرَ لِمَنْ لا خَشْيَةَ لَهٗ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے بنو عمرو بن عوف کے ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپنے مسواک کی بہت رغبت دلائی ہے۔ تو کیا اس سے کم درجہ کی بھی کوئی چیز ہے۔ آپنے فرمایا: تمہاری انگلی تمہاری مسواک ہے اس سے دانتوں کو رگڑ لیا کرو۔ جسکی نیت نہ ہو اسکا عمل نہیں اور جس میں خشیت الٰہی نہ ہو اسکا اجر نہیں۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اولا : یہ حدیث ضعیف ہے۔ لما ترى من الجهالة فى سند ہ وقد ضعفه البيهقى۔

ثانیا وثالثا: لفظ ’ عند وضوئك‘ میں مباحث ہیں کہ گزرے۔

حدیث چہارم

۴۴۱۔ **عن** حسان بن عطية رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اَلْوُضُوءُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالسِّوَاكُ شَطْرُ الْوُضُوءِ۔

حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۴۴۰۔ نصب الراية للزيلعى، ۱۰/۱

۴۴۱۔ الجامع للترمذى ☆ الدر المنثور للسيوطى ۱۱۴/۱

شرح السنة للبغوى، ۴۰۲/۱ ☆ المصنف لابن ابى شيبة ۱۷۰/۱

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضوایمان کا حصہ ہے اور مسواک وضو کا۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث مرسل ہے۔اس حدیث کا مطلب ہے ایمان بے وضو کامل نہیں اور وضو بے مسواک۔اس سے مسواک کا داخل وضو ہونا ثابت نہیں ہوتا جس طرح وضو داخل ایمان نہیں۔

ہاں وجہ تکمیل ہونا مفہوم ہوتا ہے۔وہ ہر سنت کیلئے حاصل ہے۔قبلیہ ہو یا بعدیہ۔جس طرح صبح وظہر کی سنتیں فرضوں کی مکمل ہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

جب محقق ہوگیا کہ مسواک سنت ہے اور ہمارے علماء اسے سنت وضو مانتے ہیں۔اور شافعیہ کے ساتھ اپنا خلاف یونہی نقل فرماتے ہیں کہ انکے نزدیک سنت نماز ہے اور ہمارے نزدیک سنت وضو ہے۔

اور متون مذہب قاطبہ یک زبان تصریح فرمارہے ہیں کہ مسواک سنن وضو سے ہے تو اس سے عدول کی کیا وجہ ہے۔سنت شی قبلیہ ہوتی ہے یا بعدیہ یا داخلہ۔جیسے رکوع میں تسویہ ظہر۔مگر روشن بیانوں سے ثابت ہوا کہ مسواک وضو کی سنت داخلہ نہیں۔

اور وضو کرتے میں مسواک فرمانے پر مداومت درکنار اصلا ثبوت ہی نہیں۔اور سنت بعدیہ نہ کوئی مانتا ہے نہ اسکا محل ہے کہ مسواک سے خون نکلے تو وضو بھی جائے۔لاجرم ثابت ہوا کہ سنت قبلیہ ہے اور یہ ہی مطلوب تھا۔اور خود حدیث صحیح اسکی طرف ناظر اور حدیث سنن ابی داؤد اس میں نص ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۰ تا ۶۱۹
فتاوی رضویہ قدیم ۱/ملخصا

(۶) مسواک سے وضو مکمل کرو

۴۴۲۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَسْتَكْ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَرَءَ فِي صَلٰوتِهٖ وَضَعَ مَلَكٌ فَاهُ عَلٰى فِيهِ وِلَا يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ شَيْءٌ إِلَّادَخَلَ فَمَ الْمَلَكِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۴۴۲۔ کنز العمال لمتقی ۹/۳۱۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۳۲
جمع الجوامع للسیوطی، ۳۲۹۲ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہو تو چاہیئے کہ مسواک کرے۔ کیونکہ جب وہ اپنی نماز میں قرأت کرتا ہے۔ تو فرشتہ اپنا منھ اسکے منھ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اسکے منھ سے نکلتی ہے وہ فرشتہ کے منھ میں داخل ہو جاتی ہے۔

(۷) فرشتوں کو کھانے کے ریزوں سے اذیت ہوتی ہے

٤٤٣۔ **عن** أبی أیو ب الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَیْسَ شَیْءٌ أَشَدَّ عَلَی الْمَلَکَیْنِ مِنْ اَنْ یَّرَیَا بَیْنَ أَسْنَانِ صَاحِبِهِمَا وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّی۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دونوں فرشتوں پر اس سے زیادہ کوئی چیز گراں نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کو نماز پڑھتا دیکھیں اور اسکے دانتوں میں کھانے کے ریزے پھنسے ہوں۔

وفی الباب عن علی المرتضی ، وعن عبد الله بن جعفر الطیار ، عن الزهری مرسلا ، وعن علی المرتضی موقوفا، رضی الله تعالیٰ عنهم۔

٤٤٣۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٤/١٧٧ ☆ الحبائك فی الملائك للسیوطی، ٨٥

۹۔ غسل

(۱) طریقۂ غسل

٤٤٤۔ **عن** أبی جعفر قال لی جابر : أتانی اِبن عمك یعرض بالحسن بن محمد بن الحنیفة رضی اللہ تعالیٰ عنهم قال: کیف الغسل من الجنابة فقلت : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یاخذ ثلث أکف فیفضیها علی رأسه ثم یفیض علی سائر جسد ہ فقال لی الحسن : اِنی رجل کثیر الشعر فقلت : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم أکثر منك شعر ا۔

حضرت ابوجعفر سے روایت ہے کہ مجھ سے جابر نے کہا کہ تمہارے چچازاد میرے پاس آئے تھے۔انکا اشارہ حسن بن محمد بن حنیفہ کی طرف تھا۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ غسل جنابت کس طرح ہوتا ہے میں نے کہا: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین چلو پانی لیکر اپنے سر پر بہاتے تھے پھر باقی جسم پر پانی بہاتے تھے۔تو حسن نے کہا: میرے بال گھنے ہیں۔اس پر میں نے ان سے کہا: حضور کے بال تم سے زیادہ گھنے تھے۔

٤٤٥۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهماقال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا اغتسل من جنابة صب علی رأسه ثلث حفنات من ماء فقال له الحسن بن محمد : اِن شعری کثیر ، قال: جابر : فقلت له: یا اِبن أخی ! کان شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم أکثر من شعرك وأطیب۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب جنابت کا غسل فرماتے تو تین لپ پانی سر پہ بہاتے۔تو ان سے حسن بن محمد نے کہا: میرے بال تو زیادہ ہیں۔حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے میرے بھتیجے! حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مبارک تجھ سے زیادہ اور تجھ سے اچھے تھے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ اس امر کی تصریح ہے کہ محمد بذات خود جابر اور حسن کی گفتگو کے وقت موجود نہ تھے۔

٤٤٤۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الغسل ، ۳۹/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۳۷۸/۲

٤٤٥۔ الصحیح لمسلم، الطهارة، ۱٤۹/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی ۱۷۶/۱

جابر نے ان سے یہ گفتگو نقل کی ہے۔ بخلاف حدیث الباب، اور کلام میں کچھ فرق بھی ہے۔ بلکہ کہنے والے خود امام جعفر ہی ہیں۔ یا وہ جس نے ان میں سے کہا اور باقی نے تسلیم کیا۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۳۴

۴۴۶۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا اغتسل من الجنابة بدأ فغسل يديه ثم يتوضأ كما يتوضأ للصلوة ثم يدخل اصابعه فى الماء فيخلل بها اصول الشعر ثم يصب على رأسه ثلث غرف بيده ثم يفيض الماء على جلده كله۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب جنابت سے غسل فرماتے تو ہاتھوں سے شروع کرتے اور دونوں ہاتھ دھوتے۔ پھر نماز کے وضو کی طرح وضو فرماتے۔ پھر اپنی انگلیاں پانی میں بھگو کر ان سے بالوں کا خلال فرماتے۔ پھر آپ اپنے سر پر دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر پانی تمام جسم پر بہاتے۔

۴۴۷۔ **عن** شريح بن عبيد رضى الله تعالىٰ عنه قال: أفتانى جبير بن نفير عن الغسل من الجنابة ان ثوبان حدثهم انهم استفتوا النبى صلى الله تعالى عليه وسلم عن ذالك فقال: أما الرجل فلينثر رأسه فليغتسله حتى يبلغ اُصول الشعر، وأما المرأة فلا عليها أن لا تنقضه لتغرف على رأسها ثلث غرفات يكفيها۔

حضرت شریح بن عبید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مجھے جبیر بن نفیر نے جنابت سے غسل کے بارے میں بتایا کہ حضرت ثوبان نے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے حدیث بیان کی کہ صحابہ کرام نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنابت کے بارے میں استفتاء کیا۔ تو حضور نے فرمایا: مرد پر لازم ہے کہ وہ اپنے سر کے بال کھولے اور انکو خوب دھوئے یہاں

۴۴۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، الغسل، ۱/۳۹ ☆ الصحيح لمسلم، الطهارة، ۱/۱۴۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۰۷ ☆ اتحاف السادة لزبيدى، ۲/۳۷۷
شرح السنة للبغوى، ۲/۱۰ ☆ السنن للدارمى قطنى، ۱/۱۱۳
۴۴۷۔ السنن لابى داؤد، الطهاره، ۱/۳۴ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۴۳۰۶
نصب الرايه للزيلعى، ۱/۸۰ ☆

تک کہ ہر بال کی جڑ تک پانی بہ جائے، اور عورت پر اپنا جوڑا کھولنا لازم نہیں۔ البتہ اسکو چاہئے کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے۔ اسکے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۶۴۹

(۲) عورتوں کے غسل کا طریقہ

٤٤٨ ـ **عن** أُم المؤمنين أُم سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قلت يا رسول الله ! اِنى امرأة اشد ضفر رأسى افانقضه بغسل الجنا بة قال: لَا، اِنَّمَا يَكْفِيُكِ اَنُ تَحْثِيَ عَلىٰ رَأسِكِ ثَلٰثَ حَثِيَاتٍ مِنُ مَاءٍ ثُمَّ تَفِيُضِى عَلىٰ سَائِرِ جَسَدِكِ الُمَاءَ فَتَطُهُرِيُنَ اَوُ قَالَ فَاِذَا أنُتِ قَدُ تَطَهَّرُتِ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا: یارسول اللہ! میں سر گندھواتی ہوں۔ تو کیا نہانے میں کھول دیا کروں۔ فرمایا: سر پر تین لپ پانی ڈالکر پورے جسم پر پانی بہالیا کرو یہ ہی تمہارے لئے کافی ہے۔

٤٤٩ ـ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يتوضأ وضوء ه للصلوة ثم يفيض على رأسه ثلث مرار ونحن نفيض على رؤسنا خمسا من اجل الضفر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم غسل سے پہلے نماز کا سا وضو فرماتے پھر سر اقدس پر تین بار پانی بہاتے اور ہم بیبیاں سر گندھے ہوئے کی وجہ سے سروں پر پانچ بار پانی بہاتیں۔

٤٥٠ ـ **عن** عبد بن عمير رضى الله تعالىٰ عنه قال:بلغ عائشة رضى الله تعالىٰ

---

٤٤٨ ـ الجامع للترمذى ، الطهارة، ١/ ٢٩ ☆ الصحيح لسملم ، الطهارة، ١/ ١٤٩
السنن الكبرى للبيهقى، ١/ ١٧٨ ☆ المسند لابى عوانة، ١/ ٣٠١
٤٤٩ ـ السنن لابى داؤد ، الطهارة، ١/ ٣٢ ☆ السلسة الصحيحة للالبانى ١٨٩
المعجم الكبير للطبرانى، ١٧/ ١٠٥ ☆ المسند لابى عوانة، ١/ ٩١٣
مجمع الزوائد للهيثمى، ١/ ٢٧٤ ☆ حلية الاولياء لابى نعيم ، ٧/ ٣٢٦
كنز العمال للمتقى،٤١٣٣١، ١/ ٢٧٤ ☆ حلية الاولياء لابى نعيم ، ٧/ ٣٢٦
٤٥٠ ـ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ١/ ١٥٠ ☆ المسند لابى عوانة، ١/ ٣١٥٠

عنها ان عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما يامر النساء اذا اغتسلن ان ينقضن رؤسهن فقالت : يا عجبا لابن عمر هذا : يامر النساء اذا اغتسلن ان ينقضن رؤسهن ، أفلا يامر هن أن يحلقن رؤسهن ، لقد كنت اغتسل أنا و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من اِناء واحد وما أزيد على أن أفرغ على رؤسى ثلاث أفرا غات۔

حضرت عبد بن عمیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عورتوں کو حکم دے رہے ہیں کہ جب وہ غسل کریں تو اپنے سر کھولیں۔حضرت عائشہ صدیقہ نے یہ سنکر فرمایا: مجھے تعجب ہے ابن عمر پر۔کہ غسل کے وقت وہ عورتوں کو اپنا سر کھولنے کا حکم دے رہے ہیں۔ایسا کیوں نہیں کرتے کہ عورتوں کو سر منڈانے کا حکم دیں۔ پھر فرماتی ہیں۔میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے اور میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتی (یعنی اپنے بال مبارک نہ کھولتیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۲۸

(۳)غسل کے پانی کی مقدار

۴۵۱۔ **عن** أبى جعفر رضى الله تعالىٰ عنه قال : تمارينا فى الغسل عند جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما فقال جابر : يكفى من الغسل من الجنابة صاع من ماء قلنا: ما يكفى صاع ولا صاعان قال جابر: قد كان يكفى من كان خيرا منكم وأكثر شعرا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

حضرت ابوجعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے ہمارے درمیان غسل کی بابت بحث چھڑ گئی ۔تو حضرت جابر نے فرمایا:غسل جنابت کیلئے ایک صاع پانی کافی ہے۔ہم نے کہا: نہ ایک صاع کافی ہے اور نہ دو صاع۔تو حضرت جابر نے فرمایا: یہ مقدار انکو تو کافی تھی جو تم سے بہتر تھے اور جنکے بال تم سے زیادہ تھے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۴۵۲۔ **عن** أبى اسحاق حدثنا أبو جعفر أنه كان عند جابر بن عبد الله هو

۴۵۱۔ السنن للنسائى ، باب ذكر القدر الذى يكتفى ، الخ، ۲۹/۱
۴۵۲۔ الجامع الصحيح للبخارى ، الغسل ، ۳۹/۱

و أبو ہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم ، وعندہ قوم فسألہ عن الغسل فقال یکفیك صاع فقال رجل : ما یکفینی ، فقال جابر : کان یکفی من ھو أوفی منك شعرا وخیرا منك ثم أمّنا فی ثوب۔

حضرت ابواسحاق سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت ابوجعفر نے حدیث بیان کی۔انکے پاس کچھ اور لوگ بھی تھے۔انہوں نے آپ سے غسل کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: تمہیں ایک صاع کافی ہے۔تو ایک شخص نے کہا: مجھے ایک صاع کافی نہیں۔تو آپنے فرمایا: ایک صاع انکو تو کافی تھا جنکے بال بھی تم سے زیادہ تھے۔پھرانہوں نے ایک کپڑا پہن کر ہماری امامت فرمائی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عمدۃ القاری میں فرمایا کہ مسند ابی اسحاق بن راہویہ میں ہے کہ سائل خود حضرت ابوجعفر ہی تھے۔اور قال رجل سے مراد حسن ابن محمد بن علی بن ابی طالب تھے جنکے والد ابن الحنفیہ کے نام سے مشہور تھے یہ ہی بات قسطلانی نے بھی کہی ہے۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۳۴

(۴) غسل اور وضو کے پانی کی مقدار

۴۵۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغتسل بالصاع الی خمسة امداد ویتوضأ بالمد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صاع سے پانچ مد تک غسل فرماتے تھے،اور ایک مد پانی سے وضو فرماتے تھے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صاع ایک پیمانہ ہے چار مد کا۔اور مد کہ اسی کو من بھی کہتے ہیں۔ہمارے نزدیک دو رطل ہے۔اور ایک رطل شرعی یہاں کے روپئے سے چھتیس روپئے بھر۔کہ رطل بیس استار ہے اور استار ساڑھے چار مثقال اور مثقال ساڑھے چار ماشہ۔اور انگریزی روپیہ سوا گیارہ ماشہ۔یعنی

۴۵۳۔ الجامع اسلصحیح للبخاری ، الوضوء، ۱/۳۳ ☆ السنن الکبری للھیثمی، ۱/۱۹۴
شرح السنة للبغوی ، ۲/۵۱ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/۲۳۳
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/۴۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۴/۵۷

ڈھائی مثقال۔تو رطل شرعی کہ نوے مثقال ہوا۔ڈھائی پر تقسیم کئے سے چھتیس آئے تو صاع کہ ہمارے نزدیک آٹھ رطل ہے۔دوسو اٹھاسی روپئے بھر ہوا۔ رام پور کے سیر سے کہ چھیانوے روپئے بھر کا ہے پورا تین سیر ہوا اور مد تین پاؤ۔

امام ابو یوسف اور ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک صاع پانچ رطل اور ایک ثلث رطل کا ہے۔اور اس پر اجماع ہے کہ چار مد کا ایک صاع ہے۔تو انکے نزدیک مد ایک رطل اور ایک ثلث رطل ہوا یعنی رامپوری سیر سے آدھا سیر اور صاع دو سیر کا ہوا۔

فتاوی رضویہ جدید ا/۵۷۹

۴۵۴۔ **عن** عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كان رسو ل الله صلى ا لله تعالى عليه وسلم يتوضأ بالمد و يغتسل بالصا ع۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو فرماتے اور ایک صاع پانی سے غسل۔

۴۵۵۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : كان رسول الله صلى تعالىٰ عليه وسلم يتوضأ من مد فيسبغ الوضوء وعسىٰ ان يفضل منه۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد پانی سے خوب اچھی طرح وضو فرما لیتے تھے اور قریب تھا کہ کچھ پانی بچ بھی رہتا۔

۴۵۶۔ **عن** أبى أُمامة الباهلى رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان رسول ا للہ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ بنصف مد۔

۴۵۴۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة　۱۳/۱　☆　الصحيح لمسلم ، الطهارة،　۱۴۹/۱
الجامع للترمذی الطهارة،　۹/۱　☆　السنن لابن ماجه ، الطهارة ،　۲۴/۱
السنن للنسائی، الطهارة،　۴۰/۱　☆　السنن الكبرى للبيهقی،　۱۹۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل ،　۱۲۱/۶　☆　المعجم الكبير للطبرانی،　۹۶/۷
مجمع الزوائد للهيثمی،　۲۱۱/۱　☆　المسند لابی عوانة،　۲۳۳/۱
اتحاف السادة لزبيدی ،　۵۵/۴　☆　شرح معانی الآثار للطحاوی ،　۵۰/۲
۴۵۵۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، وزن الصاع ،　۳۷۶/۱
اتحاف السادة للزبيدی　۵۵/۴
۴۵۶۔ مجمع الزوائد للهيثمی،　۲۱۹/۱

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نصف مد سے وضو فرمایا۔

۴۵۷۔ **عن** اُم عمارة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم توضأ فاتی باناء فیه ماء قدر ثلثی المد۔

حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمانا چاہا تو ایک برتن حاضر لایا گیا جس میں دو تہائی مد کی مقدار میں پانی تھا۔

۴۵۸۔ **عن** اُم عمارة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم توضأ فاتی بماء فی اناء قدر ثلثی المد۔

حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمانا چاہا تو ایک برتن میں جو دو تہائی مد کی مقدار تھا پانی حاضر کیا گیا۔

۴۵۹۔ **عن** عبد الله بن زید رضی الله تعالیٰ عنه انه رأی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توضأ بثلث مد۔

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک تہائی مد سے وضو فرمایا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احادیث سے ثابت ہے کہ وضو میں عادت کریمہ تثلیث تھی۔ یعنی ہر عضو تین بار دھونا۔ اور کبھی دو بار بھی دھوتے اور کبھی ایک بار دھونے پر بھی قناعت فرمائی۔ غالبا جب ایک ایک بار اعضاء کریمہ دھوئے تو تہائی مد پانی خرچ ہوا۔ دو بار میں دو تہائی۔ اور تین بار دھونے میں پورا خرچ ہوتا تھا۔

اگر کوئی یہ کہنے لگے کہ ام عمارہ کی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو تہائی مد سے وضو فرمایا۔

اس میں تو صرف یہ ہے کہ آپ کے پاس برتن میں دو تہائی مد پانی لایا گیا۔ تو اسکا جواب

۴۵۷۔ السنن لابی داؤد، الطهارة ۱۳/۱
۴۵۸۔ السنن للنسائی، الطهارة ۲۴/۱
۴۵۹۔ المستدرك للحاكم، الطهارة ۶۱/۱

یہ ہے کہ انکی غرض اس سے صرف اس مقدار کا بیان ہے جو وضو کیلئے کافی ہے۔ ورنہ پانی کی مقدار اور برتن کا ذکر بے فائدہ ہوگا۔ علاوہ ازیں انہوں نے یہ بھی ذکر نہیں کیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زیادہ پانی طلب فرمایا۔ اس لئے سیاق کلام سے معلوم ہوا کہ آپنے اسی پانی پر اکتفاء فرمایا۔

بالجملہ وضو میں کم سے کم تہائی مد اور زیادہ سے زیادہ ایک مد کی حدیثیں آئی ہیں۔ البتہ ایک حدیث انکے خلاف ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۸۲

٤٦٠ ۔ **عن** ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : وضأت رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الاناء نحو من ھذا الاناء وھی تشیر الی رکوۃ تاخذ مدا او ثلثا۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عضراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اس برتن کی طرح کے برتن سے وضو کرایا۔ انہوں نے چمڑے کے ایک چھوٹے برتن کی طرف اشارہ کیا جس میں ایک مد۔ یا ایک مد اور تہائی مد پانی آسکتا تھا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس برتن سے وضو فرمایا جس میں ایک مد۔ یا سوا مد۔ اور دوسری روایت میں ایک مد اور تہائی مد یا صرف ایک مد پانی تھا۔ تو یہ مقدار مشکوک ہے اور شک سے زیادت ثابت نہیں ہوتی۔

٤٦١ ۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یتوضأ بمکوك ویغتسل بخمسة مکاکی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مکوک سے وضو فرماتے اور پانچ مکوک سے غسل فرماتے تھے۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مکوک تین کیلہ ہے اور کیلہ نصف صاع ہے۔ تو مکوک ڈیڑھ صاع ہوا اور ایک صاع کو بھی کہتے ہیں۔ بعض علماء نے حدیث میں یہ ہی مراد لی ہے۔ تو وضو کیلئے چار مد ہو جائیں گے۔

---

٤٦٠ ۔ السنن لسعید بن منصور ، ☆

٤٦١ ۔ السنن للنسائی ، الطہارۃ ۱/۲۹

مگر راجح یہ ہے کہ یہاں مکوک سے مد مراد ہے۔جیسا کہ خود انہیں کی دیگر روایات میں تصریح ہے
و الروایات تفسر بعضھا بعضا۔

امام طحاوی قدس سرہ فرماتے ہیں ۔ یہ احتمال ہے کہ مکوک سے مراد مد ہی ہو کیونکہ وہ مد کو مکوک کہتے تھے۔نہایہ بن اثیر جزری میں ہے،مکوک سے مراد مد ہے۔ایک قول یہ بھی ہے کہ صاع ہےاور پہلا زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ دوسری حدیث میں مکوک کی تفسیر مد سے کی گئی ہے۔اور مکوک ایک پیمانہ ہے جسکی مقدار مختلف شہروں میں لوگوں کے عرف کے باعث مختلف ہوتی ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۸۳

اب رہا غسل تو اس میں کمی کی جانب یہ حدیث ہے۔

٤٦٢ـ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها انها كانت تغتسل هى وا لنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى اِناء واحد يسع ثلثة أمداد أو قريبا من ذالك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ایسے برتن سے غسل کرتے جس میں تین مد یا اسکے قریب پانی آتا تھا۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکے ایک معنی یہ ہوتے ہیں کہ دونوں کا غسل اسی تین مد سے ہو جاتا تھا۔تو ایک غسل کو ڈیڑھ مد ہی رہا۔مگر علماء نے اسے بعید جانکر تین توجیہیں کی ہیں۔

توجیہ اول: یہ کہ ہر ایک کے جداگانہ غسل کا بیان ہے۔کہ حضور اسی ایک برتن سے جو تین مد کی قدر تھا غسل فرما لیتے اور اسی طرح میں بھی۔

امام قاضی عیاض نے فرمایا:

اگر اس توجیہ پر یوں اعتراض کیا جائے کہ اس طرح انکا قول "فی اناء واحد" ضائع ہو جائیگا۔کیونکہ انکی مراد اس سے یہ ہی ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اکٹھے ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتی تھیں ۔ جیسا کہ خود انہوں نے دوسری روایت میں اسکی

٤٦٢ـ الصحيح لمسلم، الطهارة ١/١٤٨

صراحت کرتے ہوئے فرمایا۔

میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کرتے تھے اور ہم دونوں کے ہاتھ اس برتن میں پڑتے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ وہ برتن میرے اور آپکے درمیان ہوتا تھا۔آپ مجھ سے سبقت کی کوشش فرماتے تھے اور میں کہتی تھی میرے لئے چھوڑئے۔

نیز ایک روایت میں ہے کہ ایک ہی برتن سے آپ مجھ سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے اور میں آپ سے۔آپ مجھ سے فرماتے: میرے لئے چھوڑ دو اور میں آپ سے عرض کرتی میرے لئے چھوڑئے۔

تو اسکا جواب یہ ہے کہ ان کا یہ مقصد نہیں کہ وہ جب بھی غسل کرتی تھیں تو یہی کلمات ادا کرتی تھیں۔کیونکہ انکا قول یہ بھی ہے کہ یہ برتن انکو کافی ہوجاتا تھا۔اس سے زیادہ کا مطالبہ نہیں فرماتے۔اور میں بھی غسل کرتے وقت ایسا ہی کرتی تھی۔ فتاوی رضویہ جدید ا/ ۵۸۵

توجیہ دوم: یہاں مد سے مراد صاع ہے۔تاکہ اس حدیث سے مطابقت ہوجائے۔جس میں لفظ ''فرق'' مذکور ہے جو تین صاع کا ہوتا ہے۔

لیکن یہ توجیہ اس بات کی محتاج ہے کہ مد بمعنی صاع زبان عرب میں آتا ہو۔اور اس میں سخت تامل ہے۔ صحاح وصراح ومختار وقاموس وتاج العروس لغات عرب اور مجمع البحار ونہایہ ومختصر السیوطی لغات حدیث اور طلبۃ الطلبۃ ومصباح المنیر لغات فقہ میں فقیر نے اسکا پتہ نہ پایا۔ اور بالفرض شاذ ونادر ورود ہو بھی تو اس پر حمل تجویز بے قرینہ کچھ معتبر نہیں۔

توجیہ سوم: اس حدیث میں زیادہ کا انکار نہیں۔حضور اور ام المؤمنین معا تین مد سے نہاتے ہوں۔جب پانی ختم ہوچکا ہو اور زیادہ فرمالیا ہو۔

یہ توجیہ بھی بعید ہے کہ اس تقدیر پر ذکر مقدار عبث وبیکار ہوا جاتا ہے۔تو قریب تر وہی توجیہ اول ہے۔ فتاویٰ رضویہ جدید ا/ ۵۸۵

٤٦٣۔ **عن** اُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: اِن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يغتسل من اِناء واحد هو الفرق من الجنابة۔

٤٦٣۔ السنن لابى داؤد، الطهارة ۳۱/۱

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل جنابت فرماتے تھے اور وہ ''فرق'' تھا۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

''فرق'' میں اختلاف ہے۔ اکثر تین صاع کہتے ہیں اور بعض دو صاع۔ مسلم کی روایت ہے کہ حضرت سفیان نے کہا کہ ''فرق'' تین صاع ہے۔ امام طحاوی نے یہ ہی صراحت کی۔ امام نووی نے فرمایا: جمہور کا یہ ہی قول ہے۔ عینی وغیرہ نے کہا کہ دو صاع۔ نجم الدین نسفی نے طلبۃ الطلبۃ میں فرمایا: فرق، میں سولہ رطل آتے ہیں۔ نہایہ ابن اثیر اور صحاح جوہری میں یہ ہی ہے۔

شرح غریبین میں ہے کہ یہ بارہ مد کا ہوتا ہے۔ ابوداؤد نے کہا میں نے امام احمد بن حنبل کو کہتے سنا۔ کہ فرق سولہ رطل ہوتا ہے حافظ نے فتح میں ابوعبداللہ سے اس بات پر اتفاق نقل کیا اور اس پر بھی کہ یہ تین صاع ہوتا ہے۔ اور کہا: شاید انکی مراد اتفاق سے اہل سنت کا اتفاق ہے۔ پھر فرماتے ہیں: مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس میں کوئی مخالفت نہیں کہ سولہ رطل کے عراق میں دو صاع ہوتے ہیں۔ اور حجاز میں تین صاع۔

امام نووی اس حدیث سے یہ جواب دیتے ہیں کہ پورے ''فرق'' سے تنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غسل فرمانا مراد نہیں۔ کہ یہ ہی حدیث بخاری میں یوں ہے۔

۴۶۴۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كنت اغتسل انا والنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من اناء واحد من قدح يقال له الفرق۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے نہاتے وہ ایک قدح تھا جسے فرق کہتے ہیں۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اجتماع میں نص نہیں جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا، لہذا اس پر جزم نہیں کرنا چاہیئے کہ انفراد مراد نہیں، امام طحاوی فرماتے ہیں کہ حدیث میں صرف برتن کا ذکر ہے کہ اس ظرف سے نہاتے، بھرا ہوا نہ ہونا مذکور نہیں۔

اقول: صرف برتن کا ذکر قلیل الجدوی ہے، اس سے ظاہر مفاد وہی مقدار آپکا ارشاد ہے خصوصاً

۴۶۴۔ الجامع الصحيح للبخارى ، الغسل ۱/ ۳۹

حدیث لیث وسفیان میں لفظ ''فی'' سے تعبیر کہ ایک قدح میں غسل فرماتے '' اذ من المعلوم ان المراد لیس الظرفیه ''اور حدیث مالک میں لفظ، واحد کی زیادت ، اذ من المعلوم ان لیس المراد نفی الغسل من غیره قط۔

بہر حال اس قدر ضرور ہے کہ حدیث اس معنی میں نص صریح نہیں زیادت کی صریح نص اسی قدر ہے جو حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گزرا کہ پانچ مد سے غسل فرماتے۔ اور پھر بھی اکثر واشہر وہی وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع ہے۔ اور حدیث کے ارشادات قولیہ تو خاص اسی طرف ہیں۔

٤٦٥۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: يُجزِئُ مِنَ الْغُسلِ الصَّاعُ وَالْوُضُوءِ الْمُدُّ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غسل میں ایک صاع اور وضو میں ایک مد کفایت کرتا ہے۔

٤٦٦۔ **عن** عقیل بن أبی طالب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : يُجزِئُ مِنَ الْوُضُوءِ مُدٌّ وَمِنَ الْغُسلِ صَاعٌ۔

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع کافی ہے

٤٦٧۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :يُجزِئُ فِي الْوُضُوءِ مُدٌّ وَ فِي الْغُسلِ صَاعٌ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع کفایت کرتا ہے۔

٤٦٨۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

٤٦٥۔ السنن الکبری للبیهقی، ١/١٩٥ ☆ المستدرك للحاكم، ١/١٦١

٤٦٦۔ السنن لابن ماجه ، الطهارة ١/ ٢٤ ☆

٤٦٧۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ١/٢١٩ ☆

٤٦٨۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٣/٢٦٢ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :یَکْفِی أَحَدَکُمْ مُدٌّ مِنَ الْوُضُوءِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں ایک شخص کے وضو کو ایک مد کافی ہے۔

۴۶۹۔ **عن** اُم سعد بنت زید بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلْوُضُوءُ مُدٌّ وَالْغُسْلُ صَاعٌ ۔

حضرت ام سعد بنت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع ہے۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب یہاں چند امر تنقیح طلب ہیں۔

امر اول: صاع اور مد باعتبار وزن مراد ہیں یعنی دو اور آٹھ رطل وزن کا پانی ہو۔ کہ رامپور کے سیر سے وضو میں تین پاؤ اور غسل میں تین سیر پانی ہوا، اور امام ابو یوسف وائمہ ثلثہ کے طور پر وضو میں آدھ سیر اور غسل میں دو سیر۔ اور جانب کمی وضو میں پونے تین چھٹانک سے بھی کم اور غسل میں ڈیڑھ ہی سیر۔

یا باعتبار کیل وپیمانہ، یعنی اتنا پانی کہ ناج کے پیمانہ اور مد یا صاع کو بھر دے۔ ظاہر ہے کہ پانی ناج سے بھاری ہے۔ تو پیمانہ بھر پانی اس پیمانے کے رطلوں سے وزن میں زائد ہوگا۔

کلمات ائمہ میں معنی دوم کی تصریح ہے اور اسی طرف بعض روایات احادیث ناظر۔

امام عینی عمدۃ القاری شرح بخاری میں فرماتے ہیں۔

باب الغسل بالصاع ای بالماء قدر ملأ الصاع ۔

ایک صاع سے غسل کا بیان یعنی ایک صاع پانی کی مقدار۔

امام ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں۔

المراد من الروایتین ان الاغتسال وقع بملأ الصاع من الماء۔

دونوں روایتوں سے مراد یہ ہے کہ غسل پانی کا ایک صاع بھر کر برتن سے ہوا۔

امام احمد قسطلانی ارشاد الساری میں فرماتے ہیں۔

۳۶۹۔ السنن لابن ماجہ ، الطہارۃ ، ۱/۲۴ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ۱/۱۴۴

ای بالماء الذی قدر ملأ الصاع ۔

یعنی وہ پانی جوایک صاع بھر مقدار میں ہوتا تھا۔

نیز عمدۃ القاری میں حدیث طحاوی مجاہد سے بایں الفاظ ذکر کی۔

۴۷۰۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخل عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها فاستسقی بعضنا فأتی بعس ، قالت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یغتسل بملأ هذا ، قال مجاهد : فحزرته فیما احزر ثمانیة أرطال ، تسعة أرطال ، عشرة أرطال، قال : وأخرجه النسائی فقال : حزرته ثمانیة ارطال۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ہم میں سے کسی نے پانی مانگا تو ایک برتن میں پیش کیا گیا۔ام المؤمنین نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو بھر کر غسل فرماتے تھے۔حضرت مجاہد فرماتے ہیں۔میں نے اسکا اندازہ لگایا تو وہ آٹھ رطل،نو رطل، دس رطل تھا۔ امام نسائی نے اسکو ذکر کر کے فرمایا: میں نے اسکا اندازہ آٹھ رطل یقینی طور پر لگایا۔

اقول: ظاہر ہے کہ پیمانے ناج کیلئے ہوتے ہیں۔پانی مکیل نہیں کہ اسکے لئے کوئی مد وصاع جدا موضوع ہوں۔بلکہ ہمارے علماء نے تصریح کی ہے کہ یہ قیمت والی چیز ہے تو یہ نہ مکیل ہے نہ موزون۔تو اندازہ نہ بتایا گیا مگر انہیں مد وصاع سے جو ناج کیلئے تھے۔اور کسی برتن سے پانی کا اندازہ بتایا جائے تو اس سے یہ مفہوم ہوگا کہ اس بھر پانی۔نہ یہ کہ اس برتن میں جتنا ناج آئے اسکے وزن کے برابر پانی۔

امر دوم: غسل میں کہ ایک صاع بھر پانی ہے اس سے مراد مع اس وضو کے ہے جو غسل میں کیا جاتا ہے۔یا وضو سے جدا۔

امام اجل طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے معنی دوم پر تنصیص فرمائی۔اور وہ جو اکثر احادیث میں ایک صاع اور حدیث انس میں پانچ مد ہے اس میں یہ تطبیق دی کہ ایک مد کا اور ایک صاع بقیہ غسل کا۔یوں غسل میں پانچ مد ہوئے۔

۴۷۰۔ عمدة القادری للعینی، ۱۹۶/۳

امر سوم: یہ صاع کسی ناج کا تھا۔ظاہر ہے کہ ناج ہلکے بھاری ہوتے ہیں۔جس پیمانے میں تین سیر جو آئیں گے گیہوں تین سیر سے زیادہ آئیں گے۔اور ماش اور بھی زاید۔

ابوشجاع ثلجی نے صدقہ فطر میں ماش یا مسور کا پیمانہ لیا کہ انکے دانے یکساں ہوتے ہیں۔ توانکا کیل ووزن برابر ہوگا بخلاف گندم یا جو کہ ان میں بعض کے دانے ہلکے اور بعض کے بھاری ہوتے ہیں۔تو دو قسم کے گیہوں اگر چہ ایک ہی پیمانے سے لیں وزن میں مختلف ہو سکتے ہیں،اور اسی طرح جو۔

ظاہر ہے کہ صاع اس ناج کا تھا جو اس زمان برکت نشان میں عام طعام تھا۔اور معلوم ہے کہ وہاں عام طعام جو تھا۔گیہوں کی کثرت زمانہء امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔

۴۷۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لما کثر الطعام فی زمن معاویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جعلوہ مد ین من حنطۃ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں گندم کا استعمال عام ہوا تو علماء نے صدقہءفطر کی مقدار گندم سے دو مد مقرر کی۔

۴۷۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی ا للہ تعالیٰ عنہما قال : لم یکن الصدقۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا التمر والزبیب والشعیر ولم تکن الحنطۃ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہء اقدس میں زکوۃ کھجور،منقی اور جو سے ہی دی جاتی تھی ۔گیہوں اس وقت عام مروج نہیں تھا۔

۴۷۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان طعامنا یومئذ الشعیر۔

۴۷۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، صد قۃ الفطر ۱/۳۷۲

۴۷۲۔ الصحیح لابن خزیمۃ، ۴/۴۵

۴۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، صدقۃ الفطر ۱/۲۰۴

۴۸۴

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارا کھانا جوتھا۔

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اوراس سے قطع نظر بھی ہو تو شک نہیں کہ مدوصاع کا اطلاق مدوصاع شعیر کوشامل۔تو اس پرعمل ضرور اتباع حدیث کی حد میں داخل۔فقیر نے ۲۷ ماہ مبارک رمضان ۱۳۲۷ھ کو نیم صاع شعیری کا تجربہ کیا جوٹھیک چار رطل کا پیمانہ تھااس میں گیہوں برابر ہموار مسطح بھر کرتولے توثمن رطل کم پانچ رطل آئے۔

یعنی ایک سو چوالیس روپے بھر جو کی جگہ ایک سو پچھتر روپے آٹھ آنے بھر گیہوں۔کہ بریلی کے سیر سے اٹھنی بھراوپر پونے دوسیر ہوئے۔یہ محفوظ رکھنا چاہئے کہ صدقہ فطرو کفارات وفدیہ صوم وصلوۃ میں اسی انداز سے گیہوں ادا کرنا احوط وانفع للفقراء ہے۔اگرچہ اصل مذہب پر بریلی کی تول سے چھ روپے بھر کم ڈیڑھ سیر گیہوں ہیں۔ پھراسی پیمانے میں پانی بھر کروزن کیا تودوسو چودہ روپے بھرایک دوانی کم آیا کہ کچھ کم چھ رطل ہوا۔تو تنہاوضوکا پانی رامپوری سیر سے تقریبا آدھ پاؤ ایک سیر ہوا۔اور باقی پانی غسل کا قریب ساڑھے چار سیر کے۔اور مجموع غسل کا چھٹانک اوپر ساڑھے پانسیر سے کچھ زیادہ۔

یہ بحمداللہ تعالیٰ قریب قیاس ہے،بخلاف اسکے کہ اگرتنقیحات مذکورہ نہ مانی جائیں تو مجموع غسل کا پانی صرف تین سیر رہتا ہے ۔ اور امام ابو یوسف کے طور پر دو ہی سیر ۔ اسی میں وضو،اسی میں غسل،اور ہر عضو پر پانی کا تین تین بار بہنا۔یہ سخت دشوار بلکہ بہت دوراز کار ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۵۸۵ تا ۵۹۵

(۵) حالت جنابت میں ہر بال کے نیچے ناپاکی

۴۷۴۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: ان تحت كل شعرة جنابة ، ثم قال: ومن ثم عاديت رأسى ، من ثم عاديت رأسى۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۸۵

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ ہر بال کی جڑ میں نجاست حکمی ہے۔پھر فرمایا: اسی لئے میں نے اپنے سر سے دشمنی کرلی۔اسی لئے میں نے

۴۷۵۔ السنن لابی داؤد الطہارۃ، ۱/ ۳۱ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ۸/ ۳۳۷

اپنے سر سے دشمنی کرلی۔۱۲م

(۶) تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو تو غسل کرے

۴۷۵۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یتذکر احتلا ما ، قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یغتسل ، وعن الرجل الذی یری انه قد احتلم ولا یجد بللا قال: لَا غُسُلَ عَلَیُهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شخص کی بابت دریافت کیا گیا جو تری تو دیکھے لیکن اسکو احتلام یاد نہ ہو۔ تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ غسل کریگا۔ اور اس شخص کی بابت دریافت کیا گیا جو سمجھتا ہو کہ اسکو احتلام ہوا اور وہ تری محسوس نہ کرے تو آپ نے فرمایا: اس پر غسل نہیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۸۸

(۷) عورت کو احتلام یاد ہو تو غسل کرے

۴۷۶۔ **عن** أنس بن مالك رضی ا الله تعالیٰ عنه قال : لما سألته اُم سلیم رضی الله تعالیٰ عنها یا رسو ل الله ! اِن الله لا یستحیی من الحق فهل علی المرأة من غسل اذا احتلمت ، قال : نَعَمُ اِذَا رَأَتِ الُمَاءَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا، یارسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ حق سے حیا نہیں فرماتا۔ کیا احتلام کی صورت میں عورت پر بھی غسل ہے جبکہ وہ قطعی طور پر پانی دیکھے۔

۴۷۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، الغسل ، ۱/ ۴۲ ☆ الصحیح لمسلم ، الطهارة
الجامع للترمذی ، الطهارة ☆ السنن للنسائی ، ۱/ ۲۹۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۲۹۲ ☆ السنن لابن ماجه،
المصنف لعبد الرزاق، ۱۰۹۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۱۶۸
المؤطا لمالك ، ☆ السنن الکبری للهیثمی، ۱/ ۲۶۷
مشکوة الصابیح ☆ مجمع الزوائد ، للهیثمی، ۱/ ۱۶۸
ارواء الغلیل لا للبانمی ۱/ ۱۶۲ ☆ بدائع المنن للساعاتی، ۱۰۲
تجرید التمهید لابن عبد البر ، ۶۵۸ ☆

حضور نے ارشاد فرمایا: ہاں جب بھی تری دیکھے۔

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں دیکھنے سے مراد آنکھ سے دیکھنا مراد نہیں بلکہ رویت علمیہ اور ظن غالب مراد ہے۔ یہ ہی چیز علم فقہ میں معروف ہے اور خروج ہی انزال میں مظنون ہوتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ منی کا نہ دیکھنا اور اس کو نہ چھونا اس ظن کے منافی نہیں۔ اہل لغت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ علم اور رویت حقیقی طور پر علم کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۴۲

(۸) مؤمن حقیقت میں ناپاک نہیں ہوتا

٤٧٧ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لقیه وهو جنب قال: فانحنیت فاغتسلت ثم جئت فقال: أَیْنَ کُنْتَ اَوْ اَیْنَ ذَهَبْتَ، قلت: انی کنت جنبا، قال: اِنَّ الْمُؤمِنَ لَایَنْجِسُ ـ

فتاوی رضویہ جدید ۴/۳۵۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میری حالت جنابت میں ملاقات ہوئی تو میں موقع پا کر آہستہ سے کھسک آیا اور غسل کر کے واپس خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضور نے فرمایا: کہاں تھے۔ میں نے عرض کیا: میں جنبی تھا۔ فرمایا: مومن درحقیقت کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

(۹) تطہیر نجاست

٤٧٨ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِی السَّمَنِ فَاِنْ کَانَ جَامِدًا فَالْقُوهَا وَمَاحَوْلَهَا ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر جمے ہوئے گھی میں چوہیا گر جائے تو چوہیا اور اسکے آس پاس کا گھی نکال کر پھینک دو۔

فتاوی افریقہ ۱۰۸

---

٤٧٩ ـ المنسد لاحمد بن حنبل، ۱/۲۱۹

۴۷۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چمڑا پکانے سے پاک ہوجاتا ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۳/۲۷۳



۴۔ کتاب الصلوۃ

ابواب

۱۔اوقات نماز

(۱)نماز وقت پر ادا کرو

۴۸۰۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثَلاثٌ لَا تُؤَخِّرُوهُنّ،ألصَّلوٰۃُاِذَا أتَتُ، وَالُجَنَازَۃُ اِذَا حَضَرَتُ ، وَالُأیّمُ اِذَا وَجَدُتَ لَهَا کُفُوًا۔

حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین چیزوں میں دیر نہ کرو۔نماز جب اسکا وقت آجائے ۔ جنازہ جس وقت حاضر ہو۔اورزن بے شوہر جب اسکا کفو ملے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰
فتاوی رضویہ ۵/ ۱۳۸

(۲)نماز کے وقت کی حفاظت کرو

۴۸۱۔ **عن** حنظلۃ الکاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: مَنُ حَافَظَ عَلَیَ الصَّلَوَاتِ الُخَمُسِ رُکُوُعِهِنَّ وَسُجُوُدِهِنَّ وَمَوَاقِیُتِهِنَّ وَعَلِمَ أنَّهُنَّ حَقٌ مِنُ عِنُدِاللّٰهِ دَخَلَ الُجَنَّةَ اَوُ قَالَ وَجَبَتُ لَهٗ الُجَنَّۃُ اَوُ قَالَ حُرِّمَ عَلیَ النَّارِ۔ **فتاوی رضویہ ۲/ ۳۷۷**

حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا۔جوشخص ان پانچوں نمازوں کی انکے رکوع وسجود واوقات پر محافظت کرے اوریقین جانے کہ وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہیں جنت میں جائے۔یافرمایا: جنت اسکے لئے واجب ہوجائے۔یافرمایا: دوزخ اس پرحرام ہوجائے۔

۴۸۰۔ الجامع للترمذی ، الصلوٰۃ ، ۱/ ۲٤ ☆ السنن لابن ماجہ ، الجنائز ، ۱/ ۵۲
المستدرك للحاکم ، ۲/ ۱٦۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۷۰۸۱
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۵/ ۲۵۲ ☆ المغنی للعراقی، ۲/ ۱۷
۴۸۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲/ ۱٦۰ ☆ مجمع الزوائد لهیثمی، ۱/ ۲۸۸
العلل المتناهیۃ لابن الجوزی ، ٤۲۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۱/ ۲٤۷

(۳) نماز کے وقت کی حفاظت محبوب عمل

۴۸۲۔ **عن** عبد الله بن مسعو د رضی الله تعا لیٰ عنه قال: سألت رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ای العمل احب الی الله تعالیٰ ، قال: أَلصَّلٰوۃُ لِوَقْتِهَا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ پیارا کونسا عمل ہے۔فرمایا: نماز اسکے وقت پر ادا کرنا۔

۴۸۳۔ **عن** أمیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء رجل فقال: یا رسو ل الله ! ای شیء احب الی الله تعالیٰ فی الاسلام قال : أَلصَّلٰوۃُ لِوَقْتِهَا ، وَمَنُ تَرَكَ الصَّلٰوۃَ فَلاَ دِیْنَ لَهٗ، وَالصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! اسلام میں کیا چیز سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پیاری ہے ۔فرمایا: نماز وقت پر پڑھنی ۔جس نے نماز چھوڑی اسکے لئے دین نہ رہا۔نماز دین کا ستون ہے۔

۴۸۴۔ **عن** أنس بن مالك رضی ا لله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثٌ مَنُ حَفِظَهُنَّ فَهُوَ وَلِیٌّ حَقًّا وَمَنُ ضَیَّعَهُنَّ فَهُوَ عَدُوٌّ حَقًّا ، أَلصَّلٰوۃُ وَالصِّیَامُ وَالُجَنَابَةُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین چیزیں ہیں کہ جوانکی حفاظت کرے وہ سچا ولی ہے ۔اور جو انہیں ضائع کرے وہ پکا دشمن ۔نماز،روزے،اور غسل جنابت۔

۴۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، المواقیت، ۱/۷۶ ☆ المسند للدارمی، ۱۴۴
الجامع للترمذی ☆ المسند للدارمی، ۱۴۴
السنن للنسائی، فضل الصلوۃ المواقیتها ، ۱/۷۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۲/۱۷۶
۴۸۳۔ الترغیب و الترهیب للمنذری ۱/۳۸۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۹۲
کنز العمال للمتقی، ۲۱۶۱۸ ☆ السنن للنسائی، الصلوٰۃ ۱/۸۸
۴۸۴۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۲۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱/۲۹۵
مجمع الزوائد لهیثمی، ۱/۲۹۳ ☆ الجامع الصغیر للیسوطی ۱/۲۰۶

۴۸۵۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه کتب الی عماله اِن أهم أمرکم عندی الصلوة فمن حفظها و حافظ علیها حفظ دینه ومن ضیعها فهو ما سواها أضیع۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عاملوں کو فرمان بھیجے کہ تمہارے کاموں میں مجھے زیادہ فکر نماز کی ہے ۔ جو اسے حفظ اور اس پر محافظت کرے اس نے اپنے دین کی حفاظت کرلی ۔ اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اور کاموں کو زیادہ ترک کریگا۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۸۰

(۴) اوقات نماز

۴۸۶ ۔**عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: سأل رجل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن مواقیت الصلوة ، فقال : صل معی، صلی الظهر حین زاغت الشمس، والعصر حین کان فی کل شیء مثله ،والمغرب حین غابت الشمس، والعشاء حین غاب الشفق ، قال: ثم صلی الظهر حین کان فی الانسان مثله والعصر حین کان فی الانسان مثلیه والمغرب حین کان قبیل غیبوبة الشفق ، قال: عبد الله بن الحارث ثم قالفی العشاء اری ثلث اللیل۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اوقات نماز معلوم کئے تو حضور نے فرمایا: میرے ساتھ نماز پڑھ، چنانچہ حضور نے ظہر کی نماز سورج ڈھلنے پر پڑھی اور عصر کی ایک مثل سایہ ہونے کے بعد۔ اور مغرب کی غروب آفتاب کے وقت ۔ اور عشا کی شفق غائب ہونے پر۔ پھر دوسرے دن ایک مثل سایہ ہونے پر ظہر پڑھی ۔ دو مثل پر عصر ادا کی ۔ شفق کے غائب ہونے سے کچھ پہلے مغرب پڑھی حضرت عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں پھر فرمایا: مجھے خیال ہے کہ عشا تہائی رات گزرنے پر پڑھی ۔۱۲م

۴۸۵۔ المؤطا لمالك ،

۴۸۶۔ السنن للنسائی، المواقیت ۱/۸۸ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۱/۸۸

۴۸۷ ـ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه ان سائلا سأل البنی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلم یرد علیه شیئا حتی امر بلالا فاقام للفجر حین انشق الفجر فصلی حین کان الرجل لایعرف وجه صاحبه او ان الرجل لا یعرف من الی جنبه ثم امر بلالا فاقام الظهر حین زالت الشمس حتی قال القائل انتصف النهار وهو اعلم، ثم امر بلالا فاقام العصر والشمس بیضاء مرتفعة، وامر بلالا فاقام المغرب حین غابت الشمس، وامر بلالا فاقام العشاء حین غابت الشفق، فلما کان من الغد صلی الفجر وانصرف، فقلنا اطلعت الشمس فاقام الظهر فی وقت العصر الذی کان قبله وصلی العصر وقد اصفرت الشمس او قال امسی وصلی المغرب قبل ان یغیب الشفق وصلی العشاء الی ثلث اللیل ثم قال: اَیۡنَ السَّائِلُ عَنۡ وَقۡتٍ، الصَّلٰوۃُ فِیۡمَا بَیۡنَ ھٰذَیۡنِ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک صاحب نے نماز کے اوقات پوچھے۔حضور نے کچھ جواب نہیں دیا۔یہانتک کہ حضرت بلال کوصبح صادق کے وقت اذان کا حکم دیا۔اورنماز پڑھی جبکہ اتنا اندھیرا تھا کہ آدمی برابروالے کے چہرہ کوصاف نہیں دیکھ پارہاتھا۔یا برابروالے کواچھی طرح نہیں پہچان پاتا۔پھر حضرت بلال کوظہر کی اذان کا حکم دیا جبکہ سورج ڈھل چکا تھااور نماز پڑھی یہانتک کہ کہنے والے نے کہاابھی تو دوپہر ہوئی ہے حالانکہ حضور خوب جانتے تھے کہ کیاوقت ہوا ہے۔پھرحضرت بلال کوعصر کی اذان کا حکم ملا جبکہ سورج خوب چمک رہاتھااور عصر کی نماز پڑھی۔پھرحکم ملامغرب کی اذان کاجب سورج غروب ہوااور نماز ادا کی۔پھرعشا کی اذان کا حکم ملا جب شفق غائب ہوگئی اورنماز ادا کی۔جب دوسرادن آیاتو فجر کی نماز پڑھی۔۔جب واپس ہوئے تو ہم کہنے لگے کیا سورج نکل آیا۔اورظہر کی نماز کل کے عصر کے وقت میں پڑھی۔اورعصر کی نماز جب سورج خوب زرد ہوگیا تھا یہانتک کہ ہم بولے شام ہوگئی۔مغرب کی نماز شفق کے غائب ہونے سے پہلے پڑھی۔اورعشا کی نماز تہائی رات کے گزرجانے پر۔پھر فرمایا: کہاں ہے نماز کے اوقات پوچھنے والاشخص؟ان اوقات کے درمیان نماز کا وقت ہے۔۱۲م

---

۴۸۷ ـ السنن لابی داؤد ، المواقیت ۵۷/۱ ☆ الصحیح لمسلم ، الصلوٰۃ ۲۲۳/۱

السنن للنسائی، الصلوۃ ۹۰/۱ ☆

۴۸۸۔ **عن** عبد الله بن عمروبن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: وَقْتُ الظُّهرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَالَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ،وَوَقْتِ الْعَصْرِ مَا تَصْفَرُّ الشَّمْسُ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ، وَوَقْتُ صُلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَالَمْ يَطْلَعُ الشَّمْسُ، فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَامْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا تَطْلَعُ بَيْنَ قَرْنَى الشَّيْطَانِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور ایک مثل سایہ تک رہتا ہے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آ جائے۔ اور عصر کا وقت جب تک سورج پیلا نہ ہو جائے۔ مغرب کا وقت جب تک شفق غائب نہ ہو۔ عشا کا وقت درمیانی رات کے نصف تک۔ فجر کا وقت صبح صادق سے سورج طلوع ہونے تک۔ جب سورج طلوع ہو تو نماز سے رک جائے کہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔　　فتاوی رضویہ ۲/۳۴۵

۴۸۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: وقت الظهر الی العصر ووقت العصر الی المغرب ووقت المغرب الی العشا والعشاء الی الفجر۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ظہر کا وقت عصر تک اور عصر کا مغرب تک اور مغرب کا عشا تک اور عشا کا فجر تک ہے۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۸۵

۴۹۰۔ **عن** عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنهماقال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وَقْتُ صَلٰوةِ الظُّهرِ مَالَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَالَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَسْقُطْ فَوْرُ الشَّفَقِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مَالَمْ يَطْلَعُ قَرْنِ الشَّمْسِ۔

۴۸۸۔ الصحیح لمسلم ، الصلوة ، ۱/۲۲۳

۴۸۹۔ کنز العمال لعلی المتقی، ۲۱۷۳۳، ۸/۳۵

۴۹۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲/۲۱۰ ☆ الصحیح لمسلم ، ۱/۲۲۳
السنن لابی داؤد ، الصلوة ۱/۵۸ ☆ السنن للنسائی، المواقیت ، ۱/۹۱

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہر کی نماز کا وقت عصر شروع ہونے تک ہے۔ اور عصر کا سورج کے زرد ہونے تک، اور مغرب کا شفق غائب ہونے تک۔ عشاء کا نصف رات تک اور فجر کا جب تک سورج طلوع نہ ہو۔ ۱۲ م　　جد الممتار ۱/۱۹۲

۴۹۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَآخِرًا وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ، وَآخِرُ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا، وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرِبُ الشَّمْسُ، وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ حِيْنَ يَغِيْبُ الْاُفُقُ، وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتَ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلَعُ الْفَجْرُ، وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلَعُ الشَّمْسُ۔　　**فتاوی رضویہ ۳/۶۲۲**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک نماز کے اوقات کی ابتداء اور انتہاء ہے۔ تو ظہر کا وقت سورج کے زوال سے شروع ہو کر عصر کا وقت آنے تک رہتا ہے۔ اور عصر کا وقت سورج کے زرد ہونے تک، اور مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شفق غائب ہونے تک، اور عشا کا وقت شفق کے غائب ہونے سے نصف شب تک، اور فجر کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک۔ ۱۲ م

۴۹۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَمَّنِی جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِیَ الظُّهْرَ حِيْنَ مَالَتِ الشَّمْسُ، وَصَلّٰى بِیَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَیْءٍ مِثْلَهٗ، وَصَلّٰى بِیَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمَ ، وَصَلّٰى بِیَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، وَصَلّٰى بِیَ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ، وَصَلّٰى بِیَ الظُّهْرَ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَیْءٍ مِثْلَهٗ، وَصَلّٰى بِیَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَیْءٍ مِثْلَيْهِ، وَصَلّٰى الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمَ، وَصَلّٰى بِیَ الْعِشَاءَ حِيْنَ مَضٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ وَ صَلّٰى بِیَ الْغَدَاةَ عِنْدَمَا أَسْفَرَ، ثُمَّ اِلْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! أَلْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

۴۹۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۱/۸۸

وهٰذَا وَقۡتُ الۡأَنۡبِيَاءِ مِنۡ قَبۡلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دومرتبہ باب بیت اللہ کے پاس میری امامت فرمائی۔تو ظہر کی نماز سورج کے زوال کے وقت پڑھائی۔اور عصر کی ایک مثل سایہ ہونے پر۔اور مغرب کی افطار کے وقت۔اور عشا کی شفق غاب ہونے پر اور فجر کی سحری کے اختتام پر پھر دوسرے دن ظہر کی نماز ایک مثل پر اور عصر کی دو مثل پر اور مغرب کی وہی افطار کے وقت اور عشاء تہائی رات گزرنے پر۔اور فجر کی خوب روشن کرکے۔پھر میری طرف متوجہ ہوکر کہا: یا رسول اللہ ! نماز وں کے اوقات ان کے درمیان ہیں ۔ اور یہ اوقات آپ سے قبل انبیاء کرام کیلئے بھی متعین تھے۔

۴۹۳۔ عن أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَمَّنِی جِبۡرَئِیۡلُ عَلَیۡهِ السَّلامُ فِی الصَّلوٰةِ فِی الظُّهۡرِ حِیۡنَ زَاغَتِ الشَّمۡسُ، وَ صَلّی الۡعَصۡرَ حِیۡنَ قَامَتۡ قَائِمَةٌ، وَ صَلّی الۡمَغۡرِبَ حِیۡنَ غَابَتِ الشَّمۡسُ، وَصَلَّی الۡعِشَاءَ حِیۡنَ غَابَتِ الشَّفَقُ، وَصَلَّی الصُّبۡحَ حِیۡنَ طَلَعَ الۡفَجۡرُ ، ثُم أَمَنِی فِی الۡیُوۡمِ الثَّانِی فَصَلّی الظُّهۡرَ وَفَیۡءُ كُلِّ شَیۡءٍ مِثۡلُهٗ، وَ صَلّی الۡعَصۡرَ وَالۡفَیۡءُ قَامَتَان ،وَصَلّی الۡمَغۡرِبَ حِیۡنَ غَابَتِ الشَّمۡسُ، وَصَلّی الۡعِشَاءَ الۡآخِرَةَ اِلیٰ ثُلُثِ اللَّیۡلِ الۡأُوّلِ، وَصَلّی الصُّبۡحَ حِیۡن كَادَتِ الشَّمۡسُ اَنۡ تَطۡلَعَ ثُمّ قَالَ: أَلصَّلوٰةُ فِیۡمَا بَیۡنَ هٰذَیۡنِ الۡوَقۡتَیۡنِ

فتاوی رضویہ ۶۲۲/۳

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میری امامت فرمائی ظہر کی نماز میں جب سورج ڈھل گیا۔اور عصر کی ایک مثل سایہ ہونے پر۔اور مغرب کی غروب آفتاب کے وقت، اور عشا کی شفق ڈوبنے پر۔اور صبح کی صبح صادق پر۔پھر دوسرے دن امامت فرمائی تو ظہر کی نماز ایک مثل سایہ پر پڑھی۔اور عصر کی دو مثل سایہ پر۔اور مغرب کی سورج غروب ہونے پر۔اور عشا کی تہائی رات گزرنے پر۔اور صبح کی سورج طلوع ہونے کے قریب ، پھر کہا: نماز کے اوقات ان وقتوں کے درمیان ہیں۔۱۲م

۴۹۳۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۸۸/۱ ☆ السنن للنسائی ، المواقیت ، ۸۹/۱

٤٩٤۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان جبرئيل عليه السلام اتی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يعلمه مواقيت الصلوة فتقدم جبرئيل ورسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم خلفه والناس خلف رسول الله صلی تعالیٰ عليه وسلم فصلی الظهر حين زالت الشمس و اتاه حين كان الظل مثل شخصه فصنع كما صنع فتقدم جبرئيل و رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم خلفه و الناس خلف رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فصلی العصر، ثم أتاه جبرئيل عليه السلا م حين وجبت الشمس فتقدم جبرئيل عليه الصلوةوالسلام و رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم خلفه والنا س خلف رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فصلی المغرب، ثم أتاه حين غابت الشفق فتقدم جبرئيل عليه السلام ورسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم خلفه والناس خلف رسول الله تعالیٰ عليه وسلم فصلی الغداة، ثم أتاه اليوم الثانی حين كان ظل الرجل مثل شخصه فصنع مثل ما صنع بالأمس فصلی الظهر، ثم أتاه حين كا ن ظل الرجل مثل شخصيه فصنع مثل ما صنع بالأمس فصلی العصر ثم أتاه حين وجبت الشمس فصنع كما صنع بالأمس فصلی المغرب فنمنا ثم قمنا ثم نمناثم قمنا فأتاه فصنع كما صنع بالأمس فصلی العشاء ثم أتاه حين امتد الفجر والصبح والنجوم باقية مشتبكة فصنع كما صنع بالأمس فصلی الغداة ثم قال: مَا بَيْنَ هَا تَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ وَقْتٌ ۔

فتاوی رضویہ۲/۳۴۳

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اوقات نماز بتانے آئے۔تو حضرت جبرئیل آگے کھڑے ہوئے اور حضور پیچھے اور بقیہ تمام لوگ حضور کی اقتدا میں لہذا سورج ڈھلنے پر ظہر کی نماز پڑھائی اور جب سایہ ایک مثل ہوا تو پہلی مرتبہ کے مطابق حضرت جبرئیل آگے کھڑے ہوئے اور حضور پیچھے اور باقی لوگ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پیچھے تھے۔اور عصر کی نماز پڑھائی۔پھر غروب آفتاب کے وقت ایسا ہی ہوا کہ سب لوگ حضور کی اقتدا میں تھے اور حضور

٤٩٤۔ السنن للنسائی ، المواقيت ، ١/٨٩ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٣/١١٢
المعجم الاوسط للطبرانی، ٢/١٩٢ ☆ المستدرك للحاكم ، المواقيت ، ١/١٩٦
المؤطا لمالك ، ٣

حضرت جبریل کے پیچھے۔اور نماز مغرب پڑھائی۔پھر شفق غائب ہونے پر عشا کی نماز اسی طرح پڑھائی۔پھر صبح صادق کے وقت فجر کی نماز میں بھی ایسا ہی ہوا۔پھر دوسرے دن سایہ ایک مثل ہونے پر ظہر کی نماز مثل سابق پڑھی۔اور دو مثل سایہ ہونے پر دوسرے دن عصر اسی طرح پڑھی۔پھر آفتاب غروب ہونے پر گذشتہ کل کی طرح نماز مغرب ادا کی۔پھر ہم لوگ سو گئے۔پھر جاگے۔پھر سو گئے۔پھر جاگے تو تشریف لائے اور کل کی طرح کیا اور نماز عشا پڑھائی۔پھر جب صافی پھیل گئی اتنی کہ ستارے باقی تھے اور آپس میں گتھے ہوئے تو کل کی طرح کیا اور فجر کی نماز پڑھائی۔پھر فرمایا: ان نمازوں کے درمیان وقت ہے۔۱۲م

(۵) وقت فجر

۴۹۵۔ **عن** زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال: تسحر نامع رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم قمنا الی الصلوۃ، قلت کم کان قدر ما بینهما؟ قال: خمسین آیة۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز فجر کیلئے کھڑے ہو گئے۔میں نے کہا: بیچ میں کتنا فاصلہ دیا۔فرمایا: پچاس آیت پڑھنے کا۔

۴۹۶۔ **عن** قتادة عن أنس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وزید بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحور هما قام نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی الصلوۃ فصلی قلت لانس : کم کان فراغهما من سحورهما و دخولهما فی الصلوۃ قال: قد ر ما یقرء الرجل خمسین آیة۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت زید بن

۴۹۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، الصوم ۲۵۷/۱ ☆ الصحیح لمسلم، الصیام، ۳۵۰/۱
الجامع للترمذی، الصوم ۸۸/۱ ☆ السنن للنسائی الصوم، ۳۰۴/۱
السنن لابن ماجه ۱۲۳/۱ ☆ السند لاحمد بن حنبل ۱۸۲/۵

۴۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ۱۵۲/۱ ☆ السنن للنسائی، الصوم ۳۰۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۰/۳

ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سحری تناول فرمائی۔ جب فارغ ہوئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کیلئے کھڑے ہوگئے۔ اور نماز پڑھ لی۔ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ سحری سے فارغ ہونے اور نماز میں داخل ہونے میں کتنا فصل ہوا۔ کہا اس قدر کہ آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ اندازہ وہ ہے کہ عام امت کو اسے اختیار کرنا جائز نہیں۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اس لئے اختیار فرمایا کہ رب العزت جل وعلا نے حضور کو وقت حقیقی کی اطلاع فرمائی تھی۔ اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین میں خطا سے معصوم تھے۔

فتاوی رضویہ ۳۶۰/۲

(۶) نماز فجر میں تاخیر افضل ہے

۴۹۷۔ **عن** داؤد بن یزید الأودی عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان علی بن ابی طالب یصلی بنا الفجر و نحن نترأ الی الشمس مخافة ان تکون قد طلعت۔

حضرت داؤد بن یزید اودی سے وہ اپنے والد اودی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں نماز فجر پڑھاتے اور ہم دیکھتے آفتاب کی جانب کہ کہیں نکل تو نہیں آیا۔ فتاوی رضویہ ۱۷۱/۲

(۷) نماز فجر روشن کر کے پڑھو

۴۹۸۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

۴۹۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ۱۰۶/۱

۴۹۸۔ الجامع للترمذی ، الصلوۃ ۲۲/۱ ☆ السنن لابی داؤد الصلوۃ ۶۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۱۴۲/۴ ☆ السنن للنسائی، المواقیت ، ۹۴/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۴۵۷/۱ ☆ المسند للدارمی ، ۱۴۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۵/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۶۸/۱
نصب الرایة للزیلعی، ۲۳۵/۱ ☆ میزان الاعتدال ، ۱۰۸۰
لسان المیزان لابن حجر ، ۱۴۸۷/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ۱۹۲۷۴ ، ۳۶۲/۷
فتح الباری للعسقلانی، ۵۵/۲ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۳۲/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۱۵/۱ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۱۸۲

تعالىٰ عليه وسلم : أَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهٗ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صبح کی نماز خوب روشن کر کے پڑھو کہ اس میں اجر زیادہ ہے۔

٤٩٩۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :فَكُلَّمَا أَسْفَرْتُمْ بِالْفَجْرِ فَإِنَّهٗ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب فجر کو روشن کرو گے اجر زیادہ ملیگا۔

٥٠٠۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كُلَّمَا أَصْبَحْتُمْ بِالصُّبْحِ فَإِنَّهٗ أَعْظَمُ لِأُجُوْرِكُمْ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب نماز فجر روشن کر کے پڑھو گے تو تمہارے ثواب میں اضافہ ہوگا۔

٥٠١۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لبلال: يَا بِلَالُ ! نَادِ الصَّلٰوةَ الصُّبْحِ حَتّٰى يَبْصُرَ الْقَوْمُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِمْ مِنَ الْإِسْفَارِ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے ارشادفرمایا: اے بلال ! فجر کی اذان اس وقت دیا کرو لوگ جب تیر گرنے کی جگہ دیکھ لیا کریں روشنی کی وجہ سے۔

﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پر ظاہر کہ یہ بات اس وقت حاصل ہو گی جب صبح خوب روشن ہو جائے اور جب اذان ایسے وقت میں ہوگی تو نماز تو اس سے بھی زیادہ روشنی میں ہوگی۔

٥٠٢۔ **عن** إبراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه قال: ما اجتمع اصحاب

٤٩٩۔ مجعم الكبير للطبرانى، ٤/٢٤٩

٥٠٠۔ الصحيح لابن حبان ٢٦٣ ☆

٥٠١۔ المعجم الكبير للطبرانى، ٤/٢٤٩ ☆

٥٠٢۔ الصحيح لابن خزيمة ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى، ١/١٠٩

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی شی کما اجتمعو ا علی التنویر۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے ایسا کسی چیز پر اتفاق نہ کیا جیسا فجر کے روشن کر کے پڑھنے پر۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث صحیحین سے ثابت کہ نماز فجر اول وقت میں پڑھنا سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت شریف کے خلاف تھا۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزدلفہ میں حضور کے مغرب کو بوقت عشا اور فجر کو اول وقت پڑھنے کی نسبت فرمایا:ان ھاتین الصلاتین حولتا عن وقتیھما فی ھذا المکان ۔ یعنی یہ دونوں نمازیں اپنے وقت سے پھیر دی گئیں اس مکان میں۔بخاری ومسلم کی دوسری روایت میں بھی صلی الفجر قبل وقتھا بغلس ۔صبح کی نماز پڑھی قبل اسکے وقت کے تاریکی میں۔اور قبل وقت سے قبل از طلوع فجر مراد نہیں کہ یہ خلاف اجماع ہے۔معہذا احدیث بخاری سے ثابت کہ فجر طالع ہو چکی تھی تو بالضرور قبل از وقت معہود مقصود ہے۔وہوالمطلوب

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس حدیث کے راوی ہیں حضر وسفر میں ملازمت والا سے مشرف رہے یہاں تک کہ لوگ انہیں اہل بیت نبوت سے گمان کرتے اور انکے لئے استیذان معاف تھا۔کل ذلك ثابت بالاحادیث ، توانکا یہ فرمانا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ دیکھا کہ کسی نماز کو غیر وقت پر پڑھا ہو سواان دونمازوں کے۔اس مضمون کا اور مؤید وموکد ہے۔اور حکمت فقہی اس باب میں یہ ہے کہ اسفار میں تکثیر جماعت ہے جو شارع کو مطلوب ومحبوب،اور تغلیس میں تقلیل اور لوگوں کو مشقت میں ڈالنا اور یہ دونوں ناپسند ومکروہ۔اسی لئے امام کو تخفیف صلوۃ اور کبیر وضعیف ومریض وحاجت مند کی مراعات کا حکم فرمایا:سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت میں قرأت طویل پڑھی۔لوگ شاکی ہوئے۔ارشاد ہوا۔یا معاذ ! افتان انت ، یا معاذ ! افتان انت ، قاله ثلثاً اور اول وقت نماز کی افضلیت اگر مطلقا تسلیم بھی کرلی جائے۔تاہم دفع مفاسد جلب مصالح سے اہم واقدم ہے۔آخر نہ دیکھا کہ تطویل قرأت پر عتاب ہوا حالانکہ قرآن کریم جس قدر بھی پڑھا جائے احسن وافضل ہی ہے۔معہذا نماز فجر کے بعد تا بہ اشراق ذکر الہی میں بیٹھنا

مستحب ہے اور یہ امر اسفار میں آسان اور تغلیس کے ساتھ دشوار ہے۔

اب رہا یہ کہ حد اسفار کی کیا ہے۔ بدائع الصنائع اور سراج وہاج سے ثابت کہ وقت فجر کے دو حصہ کئے جائیں۔ حصہ اول تغلیس اور آخر میں اسفار ہے۔ امام حلوانی، قاضی امام علی نسفی وغیرہما عامہ مشائخ فرماتے ہیں کہ ایسے وقت شروع کرے کہ نماز بقرأت مسنونہ ترتیل و اطمینان کے ساتھ پڑھ لے۔ بعدہ نسیان حدث پر متنبہ ہو تو وضو کر کے پھر اسی طرح پڑھ سکے اور ہنوز آفتاب طلوع نہ کرے۔ بعض کہتے ہیں کہ نہایت تاخیر چاہئے کہ فساد موہوم ہے اور اسفار مستحب۔

مستحب کو موہوم کیلئے نہ چھوڑیں گے مگر ایسے وقت تک تاخیر کہ طلوع کا اندیشہ ہو جائے بالاجماع مکروہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۳۹، ۴۴۰

(۸) ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھو

۵۰۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ تعا لی عنه قال: کنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی سفر فاراد المؤذن ان یؤذن للظهر فقال البنی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أبرِدُ ، ثم اراد ان یؤذن فقال له : أبرِدُ ، حتی سا وی ظل التلو ل ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ، فَاِذَا اِشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ مؤذن نے ظہر کی اذان دینی چاہی فرمایا: وقت ٹھنڈا کر۔ کچھ دیر کے بعد پھر انہوں نے اذان دینے کا قصد کیا۔ پھر فرمایا: وقت ٹھنڈا کر، کچھ دیر کے بعد انہوں نے پھر ارادہ کیا۔ فرمایا: ٹھنڈا کر۔ یہانتک کہ ٹیلوں کا سایہ انکے برابر آ گیا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے تو اس میں نماز ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

۵۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، المواقیت، ۱/۸۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، الصلوۃ ۱/۴۳۸
نصب الرایة للزیلعی ، ۱/۲۲۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲۶۴۰، ۸/۲۱۹

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ ٹھیک دو پہر خصوصا موسم گرما کہ وہی زمانہ ابراد ہے ٹیلوں کا سایہ اصلا نہیں ہوتا۔ بہت دیر کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔

امام اجل ابوزکریا نووی شافعی شرح مسلم شریف میں فرماتے ہیں۔

التلول منطحة غر منتصبة و لا يصير لها فئ فى العادة الا بعد زوال الشمس بكثير

ٹیلے زمین پر پھیلے ہوتے ہیں نہ بلند۔ عادۃ انکا سایہ نہیں پڑتا مگر سورج ڈھلنے کے بہت دیر بعد۔

امام ابن اثیر جزری شافعی نہایہ میں فرماتے ہیں۔

هى منبطحة لا يظهر لها ظل الا ذهب اكثر وقت الظهر۔

ٹیلے پست ہوتے ہیں۔ انکے لئے سایہ ظاہر ہی نہیں ہوتا مگر جب ظہر کا اکثر وقت جاتا رہے۔

جب خود ائمہ شافعیہ کی شہادت سے ثابت اور نیز مشاہدہ وعقل وقواعد علم ظل شاہد کہ ٹیلوں کے سایہ کی ابتدا زوال سے بہت دیر کے بعد ہوتی ہے تو ظاہر ہے کہ سایہ ٹیلوں کے برابر اس وقت پہونچے گا جب بلند چیزوں کا سایہ ایک مثل سے بہت گذر جائیگا۔ اس وقت تک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرمیوں میں ظہر ٹھنڈی کرنے کا حکم فرمایا: اور اسکے بعد مؤذن کو اجازت عطا ہوئی۔ تو بلاشبہ دوسرے مثل میں وقت ظہر باقی رہنا ثابت ہوا۔ جیسا کہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے۔۔

یہ دلیل ساطع بحمد اللہ تعالیٰ لاجواب تھی یہاں ملاجی (میاں نذیر حسین غیر مقلد) حالت اضطراب میں فرما گئے کہ مساوی کہنا راوی یعنی سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سایہ ٹیلوں کو ظاہر ہے کہ تخمینا اور تقریبا ہے نہ بایں طور پر کہ گز رکھ کر ناپ لیا تھا۔

کیوں، حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو گز رکھ کہ نہ ناپا یوں ہی تخمینا مساوات بتادی، مگر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گز رکھ کر ناپ لینا آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ آخر دخول وقت عصر یوں ہی تو معلوم ہوگا کہ اس مقدار کو پہنچ جائے اس کا علم بے ناپے کیوں کر

ہوا بلکہ یہاں تو غالباً دوناپوں کی ضرورت ہے ایک وقت نصف نہار سے سایہ اصلی کی مقدار ناپے دوسرے اس وقت سایہ بعد ظل اصلی مقدار مطلوب پہنچایا نہیں، جب انہوں نے ایک ناپ نہ کی یونہی تخمیناً فرمادیا تو انہوں نے دوناپیں کاہے کو کی ہونگی۔ یونہی تخمینا فرمادیا ہوگا کہ عصر کا اول وقت داخل ہوگیا۔

جیسے آپ وہاں احتمال نکالا چاہتے ہیں کہ واقع میں مساوی نہ ہوا ہوگا اور ظہر ایک مثل کے اندر ہوئی یہاں بھی وہی احتمال پیدا رہے گا کہ واقع میں وقت عصر نہ آیا تھا۔ظہر اپنے ہی وقت پر ہوئی۔

یہ کیا حیاداری ومکابرہ ہے کہ جابجا جو باتیں خود اختیار کرتے جاؤ دوسرا کرے تو آنکھیں دکھاؤ۔تحریف نصوص بتاؤ۔اس تحکم کی کوئی حد ہے۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۶۱، ۳۶۳

۵۰۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه قال : اِذَا اِشۡتَدَّ الۡحَرُّ فَأبۡرِدُوۡا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الۡحَرِّ مِنۡ فَیۡحِ جَهَنَّمَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب گرمی سخت ہوتو ظہر کو ٹھنڈا کرو کہ شدت گرمی وسعت دم دوزخ سے ہے۔

۵۰۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا کان الحر ابر د بالصلوٰة و اذا کان البرد عجل۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۵۰۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، المواقیت ، ۱/۷۶ ☆ الصحیح لمسلم ، ۱/۲۲٤
الجامع للترمذی ، الصلوة ۲۲۱ ☆ السنن لابی داؤد ، ۱/۵۸
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۲٦٦ ☆ السنن لابن ماجه الصلوة ۱/٤۹
السنن الکبری للبیهقی، ۱/٤۳۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۱۳۷
نصب الرایة للزیعلی، ۱/۲٤۵ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ۱/۱۳۷
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ٤/۳۱٦ ☆ شرح السنة للبغوی ۲/۲۰٤
۵۰۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، المواقیت الصلوة ۱/۷٦ ☆ التمهید لابن عبد البر ، ۵/۷
السنن اللنسائی، تعجیل الظهر فی البرد ، ۱/۵۸ ☆

وسلم جب گرمی ہوتی نماز ٹھنڈی کرتے اور جب سردی ہوتی تعجیل فرماتے۔

٥٠٦۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : اذن موذن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الظهر فقال : أَبْرِدْ ، او قال : اِنْتَظِرْ اِنْتَظِرْ و قال : شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اِشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ، حتی رأینا فئی التلول۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مؤذن نے اذان ظہر دینا چاہی۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹھنڈا کر، ٹھنڈا کر۔یا فرمایا: انتظار کر انتظار کر۔اور فرمایا۔گرمی کی سختی جہنم کی وسعت نفس سے ہے۔تو جب گرمی زائد ہو تو نماز ٹھنڈی کرو یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۴۳

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب یہاں سے مبالغۂ تاخیر کا اندازہ کرنا چاہیئے کہ مؤذن نے تین بار اذان کا ارادہ کیا اور ہر دفعہ ابراد کا حکم ہوا۔اور یقیناً معلوم ہے کہ ہر دو ارادوں میں اس قدر فاصلہ ضرور تھا جسکو ابراد کہہ سکیں۔اور وہ وقت بہ نسبت پہلے وقت کے ٹھنڈا ہو۔ورنہ لازم آئے کہ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاذ اللہ تعمیل حکم نہ کی۔اور اذان میں یہ تاخیر ہوئی تو نماز تو اور دیر میں ہوئی ہوگی۔

علماء فرماتے ہیں۔ٹیلے غالبا بسیط اور پھیلے ہوئے ہوتے ہیں کہ انکا سایہ دوپہر کے بہت بعد ظاہر ہوتا ہے بخلاف اشیاء مستطیلہ مانند مناروں دیواروں وغیرہما۔

امام احمد بن خطیب قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں فرماتے ہیں۔ٹیلوں کا سایہ ظاہر نہیں ہوتا مگر جب اکثر وقت ظہر کا جاتا رہے۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۴۳

٥٠٧۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان قدر صلوة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الظهر فی الصیف ثلثة اقدام الی خمسة اقدام۔

٥٠٦۔ السنن الکبری للبیهقی، الصلوة ، ١/٤٣٨ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٢٦٤٠

٥٠٧۔ السنن لابی لاؤد ، الصلوة ١/٥٨ ☆ السنن للنسائی ، الصلوة ١/٥٩

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گرمی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز ظہر کی مقدار تین قدم سے پانچ قدم تک تھی۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جب سایہ ہر چیز کا اسکے ساتویں حصہ کے تین یا پانچ مثل ہو جاتا تھا تو حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے۔ اور معلوم ہے کہ حرمین شریفین زاد هما الله شرفا و تعظیما میں گرمی کے موسم میں اس قدر سایہ نہایت دیر سے واقع ہوگا۔ کہ وہاں سایہ اصلی اس موسم میں نہایت قلت پر ہوتا ہے۔ بعض اوقات میں انگل دو انگل سے زائد نہیں پڑتا۔ اور مکہ معظّمہ میں تو بعض اوقات یعنی جب آفتاب سمت الراس پر گزرے مطلقا نہیں ہوتا۔ یہ بات وہاں اس وقت ہوتی ہے جب آفتاب ہشتم جوزا یا بست ودوم سرطان پر ہو۔ یعنی ۳۰ مئی اور ۲۴ جولائی۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۴۳

۵۰۸۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَمَّنِی جِبْرَئِیْلُ عَلَیهِ الصَّلٰوۃُ والسَّلامُ عِنْدَ الْبَیْتِ مَرَّتَیْنِ فَصَلَّی بِیَ الظُّهْرَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَکَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۴۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والتسلیم دو مرتبہ بیت اللہ شریف کے پاس میرے امام ہوئے تو ظہر کی نماز مجھے اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور سایہ تسمہ کے برابر ہوگیا۔ ۱۲م

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صاحب بحر الرائق نے مبسوط سے نقل کیا۔ جان لو کہ زوال کے وقت ہر چیز کا سایہ ہوتا ہے۔ مگر سال کے سب سے طویل دن میں مکہ اور مدینہ میں سایہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان دنوں سورج چاروں دیواروں پر پڑ رہا ہوتا ہے۔

اقول: یوں لگتا ہے کہ صاحب مبسوط نے سایہ نہ ہونے سے مراد سایہ تھوڑا ہونا لیا ہے۔ ورنہ

۵۰۸۔ السنن لابی داؤد ، الصلوة ۱/۵۶ ☆

مدینہ طیبہ کا عرض ’’الہ‘‘ ہے جو میل کلی سے ایک درجہ اور تینتیس دقیقہ زائد ہے۔تو وہاں سایہ کیسے معدوم ہوسکتا ہے۔اور مکہ کا عرض ’’کام‘‘ ہے جو میل اعظم سے ایک درجہ اور سینتالیس دقیقہ کم ہے۔اس لئے سب سے طویل دن میں وہاں سایہ معدوم نہیں ہوتا بلکہ جنوبی طرف ہوتا ہے۔معدوم ہونے کا وقت وہ ہے جو ہم ذکر کرآئے ہیں (یعنی جب آفتاب سمت الرأس پر گزرے۔)

اورحدابراد فعل شریف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے باحادیث سیدنا ابوذر غفاری وسیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما معلوم ہوچکی۔مگر سایہ کا حال اختلاف بلاد سے مختلف ہوتا ہے۔اور فقہ میں اسکی یہ حد ذکر کی گئی کہ سایہ سایہ میں مسجد تک چلا آئے۔فی الدر المختار، وتا خیر الصیف بحیث یمشی فیٔ الظل۔

اوراسی طرح ایک حدیث میں وارد ہوا۔اور بحر الرائق میں ہے کہ قبل اسکے کہ سایہ ایک مثل کوپہونچے ادا کرے۔حیث قال: وحدہ ان یصلی قبل المثل۔

شاید یہ اس پر مبنی ہے کہ انتہائے وقت ظہر میں علماء مختلف ہیں۔امام کے نزدیک دومثل اورصاحبین کے نزدیک ایک مثل معتبر ہے۔تو بہتر یہ ہے کہ ایک مثل تک ہوجائے۔ورنہ ھدایہ میں تصریح کرتے ہیں کہ ظہر میں ابراد کا حکم ہے۔اورحرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما میں جب سایہ ایک مثل کو پہونچتا ہے عین اشتداد گرمی کا وقت ہوتا ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۴۴

(۹) ظہر کا آخری اورعصر کا ابتدائی وقت

۵۰۹۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی بالظھر حین زالت الشمس وکان الفیٔ قدر الشراک ثم صلی العصر حین کان الفی قدر الشراک وظل الرجل۔

حاشیۃ مرقاۃ المفاتیح ٦

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اورسورج ڈھلنے پرظہر کی نماز پڑھائی۔جبکہ سایہ اصلی تسمہ کے برابر تھا۔

۵۰۹۔ السنن للنسائی، المواقیت ۱/۹۱

پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سایہ اصلی تسمہ کے برابر ہوکر مزید ایک مثل ہوچکا تھا۔۱۲م

(۱۰) عصر میں تاخیر افضل ہے

۵۱۰۔ **عن** زیاد بن عبد الله النخعی رضی الله تعالیٰ عنه قال: کنا جلوسا مع علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم فی المسجد الاعظم بالکوفة فجاء المؤذن فقال: یا امیر المؤمنین ! فقال: اجلس فجلس ثم عاد فقال له ذالك ، فقال کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم هذا الکلب یعلمنا السنة فقام علی فصلی بنا العصر ثم انصرفنا فرجعنا الی المکان الذی کنا فیه جلوسا فجثونا للرکب لنزول الشمس للغروب نتراٴها۔

حضرت زیاد بن عبداللہ نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کوفہ کی جامع مسجد میں امیرالمؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس بیٹھے تھے۔مؤذن آیا اور عرض کی: یاامیرالمؤمنین !(یعنی نماز عصر کو تشریف لے چلئے) امیرالمؤمنین نے فرمایا: بیٹھو وہ بیٹھ گیا۔ پھر دوبارہ حاضر ہوا اور وہی عرض کی۔ مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: یہ کتا ہمیں سنت سکھاتا ہے۔بعدہ مولی علی کھڑے ہوئے اور ہمیں عصر پڑھائی۔پھر ہم نماز کا سلام پھیر کر مسجد میں جہاں بیٹھے تھے وہیں آئے تو گھٹنوں کے بل کھڑے ہوکر سورج کو دیکھنے لگے۔اس لئے کہ وہ ڈوبنے کے لئے اتر گیا تھا۔

۵۱۱۔ **عن** زهیر بن کیسان رضی الله تعالیٰ عنه قال صلیت مع الرصافی العصر ثم انطلقت الی مسجد الامام فاخر العصر حتی خفت فوات الوقت ، ثم انطلقت الی مسجد سفیان فاذا هو لم یصل العصر فقلت رحم الله ابا حنیفة ما اخرها مثل ما اخر سفیان۔

حضرت زہیر بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رصافی کے ساتھ نماز عصر پڑھ کر مسجد امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گیا حضرت امام نے عصر میں اتنی تاخیر فرمائی کہ مجھے خوف ہوا کہ وقت جاتا رہیگا۔پھر میں مسجد امام سفیان ثوری رضی اللہ تعالی عنہ میں گیا تو

۵۱۰۔ المستدرك للحاکم، الصلوة ۱/۱۹۲

۵۱۱۔ مسند الفردوس للدیلمی،

دیکھوں کہ انہوں نے ابھی نماز پڑھی بھی نہیں ہے۔میں نے کہا ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحمت ہو،انہوں نے اتنی تاخیر کی بھی نہیں جتنی حضرت سفیان نے کی۔ فتاوی رضویہ ۲/۱۷۱

(۱۱)وقت مغرب

۵۱۲۔ **عن** عبد الرحمٰن النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: صلی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ باصحابہ صلوۃ المغرب فقام اصحابہ یتراؤن الشمس ،فقال:ما تنظرون ، قالوا : ننظر اغابت الشمس فقال عبد اللہ : ھذا واللہ الذی ل ا الہ الا ھو ،وقت ھذہ الصلو ۃ۔ فتاوی رضویہ ۲/

حضرت عبدالرحمٰن نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اصحاب کو مغرب کی نماز پڑھائی تو آپکے ساتھی کھڑے ہوکر سورج کو دیکھنے لگے۔آپنے فرمایا: کیا دیکھ رہے ہو؟ بولے ہم دیکھ رہے ہیں کہ کیا سورج غروب ہو چکا ہے۔تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:قسم اس اللہ تعالیٰ کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں،اس نماز کا یہی وقت ہے۔۱۲م

(۱۲)مزدلفہ میں مغرب وعشا جمع کر کے پڑھے

۵۱۳۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی صلوۃ لغیر میقاتھا الا صلوتین جمع بین المغرب والعشاء وصلی الفجر قبل میقاتھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کبھی نہ دیکھا کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کوئی نماز اسکے غیر وقت میں پڑھی ہو۔مگر دو نمازیں کہ ایک ان میں سے مغرب ہے جسے عشا کے وقت مزدلفہ میں پڑھا تھا۔اور وہاں فجر بھی روز کے معمولی وقت سے پیشتر تاریکی میں پڑھی۔

۵۱۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما رأیت رسول اللہ

۵۱۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، المواقیت ۹۲۱

۵۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۱/۲۲۸ ☆ السنن لابی داؤد، المناسک، ۱/۲۶۷

۵۱۴۔ الصحیح المسلم، الحج ۱/۴۱۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۸۴

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم صلی صلوة الا لمیقاتها الا صلو تین صلوة المغرب والعشاء یجمع وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتها۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معین اوقات ہی میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ہاں البتہ دو نمازیں یعنی مغرب وعشا جمع کیں اور فجر کی نماز معمول سے پہلے کچھ اندھیرے میں پڑھی۔۱۲م

۵۱۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ما جمع رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین المغرب والعشا ء قط فی السفر الامرة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی سفر میں مغرب وعشا ملاکر نہ پڑھی سوا ایک بار کے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ وہ ایک بار وہی سفر حجۃ الوداع ہے کہ شب نہم ذی الحجہ مزدلفہ میں جمع فرمائی جس پر سب کا اتفاق ہے۔اس حدیث کی سند جید ہے۔قتیبہ تو قتیبہ ہیں ثقہ ثبت رجال ستہ سے اورعبداللہ بن نافع ثقہ صحیح الکتاب رجال صحیح مسلم اورسلیمان بن ابی یحیی لابأس بہ،ابن حبان نے انہیں ثقات تابعی میں شمار کیا۔ابومودود عبدالعزیز بن ابی سلیمان مدنی ہزلی مقبول ہیں کما فی التقریب ،حافظ الشان نے تہذیب التہذیب میں فرمایا:

سلیما ن بن ابی یحی حجازی روی عن ابی هریرة وابن عمرو عنه ابن عجلان وداؤد بن قیس وابو مودود و عبد العزیز بن ابی سلیمان ، قال ابو حاتم ما بحدیثه بأس ، وذکره ابن حبان فی الثقات روی له ابو داؤد حدیثا واحدا فی الجمع بین المغرب والعشا ء۔

ثم اقول: بعد نظافت سند مثل حدیث کا بروایت ایوب عن نافع عن ابن عمر بلفظ لم یر ابن عمر جمع بینهما قط الا تلك اللیلة ،مروی ہونا کچھ مضر نہیں۔اگر یہاں نافع نقل ابن عمر اور وہاں ابن عمر فعل سید البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روایت کریں کیا منافات ہے

۵۱۵۔ السنن لابی داؤد، الصلوة　۱۷۱/۱　☆

خصوصاً یروی عن ایوب معضل ہے اور معضل ملاجی کے نزدیک محض مردود و مہمل اور وہ بھی بصیغۂ مجہول کہ غالباً مشیر ضعف ہے۔ تو ایسی تعلیق حدیث مسند متصل کے کب معارض ہوسکتی ہے

فتاوی رضویہ ۲/۳۹۳

(۱۳) عرفات ومزدلفہ کے علاوہ جمع بین الصلوتین گناہ کبیرہ

۵۱۶۔ قال محمد رضی اللہ تعالیٰ عنه بلغنا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَابِ رضی اللہ تعالیٰ عنه أنه كتب فی الآفاق، ینهاهم أن یجمعوا بین الصلوۃ وأخبرهم ان الجمع بین الصلوتین فی وقت واحد کبیرة من الکبائر أخبرنا بذالك الثقات عن العلاء بن الحارث عن مكحول۔

سیدنا حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث پہونچی کہ امیر المؤمنین امام العادلین ناطق بالحق والصواب عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام آفاق میں فرمان واجب الاذعان نافذ فرمائے۔ کہ کوئی شخص ایک وقت میں دو نمازیں نہ جمع کرنے پائے اور ان میں ارشاد فرمایا: ایک وقت میں دو نمازیں ملانا گناہ کبیرہ ہے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمد للہ، امام عادل فارق الحق والباطل نے حق واضح فرمایا۔ اور انکے فرمانوں پر کہیں سے انکار نہ آنے نے گویا مسئلہ درجہ اجماع تک مترقی کیا۔

اقول: یہ حدیث بھی ہمارے اصول پر حسن جید حجت ہے۔ علاء بن الحارث تابعی صدوق فقیہ رجال صحیح مسلم وسنن اربعہ سے ہیں۔

نیز علاء کا مختلط ہونا ہمارے نزدیک مضر نہیں جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ یہ روایت اس اختلاط سے بعد لی گئی ہے۔ کیونکہ شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر کتاب الصلوۃ باب الشہید میں احمد کی روایت ذکر کی ہے جسکا ایک راوی عطاء بن سائب ہے اور عطاء بن سائب کا مختلط ہونا سب کو معلوم ہے۔ مگر ابن ہمام نے کہا مجھے امید ہے کہ حماد بن سلمہ نے یہ روایت عطاء کے اختلاط میں مبتلاء ہونے سے پہلے اس سے اخذ کی ہوگی۔ پھر اسکی دلیل بیان کی کہ اگر ابہام پایا بھی جائے تو حسن کے درجے سے کم نہیں۔

۵۱۶۔ المؤطا لمحمد، الجمع بین الصلوتین ۱۳۲☆

اورامام مکحول ثقہ فقیہ حافظ جلیل القدر بھی رجال مسلم واربعہ سے ہیں۔

نیز مرسل ہمارے اور جمہور کے نزدیک حجت ہے۔رہاامام محمد کے اساتذہ کا مبہم ہونا،تو مبہم کی توثیق ہمارے نزدیک مقبول ہے۔ جیسا کہ مسلم وغیرہ میں ہے۔خصوصاجب توثیق کر نے والی امام محمد جیسی ہستی ہو۔

اوراس سے قطع نظر یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ متعدد اسنادوں سے مروی ہونے کی وجہ سے اسکی یہ خامی دور ہوگئی ہے۔فتح المغیث میں مقلوب کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ مشائخ بخاری میں احمد بن عدی سے مروی ہے کہ میں نے متعدد مشائخ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا ہے ابن عدی کے واسطے سے یہ بات خطیب نے بھی اپنی تاریخ میں ذکر کی ہےاور دیگر علماء نے بھی اور ابن عدی کے اساتذہ کا مبہم ہونا مضر نہیں کیونکہ انکی تعداد اتنی ہے کہ اسکی وجہ سے وہ مجہول نہیں رہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۲۹۲/۵
فتاوی رضویہ قدیم ۳۹۴/۲

۵۱۷۔ **عن** أبی قتادة العدوی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال سمعت قرأة کتاب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه ،ثلث من الکبائر الجمع بین الصلوتین والفرار من الزحف والنهبة۔

حضرت ابوقتادہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شقہ وفرمان سنا کہ تین باتیں کبیرہ گناہوں سے ہیں۔دونمازیں جمع کرنا۔جہاد میں کفار کے مقابلہ سے بھاگنا۔اورکسی کا مال لوٹ لینا۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اعلی درجہ کی صحیح ہے۔اسکے سب رجال اسمعیل بن ابراہیم ابن علیہ سے آخر تک ائمہ ثقات عدول رجال صحیح مسلم سے ہیں۔ وللہ الحمد،

طیفہ: حدیث مؤطا کے جواب میں تو ملاجی کو وہی انکا عذر معمولی عارض ہوا کہ منع کرنا عمر کا حالت اقامت میں بلاعذر تھا۔

۵۱۷۔ کنز العمال للمتقی، ۲۲۷۶۵۔ ۲۴۶/۸ ☆

اقول: اگر ہر جگہ ایسی ہی تخصیص تراش لینے کا دروازہ کھلے تو تمام احکام شرعیہ سے بے قیدوں کو سہل چھٹی ملے۔ جہاں چاہیں کہدیں یہ حکم خاص فلاں لوگوں کیلئے ہے۔ حدیث صحیحین کو تین طرح رد کرنا چاہا۔

اول: انکار جمع اس سے بطور مفہوم نکلتا ہے اور حنفیہ قائل مفہوم نہیں۔ اس جواب کی حکایت خود اسکے رد میں کفایت ہے۔ اس سے اگر بطور مفہوم نکلتی ہے تو مزدلفہ کی جمع۔ کہ مابعد الا ہمارے نزدیک مسکوت عنہ ہے۔ انکار جمع تو اسکا صریح منطوق و مدلول مطابقی ومنصوص عبارۃ النص ہے

اقول: اولاً۔ اسکی نسبت اگر بعض اجلۂ شافعیہ کے قلم سے براہ بشریت لفظ مفہوم نکل گیا۔ ملا مدعی اجتہاد و حرمت تقلید ابوحنیفہ وشافعی کو کیا لائق تھا کہ حدیث صحیح بخاری وصحیح مسلم رد کرنے کیلئے ایسی بدیہی غلطی میں ایک متاخر مقلد کی تقلید جامد کرتے۔ شاید رد احادیث صحیحہ میں یہ شرک صریح جائز وصحیح ہوگا۔ اب نہ اس میں شائبہ نصرانیت ہے نہ " اتخذوا احبار هم و رهبانهم اربابا من دون الله " کی آفت۔ کبر مقتا عند الله ان تقولوا مالا تفعلون۔

ثانیاً: بفرض غلط مفہوم ہی سہی اب یہ نا مسلم کہ حنفیہ اس کے قائل نہیں ۔ صرف عبارات شارع غیر متعلقہ بعقوبات میں اسکی نفی کرتے ہیں۔ کلام صحابہ ومن بعد هم من العلماء میں مفہوم مخالف بے خلاف مرعی ومعتبر۔ کمانص علیه فی تحریر الاصول والنهر الفائق والدر المختار وغیرها من الاسفار، قد ذکر نا نصوصها، فی رسالتنا القطوف الدانیة لمن احسن الجماعة الثانیه۔ ۱۳۱۳ھ

دوم: ایک رامپوری ملا سے نقل کیا کہ ابن مسعود سے مسند ابی یعلی میں روایت یہ بھی ہے کہ "کان صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یجمع بین الصلوتین فی السفر ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دو نمازیں جمع کرتے تھے۔ تو موجود ہے کہ حدیث صحیحین کو حالت نزول منزل اور روایت ابی یعلی کو حالت سیر پر عمل کریں ۔ یہ مذہب امام مالک کی طرف عود کر جائیگا۔

اقول: اولاً۔ ملاجی خود ہی اسی بحث میں کہہ چکے ہو کہ شاہ صاحب نے مسند ابی یعلی کو طبقۂ ثالثہ میں جس میں سب اقسام کی حدیثیں صحیح، حسن، غریب، معروف، منکر، شاذ، مقلوب موجود ہیں ٹھہرایا ہے۔ پھر خود ہی اس طبقے کی کتاب کو کہا کہ اس کتاب کی حدیث بدوں تصحیح کسی محدث

کے یا پیش کرنے سند کے کیونکر تسلیم کی جاوے۔ یہ کتاب اس طبقے کی ہے جس میں سب اقسام کی حدیثیں صحیح اور سقیم مختلط ہیں۔ یہ کیا دھرم ہے کہ اوروں پر منہ آؤ اور اپنے لئے ایک رامپوری ملا کی تقلید سے حلال بتاؤ۔ اتخذ وا احبار ھم ورھبانھم

ثانیا: ملاجی، کسی ذی علم سے التجا کرو تو وہ تمہیں صریح و مجمل اور متعین و محتمل کا فرق سکھائے۔ حدیث صحیحین انکار جمع حقیقی میں نص صریح ہے اور روایت ابی یعلی حقیقی جمع کا اصلاً پتہ نہیں دیتی۔ بلکہ احادیث جمع صوری میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیثیں صاف صاف جمع صوری بتارہی ہیں۔ تمہاری ذی ہوشی کہ نص و محتمل کو لاکر اختلاف محامل سے راہ توفیق ڈھونڈتے ہو۔

لطیفہ اقول: ملاجی کا اضطراب قابل تماشہ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہیں راوی جمع ٹھہرا کر عدد رواۃ پندرہ بتاتے ہیں۔ کہیں نافی سمجھ کر چودہ۔ صدر کلام میں جہاں راویان جمع گنائے صاف صاف کہا ابن مسعود فی احدی الروایتین، اب رامپوری ملا کی تقلید سے وہ احدی الروایتین بھی گئی۔ ابن مسعود خاصے مثبتان جمع ٹھہر گئے۔

سوم: جسے ملاجی بہت ہی علق نفیس سمجھے ہوئے ہیں۔ ان دو کو عربی میں بولے تھے۔ یہاں چمک چمک کر اردو میں چہک رہے ہیں کہ۔

> اگر کہو جس جمع کو ابن مسعود نے نہیں دیکھا وہ درست نہیں تو تم پر یہ پہاڑ مصیبت کا ٹوٹیگا کہ جمع بین الظہر اور عصر کو عرفات میں کیوں درست کہتے ہو باوجودیکہ اس قول ابن مسعود سے تو نفی جمع فی العرفات کی بھی مفہوم ہوتی ہے۔ پس جو تم جواب رکھتے ہو اسی کو ہماری طرف سے سمجھو یعنی اگر کہو نہ ذکر کرنا ابن مسعود کا جمع فی العرفات کو بنا بر شہرت عرفات کے تھا تو ہم کہینگے کہ جمع فی السفر بھی قرن صحابہ میں مشہور تھی۔ کیونکہ چودہ صحابی سو بن مسعود کے اسکے ناقل ہیں۔ تو اسی واسطے ابن مسعود نے اسکا استثناء نہ کیا۔ اور اب محتمل نفی کا جمع بلا عذر ہوگی۔ اور اگر کہو کہ جمع فی العرفات بالمقائسہ معلوم ہوتی ہے تو ہم کو کون مانع ہے مقاتسہ سے۔ وعلی ہذا القیاس جو جواب تمہارا ہے وہی ہمارا ہے۔

معیار الحق مصنفہ میاں نذیر حسین ملاجی

اس جواب کو ملاجی گل سر سبز بنا کر سب سے اول ذکر کیا۔ ان دو کی تو امام نووی وسلام اللہ

رامپوری کی طرف نسبت کی۔مگر اسے بہت پسند کر کے بلا نقل ونسبت اپنے نامہ اعمال میں ثبت رکھا حالانکہ یہ بھی کلام امام نودی میں مذکور اور فتح الباری وغیرہ میں ماثور تھا۔شہرت جمع عرفات سے جو جواب امام محقق علی الاطلاق محمد بن الہمام وغیرہ علماء اعلام حنفیہ کرام نے افادہ فرمایا۔اس کا نفیس وجلیل مطلب ملا جی کی فہم تنگ میں اصلا نہ دھنسا۔ اجتہاد کے نشہ میں ادعائے باطل شہرت جمع سفر کا آوازہ کسا،اب فقیر غفرلہ القدیر سے تحقیق حق سنئے۔

اولا: فاقول وبحول ربی اصول۔ ملا جی جواب علماء کا یہ مطلب سمجھئے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھیں تو تین نمازیں غیر وقت میں۔مگر ذکر دو کیں۔مغرب و صبح مزدلفہ،اور تیسری یعنی عصر عرفہ کو بوجہ شہرت ذکر نہ فرمایا: جس پر آپ نے یہ کہنے کی گنجائش سمجھی کہ یونہی جمع سفر بھی بوجہ شہرت ترک کی۔اس ادعائے باطل کا لفافہ تو بحمد اللہ اوپر کھل چکا کہ شہرت درکنار نفس ثبوت کے لالے پڑے ہیں۔

حضرت نے چودہ صحابہ کرام کا نام لیا پھر آپ ہی دس سے دست بردار ہوئے۔چار باقی ماندہ میں دو کی روایتیں نری بے علاقہ اتر گئیں۔رہے دو،وہاں بعونہ تعالیٰ وہ قاہر جواب پائے کہ جی ہی جانتا ہوگا۔

اگر بالفرض دو سے ثبوت ہو بھی جاتا تو کیا صرف دو کی روایت قرن صحابہ میں شہرت ہے ۔مگر یہاں تو کلام علماء کا وہ مطلب ہی نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صرف انہیں دو نمازوں عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ کا غیر وقت میں پڑھنا ثابت۔انہیں دو کو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا۔انہیں دو کو صلاتین کہہ کر یہاں ارشاد فرمایا۔اگرچہ تفصیل میں بوجہ شہرت عامہ تامہ ایک کا نام لیا۔صرف ذکر مغرب پر اقتصار فرمایا۔ایسا اکتفا کلام صحیح میں شائع۔

قال عزوجل۔

وجعل لکم سرابیل تقیکم الحر۔

اور تمہارے لئے لباس بنائے جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں۔

خود انہیں نمازوں کے بارے میں امام سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ارشاد دیکھئے۔کہ پوچھا گیا۔کیا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں کوئی نماز جمع کرتے تھے۔

فرمایا: لا الا بجمع ، نہ مگر مزدلفہ میں، کما قد منا عن سنن النسائی ، یہاں بھی کہہ دیجیو کہ جمع سفر کو شہرۃ چھوڑ دیا ہے۔

اور سنئے، امام ترمذی اپنی صحیح میں فرماتے ہیں۔

العمل علی هذا عند اهل العلم ان لا یجمع بین الصلاتین الا فی السفر او بعرفة ۔

اہل علم کے یہاں عمل اسی پر ہے کہ بغیر سفر اور یوم عرفہ دونمازیں جمع نہ کریں۔

امام ترمذی نے صرف نماز عرفہ کا استثناء کیا نماز مزدلفہ کو چھوڑ دیا۔ تو ہے یہ کہ دونوں جمعین متلازم ہیں اور ایک کا ذکر دوسری کا یقیناً مذکر۔ خصوصاً نماز عرفہ کہ اظہر واشہر۔ تو مزدلفہ کا ذکر دونوں کا ذکر ہے، غرض ان 'صلاتین' کی دوسری نماز ظہر عرفہ ہے نہ فجر نحر۔ وہ مسئلہ جداگانہ کا افادہ ہے۔ کہ دونمازیں تو غیر وقت میں پڑھیں اور فجر وقت معمول سے پیشتر تاریکی میں، اور بلا شبہ اجماع امت ہے کہ فجر حقیقۃً وقت سے پہلے نہ تھی، نہ ہرگز کہیں کبھی اس کا جواز اور خود اسی حدیث ابو مسعود کے الفاظ مسلم کے یہاں بروایت جریر عن الاعمش ،قال قبل وقتها بغلس اس پر شاہد، اگر رات میں پڑھی جاتی تو ذکر غلس کے کیا معنی تھے۔

صحیح بخاری میں تو تصریح صریح ہے کہ فجر بعد طلوع فجر پڑھی۔

۵۱۸۔ **عن** عبدالرحمن بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال خرجت مع عبدالله الی مکة ثم قدمنا جمعا فصلی الصلاتین کل صلوة وحدها بأذان و اِقامة و العشاء بینهما ثم صلی الفجر حین طلع الفجر۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ گیا۔ پھر ہم مزدلفہ آئے تو آپ نے دونمازیں جمع کیں ایک ہی اذان واقامت سے۔ درمیان میں رات کا کھانا کھایا۔ پھر طلوع فجر کے بعد صبح کی نماز پڑھی۔ ۱۲م

۵۱۹۔ **عن** عبد الرحمن بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه یقول : حج عبد الله فاتینا

۵۱۸۔

۵۱۹۔ الجامع للبخاری المناسك ، ۲۲۸/۱ ☆ الجامع الصحیح للبخاری ، المناسك ، ۲۲۷/۱

المزدلفة حين الاذان بالعتمة اوقريبا من ذالك فامر رجلا فاذن واقام ثم صلى المغرب وصلى بعد ها ركعتين ثم دعا بعشائه فتعشى ثم صلى العشاء ركعتين فلما طلع الفجر قال ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان لايصلى هذه الساعة الا هذه الصلوة فى هذا المكان من هذا اليو م۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج ادا فرمایا پھر ہم مزدلفہ آئے جب عشا کی اذان کا وقت ہو چکا تھا یا قریب تھا۔ایک شخص کواذان واقامت کا حکم دیا اور نماز مغرب ادا کی اور بعد کی دورکعتیں بھی۔ پھر شام کا کھانا منگا کر تناول فرمایا: پھر عشا کی دورکعتیں پڑھیں جب صبح صادق ہوئی تو فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نماز فجر کے علاوہ اس دن اور اس مقام کے سوا کبھی نماز فجر اتنے اول وقت میں نہیں پڑھتے تھے۔

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور یہ بھی اجماع موافق ومخالف ہے کہ عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ حقیقۃ غیر وقت میں پڑھیں۔تو فجر نحر ومغرب مزدلفہ کا حکم یقیناً مختلف ہے۔ ہاں عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ متحد الحکم اور غیر وقت میں پڑھنے کے حقیقی معنی انہیں کے ساتھ خاص۔اور جب تک حقیقت بنتی ہو مجاز کی طرف عدول جائز نہیں۔نہ جمع بین الحقیقۃ والمجاز ممکن۔ خصوصا ملاجی کے نزدیک تو جب تک مانع قطعی موجود نہ ہو ظاہر پر حمل واجب۔

اور شک نہیں کہ بے وقت پڑھنے سے ظاہر متبادر وہی معنی ہیں جو ان عصر ومغرب میں حاصل نہ وہ کہ فجر میں واقع۔تو واجب ہوا کہ جملہ ’صلی الفجر ‘ان ’’صلوتین‘‘ کا بیان نہ ہو بلکہ یہ جملہ مستقلہ ہے اور رصلوتین سے وہی عصر ومغرب مراد۔تو ان میں اصلا ہرگز کسی کا ذکر متروک نہیں ۔ہاں تفصیل میں پتے کیلئے ایک ہی کا نام لیا بوجہ کمال اشتہار۔ دوسری کا ذکر مطوی کیا۔

بحمد اللہ یہ معنی ہیں جواب علماء کے جس سے ملاجی کی فہم بے مس اور ناحق آنچہ انساں می کند کی ہوس۔ ملاجی! اب اس برابری کے بڑے بول کی خبریں کہئے کہ جو جواب تمہارا ہے وہی ہمارا سمجھئے۔خدا کی شان۔ع، اوگماں بردہ کہ من کردم چواو ☆ فرق را کے بیند آں استیزہ جو

فائدہ: یہ معنی نفیس فیض فتاح علیم جل مجدہ سے قلب فقیر پر القا ہوئے۔ پھر ارکان اربعہ ملک العلماء بحر العلوم قدس سرہ مطالعہ میں آئی دیکھا تو بعینہ یہی معنی افادہ فرمائے ہیں۔ والحمد لله علی حسن التفهيم۔

ثانیا: اقول و بالله التوفيق ۔ اگر نظر تتبع کو جولاں دیجئے تو بعونہ تعالیٰ واضح ہو کہ یہ جواب علماء محض تنزلی تھا۔ ورنہ اسی حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمع عرفات بھی ذکر فرما چکے۔ یہ حدیث سنن نسائی کتاب المناسک باب الجمع بین الظہر والعصر بعرفہ میں یوں ہے۔

۵۲۰ ۔ **عن** عبد الله بن مسعو د رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم يصلی الصلوة لوقتها الا بجمع فی مزدلفة وعرفات ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز اس کے وقت ہی میں پڑھتے تھے مگر مزدلفہ اور عرفات میں۔ ۱۲م

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ملا جی! اب کہئے: مصیبت کا پہاڑ کس پر ٹوٹا؟ ملا جی! ابھی آپکی نازک چھاتی پر دلی کی پہاڑی آتی ہے۔ سخت جانی کے آسرے پر سانس باقی ہو تو سر بچایئے کہ عنقریب مکہ کا پہاڑ ابو قبیس آتا ہے۔ ملا جی! دعوی اجتہاد پر ادھار کھائے پھرتے ہو اور علم حدیث کی ہوا نہ لگی احادیث مرویہ بالمعنی صحیحین وغرہما صحاح وسنن، مسانید ومعاجیم، جوامع واجزاء وغیرہا میں دیکھئے صدہا مثالیں اس کی پایئے گا کہ ایک ہی حدیث کو رواۃ بالمعنی کس کس متنوع طور سے روایت کرتے ہیں۔ کوئی ایک ٹکڑا کوئی دوسرا کوئی کسی طرح، کوئی کسی طرح۔ جمع طرق سے پوری بات کا پتہ چلتا ہے۔

ولہذا امام الشان ابو حاتم رازی معاصر امام بخاری فرماتے ہیں جب تک حدیث کو ساٹھ وجہ سے نہ لکھتے اسکی حقیقت نہ پہچانتے۔

یہاں بھی مخرج " اعمش بن عمارة عن عبد الرحمن عن عبد الله " ہے۔ اعمش کے بعد حدیث منتشر ہوئی۔ ان سے حفص بن غیاث، ابو معاویۃ، ابو عوانۃ، عبد الواحد بن زیاد، جریر سفین، داؤد، شعبہ وغیرہم اجلہ نے روایت کی۔

۵۲۰۔ السنن للنسائی، المناسک، ۲/۴۴

یہ روایتیں الفاظ واطوار، بسط واختصار، اور ذکر واقتصار میں طرق شتی پر آئیں۔ کسی میں مغرب و فجر کا ذکر ہے۔ ظہر عرفہ مذکور نہیں۔ کروایۃ الصحیحین، کسی میں ظہر عرفہ ومغرب کا بیان ہے فجر مزدلفہ ماثور نہیں۔ کروایۃ النسائی۔ کسی میں صرف مغرب کا تذکرہ ہے ظہر فجر وصیغہ ما رأیت، وغیرہ کچھ مسطور نہیں لحدیث النسائی۔

۵۲۱۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمع بین المغرب و العشاء بجمع۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مغرب وعشاء کو مزدلفہ میں جمع کیا۔

﴿۱۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اکثر میں نماز فجر پیش از وقت مذکور ہے " وھو بطریق کل ماذکر نا من رواۃ الاعمش ما خلا جریر " کسی میں لفظ بغلس مفید واقع ومصرح مرام کی تصریح ہے۔ کما مر لمسلم من حدیث الضبی،

ان تنوعات سے نہ وہ حدیثیں متعدد ہوجائیں گی۔ نہ ایک طریق دوسرے کا نافی ومنافی ہوگا بلکہ ان کے اجتماع سے جو حاصل ہو وہ حدیث تام قرار پائے گا۔ اب خواہ یہ اختلاف رواۃ اعمش کی روایت بالمعنی سے ناشی ہوا، خواہ خود اعمش نے مختلف اوقات میں مختلف طور پر روایت بالمعنی کی اور ہر راوی نے اپنی مسموع پہونچائی۔ چاہے یہ تنویع اعمش نے خود کی۔ چاہے عمارہ یا عبد الرحمٰن سے ہوئی اور وہ سب اعمش کو پہونچی۔ خواہ اصل منتہائے سند سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوقات عدیدہ میں حسب حاجت مختلف طوروں پر ارشاد فرمائی۔

مثلا، شب مزدلفہ راہ مزدلفہ میں یا وہاں پہونچکر آج کی مغرب وفجر کا مسئلہ ارشاد کرنے کیلئے صرف انہیں دو کا ذکر فرمایا۔ عصر تو سب کے سامنے ابھی جمع کر چکے تھے اس کے بیان کی حاجت کیا تھی۔ دوسرے وقت جمع بین الصلاتین کا مسئلہ پیش ہوا وہاں ذکر فجر کی حاجت نہ تھی۔ عصر عرفہ اور مغرب مزدلفہ کے ذکر پر قناعت کی کہ سوا ان دو نمازوں کے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی جمع نہ فرمائی۔ اور کسی وقت مغرب وعشائے مزدلفہ کا ذکر ہوا کہ ان

۵۲۱۔ السنن للنسائی، باب الجمع بین المغرب و العشاء بالمزدلفۃ ۱/۷۰

میں سنت کیا ہے؟اس وقت یہ پچھلی حدیث مختصرافادہ فرمائی۔

ثم اقول: لطف یہ کہ یہی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے مخرج مروی صحیح بخاری وسنن نسائی سے سیدنا امام محمد نے آثار مرویہ کتاب الحج میں بسند صحیح وجلیل جس کے سب رواۃ اجلۂ ثقات وائمۂ ثبات ورجال صحیحین بلکہ صحاح ستہ سے ہے۔یوں روایت فرمائی۔

۵۲۲۔**عن** علقمة بن قيس رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه يقول : لا جمع بين الصلوتين الا بعرفة الظهر والعصر۔

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے۔جمع بین الصلوتین جائز نہیں مگر عرفہ میں ظہر وعصر

﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کیوں ملا جی!اب یہاں کہہ دینا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فقط جمع عرفات دیکھی ۔جمع مزدلفہ خارج رہی۔حالانکہ ہرگز نہ اس سے اعراض نہ اس پر اعتراض بلکہ ہر محل وموقع کلام میں وہاں کی قدر حاجت پر اقتصار ہے یہاں مسافر کے جمع بین الظهر والعصر کا ذکر ہوگا اس پر فرمایا: کہ ان میں جمع صرف روز عرفہ عرفات میں ہے۔اسکے سوا ناجائز۔ولہٰذا الصلوتین، معرف بلام فرمایا جس میں اصل عہد ہے۔

ملا جی!کتب احادیث آنکھ کھول کر دیکھو۔روایات بالمعنی کے یہ ہی انداز آتے ہیں۔ خصوصاامام بخاری تو خود اپنی جامع صحیح میں اس کے عادی ہیں۔حدیث کو ابواب مختلفہ میں بقدر حاجت پارہ پارہ کرکے لاتے ہیں۔اس سے ایک پارہ دوسرے کو رد نہیں کرتا۔بلکہ وہ مجموعی کامل حدیث ٹھہرتی ہے۔

پس بحمد اللہ تعالیٰ واضح وآشکارا ہوا کہ یہ حدیث بھی تمام وکمال یوں ہے۔

میں نے کبھی نہ دیکھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونمازیں جمع فرمائی ہوں۔کبھی کوئی نماز اپنے وقت سے پہلے یا وقت کے بعد پڑھی ہومگر صرف دو۔عصر عرفہ وقت ظہر میں۔اور مغرب مزدلفہ وقت عشاء میں۔اوراس دن فجر کو بھی وقت مسنون معمول قبل سے طلوع فجر کے بعد ہی تاریکی میں پڑھ لیا تھا۔اس دن کے سوا کبھی ایسا نہ کیا۔

☆

۵۲۲۔ السنن للنسائی

الحمد للہ کہ آفتاب حق وصواب بے پردہ حجاب رابعۃ النہار پر پہونچا۔اب اس حدیث نسائی جامع ذکر عرفہ ومزدلفہ پرملاجی نے بکمال مکابرہ جو چوٹیں کی ہیں ان کی خدمت گزاری کیجئے اور ماہ صنیا پناہ رسالہ کو باذنہ تعالیٰ شب تمام کا مژدہ دیجئے ۔واللہ المعین وبہ نستعین۔

لطیفہ: یارب جہل جاہلین سے تیری پناہ۔ملاجی تو رداحادیث وجرح ثقات وقدح صحاح کے دھنی ہیں۔عمل بالحدیث کے ادعائی راج میں انہیں مکابروں کی دیواریں چنی ہیں۔حدیث صحیح نسائی شریف کو دیکھا کہ انہیں مصیبت کا پہاڑ توڑ یگی۔حضرت کے گل سرسبد کو گل تہ گل خن بنا چھوڑ یگی۔لہٰذا نیام حیا سے تیغ ادا نکالی اوراحادیث صحاح میں تکمیل مضمون" فریقا تکذبون و فریقا تقتلون ،، کی یوں بناڈالی۔

حدیث نسائی کی نامقبول اور مجروح اور متروک ہے۔دوراوی اسکے مجروح ہیں۔ایک سلیمان بن ارقم کہ اسکی توثیق کسی نے نہیں کی۔بلکہ ضعیف کہا اسکو تقریب میں،سلیمان بن ارقم ضعیف،اور ایک خالد بن مخلد کہ یہ شخص رافضی تھا اور صاحب احادیث افراد کا،کہا تقریب میں خالد بن مخلد صدوق متشیع ولہ افراد ۔، ''معیار الحق مصنفہ میاں نذیر حسین ملاجی''

اقول: اولا۔ وہی ملاجی کی قدیمی سفاہت،تشیع ورفض کے فرق سے جہالت۔

ثانیا: صحیحین سے وہی پرانی عداوت،خالد بن مخلد نہ صرف نسائی بلکہ بخاری ومسلم وغیرہما جملہ صحاح ستہ کے رجال سے ہیں۔امام بخاری کے استاد،اور مسلم وغیرہ کے استاذ الاستاذ۔

ثالثا: ملاجی!تم نے تو علم حدیث کی الف،ب،بھی نہ پڑھی۔اورادعائے اجتہاد کی یوں بے وقت چڑھی۔ذرا کسی پڑھے لکھے سے ضعیف ومتشیع،صاحب افراد ومتروک الحدیث میں فرق سیکھو۔متشیع وصاحب افراد ہونا تو اصلا موجب ضعف نہیں۔صحیحین دیکھئے۔انکے رواۃ میں کتنے متشیع موجود ہیں۔اور"لہ افراد ،،والوں کی کیا گنتی۔جبکہ ہم حواشی فصل اول میں بکثرت لہ اوھام یھم ، ربما وھم ، یخطی ، یخطی کثیرا ، کثیر الخطاء ، کثیر الغلط ، وغیرہا والے ذکر کرآئے ۔رہا ضعیف،اس میں اور متروک میں بھی زمین آسمان کا بل ہے ۔ضعیف کی حدیث معتبر ومکتوب اور متابعت وشواہد میں مقبول ومطلوب ہے۔بخلاف متروک،

اس معنی اوراسکے متعلقات کی تحقیقات جلیلہ فقیرغفرلہ القدیر کے رسالہ۔ الھاد الکاف فی حکم الضعاف ۱۳۱۳ھ میں مطالعہ کیجئے۔اورسردست اپنی مبلغ علم تقریب ہی دیکھئے کہ ضعیف درجہ ثانیہ اور متروک اسکے دوپایہ نیچے درجہ عاشرہ میں ہے۔خود بعض ضعفا رجال شیخین میں اگرچہ متابعۃ یایوں بھی واقع جس سے انکارنامتروک ہوناواضح۔

رابعاً: یہ سب کلام ملاجی کی غیبی بولی،عیبی احکام مان کرتھا۔حضرت کی اندرونی حالت دیکھئے تو پھرحسب عادت جورواۃ حدیث بےنسب ونسبت پائے ان میں جہاں تحریف وتصرف کا موقع ملاوہی تبدیل کارنگ لائے۔سند میں تھا" عن شعبة عن سليمان "

اب ملاجی اپنی مبلغ علم تقریب کھول کربیٹھے۔رواۃ نسائی میں شعبہ نام کا کوئی نہ ملاجس پر تقریب میں کچھ بھی جرح کی ہو۔لہذا وہاں بس نہ چلا۔سلیمان کو دیکھیں تو پہلی بسم اللہ یہ ہی سلیمان بن ارقم ضعیف نظر پڑا۔حکم جڑدیا کہ سند میں وہی مراداورحدیث مردود۔

ملاجی!اپنے دھرم کی قسم سچ بتانا،یہ جبروتی حکم آپ نے کس دلیل سے جمایا۔کیااسی کا نام محدثی ہے۔سچے ہوتو برہان لاؤ،۔ورنہ کذب وعیب رجم بالغیب پرایمان۔ قل هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين۔

حق طلباں وحق نیوش کواوپرمعلوم ہوچکا کہ مخرج حدیث "اعمش عن عمارة عبدالرحمٰن عن عبداللہ، ہے بخاری،مسلم،ابوداؤد،اورنسائی وغیرہم سب کے یہاں حدیث عمارۃ بطریق اعمش ہی مذکور،صحیحین کی تین سندیں بطریق" حفص بن غياث و ابی معاوية و جرير كلهم عن الاعمش عن عمارة " صدر کلام میں۔ایک سند نسائی بطریق" داؤد عن الاعمش عن عمارة ،اسکے بعدسن چکے،پنجم نسائی کتاب الصلوۃ میں ہے"اخبر نا قتيبة ثنا سفين نا الاعمش عن عمارة الخ، ششم مناسک باب الوقت الذی يصلی فيه الصبح بالمزدلفة اخبرنا محمد بن العلاء ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن عمارة الخ، ہفتم سنن ابی داؤد حدثنامسد د ان عبد الواحد بن زياد وابا عوانة و ابا معاوية حدثو هم عن الاعمش عن عمارة بن عميرالخ،،

یہ امام اعمش امام اجل ثقہ ثبت حجت حافظ ضابط کبیرالقدر جلیل الفخراجلۂ ائمہ تابعین و رجال صحاح ستہ سے ہیں۔جنکی وثاقت عدالت جلالت آفتاب نیمروز سے روشن تر۔انکا اسم

مبارک سلیمان ہے۔ وہی یہاں مراد ۔ کاش تضعیف ابن ارقم دیکھ پانے کی خوشی ملاجی کی آنکھیں بندنہ کردیتی تو آگے سوجھتا کہ دنیا میں ایک یہ ہی سلیمان نہیں ۔ دوورق لوٹتے تو اسی تقریب میں تھا۔

سلیمان بن مهران الاعمش ثقة عارف بالقراءة ورع ۔

سلیمان بن مہران اعمش ثقہ ہیں۔ حافظ ہیں ۔ قرأت کو جاننے والے ہیں اورمتقی ہیں۔

جن حضرات کا جوش تمیزاس حدتک پہونچاہو ان سے کیا کہا جائے کہ ان سلیمان سے راوی بھی آپ نے دیکھا کون ہیں۔ امیرالمؤمنین فی الحدیث۔

امام شعبہ بن الحجاج جنہیں التزام تھا کہ ضعیف لوگوں سے روایت نہ کریں گے۔ جسکی تفصیل فقیر کے رسالہ منیر العین فی حکم تقبیل الابهامین ۱۳۰۱ھ میں مذکور۔ وہ اور ابن ارقم سے روایت، مگرناواقفوں سے ان باتوں کی کیا شکایت۔

خامساً: حضرت کواپنی پرانی مشق صاف کرنے کواسی طرح کا ایک اورنام ہاتھ لگا۔ یعنی خالد۔

امام نسائی نے فرمایاتھا: اخبرنا اسمعیل بن مسعود عن خالد عن شعبة ، بے دھڑک حکم لگادیا۔ کہ یہاں اس سے مرادخالد بن مخلدرافضی ہے۔

ملاجی! پانچ پیسے کی شیرینی تو ہم بھی چڑھائیں گے اگرثبوت دوکہ یہاں خالد سے یہ شخص مراد ہے۔ ملاجی! تم کیا جانو کہ ائمہ محدثین کس حالت میں اپنے شیخ کے مجرد نام بے ذکرممیّز پر اکتفا کرتے ہیں۔

ملاجی! صحابہ کرام میں عبداللہ کتنے بکثرت ہیں۔ خصوصا عبادلہ خمسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ پھرکیاوجہ کہ جب بصری "عن عبد الله ،، کہیں توعبد الله بن عمرو العاص ، مفہوم ہونگے اورکوئی کہے توعبداللہ بن مسعود، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

پھر رواۃ مابعد میں توعبداللہ صدہا ہیں۔ مگر جب سوید کہیں حدثنا عبداللہ، تو خواہ مخواہ ابن المبارک ہیں۔ محمدین کا شمارکون کرسکتاہے۔ مگرجب بندار کہیں عن محمدعن شعبۃ، توغندر کے سوا کسی طرف ذہن نہ جائیگا۔ وعلی هذا القیاس ۔ صدہا مثالیں ہیں جنہیں ادنی خدام، حدیث جانتے پہچانتے سمجھتے ہیں۔

ملاجی! یہ خالد امام اجل ثقہ ثبت حافظ جلیل الشان خالد بن حارث بصری ہیں۔ کہ امام شعبہ بن الحجاج بصری کے خلص تلامذہ اور امام اسمعیل بن مسعود بصری کے اجل اساتذہ اور رجال صحاح ستہ سے ہیں۔

اسمعیل بن مسعود کو ان سے اور انہیں شعبہ سے اکثار روایت بدرجہ غایت ہے۔

اسی سنن نسائی میں اسمعیل کی بیسوں روایات ان سے موجود، ان میں بہت خاص اسی طریق سے ہیں۔ کہ اسمعیل خالد بن حارث سے اور خالد شعبہ بن الحجاج سے۔ ان میں بہت جگہ خود اسمعیل نے نسب خالد مصرحاً بیان کیا ہے۔ بہت جگہ انہوں نے حسب عادت مطلق چھوڑا اور امام نسائی نے واضح فرمادیا ہے۔ بہت جگہ سابق ولاحق بیانوں کے اعتماد پر یونہی مطلق باقی رکھا ہے۔

میں آپکا حجاب ناواقفی توڑنے کو ہر قسم کی مصرح روایات سے بہ نشان کتاب وباب کچھ حاضر کروں۔

طریق شعبۃ:

(۱) کتاب الافتتاح باب التطبیق ،اخبرنا اسمعیل بن محمد بن مسعود حدثناخالد بن الحارث عن شعبۃ عن سلیمان۔

(۲) کتاب الطھارۃ باب النضح ،اخبرنا اسمعیل بن محمد بن مسعود حدثنا خالد بن الحارث عن شعبۃ ،

(۳) کتاب المواقیت باب الرخصۃ فی الصلوۃ بعد العصر ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود عن خالد بن الحارث عن شعبۃ ،

(٤) کتاب الامامۃ باب الجماعۃ اذا کانوا اثنین ، اخبرنا اسمعیل بن مسعو د ثنا خالد بن عن شعبۃ،

(۵) کتاب السھو باب التحری ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد بن الحارث عن شعبۃ ،

تصریح اسمعیل سوی مامر:

(٦) کتاب الامامۃ باب الرخصۃ للامام فی التطویل ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد بن الحارث ۔

(۷) کتاب قیام اللیل باب وقت رکعتی الفجر ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

(۸) کتاب الزکوۃ باب عطیة المرأة بغیر اذن زوجها ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

(۹) کتاب المزارعة باب احادیث النهی عن کری الارض بالثلث والربع،اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

(۱۰) کتاب القسامة والقود باب عقل الاصابع ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

تصریح النسائی،،

(۱۱) کتاب الحیض باب مضاجعة الحیض فی ثیاب حیضها ،اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد هوبن الحارث ۔

(۱۲) کتاب السهو باب اذا قیل للرجل هل صلیت ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ومحمد بن عبد الاعلی قالوا حدثنا خالد هو ابن الحارث ۔

(۱۳) کتاب الصیام باب التقدم قبل شهر رمضان ،اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالدهوا بن الحارث ۔

(۱٤) کتاب المزارعة باب احادیث النهی عن کری الارض بالثلث والربع،اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد وهوابن الحارث،۔

(۱۵) کتاب الاشربة باب الترخیص فی انتباذ البسر ، اخبرنا اسمعیل بن مسعو د ثنا خالدیعنی ابن الحارث۔

کیوں ملاجی ! یہ کیا دین ودیانت ہے کہ حدیثیں رد کرنے کوایسے جھوٹے فقرے بناؤ اور بے تکان جزم کرتے ہوئے پلک تک نہ جھپکاؤ وہ تو خدانے خیر کرلی کہ امام نسائی نے اسمعیل بن مسعود کہہ دیا تھا۔کہیں نرا اسمعیل ہوتا تو ملاجی کو کہتے کیا لگتا۔کہ یہ حدیث تم اہل سنت کے نزدیک سخت مردود کہ اسکی سند میں اسمعیل دہلوی موجود ہے۔

ملاجی ! صرف ایک مسئلہ میں اول تا آخر اتنی خرافات ، علم حدیث کی کھلی کھلی باتوں سے یہ جاہلانا مخالفات ۔اگر دیدہ ودانستہ ہیں تو شکایت کیا کہ اخفائے حق تلمیع باطل ، تلبیس عامی ، اوراغوائے جاہل ، طوائف ضالہ کا ہمیشہ داب رہا ہے۔اور اگر خود حضرت کی

حدیث دانی اتنی ہے تو خدارا، خدا ورسول سے حیا کیجئے۔ اپنے دین دھرم پر دیا کیجئے۔ یہ منہ اور اجتہاد کی لپک، یہ لیاقت اور مجتہدین پر ہمک، عمر وفا کرے تو آٹھ دس برس کسی ذی علم مقلد کی کفش برداری کیجئے، حدیث کے متون شروح واصول ورجال کی کتابیں سمجھ کر پڑھ لیجئے، اور یہ نہ شرمایئے کہ بوڑھے طوطوں کے پڑھنے پر لوگ ہنستے ہیں، ہنسنے دو ہنستے ہی گھر بستے ہیں۔ اگر علم مل گیا تو عین سعادت، یا طلب میں مر گئے تو جب بھی شہادت، بشرط صحت ایمان وحسن نیت، و الله الهادی لقلب اخبت،

الحمد للہ، مہر حق منجلی ہوا، اور آفتاب صواب متجلی، جن جن احادیث سے جمع بین الصلوتین کا ثبوت نہ سہل ثبوت بلکہ قطعی ثبوت زعم کیا گیا تھا واضح ہوا کہ ان میں ایک حرف مثبت مقال نہیں۔ مذہب حنفی اثبات صوری ونفی حقیقی دونوں میں بے دلیل بتادیا تھا۔ روشن ہوا کہ قرآن وحدیث اسی کے موافق، دلائل ساطعہ اسی پر ناطق، جن میں ردوانکار کی اصلا مجال نہیں۔

اور بعونہ تعالیٰ بطفیل مسئلہ وہ تازہ مہملہ، کہنہ مشغلہ، ادعائے عمل بالحدیث کا اشغلہ، اسکا بھرم بھی من مانتا کھلا کہ ہوا سے غرض، ہوس سے کام، اور اتباع حدیث کا نام بدنام۔ پرانے پرانے، حد کے سیانے۔ جب اپنی سخن پروی پر آئیں صحیح حدیثوں کو مردود بتائیں، ثقہ ائمہ کو مطعون بتائیں۔ بخاری ومسلم پس پشت ڈالیں، انکے رواۃ و اسانید میں شاخسانے نکالیں۔ ہزار چھل کریں سو ہزار پیچ جیسے بنے صحیح حدیثیں ہیچ۔ امام مالک وامام شافعی کی تقلید حرام، نہ فقط حرام کہ شرک کا پیغام۔ مگر جب حنفیہ کے مقابل دم پر بنے، مجتہد چھوڑ کر مقلدوں کی تقلید سے گاڑھی چھنے۔ اب ایک ایک شافعی مالکی کو جھک جھک کر سلام، اس کے پاؤں پکڑ اسکا دامن تھام یہ بڑا پیشوا وہ بھاری امام۔ ان میں جس کا کلام کہیں ہاتھ لگ گیا اگرچہ کیسا ہی ضعیف، کتنا ہی خطا بس خضر مل گئے، غنچے کھل گئے، اندر کے جی کے کواڑ کھل گئے سب کوفت سوخت کے غبار ڈھل گئے۔ وحی مل گئی ایمان لے آئے، اسی سے حنفیہ پر حجت لائے۔ اب خبردار کوئی پیچھے نہ پڑو، احبار ورہبان کی آیت نہ پڑھو۔

چھٹکارے کی گھڑی بچاؤ کا وقت ہے۔ شرک بلا سے ہو، اب مکت ہے۔

مسلمانو! حضرت کے یہ انداز دیکھے بھالے، اپنا ایمان بچائے سنبھالے۔ فریب میں نہ آنا یہ زہر در جام ہیں دھوکا نہ کھانا سبزہ زیر دام ہیں۔ بے مہاروں کی چال ہر حال بری ہے۔ تقلید

سے بری ائمہ سے بری ہے۔ بے راہ روی کا دھیان نہ لانا، چادر سے زیادہ پاؤں نہ پھیلانا۔ اتباع ائمہ راہ ہدی ہے، راہ ہدی کا والی خدا ہے۔للہ الحمد و لی الهدایة منه البدایة و الیه النهایة۔

خلاصۃ الکلام وحسن الختام

الحمدللہ، سخن اپنے دروۂ اقصی کو پہونچا۔اب ملخص کلام وحاصل مرام چند باتیں یاد رکھیئے۔

اولا: جمع صوری بدلائل صحیحہ روشن ثبوت سے بے پردہ حجاب' اوراسکاانکارانکارآفتاب

ثانیا: کسی حدیث صحیح میں جمع تقدیم کانام کوبھی اصلا پتہ نہیں، اسکی نسبت ادعائے قطعی ثبوت محض نسج العنکبوت۔

ثالثا: جمع تاخیر میں بھی کوئی حدیث صحیح صریح جیسا کہ ادعا کیا جاتا ہے ہرگز موجود نہیں۔ یا ضعاف ومناکیر ہیں یامحض بے علاقہ یاصاف محتمل، اور محتملات سے ہوس اثبات مہمل ومختل۔

رابعا: جب جمع صوری پر ثبوت مفسر متعین نا قابل تاویل قائم، تو متحملا خصوصاً حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اسی کی طرف رجوع لازم۔ کہ قاعدہ ارجاع محتمل بہ متعین ہے نہ عکس، کہ سراسر نکس۔

خامسا: نماز بعد شہادتیں اہم فرائض واعظم ارکان اسلام ہے، اوراس میں رعایت وقت کی فرضیت اظہر ضروریات دین سے جسے مسلمانوں کا ایک ایک بچہ جانتا ہے۔ یوہیں اوقات خمسہ غایت شہرت واستفاضہ پر بالغ حد تواتر ہیں۔اگر حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالت سفر میں جس کی ضرورت ہمیشہ ہر زمانہ میں ہر شخص کو رہی اور رہتی ہے، چار نمازوں کیلئے اوقات مشہورہ معلومہ معروفہ کے سوا قولا یا فعلا کوئی اور حکم عطا فرمایا ہوتا تو واجب تھا کہ جس شہرت جلیلہ کے ساتھ اوقات خمسہ منقول ہوئے اسی طرح یہ نیا وقت بھی نقل کیا جاتا۔ آخر حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فعل کسی خلوت میں نہ کیا غزوۂ تبوک میں ہزار ہا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب سعادت مآب تھے۔اگر حضور جمع فرماتے بلاشبہ وہ سب کے سب دیکھتے اور کثرت رواۃ سے اسے بھی مشہور کر چھوڑتے۔ یہ کیا کہ ایسی عظیم بات ایسے جلیل فرض کے ایسے ضروری لازم میں ایسی صریح تبدیل ایسے مجمع کثیر کے سامنے واقع ہو

اور اسے یہ ہی ایک دوراوی روایت فرمائیں۔

تو بلا شبہ یہ ہی جمع صوری فرمائی جس میں نہ وقت بدلا، نہ کسی حکم میں تغیر نے راہ پائی کہ اسکے اشتہار پر دواعی متوفر ہوتے نظر انصاف صاف ہو تو صرف ایک یہ ہی کلام تمام دلائل خلاف کو بس ہے۔ کہ جب باوصف توفر دواعی نقل احاد ہے تو لا جرم جمع صوری پر محمول کہ تو فر مہجور، اور بالفرض کوئی روایت مفسرہ نا قابل تاویل ملے تو متروک العمل کہ ایسی جگہ احاد رہنا عقل سے دور

سادسا: نمازوں کیلئے تعیین وتخصیص اوقات آیات قرآن عظیم واحادیث حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قطعی الثبوت ہے۔ اگر کہیں اسکا خلاف مانیئے تو وہ بھی ویسا ہی قطعی چاہیئے جیسے عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ کا اجماعی مسئلہ، ورنہ یقینی کے مقابل ظنی مضمحل۔

سابعا: بالفرض اگر مثل منع دلائل جمع بھی قابل سماع تسلیم کیجئے تا ہم ترجیح منع کو ہے کہ جب حاضر ومبیح مجتمع ہوں تو حاضر مقدم ہے۔

ثامنا۔ جانب جمع صرف نقل فعل ہے، قول اگر ہے تو جمع صوری میں، جانب منع دلائل قولیہ و فعلیہ دونوں موجود اور قول فعل پر مرجح تو مجموع قول وفعل محض نقل فعل پر بدرجہ اولی۔

تاسعا: افقہیت راوی اور مرجح منع ہے کہ ابن عمر وانس میں کسی کو فقاہت جلیلہ عبد اللہ بن مسعود تک رسائی نہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

یہ وہی ابن مسعود ہیں جنکی نسبت حدیث میں ہے۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمسکوا بعهد ابن ام عبد

ام عبد کے عہد کو لازم پکڑو،

مرقاۃ میں ہے۔ اسی لئے ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ انکی روایت وقول کو خلفائے اربعہ کے بعد سب صحابہ کے قول پر ترجیح دیتے ہیں۔

یہ وہی ابن مسعود ہین جنہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے۔

۵۲۳۔ **عن** حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان اشبه الناس دلا و سمتاوهدیا

۵۲۳۔ الجامع للترمذی باب مناقب عبد الله من مسعود ۲۲۲/۲

بر سول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عبد الله بن مسعود ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک چال، ڈھال اور روش میں سب سے زیادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

یہ وہی ابن مسعود ہیں جنہیں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

۵۲۴۔ کنیف ملئ علما۔

گٹھری ہیں علم سے بھری ہوئی۔

نہایت یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

۵۲۵۔ رضیت لامتی ما رضی لها ابن ام عبد۔

میں نے اپنی امت کیلئے پسند فرمالیا جو کچھ عبداللہ بن مسعود اسکے لئے پسند کرے۔

لاجرم ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بعد وہ جناب تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سے علم وفقاہت میں زائد ہیں۔

مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے۔

هو عندا ائمتنا افقه الصحابة بعد الخلفا ء الاربعة۔

ہمارے ائمہ کے نزدیک ابن مسعود خلفاء اربعہ کے بعد سب سے زیادہ فقیہ ہیں۔

عاشراً: اگر بالفرض براہین منع وادلۂ جمع کانٹے کی تول برابر ہی سہی۔ تاہم منع ہی کو ترجیح رہے گی کہ اس میں احتیاط زائد ہے۔ اگر عنداللہ جمع درست بھی ہوئی تو ایک جائز بات ہے۔ جسکے ترک میں بالاجماع گناہ نہیں بلکہ بالاتفاق اسکا ترک ہی افضل ہے۔ اور اگر عنداللہ نادرست ہے تو جمع تاخیر میں نماز دانستہ قضا کرنی ہوگی۔ اور جمع تقدیم میں سرے سے ادا ہی نہ ہوگی۔ فرض گردن پر رہے گا۔ تو ایسی بات جسکا ایک پہلو خلاف اولی اور دوسری جانب گناہ کبیرہ ہو تو عاقل کا کام یہ ہی ہے کہ اس سے احتراز کرے۔

یہاں جوملا جی ایمان کی آنکھ پر ٹھیکری رکھ کر لکھ گئے ہیں کہ۔

۵۲۴۔ المستدرك للحاكم ، معارفة الصحابة ، ۳۱۸/۳

۵۲۵۔ المستدرك للحاكم ، معارفة الصحابة ، ۳۱۷/۳

تشکیک مذکور اس صورت میں جاری ہوتی ہے جس میں طرفین کا مذہب مدلل بدلائل ہو اور صورت اختلاف کی ہو حالانکہ مسئلۂ جمع میں مانعین کا دعوی بلا دلیل ہے اور نا جائز کہنا انکا خلاف ہے اختلاف نہیں۔ پس اگر صحت میں عمل مدلل بدلائل کے قول بلا دلیل شک ڈال دیا کرے تو سینکڑوں اعمال باطل ہو جائیں اور حق و باطل میں کچھ تمیز نہ رہے۔''

معیار حق مصنفہ ملاجی

ان جھوٹی بالاخوانیوں، سینہ زوری کی لن ترانیوں کا کچا چٹھا بعونہ تعالیٰ سب کھل چکا۔ مگر حیا کا بھلا ہو جس کے آسرے جیتے ہیں، یونہی تو آفتاب پر خاک اڑا کر اندھوں کو سمجھا دیا کرتے ہیں کہ حنفیہ کا مذہب بے دلیل وخلاف حدیث ہے۔

خدا کی شان قرآن عظیم واحادیث رسول کریم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی ان قاہر دلیلوں کو جنہیں سن کر جگر تک دھمک پہونچی ہوگی بے دلیل ٹھہراؤ۔ اور اپنے ضعیف و بے ثبوت قول کو قطعی یقینی مدلل بتاؤ۔ اور عمل بالحدیث ودین ودیانت کا نام لیتے نہ شرماؤ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

آدمیاں گم شدند ملک گرفت اجتہاد

فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر نے یہ چند اوراق کہ بنظر احقاق حق لکھے۔ مولیٰ عزوجل اپنے کرم سے قبول فرمائے۔ شر حساد وشامت ذنوب سے محفوظ رکھے۔ وجہ ثبات واستقامت مقلدین کرام بنائے۔ یہ امید تو ان شاء اللہ القریب المجیب نقد وقت ہے۔ مگر دشمنان حنفیت کو ہدایت ملنے، عناد حنفیہ کی راہ نہ چلنے کی طرف سے یاس سخت ہے۔ کہ کھلے مکابروں میں جن صاحبوں کی یہ ہمیتن بڑھی ہیں۔ یہ مشقیں چڑھی ہیں۔ انہیں آئندہ ایسی اور ان سے بڑھ کر اور ہزار ہٹ دھرمیاں کرتے کیا لگتا ہے۔ تحریف، تعصب، مکابرے اور تحکم کا کیا علاج ہے۔ سوا اسکے کہ شر شریران سے اپنے رب عزوجل کی پناہ لوں اور بتوسل روح اکرم امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے عرض کروں۔

رب انی اعوذبك من همزات الشیاطین و اعوذ بك رب ان یحضرون و صلی اللہ تعالی علی الهادی الامین الامان المامون محمد و آله و صحبه الکرام و الذین هم بهد یهم یهتدون ۔

الحمد للہ کہ یہ مبارک رسالہ، نفیس عجالہ یازدہم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۳ھ ہجریہ علی صاحبہا افضل الصلوۃو ا لتحیۃ کوتمام اور بلحاظ تاریخ حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلوتین ،نام ہوا۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم و صلى الله تعالىٰ على سيد المرسلين محمد و آله و صحبه اجمعين ـ آمين۔ سبحانك اللهم و بحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك و اتوب اليك ، و الله سبحانه و تعالىٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم و احكم ـ

فتاوی رضویہ قدیم ۲/۴۱۴

فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۹۲ تا ۳۱۳ مخلصا

(۱۴) بحالت سفر ایک نماز آخر وقت اور دوسری اول وقت میں پڑھنا

۵۲٦ ـ **عن** نافع وعبد الله بن و اقد رضى الله تعالىٰ عنهما ان مؤذن ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : الصلوة ، قال : سر ، حتى اذا كان ، قبل غيوب الشفق نزل ، فصلى المغرب ، ثم انتظر حتى غاب الشفق فصلى العشاء ، ثم قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان أ عجل به أمر صنع مثل الذى صنعت فسار فى ذلك اليوم و الليلة ميسرة ثلث۔

حضرت نافع وحضرت عبد اللہ بن واقد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مؤذن نے نماز کا تقاضا کیا۔ فرمایا: چلو، یہاں تک کہ شفق ڈوبنے سے پہلے اتر کر مغرب پڑھی۔ پھر انتظار فرمایا یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی۔ اس وقت عشاء پڑھی۔ پھر فرمایا: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوئی جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے جیسا میں نے کیا۔ حضرت ابن عمر نے اس دن رات میں تین رات دن کی راہ قطع کی۔ ۱۲م

۵۲۷ ـ **عن** نافع رضى الله تعالىٰ عنه قال : خرجت مع عبد الله ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما فى سفر يريد ارضاله ،فاتاه آت فقال : ان صفية بنت ابى عبيد لما

---

۵۲٦ ـ السنن لابى داؤد ، الجمع بين الصلوتين ، ۱۰/۱۷۱

۵۲۷ ـ السنن للنسائى، المواقيت ، ۱/۹۹

بها ، فانظر ان تدركها فخرج مسرعا و معه رجل من قريش يسايره ، و غابت الشمس فلم يصل الصلوة ، و كان عهدى به و هو يحافظ على الصلوة فلما ابطأ قلت : الصلوة ، يرحمك الله ، فالتفت الى و مضى ، حتى اذا كان فى آخر الشفق نزل فصلى المغرب، ثم اقام العشاء و قد توارى الشفق فصلى بنا، ثم أقبل علينا فقال : اِن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا أ عجل به السير صنع هكذا ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک سفر میں گیا جبکہ وہ اپنی ایک زمین دیکھنے تشریف لے گئے تھے۔کسی نے آکر کہا: آپکی زوجہ صفیہ بنت ابی عبید اپنے حال میں مشغول ہیں۔شاید ہی آپ انہیں زندہ پائیں۔ یہ سن کر بہ سرعت چلے اور انکے ساتھ ایک مرد قریشی تھا۔سورج ڈوب گیا اور نماز نہ پڑھی۔اور میں نے ہمیشہ انکی یہ ہی عادت پائی تھی کہ نماز کی محافظت فرماتے تھے۔جب دیر لگائی تو میں نے عرض کیا: نماز، خدا آپ پر رحم فرمائے۔میری طرف پھر کر دیکھا اور آگے روانہ ہوئے ۔جب شفق کا اخیر حصہ رہا اتر کر مغرب پڑھی۔پھر عشاء کی تکبیر اس حال میں کہی کہ شفق ڈوب چکی تھی۔اس وقت عشاء پڑھائی۔پھر ہماری طرف منھ کر کے کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی ایسا ہی کرتے۔۱۲م

۵۲۸۔ **عن** نافع رضى الله تعالىٰ عنه قال: اقبلنا مع ابن عمر من مكة حتى اذا كان ببعض الطريق استصرخ على زوجته فقيل له : انها فى الموت ،فاسرع السيرو كان اذا نودى بالمغرب نزل مكانه فصلى فلما كان تلك الليلة نودى بالمغرب فسار حتى امسينا ، فظننا أنه نسى فقلنا: الصلوة ، فسار حتى اذا كان الشفق قرب أن يغيب نزل فصلى المغرب ، و غاب الشفق فصلى العشاء ، ثم أقبل علينا فقال : هكذا كنا نصنع مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جد بناالسير۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مکہ سے واپس ہوئے تو راستہ ہی میں تھے کہ انکو انکی بیوی حضرت صفیہ

۵۲۸۔ السنن للنسائی، المواقیت ، ۱/۷۰ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۱۲
السنن للدار قطنی، ۱/۳۹٤ ☆

بنت ابوعبید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں اطلاع ملی کہ وہ موت کے قریب ہیں تو آپ نے سفر تیز کردیا۔انکی عادت کریمہ یہ تھی کہ جب مغرب کی اذان ہوتی تو نماز کے لئے فوراً اترتے ۔لیکن اس رات اذان کے بعد بھی سفر جاری رکھا یہاں تک کہ رات آ گئی۔ہم سمجھے کہ شاید نماز کے بارے میں بھول گئے۔لہذا یاد دلانے کی غرض سے ہم نے کہا: نماز، لیکن پھر بھی سفر جاری رکھا یہاں تک کہ جب شفق ڈوبنے کے قریب ہوئی تو سواری سے اترے اور مغرب پڑھی، اور شفق ڈوب گئی تو عشاء پڑھی، پھر ہماری طرف منھ کر کے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے تھے جب سفر میں جلدی ہوتی۔

۵۲۹۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا عجلہ السیر فی السفر یؤخر صلوۃ المغرب حتی یجمع بینہا و بین العشاء، قال: سالم و کان عبداللہ یفعلہ اذا عجلہ السیر، و یقیم المغرب فیصلیہا رکعتین۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز اتنی مؤخر کردیتے کہ مغرب اور عشاء کی ساتھ ساتھ پڑھتے۔حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی جب سفر میں جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے۔کہ مغرب کی اقامت کہہ کر تین رکعتیں پڑھ لیتے پھر سلام پھیر کر تھوڑی دیر ٹھہرتے۔پھر عشاء کی اقامت کہہ کر دو رکعتیں پڑھتے۔۱۲م

۵۳۰۔ عن اُم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السفر یؤخر الظہر و یقدم العصر و یؤخر المغرب و یقدم العشاء۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں ظہر کو دیر فرماتے اور عصر کو اول وقت پڑھتے، مغرب کی تاخیر فرماتے

۵۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، الصلوۃ ۱۴۹/۱ ☆ المسند للشافعی، ۳۸۷

۵۳۰۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۱۳/۱

عشاء کو اول وقت پڑھتے۔

۵۳۱۔ **عن** سالم بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهما قال: ان صفية بنت ابى عبيد كانت تحته فكتبت اليه ، وهو فى زراعته له ، انى فى آخر يوم من ايام الدنيا و اول يوم من الاخرة ، فركب فاسرع السير اليها ، حتى اذا حانت صلوة الظهر قال له المؤذن ، الصلوة يا ابا عبد الرحمٰن !فلم يلتفت ، حتى اذا كان بين الصلوتين نزل ،فقال ؛ اقم ، فاذا سلمت فاقم ، فصلى ثم ركب حتى اذا غابت الشمس ، قال له المؤذن : الصلوة ،فقال: كفعلك فى صلوة الظهر والعصر ، ثم سار حتى اذا اشتبكت النجوم نزل ، ثم قا ل للمؤذن :اقم ،فاذاسلمت فاقم ،فصلى ثم انصرف فالتفت الينا فقال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِذَا حَضَرَ أَحَدَ كُمُ الْأَمْرُ الَّذِى يَخَافُ فَوْتَهُ فَلْيُصَلِّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ ۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے والد کو خط لکھا کہ اب میرا دم واپسیں ہے جب آپ اپنے کھیت پر تشریف فرماتھے۔تو آپ نہایت تیز چلے۔ یہاں تک کہ جب ظہر کا وقت قریب ہوا تو مؤذن نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن !نماز، آپ نے کوئی توجہ نہ فرمائی۔ یہاں تک کہ جب دونوں نمازوں کے درمیان کا وقت قریب آیا تو اترے،فرمایا: اقامت کہواور جب میں سلام پھیروں تو عصر کی اقامت کہنا، پھر عصر کی نماز پڑھ کر سوار ہوئے یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہوگیا،مؤذن نے پھر عرض کیا: نماز، فرمایا: جیسے تو نے ظہر وعصر میں کیا، پھر چلتے رہے یہاں تک کہ جب تارے خوب کھل آئے تو سواری سے اترے، پھر مؤذن سے فرمایا: اقامت کہہ،اور جب میں سلام پھیر کر فارغ ہو جاؤں تو عشاء کے لئے اقامت کہنا، چنانچہ آپ نماز سے فارغ ہوکر ہماری طرف متوجہ ہوئے اورفرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کسی کوکوئی کام پیش آئے اوراسکے فوت ہونے کا خوف ہوتواس طرح نماز پڑھے۔١٢م

۵۳۲۔ عن عمربن على رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان علياً كان اذا سافر

۵۳۱۔ السنن للنسائى، باب الوقت الذى يجمع فيه المسافر ، الخ ٦٨/١

۵۳۲۔ السنن لابى داؤد، الصلوة ١٧٣/١

ساربعد ما تغرب الشمس حتی تکاد ان تظلم ثم ینزل فیصلی المغرب ثم یدعو بعشائه فیتعشی ثم یصلی العشاء ثم یرتحل و یقول ھکذا کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم یصنع۔

حضرت عمر بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک امیر المؤمنین مولی المسلمین سیدنا حضرت علی، مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی جب سفر فرماتے، سورج ڈوبنے پر چلتے رہتے یہاں تک کہ قریب تھا کہ تاریکی ہوجائے پھر اتر کر مغرب پڑھتے۔ پھر کھانا منگا کر تناول فرماتے۔ پھر عشاء پڑھکر کوچ کرتے اور کہتے اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔

امام عینی نے فرمایا: لا بأس به، اسکی سند میں کوئی نقص نہیں۔

۵۳۳۔ **عن** أبی عثمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : و فدت اناو سعد بن مالك و نحن فبا د ر للحج ، فكنا نجمع بين الظهر والعصر ،نقدم من هذه و نؤخر من هذه، ونجمع بين المغرب والعشاء نقدم من هذه ونؤخر من هذه حتى قدمنا مكة۔

حضرت ابوعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج کے ارادے سے نکلے۔ تو حج کی جلدی میں مکہ معظّمہ تک ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو یوں جمع کرتے گئے کہ ظہر و مغرب دیر کرکے پڑھتے اور عصر وعشاء جلد۔

۵۳۴۔ **عن** عبد الرحمٰن بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال :صحبت عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فی حجه فكان یؤخر الظهر و یعجل العصر ، و یؤخر المغرب و یعجل العشاء،و لیسفر لصلوة الغداة ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کو گیا، تو میں نے آپ کا طریقۂ مبارکہ دیکھا کہ ظہر میں تاخیر فرماتے اور عصر میں جلدی، مغرب میں تاخیر اور عشاء میں جلدی، اور صبح روشن کرکے

۵۳۳۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۱۴

۵۳۴۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۱۴

پڑھتے۔

﴿۱۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ عزوجل نے اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے ارشادات سے نماز فرض کا ایک خاص وقت جداگانہ مقرر فرمایا کہ نہ اس سے پہلے نماز کی صحت نہ اس کے بعد تاخیر کی اجازت، ظہرین عرفہ وعشائین مزدلفہ کے سوا دو نمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفراً حضراً ہرگز کسی طرح جائز نہیں۔

قرآن عظیم واحادیث صحاح سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکی ممانعت پر شاہد عدل ہیں۔ یہی مذہب ہے حضرت ناطق بالحق والصواب، موافق الرائے بالوحی والکتاب امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم وحضرت سیدنا سعد بن وقاص احد العشرۃ المبشرۃ، وحضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود من اجل فقہاء الصحابۃ البررۃ، وحضرت سیدنا وابن سیدنا عبداللہ بن عمر فاروق، وحضرت سیدتنا ام المؤمنین الصدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اعاظم صحابہ کرام کا۔

وخلیفہ راشد امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز وامام سالم بن عبداللہ بن عمر، وامام علقمہ بن قیس، وامام اسود بن یزید نخعی وامام حسن بصری، وامام ابن سیدین، وامام ابراہیم نخعی، امام مکحول شامی، وامام جابر بن زید، وامام عمر بن دینار، وامام حماد بن ابی سلیمان، وامام اجل ابوحنیفہ اجلہ ائمۂ تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

وامام سفیان ثوری، امام لیث بن سعد، امام قاضی الشرق والغرب ابو یوسف، وامام ابو عبداللہ محمد الشیبانی، وامام زفر بن الہذیل، وامام حسن بن زیاد، وامام دار الہجرۃ عالم المدینہ مالک بن انس فی روایۃ ابن قاسم اکابر تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

وامام عبدالرحمٰن بن قاسم عتقی تلمیذ امام مالک، وامام عیسی بن ابان، وامام ابوجعفر احمد بن سلامہ مصری وغیرہم ائمہ دین، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

تحقیق مقام یہ ہے کہ جمع بین الصلوتین یعنی دو نمازیں ملا کر پڑھنا دو قسم ہے۔

۱۔ **جمع فعلی:** جسے جمع صوری بھی کہتے ہیں۔

کہ واقع میں ہر نماز اپنے وقت میں واقع مگر ادا میں مل جائیں۔ جیسے۔ ظہر اپنے آخر وقت میں پڑھی کہ اسکے ختم پر وقت عصر آگیا۔ اب فوراً عصر اول وقت پڑھ لی۔ ہوئیں تو دونوں

اپنے اپنے وقت پر اور فعلا وصورۃ مل گئیں ۔ اسی طرح مغرب میں دیر کی یہاں تک کہ شفق ڈوبنے پر آئی اس وقت پڑھی۔ادھر فارغ ہوئے کہ شفق ڈوب گئی عشا کا وقت ہوگیا وہ پڑھ لی۔ ایسا ملانا بعذر مرض وضرورت سفر بلاشبہ جائز ہے۔ ہمارے علماء کرام بھی اسکی رخصت دیتے ہیں

۲۔جمع وقتی: جسے جمع حقیقی بھی کہتے ہیں۔

یعنی بمعنی مصطلح قائلان جمع کہ جو معنی جمع انکا مذہب ہے وہ حقیقۃ اسی صورت میں ہے۔ ورنہ جمع اپنے اصل معنی پر دونوں جگہ حقیقی ہے کما لا یخفی ۔

اور اسی لحاظ سے جمع فعلی کو صوری کہتے ہیں ورنہ حقیقۃ فرائض میں یہ جمع بھی جمع صوری ہی ہے۔ان میں تداخل محال تو جب ملیں گے صورۃ ملیں گے۔اور معنی جدافافھم فانہ نفیس جدااس جمع کے یہ معنی ہیں کہ ایک نماز دوسری کے وقت میں پڑھی جائے جس کی دوصورتیں ہیں

جمع تقدیم

کہ وقت کی نماز مثلا ظہر یا مغرب پڑھ کر اسکے ساتھ ہی متصل بلافصل پچھلے وقت کی نماز مثلا عصر یا عشا پیشگی پڑھ لیں۔

جمع تاخیر

کہ پہلی نماز مثلا ظہر یا مغرب کو باوصف قدرت واختیار قصدا اٹھا رکھیں کہ جب اسکا وقت نکل جائے گا۔پچھلی نماز مثلا عصر یا عشا کے وقت میں پڑھ کر اس کے بعد متصل خواہ منفصلا اس وقت کی نماز ادا کریں گے۔

یہ دونوں صورتیں بحالت اختیار صرف حجاج کرام کو صرف حج میں صرف عصر اور مغرب مزدلفہ میں جائز ہے۔اول میں جمع تقدیم اور دوم میں جمع تاخیر عام ازیں کہ وہ مسافر ہوں یا خاص ساکنان مکہ ومنی وغیرہما مواضع قریبہ کہ وہ بوجہ نسک ہے نہ بوجہ سفر، اور بحالت اضطرار و عدم قدرت سفر حضر، یا ظہر عصر وغیرہا کسی شئ کی تخصیص نہیں جتنی نمازوں تک مشغولی جہاد، یا شدت مرض یا غشی وغیرہا کے سبب قدرت نہ ملے ناچار سب مؤخر رہیں گی ۔اور وقت قدرت بحالت عدم سقوط ادا کی جائیں گی ۔جس طرح حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے غزوۂ خندق میں ظہر وعصر ومغرب عشا کے وقت پڑھیں۔انکے سوا

کبھی کسی شخص کو کسی حالت میں کسی صورت جمع وقتی کی اصلا اجازت نہیں۔اگر جمع تقدیم کریگا نماز اخیر محض باطل و ناکارہ جائے گی۔جب اسکا وقت آئے گا فرض ہوگی۔نہ پڑھیگا ذمہ پر رہے گی۔اور جمع تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا، عمدا نماز قضا کر دینے والا ٹھہرے گا۔اگر چہ دوسرے وقت میں پڑھنے سے فرض سر سے اتر جائے گا۔

یہ تفصیل مذہب مہذب ہے اور اسی پر دلائل قرآن و حدیث ناطق بلکہ توقیت صلوۃ کا مسئلہ متفق علیہا ہے۔ہر مسلمان جانتا ہے کہ نماز کو دانستہ قضا کر دینا بلاشبہ حرام،تو جس طرح صبح یا عشا قصدا نہ پڑھنی کہ ظہر یا فجر کے وقت پڑھ لیں گے حرام قطعی ہے یوں ہی ظہر یا مغرب قصدا نہ پڑھنی کہ عصر یا عشا کے وقت ادا کریں گے حرام ہونا لازم۔اور وقت سے پہلے تو حرمت درکنار نماز ہی بیکار۔

جیسے کوئی آدھی رات سے صبح کی نماز یا پہر دن چڑھے سے ظہر پڑھ رکھے قطعا نہ ہوگی۔یونہی جو ظہر کے وقت عصر یا مغرب کے وقت عشا نبٹا لے اس کا بھی نہ ہونا واجب۔

احادیث میں کہ حضور پر نور صلوات اللہ تعالٰی و سلامہ علیہ سے جمع منقول اس میں صراحتا وہی جمع صوری مذکور، یا مجمل و محتمل اسی صریح مفصل پر محمول۔جمع حقیقی کے باب میں اصلا کوئی حدیث صحیح صریح مفسر وارد نہیں جمع تقدیم تو اس قابل بھی نہیں کہ اس پر کسی حدیث صحیح کا نام لیا جائے۔جمع تاخیر میں احادیث کثیرہ کے خلاف دو حدیثیں ایسی آئیں جن سے بادی النظر میں دھوکا ہو۔مگر عند التحقیق جب احادیث متنوعہ کو جمع کر کے نظر انصاف کی جائے فوراً حق ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ بھی وجوبا یا امکانا اسی جمع صوری کی خبر دے رہی ہے۔غرض جمع وقتی پر شرع مطہرہ سے کوئی دلیل واجب القبول اصلاً قائم نہیں بلکہ بکثرت صحیح حدیثیں اور قرآن عظیم کی متعدد آیتیں اور اصول شرع کی واضح دلیلیں اس کی نفی پر حجت مبین، یہ اجمال کلام و دلائل مذہب ہے۔

اس مسئلہ میں ہمارے زمانے کے امام لا مذہباں، مجتہد نا مقلداں، مخترع طرز نوی مبتدع ازادروی، میاں نذیر حسین صاحب دہلوی، ہداہ اللہ الی الصراط السوی نے کتاب عجب العجاب معیار الحق کے آخر میں اپنی چلتی حد بھر کا کلام مشبع کیا، مباحث مسئلہ میں اگلے پچھلے ،مالکیوں،شافعیوں وغیرہم کا الٹا پلٹا، الجھا سلجھا،جیسا کلام حنفیہ کے خلاف جہاں کہیں ملا سب

جمع کرلیا، اور کھلے خزانے، احادیث صحاح کو رد فرمانے، رواۃ صحیحین کو مردود بتانے، بخاری و مسلم کی صدہا حدیثوں کو واہیات بتانے، محدثی کا بھرم، عمل بالحدیث کا دھرم دن دہاڑے دھڑی دھڑی کرکے لٹانے میں رنگ رنگ سے اپنی نئی ابکار افکار کو جلوہ دیا۔

تو بعون قدیم اس تحریر عدیم التحریر، حائز ہر غث و یابس ونقیر وقطمیر کے رد میں تمام مساعی نو و کہن کا جواب، اور ملاجی کے ادعائے باطل عمل بالحدیث ولیاقت اجتہاد وعلم حدیث کے روئے نہانی سے کشف حجاب، بعض علمائے عصر وعظمائے وقت غفر اللہ تعالیٰ لنا و لہ و شکر فی انتصارنا الحق سعینا و سعیہ نے ملاجی پر تعقبات کثیرہ بسیطہ کیئے مگران شاء اللہ العزیز الکریم و لا حول و لا قوہ الا باللہ العلی العزیز، یہ افاضات تازہ چیزے دیگر ہوں گے جنہیں دیکھ کر ہر مصنف حق پسند بے ساختہ پکار اٹھے۔کہ

کم ترك الاول للآخر۔

بہت سی چیزیں پہلوں نے پچھلوں کیلئے چھوڑ دی ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید، ۵/۱۶۰۔۱۶۴

حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جمع صوری کا ثبوت اصلا محل کلام نہیں اور وہی مذہب مہذب ائمہ حنفی ہے اس میں صاف صریح جلیل وصحیح احادیث مروی، مگر ملاجی تو انکار آفتاب کے عادی، بکمال شوخ چشمی بے نقط سنادی، کہ کوئی حدیث صحیح ایسی نہیں جس سے ثابت ہو کہ آنحضرت جمع صوری سفر میں کیا کرتے تھے۔

(معیار الحق مصنفہ نذیر حسین ملاجی)

بہت اچھا ذرا نگاہ روبرو۔

ہم نے گذشتہ اوراق میں متعدد احادیث اس معنی کے ثبوت میں نقل کیں اسی کی طرف امام احمد رضا قدس سرہ اشاہ کررہے ہیں اور پھران احادیث کے طرق اسانید مجملا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''مرتب'' حدیث جلیل وعظیم سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ اس جناب سے مشہور مستفیض ہے۔جسے امام بخاری وابوداؤد ونسائی نے اپنی صحاح امام عیسی بن ابان نے کتاب الحج علی اہل مدینہ، امام طحاوی نے شرح معانی الاثار، ذہلی نے زہریات، اور اسمعیل نے مستخرج صحیح بخاری میں بطرق عدیدہ کثیرہ روایت کیا۔

☆ بخاری، اسماعیل اور ذہلی نے لیث بن سعد کے طریقے سے یونس سے۔انہوں نے زہری سے روایت کی ہے۔

☆ نسائی نے یزید بن زریع اور نضر بن شمیل کے دوطریقوں سے کثیر بن قاروندا سے روایت کی ہے۔

یہ دونوں یعنی زہری اور کثیر بن قاروندا سالم سے راوی ہیں۔

☆ نسائی نے قتیبہ سے۔طحاوی نے ابوعامر عقدی سے اور فقیہہ امام عیسی بن ابان، کے حجج میں یہ تینوں حضرات عطاف سے روایت کرتے ہیں۔

☆ ابوداؤد نے فضیل بن غزوانی اور عبداللہ بن علاء سے روایت کی۔

☆ ابوداؤد نے ہی عیسی سے،نسائی نے ولید سے، طحاوی نے بشر بن بکر سے۔

یہ تینوں یعنی عیسی ،ولید بشر بن بکر جابر سے روایت کرتے ہیں۔

☆ طحاوی نے اسامہ بن زید سے روایت کی۔

یہ پانچوں یعنی عطاف، فضیل بن غزوان، عبداللہ بن العلاء، جابر، اور اسامہ بن زید نافع سے راوی ہیں۔

☆ ابوداؤد عبداللہ بن واقد سے راوی۔

☆ طحاوی اسماعیل بن عبدالرحمٰن سے راوی۔

یہ چاروں یعنی سالم، نافع، عبداللہ بن واقد، اور اسمعیل بن عبدالرحمٰن، سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ناقل ہیں۔

ان طرق عدیدہ کثیرہ نیز دیگر طرق واسانید صحابہ کرام سے متعدد احادیث گذشتہ اوراق میں نقل ہوئیں۔اب امام احمد رضا قدس سرہ کے بعض افادات اور ملاجی کی خرافات پر چند لطائف ملاحظہ ہوں۔

﴿۱۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمدللہ، جمع صوری کا طریقہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، وحضرت مولی علی، وعبداللہ بن مسعود، وسعد بن مالک وعبداللہ بن عمر وغیرہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روشن وجہ پر ثابت ہوا۔اور امام لامذہباں کا وہ جبروتی ادعا کہ اس میں کوئی حدیث صحیح نہیں۔اور

اس سے پڑھ کر یہ بانگ بے معنی کہ۔

''یہ روایات جن سے جمع صوری کرنی ابن عمر کی واضح ہوتی ہے سب واہیات اور مردود ،اور شاذ و مناکیر ہیں۔ معیا الحق''

اور بشدت حیایہ خاص جھو دوافتراء کہ

''ابن عمر نے اس کیفیت سے ہرگز نمازیں جمع نہیں کیں جیسا کہ ان روایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔معیار الحق''

اپنی سزائے کردار کو پہونچا۔اب ایضاح مرام وازاحت اوہام کو چند افادات کا استعمال کیجئے۔

افادۂ اولیٰ :لامذہب ملا کو جب کہ انکار جمع صوری میں چاند پر خاک اڑانی تھی۔اور احادیث مذکور صحاح مشہورہ میں موجود و متداول ،تو بے رد صحاح چارۂ کار کیا تھا۔لہذا بایں پیرانہ سالی،حضرت کے رقص جمالی ملاحظہ ہوں۔

لطیفہ ا: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث جلیل و عظیم کے پہلے طریق صحیح مروی سنن ابی داؤد کو محمد بن فضیل کے سبب ضعیف کہا۔

اقول:

اولا: یہ بھی شرم نہ آئی کہ یہ محمد بن فضیل صحیح بخاری و صحیح مسلم کے رجال سے ہے۔

ثانیا: امام ابن معین جیسے شخص نے ابن فضیل کو ثقہ، امام احمد نے حسن الحدیث ،امام نسائی نے لابأس (اس میں کوئی نقص نہیں) کہا،امام احمد نے اس سے روایت کی اور وہ جسے ثقہ نہیں جانتے اس سے روایت نہیں فرماتے ،میزان نے اصلا کوئی جرح مفسر اسکے حق میں ذکر نہ کی۔

ثالثا: یہ بکف چراغی قابل تماشا کہ ابن فضیل کے منسوب برفض ہونے کا دعوی کیا اور ثبوت میں عبارت تقریب' رمی بالتشیع۔ '

ملاجی کو بایں سالخوردی و دعوی محدثی آج تک اتنی خبر نہیں کہ محاورات سلف و اصطلاح محدثین میں تشیع و رفض میں کتنا بڑا فرق ہے۔

زبان متاخرین شیعہ روافض کو کہتے ہیں۔ خذلھم اللہ تعالیٰ جمیعا ،بلکہ آج کل کے بیہودہ مہذبین روافض کو رافضی کہنا خلاف تہذیب جانتے اور انہیں شیعہ ہی کے لقب سے

یاد کرنا ضروری مانتے ہیں۔ خود ملاجی کے خیال میں اپنی ملائی کے باعث یہ ہی تازہ محاورہ تھایا عوام کو دھوکا دینے کیلئے متشیع کو رافضی بنایا۔ حالانکہ سلف میں جو تمام خلفائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ حسن عقیدت رکھتا اور حضرت امیر المؤمنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو ان میں افضل جانتا شیعی کہلاتا۔ بلکہ جو صرف امیر لمؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تفضیل دیتا اسے بھی شیعہ کہتے۔ حالانکہ یہ مسلک بعض علمائے اہل سنت کا تھا۔ اسی بنا پر متعدد ائمہ کوفہ کو شیعہ کہا گیا۔ بلکہ کبھی محض غلبۂ محبت اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو شیعت سے تعبیر کرتے حالانکہ یہ محض سنیت ہے۔

امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں خود انہیں محمد بن فضیل کی نسبت تصریح کی کہ ان کا تشیع صرف موالات تھا وبس۔

رابعا: ذرا رواۃ صحیحین دیکھ کر شیعی کو رافضی بنا کر تضعیف کی ہوتی۔ کیا بخاری و مسلم سے بھی ہاتھ دھونا ہے۔ انکے رواۃ میں تیس سے زیادہ ایسے لوگ جنہیں اصطلاح قدماء پر بلفظ تشیع ذکر کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ تدریب میں حاکم سے نقل کیا۔

کتاب مسلم ملآن من الشیعۃ ،

مسلم کی کتاب شیعوں سے بھری ہوئی ہے۔

دور کیوں جایئے خود یہی ابن فضیل کہ واقع کے شیعی صرف بمعنی محبّ اہل بیت کرام اورآپ کے زعم میں معاذ اللہ رافضی صحیحین کے راوی ہیں۔

لطیفہ۲: امام طحاوی کی حدیث بطریق، ابن جابر عن نافع ، پر بشر بن بکر سے طعن کیا کہ ”وہ غریب الحدیث ہے، ایسی روایتیں لاتا ہے کہ سب کے خلاف، قالہ الحافظ فی التقریب ، معیار الحق“

اقول:

اولا: ذرا شرم کی ہوتی کہ یہ بشر بن بکر رجال صحیح بخاری سے ہیں۔ صحیح حدیثیں رد کرنے بیٹھے تو اب بخاری بھی بالائے طاق ہے۔

ثانیا: اس صریح خیانت کو دیکھئے کہ تقریب میں صاف صاف بشر کو ثقہ فرمایا تھا ہضم کر گئے۔

ثالثا: محدث جی! تقریب میں ''ثقۃ یغرب'' ہے۔ کسی ذی علم سے سیکھو کہ ''فلان یغرب'' اور ''فلان غریب الحدیث'' میں کتنا فرق ہے۔

لطیفہ ۳: طریق ابن جابر سے سنن نسائی کی حدیث کو ولید بن قاسم سے رد کیا کہ ''روایت میں اس سے خطا ہوتی تھی، کہا تقریب میں ''صدوق یخطئی''

معیار الحق

اقول:

اولا: مسلمانو! اس تحریف شدید کو دیکھنا۔ اسناد نسائی میں یہاں نام ولید غیر منسوب واقع تھا۔ کہ ' اخبر محمد بن خالد ثنا الولید ثنا ابن جابر ثنانا فع الحدیث ۔

ملاجی کو چالاکی کا موقع ملا کہ تقریب میں اسی طبقہ کا ایک شخص رواۃ نسائی سے کہ نام کا ولید اور قدرے متکلم فیہ ہے چھانٹ کر اپنے دل سے ولید بن قاسم تراش لیا۔ حالانکہ یہ ولید بن قاسم نہیں ولید بن مسلم ہیں۔ رجال صحیح مسلم وائمہ ثقات وحفاظ اعلام سے اسی تقریب میں انکے ثقہ ہونے کی شہادت موجود۔ ہاں تدلیس کرتے ہیں۔ مگر بحمد اللہ اسکا احتمال یہاں مفقود کہ وہ صراحۃ ' حدثناابن جابر قال حدثنی نافع 'فرمارہے ہیں۔

تم نے جانا کہ آپ کے کید پر کوئی آگاہ نہ ہوگا۔ ذرا بتایئے تو کہ آپ نے ولید کا ولید بن قاسم کس دلیل سے متعین کرلیا کیا اس طبقہ میں اس نام کا راوی نسائی میں کوئی اور نہ تھا۔ اگر اب عاجز آکر ہم سے پوچھنا ہو کہ تم نے ولید بن مسلم کیسے جانا۔ اول تو بقانون مناظرہ جب آپ غاصب منصب ہیں ہم سے سوال کا محل نہیں ۔ اور استفادۃ پوچھو تو پہلے اپنی جزاف کا صاف صاف اعتراف کرو پھر شاگردی کیجئے تو ایک یہی کیا بعونہ تعالیٰ بہت کچھ سکھادیں۔ وہ قواعد بتادیں جن سے اسمائے مشترکہ میں اکثر جگہ تعیین نکال سکو۔

ثانیا: بفرض غلط ابن قاسم ہی سہی پھر وہ بھی کب مستحق رد ہیں امام احمد نے ان کی توثیق فرمائی ان سے روایت کی محدثین کو حکم دیا کہ ان سے حدیث لکھو۔ ابن عدی نے کہا: اذا روی عن ثقۃ فلا بأس بہ (وہ جب کسی ثقہ سے روایت کریں تو ان میں کوئی عیب نہیں) اور ابن جابر کا ثقہ ہونا خود ظاہر۔

ثالثا: ذرا رواۃ صحیح بخاری ومسلم پر نظر ڈالے ہوتے کہ ان میں کتنوں کی نسبت

تقریب میں یہی 'صدوق یخطی' بلکہ اس سے زائد کہا۔ کیا قسم کھائے بیٹھے ہو کہ صحیحین کا رد ہی کروگے؟

لطیفہ ۴: حدیث صحیح نسائی وطحاوی و عیسی بن ابان بطریق عطاف عن نافع، کو عطاف سے معلول کیا کہ ''وہ وہمی ہے۔ کہا تقریب میں ''صدوق یھم''۔　　معیار الحق

اقول:

اولا: عطاف کو امام احمد و امام ابن معین نے ثقہ کہا۔ و کفی بھما قدوۃ، میزان میں انکی نسبت کوئی جرح مفسر منقول نہیں۔

ثانیا: کسی سے پڑھو کہ وہمی اور 'صدوق یھم' میں کتنا فرق ہے۔

ثالثا: صحیحین سے عداوت کہاں تک بڑھے گی۔ تقریب ملاحظہ ہو کہ آپ کے وہم کے ایسے وہمی ان میں کس قدر ہیں۔

رابعا: بالفرض یہ سب رواۃ مطعون ہی سہی مگر جب بالیقین ان میں کوئی درجۂ سقوط میں نہیں۔ تو تعدد طرق سے پھر حجت تامہ ہے۔ و لکن الوھابیۃ قوم یجھلون ۔

لطیفہ ۵: آپ کے امتحان علم کو پوچھا جاتا ہے کہ روایت طحاوی ''حدثنا فھد ثنا الحمانی ثنا ابن المبارك عن اسامۃ بن زید اخبرنی نافع'' میں آپ نے کہاں سے معین کرلیا کہ یہ اسامہ بن زید عدوی مدنی ضعیف الحافظہ ہے۔ اسی طبقہ سے اسامہ بن زید لیثی مدنی بھی تو ہے کہ رجال صحیح مسلم و سنن اربعہ و تعلیقات بخاری سے ہے۔ جسے یحیی بن معین نے کہا ۔ ثقہ ہے، ثقہ صالح ہے، ثقہ حجت ہے۔ دونوں ایک طبقہ ایک شہر ایک نام کے ہیں اور دونوں نافع کے شاگرد۔ پھر منشاء تعیین کیا ہے؟

اور آپ کو تو شاید اس سوال میں بھی دقت پڑے کہ کہاں سے مان لیا کہ یہ حمانی حافظ کبیر یحیی بن عبدالحمید صاحب مسند ہے جسکی جرح آپ نے نقل کی۔ اور امام یحیی بن معین وغیرہ کا ثقہ۔ اور ابن عدی کا ارجو انہ لا بأس بہ، مجھے امید ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور ابن نمیر کا' ھو اکبر من ھئولاء کلھم فاکتب عنہ ' وہ ان سب میں بڑا ہے اس لئے میں اس سے حدیث لکھتا ہوں۔ کہنا چھوڑ دیا۔ اسی طبقہ تاسعہ سے اس کا والد عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بھی تو ہے کہ رجال صحیحین سے اور دونوں حمانی کہلائے جاتے ہیں۔

لطیفہ۶: روایات نسائی بطریق کثیر بن قاروندا عن سالم عن ابیہ، میں جھوٹ کو بھی کچھ گنجائش نہ ملی تو اسے یوں کہہ کر ٹالا کہ۔،

''وہ شاذ ہے اس لئے کہ مخالف ہے روایات شیخین وغیرہما کے وہ ارجح ہیں سب سے بالاتفاق اور مقدم ہوتی ہیں سب پر جب کہ موافقت اور نسخ نہ بن سکے۔ معیار الحق''

اقول:

اولا: شیخین کا نام کس منہ سے لیتے اور انکی احادیث کو ارجح کہتے ہو۔ یہ وہی شیخین تو ہیں جو محمد بن فضیل سے حدیثیں لاتے ہیں۔ جسے تمہارے نزدیک رافضی کہا گیا اور حدیثوں کا پلٹ دینے والا اور موقوف کو مرفوع کر دینے کا عادی تھا۔

ثانیا: یہ وہی شیخین تو ہیں جن کے یہاں سب کے خلاف حدیثیں لانے والے، حدیثوں میں خطا کرنے والے، وہمی کئی درجن بھرے ہوئے ہیں۔

ثالثا: مخالفت شیخین کا دعوی محض باطل ہے جیسا کہ بعونہ تعالیٰ عنقریب ظاہر ہوتا ہے۔ فتاوی رضویہ جدید، ۵/۱۷۴، ۱۸۱ ملخصا

لطیفہ ۷: ملاجی کی ساری کارگذاریاں، حیاداریاں حدیث صحیح عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق تھیں۔ حدیث ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی امام طحاوی ونیز امام احمد وابن شیبہ استاذان بخاری و مسلم کے رد کو پھر وہی معمولی شگوفہ چھوڑا کہ۔

''ایک راوی اس کا مغیرہ بن زیاد موصلی ہے اور یہ مجروح ہے کہ وہمی تھا۔ قالہ الحافظ فی التقریب

معیار الحق''

اقول:

اولا: تقریب میں صدوق کہا تھا وہ صندوق میں رہا۔

ثانیا: وہی اپنی وہمی نزاکت کہ 'لہ اوہام' کو وہمی کہنا سمجھ لیا۔

ثالثا: وہی صحیحین سے پرانی عدوات، تقریب دور نہیں دیکھئے تو کتنے رجال بخاری و مسلم کو یہی 'صدوق لہ اوہام' کہا ہے۔

رابعا: مغیرہ رجال سنن اربعہ سے ہے۔ امام ابن معین وامام نسائی دونوں صاحبوں

نے بآن تشدد شدید فرمایا۔ ' لیس به بأس 'اس میں کوئی برائی نہیں ۔زاد یحیی له حدیث واحد منکر ،اسکی صرف ایک حدیث منکر ہے لاجرم وکیع نے ثقہ، ابوداؤد نے صالح، ابن عدی نے عندی لا بأس به (میرے نزدیک اس میں کوئی نقص نہیں) کہا۔

تواس کی حدیث حسن ہونے میں کلام نہیں اگرچہ درجہ صحاح پر بالغ نہ ہوجسکے سبب نسائی نے ' لیس بالقوی 'اس درجے کا قوی نہیں ہے۔ابواحمد حاکم نے لیس بالمتین عندہم، اس درجہ کا متین نہیں محدثین کے نزدیک، کہا۔

لا انه لیس بقوی لیس بمتین و شتان ما بین العبارتین ۔ نہ کہ سرے سے قوی اور متین نہیں ہے۔ان دونوں عبارتوں میں بہت فرق ہے۔

حافظ نے ثقہ سے درجہ صدوق میں رکھا۔اس قسم کے رجال اسانید صحیحین میں صدہا ہیں

لطفیہ ۸: حدیث مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم مروی سنن ابی داؤد کے رد کو طرفہ تماشہ کیا مسند ابی داؤد میں یوں تھا۔

" قال اخبر نی عبد الله بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب عن ابه عن جد ہ ان علیا کان اذا سافر الحدیث "

جس کا صاف صریح حاصل یہ تھا کہ عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی اپنے والد محمد سے روای ہیں ۔اوروہ انکے دادا یعنی اپنے والد عمر سے کہ انکے والد ماجد مولی علی نے جمع صوری خود بھی کی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی روایت فرمائی۔

ابیه اور جده میں دونوں ضمیریں عبد اللہ کی طرف تھیں ۔ حضرت نے بزور زبان ایک ضمیر عبداللہ دوسری محمد کی قرار دیکر یہ معنی ٹھہرائے کہ۔

''عبداللہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ محمد سے اور وہ محمد اپنے دادا علی سے، اور محمد کو اپنے دادا علی سے ملاقات نہیں تو مرسل ہوئی اور مرسل حجت نہیں۔ معیار الحق''

قطع نظر اس سے کہ مرسل ہمارے اور جمہور ائمہ کے نزدیک حجت ہے۔ایمان سے کہنا ان ڈھٹائیوں سے صحیح وثابت حدیثوں کو رد کرنا کونسی دیانت ہے۔میں کہتا ہوں آپنے ناحق اتنی محنت بھی کی اور حدیث متصل کو صرف مرسل بنایا۔حیا و دیانت کی ایک ادنی جھلک میں بھی باطل وموضوع ہوئی جاتی تھی اور بات بھی مدلل ہوتی کہ ضمیر اقرب کی طرف پھرتی ہے۔اور ابیه

سے اقرب ابوطالب اور جدہ سے اقرب ابیہ ،تو معنی یوں کہے ہوتے کہ،

عبداللہ نے روایت کی ابوطالب کے باپ حضرت عبدالمطلب سے اور عبدالمطلب نے اپنے دادا عبدمناف سے کہ مولیٰ علی نے جمع صوری کی۔

اب ارسال بھی دیکھئے کتنا بڑھ گیا کہ مولیٰ علی کے پرپوتے مولاعلی کے دادا سے روایت کریں۔اور حدیث صراحۃ موضوع بھی ہوگئی کہ کہاں عبدالمطلب وعبدمناف اور کہاں مولی علی سے روایت حدیث مفید احناف، و لا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم ۔

مسلمانو! دیکھا یہ عمل بالحدیث کا جھوٹا دعوی کرنے والے جب صحیح حدیثوں کو رد کرنے پر آتے ہیں تو ایسی ایسی بد دیانتوں بے غیرتیوں بیباکیوں چالاکیوں سے صحیح بخاری کو بھی پس پشت ڈال کر ایک ہانک بولتے ہیں کہ سب واہیات اور مردود ہیں۔ انا لله و انا اليه راجعون ۔ فتاوی رضویہ جدید،۱۸۴۔۱۸۶

۵۳۵۔ **عن** عبد الله بن عبا س رضی الله تعالیٰ عنهما قال : صليت مع النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ثمانيا جميعا و سبعا جميعا ، قلت : يا ابا الشعثاء !اظنه اخر الظهر و عجل العصر و اخر المغرب و عجل العشا ء ، قال و انا اظن ذلك ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اکٹھی آٹھ رکعتیں بھی پڑھی ہیں اور اکٹھی سات رکعتیں بھی۔ اس حدیث کے راوی کہتے ہیں میں نے کہا۔اے ابوالشعثاء! میرے خیال میں انہوں نے ظہر و عصر کو اور مغرب وعشاء کو اکٹھا پڑھا ہوگا۔ابوالشعثاء نے کہا: میرا خیال بھی یہ ہی ہے۔

۵۳۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : صلی رسول الله صلی

۵۳۵۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ۲٤٦/۱ ☆ المصنف لابن ابی شيبة ، ۲۱۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ۳٤۹/۱ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوة ، ۱۷۱/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۹٥/۱ ☆
السنن للنسائی، باب الوقت الذی يجمع فيه المقيم ، ٦۸/۱
۵۳۶۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة ، ۲٤٦/۱ ☆ المؤطا لمالك ، ٥۱
الجامع للترمذی ، الصلوه ، ۲٦/۱ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوة ، ۱۷۱/۱
السنن للنسائی، باب الجمع بين الصلوتين فی الحضر ، ۷۰/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۹٥/۱

الله تعالیٰ عليه وسلم الظهر و العصر جميعا بالمدينة فى غير خوف و لا سفر ، قال ابو الزبير : فسألت سعيدا لم فعل ذلك ، فقال : سألت ابن عباس كما سألتنى، فقال: اراد ان لا يحرج احد من امته۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر کسی خوف اور سفر کے مدینہ میں ظہر وعصر اکٹھی پڑھیں، ابوالزبیر نے کہا میں نے سعید سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح کیوں کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ جس طرح تم نے مجھ سے پوچھا ہے اسی طرح میں نے ابن عباس سے پوچھا تھا تو انہوں نے جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ آپ کی امت پر کوئی تنگی نہ ہو۔

٥٣٧۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالیٰ عنهما قال : جمع رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم بين الظهر و العصر و بين المغرب و العشاء بالمدينة فى غير خوف و لا مطر۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر خوف اور بارش کے مدینہ میں ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو جمع کیا۔

٥٣٨۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالیٰ عنهما قال : صليت مع النبى صلى الله تعالیٰ عليه وسلم بالمدينة ثمانيا جميعا و سبعا جميعا ، اخر الظهر و عجل العصر ، اخر المغرب و عجل العشاء۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں اکٹھی آٹھ رکعتیں بھی پڑھی ہیں اور سات رکعتیں بھی ۔آپ نے ظہر کو مؤخر کیا تھا اور عصر میں جلدی کی تھی۔ اسی طرح مغرب کو مؤخر کیا تھا اور عشاء میں جلدی کی تھی۔

٥٣٩۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالیٰ عنهما انه صلى بالضرورة الاولىٰ

٥٣٧۔ الصحيح لمسلم ، ٢٤٦/١ ☆ الجامع للترمذى ، الصلوة ، ٢٦/١
شرح معانى الآثار للطحاوى ، ٩٥/١ ☆

٥٣٨۔ السنن للنسائى، باب الوقت الذى يجمع فيه ، ٦٨/١

٥٣٩۔ السنن للنسائى ، باب وقت الذى يجمع فيه الخ، ٦٩

و العصر لیس بینهما شئی ، و المغرب و العشاء لیس بینها شئی ، فعل ذلك من شغل ، و زعم ابن عباس انه مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالمدینة الاولیٰ و العصر ثمان سجدات لیس بینهما شئی ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے بصرہ میں ظہر وعصر کو اکٹھا پڑھا۔ انکے درمیان کوئی شئی حائل نہ تھی۔ اور مغرب و عشاء کو اکٹھا پڑھا۔ ان کے درمیان کوی شئ حائل نہ تھی۔ اس طرح انہوں نے ایک مصروفیت کی وجہ سے کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ظہر وعصر اکٹھی پڑھی تھیں۔ یہ آٹھ رکعتیں تھی اور ان کے دو درمیاں اور کوئی شئ نہ تھی۔

۵۴۰۔ **عن** عبد الله بن شقیق رضی الله تعالیٰ عنه قال :خطبنا ا بن عباس یوما بعد العصر حتی غربت الشمس و بدت النجوم و جعل الناس یقولون الصلوة الصلوة ، قال : فجاء ہ رجل من بنی تمیم لا یفتروا لا ینثنی الصلوة الصلوة ، فقال ابن عباس ، اتعلمنی بالسنه لا ام لك ، ثم قال :رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جمع بین الظهر و العصر و المغرب و العشاء ، قال عبد الله بن شقیق فحاك فی صدری من ذلك شئی فأتیت أبا هریرة فسالته فصدق مقالته ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک دن عصر کے بعد خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور تارے کھل گئے۔ لوگ کہنے لگے نماز، نماز، ایک تمیمی نے آکر آپ سے عرض کی: نماز، نماز، اور وہ برابر یہ ہی کہتا آیا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تو مجھے سنت سکھارہا ہے تیری ماں نہ رہے پھر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرتے ہوئے دیکھا ۔حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں: میرے دل میں یہ بات کھٹکی تو میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یہ بات معلوم کرنے کی غرض سے حاضر ہوا۔ آپ نے بھی نمازوں کے جمع کرنے کی تصدیق کی۔

۵۴۰۔ الصحیح لمسلم، الصلوۃ، ۱/۲۴۶

۵۴۱۔ **عن** عبد الله بن شقيق العقيلي رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رجل لابن عباس : الصلوة فسكت ، ثم قال : الصلوة ، فسكت ثم قال : الصلوة ، فسكت ، ثم قال : الصلوة ، فسكت ، ثم قال : لا أم لك ، أتعلمنا بالصلوة ، كنا نجمع بين الصلوتين على عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کی: نماز، آپ خاموش رہے۔ پھر اس نے نماز کا تذکرہ کیا آپ پھر بھی خاموش رہے۔ اسنے پھر تیسری مرتبہ تقاضا کیا۔ آپنے کچھ دیر خاموش رہ کر ارشاد فرمایا: تیری ماں نہ رہے کیا تو مجھے نماز سکھاتا ہے۔ سن لے۔ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں نمازیں جمع کر کے پڑھتے۔

۵۴۲۔ **عن** عبد الله شقيق رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما أخر صلوة المغرب ذات ليلة فقال رجل : الصلوة الصلوة ، فقال : لا ام لك ، اتعلمنا بالصلوة و قد كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ربما جمع بينهما بالمدينة۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک رات نماز مغرب میں تاخیر کی۔ تو ایک مرد نماز نماز، پکارنے لگے۔ آپ نے غصہ میں فرمایا: تیری ماں نہ رہے۔ کیا تو ہمیں نماز سکھا رہا ہے۔ سن، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت مرتبہ دو نمازیں مدینہ میں جمع فرمائیں۔

﴿۱۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات صحاح سے واضح کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی حالت میں کہ نہ خوف تھا، نہ سفر، نہ مطر، نہ مرض، محض بلا عذر خاص مدینہ طیبہ میں ظہر وعصر اور مغرب وعشا بجماعت جمع فرمائیں۔ سفر وخطر ومطر کی نفی تو خود احادیث میں مذکور۔ اور مرض بلکہ ہر مرض ملجی کی نفی سوق بیان سے صاف مستفاد، معہذا جب نمازیں جماعت سے تھیں تو سب کا مریض ومعذور ہونا مستبعد، پھر راوی حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اسی

۵۴۱۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة ، ۲٦٤/١
۵۴۲ ۔شرح معانى الاثار للطحاوى ، الصلوة ، ٩٥/١

بناپرصرف طول خطبہ کے سبب تاخیر مغرب واستناد بجمع مذکورانتفائے اعذار پرصریح دلیل،حالانکہ بے عذرجمع وقتی ملاجی بھی حرام جانتے ہیں۔

تواس حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں جمع فعلی مراد لینے سے چارہ نہیں۔اور خودملاجی نے امام ابن حجرشافعی اورانکےتوسط سےامام قرطبی،امام الحرمین،ابن الماموں،اور ابن سیدالناس وغیرہم سے یہاں ارادۂ جمع فعلی کی تقویت وترجیح نقل کی۔مع ہذاقطع نظراس سے کہ روایت صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تلامذہ وراویان حدیث جابر بن زیدوعمروابن دینارنے ظنا حدیث کا یہی محمل مانا۔ابن سیدالناس نے کہا کہ حدیث کا راوی دوسرے شخص کی نسبت حدیث کی مراد سے زیادہ آگاہ ہوتا ہے۔

روایت نسائی میں خودابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے اس جمع کے جمع فعلی ہونے کی تصریح فرمادی کہ ظہرومغرب میں دیرکی اورعصروعشاء میں جلدی۔یہ خاص جمع صوری ہے۔کسی کومحل سخن نہ رہا۔

تمہارے امام شوکانی غیرمقلدنے نیل الاوطارمیں کہا۔جو چیزیں اس پردلالت کرتی ہیں کہ اس باب سے متعلق حدیث کا جمع صوری پرحمل کرنا متعین ہے ان میں سے ایک وہ روایت ہے جونسائی نے ابن عباس سے نقل کی ہے۔اور یہ ابن عباس جواس موضوع سے متعلق حدیث کے اولین راوی ہیں خودتصریح کررہے ہیں کہ انہوں نے جمع بین الصلوتین کی جو روایت بیان کی ہےاس سے مرادجمع صوری ہے۔

شوکانی نے اس ارادہ کےاور چندمؤیدات بھی بیان کئے ہیں اورانکارجمع صوری اور آپکےزعم باطل مصیبت کی اپنی بساط بھرخوب خوب خبریں لی ہیں۔جی میں آئےتوملاحظہ کرلیجئے بالجملہ شک نہیں کہ حدیث میں مرادصوری ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۱۹۳۔۱۹۴

۵۴۳۔ **عن** عمر و بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما : جمع لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقیما غیر مسافر بین الظھر و العصر ، و المغرب و العشاء ، فقال رجل لابن عمر ، لم تری

۵۴۳۔ المصنف لعبد الرزاق ، الصلوۃ، ۲/۵۵۶

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فعل ذلك ؟ قال : لان لا تحرج أُمته ، اِن جمع رجل۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے لئے دو نمازیں جمع فرمائیں جبکہ آپ مقیم تھے مسافر نہ تھے۔ یعنی ظہر و عصر کو اور مغرب و عشاء کو ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا۔ آپ کے خیال میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: تاکہ امت پر تنگی نہ ہو اگر کوئی شخص جمع کرے۔

۵۴۴۔ **عن** صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : جمع عمر بن الخطاب بین الظهر و العصر فی یوم مطیر۔

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارش کے سبب ظہر و عصر جمع کی۔

۵۴۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ، فکان یؤخر الظهر و یعجل العصر فیجمع بینهما ، و یوخر المغرب و یعجل العشاء فیجمع بینهما ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم پر جلوہ فرمائے تو آپ نے ظہر میں تاخیر کی اور عصر میں جلدی کر کے دونوں کو جمع کرلیا ،اسی طرح مغرب میں تاخیر اور عشا میں تعجیل کر کے دونوں کو جمع کیا۔

۵۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : اذا بادر احدکم الحاجة فشاء ان یؤخر المغرب و یعجل العشا ء ثم یصلیما جمیعا ففعل۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو ضرورت کی بنا پر جلدی ہو اور وہ چاہے کہ مغرب کو مؤخر کر کے اور عشا میں جلدی کر کے دونوں کو یکجا پڑھے تو ایسا کرے۔

۵۴۴۔ المصنف لعبد الرزاق ، الصلوة ، ۲/۵۵۶

۵۴۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۲۷۸۶، ۸/۲۵۰

۵۴۶۔ کنز العمال للمتقی، ۲۰۱۹۰، ۷/۵۴۷

٥٤٧۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین المغرب والعشاء یؤخر هذه فی آخر وقتها یعجل هذه فی اول وقتها۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب وعشا کو جمع فرماتے۔مغرب کو اسکے آخر وقت میں پڑھتے اورعشا کو اسکے اول وقت میں۔

٥٤٨۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یجمع بین المغرب و العشاء اذا جدبه السیر۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب چلنے میں جلدی ہوتی تو آپ مغرب وعشا کو جمع کرتے تھے۔

٥٤٩۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : رأت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا عجله السیر فی السفر یؤخرصلوة المغرب حتی یجمع بینها و بین صلوة العشاء۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر کے دوران چلنے میں جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز کو اتنا مؤخر کردیتے تھے کہ عشا کے ساتھ ملا لیتے تھے۔

٥٥٠۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یجمع بین صلوة الظهر والعصر اذا کان علی ظهر سیر ویجمع بین المغرب و العشاء۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کیلئے چلنے والے ہوتے تو ظہر وعصر کو جمع فرمالیتے۔اور مغرب وعشاء کو جمع

٥٤٧۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٩٨٨٠، ٤٧/١٠
٥٤٨۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ٩٥/١
٥٤٩۔ الصحیح لمسلم، الصلوة، ٢٤٥/١
٥٥٠۔ الصحیح الجامع للبخاری، ١٤٩/١

فرماتے۔

۵۵۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی ا لله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین المغرب و العشاء فی السفر من غیر ان یعجله شئی ولا یتبع عدو و لا یخاف شئیا ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں مغرب وعشا جمع فرماں لیتے تھے حالانکہ نہ آپ کو جلدی ہوتی تھی، نہ دشمن تعاقب میں ہوتا تھا،اور نہ کسی چیز کا خوف ہوتا تھا۔

۵۵۲۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین هاتین الصلوتین فی السفر یعنی المغرب و العشاء ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں ان دونوں نمازوں کو جمع فرماتے۔یعنی مغرب وعشا۔

۵۵۳۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی غزوة تبوك بین الظهر و العصر و بین المغرب و العشاء ، قال قلت ما حمله علی ذلك قال : فقال : اراد ان لا یحرج امته۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو جمع کیا۔حضرت واثلہ نے کہا: میں نے حضرت معاذ سے پوچھا اسکی وجہ کیا تھی۔تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ آپ یہ چاہتے تھے کہ آپ کی امت کو کوئی تنگی نہ ہو۔

۵۵۴۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عام غزوة تبوك ، فکان ، یجمع الصلوة فصلی الظهر و العصر

۵۵۱۔ السنن لابن ماجه ، ۷۶/۱

۵۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۱۴۹/۱

۵۵۳۔ الصحیح لمسلم ، باب الجواز الجمع بین الصلوتین الخ، ۲۴۶/۱

۵۵۴۔ الصحیح لمسلم ، باب الجواز بین الصلوتین ، ۲۴۶/۱

المؤطا لمالك ، الجمع بین الصلوتین ، ۵۰

جميعا و المغرب و العشاء جميعا ، حتى اذا كان يوما اخر الصلوة ثم خرج فصلى الظهر و العصر جميعا ثم دخل ثم خرج بعد ذلك فصلى المغرب و العشاء جميعا، ثم قال : اِنَّكُمْ سَتَأْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوْكَ وَ اِنَّكُمْ لَمْ تَأْتُوهَا حَتّٰى يَضْحَى النَّهَارُ ، فَمَنْ جَاءَ هَا مِنْكُمْ فَلَا يَمُسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْأً حَتّٰى أٰتِى،فجئناهاقدسبقنا عليها رجلان و لاعين مثل الشراك تبض بشئى من ماء ، قال : فسلهما رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْأً ، قالا: نعم ، سبها لانبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و قال لهما ما شاء الله ان يقول ، ثم قال : غَرِّفُوْا بِأَيْدِ هِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيْلًا قَلِيْلًا، حتى اجتمع فى شئى و غسل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فيه يديه و جهه ثم اعاده فيها فجرت العين بما ء منهمرا و غزير ، شك ابو على ايهما قال فاستقا الناس ثم قال ، يُوْشِكُ يَا مُعَاذُ ! اِنْ طَالَتْ بِكَ الْحَيَاةُ أَنْ تَرٰى مَاءَ هَا هُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا ـ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک کے سال نکلے تو حضور نمازیں جمع کرتے ہوئے تشریف لیجاتے، چنانچہ آپ نے ظہر وعصر کو جمع کیا پھر مغرب اور عشاء کو جمع کیا یہاں تک کہ جب کوئی دن آتا تو آپ نماز کو مؤخر کرتے پھر آپ ظہر وعصر کو جمع کر کے پڑھتے، پھر آپ خیمہ میں داخل ہوتے اور پھر باہر تشریف لاکر مغرب وعشاء کو جمع کر کے پڑھتے۔ پھر فرمایا: ان شاء اللہ تعالیٰ تم لوگ کل تبوک کے چشمہ پر پہونچو گے، تمہارا پہونچنا وہاں چاشت کے وقت ہوگا۔ لہذا سن لو، جب تم میں کوئی وہاں پہونچ جائے تو اس چشمہ کا پانی ہرگز نہ پیئے جب تک کہ میں نہ پہونچ جاؤں۔ تو ہم وہاں پہونچے لیکن ہم سے پہلے دو شخص وہاں پہونچ چکے تھے۔ چشمہ نہایت قلیل پانی جیسے جوتی کا تسمہ کے برابر بہہ رہا تھا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات سے پوچھا: کیا تم دونوں نے اس چشمہ کچھ پانی پیا ہے؟ دونوں نے عرض کیا ہاں، حضور نے ان کو نہایت سخت سست کہا۔ پھر فرمایا: تم سب لوگ اپنے اپنے چلو سے تھوڑا تھوڑا پانی جمع کرو یہاں تک کہ ایک برتن میں جمع کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس اس میں اپنے دونوں مبارک ہاتھ اور چہرا اقدس کو دھویا اور پھر اس پانی کو اسی چشمہ کی جگہ ڈال دیا پھر اس چشمہ سے نہایت تیزی کے ساتھ پانی بہنا شروع ہوا، لوگ اس سے سیراب ہوئے۔ پھر

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تمہاری عمر اگر وفا کرے تو تم دیکھو گے کہ یہ چشمہ اتنا بڑھ جائے گا کہ اس سے ارد گرد کے باغ وغیرہ بھی بھر جائیں گے۔

۵۵۵۔ **عن** عبد الرحمن بن هرمز الاعرج رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا ان رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يجمع بين الظهر و العصر فى سفره الى تبوك۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ہرمز اعرج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے سفر میں تبوک تک ظہر وعصر کی نمازوں کو جمع کرتے ہوئے تشریف لے گئے۔

۵۵٦۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يجمع بين الصلوتين فى سفر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دو نمازوں کو جمع کرتے تھے۔

۵۵۷۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما قال : جمع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بين الصلوتين فى غزوة بنى المصطلق ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ بنی مصطلق میں دو نمازوں کو جمع کیا۔

۵۵۸۔ **عن** أُسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جد به السير جمع بين الظهر و العصر ، و المغرب و العشاء ، قال الترمذى سألت محمداً يعنى البخارى عن هذا الحديث فقال : الصحيح هو موقوف عن اسامة بن زيد ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۵۵۵۔ المؤطا لمالك الصلوة ، ۵۰ المصنف لابن ابى شيبة، ۲۱۲

۵۵٦۔ كشف الاستار عن زوائد لابزار ، ۱/۳۳۰

۵۵۷۔ المصنف لابن ابى شيبة، الصلوة ، ۲/۲۱۳

۵۵۸۔ عمدة القارى للعينى، الصلوة ۷/۱٤۹

علیہ وسلم کو جب چلنے میں جلدی ہوتی تھی تو ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو جمع کرتے تھے۔امام ترمذی نے کہا کہ میں نے محمد یعنی امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: صحیح یہ ہے کہ اسامہ بن زید پر موقوف ہے۔

۵۵۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیی عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان يجمع بين الصلوتين فی السفر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونمازوں کو سفر کے دوران جمع کیا کرتے تھے۔

۵٦۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بين الظهر و العصر ، و المغرب و العشاء ، فقيل له فی ذلك ، فقال : صنعت ذلك لئلا تحرج امتی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو جمع کیا، آپ سے اس بارے میں عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نے اس طرح اس لئے کیا تاکہ میری امت پر کوئی تنگی نہ ہو۔

۵٦۱۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان يجمع بين الصلوتين فی السفر۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دونمازوں کو جمع فرماتے۔

۵٦۲۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان يجمع بين الصلوتين فی السفر۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

۵۵۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۴۸/۳

۵٦۰۔ المصنف لابن ابی شيبة، ۲۱۲/۲

۵٦۱۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۲٦۹/۱۰

۵٦۲۔ مجمع الزوائد للهيثمی، الصلوة ۱۵۹/۲

علیہ وسلم سفر میں دونمازوں کو جمع کیا کرتے تھے۔

٥٦٣۔ **عن** علی بن الحسین رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا انه کان یقول : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اراد ان یسیر یومه جمع بین الظهر والعصر واذا ارادا ان یسیر لیله جمع بین المغرب و العشاء۔

حضرت امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دن کو سفر کا ارادہ فرماتے تو ظہر وعصر کو جمع فرماتے، اور جب رات کو سفر کا ارادہ فرماتے تو مغرب وعشا کو جمع فرمالیتے۔

﴿۱۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں اور جمع بین الصلاتین کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی نماز کو مؤخر کر کے آخر وقت میں پڑھا جائے اور دوسری کو جلدی کر کے اول وقت میں۔

ملا جی تو ایک ہوشیار، ان احادیث اور انکے امثال کو محتمل و بے سود سمجھ کر خود بھی زبان پر نہ لائے اور اغوائے عوام کیلئے یوں گول در پردہ کہہ گئے کہ،۔

"جمع بین الصلاتین فی سفر صحیح اور ثابت ہے رسول اللہ سے بروایت جماعت عظیمہ کے صحابہ کبار سے۔ معیار الحق"

پھر پندرہ صحابہ کرام کے اسمائے طیبہ گنا کر خود ہی کہا:

"لاکن مجموعہ روایات میں بعض ایسی ہیں کہ ان میں فقط جمع کرنا رسول اللہ کا دو نمازوں کو بیان کیا ہے کیفیت جمع کی بیان نہیں کی، بس حنفی لوگ ان حدیثوں میں یہ تاویل کرتے ہیں کہ مراد اس سے جمع صوری ہے اسی لئے وہ حدیثیں جن میں تاویل کو مخالف کی دخل نہیں ذکر کرتے ہیں تو منصفین بافہم ان حدیثوں مجمل الکیفیۃ کو بھی انہیں احادیث مبینۃ الکیفیۃ پر محمول سمجھیں۔ اھ ملخصا معیار الحق"

اقول:

بالفرض اگر جمع صوری ثابت نہ ہوتی تاہم محتمل تھی اور احتمال قطع استدلال، نہ کہ جب

آفتاب کی طرح روشن دلیلوں سے جمع صوری کا احادیث صحیحہ سے ثبوت ظاہر تو اب براہ تلبیس پندرہ صحابہ کی روایات سے اپنے مطلب کا ثبوت صحیح بتانا اور جابجا عوام کو دہشت دلانے کیلئے کہیں چودہ کہیں پندرہ سنانا کیا مقتضائے ملائیت ہے۔ اب تو ملاجی کی تحریر خود ان پر باز کشتی تیر ہوئی کہ جب احادیث صحیحہ صریحہ سے جمع صوری ثابت تو منصفین بافہم ان حدیثوں مجمل الکیفیۃ کو بھی انہیں احادیث مبینۃ الکیفیۃ پر محمول سمجھیں۔ رہے وہ صحابہ جن کی روایات اپنے زعم میں صریح سمجھ کر لائے اور نص مفسر نا قابل تاویل کہتے ناظرین نقاد کا خوف نہ لائے وہ صرف چار ہیں۔ دو جمع تقدیم دو جمع تاخیر میں، ان روایات کا حال بھی عنقریب ان شاء اللہ القریب المجیب کھلا جاتا ہے۔ اس وقت ظاہر ہوگا کہ دعوی کر دینا آسان ہے مگر ثبوت دیتے تین ہاتھ پیرا تا ہے۔ وللہ الحجہ السامیۃ، فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۰۲،۲۰۳

۵۶۴۔ **عن** أبی الطفیل عامر بن واثلة رضی اللہ تعالیٰ عنه عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان فی غزوة تبوك ، اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظهر حتی یجمعها الی العصر فیصلهما جمیعا ، واذا ارتحل بعد زیغ الشمس صلی الظهر و العصر جمیعا ثم سار ، و كان اذا ارتحل بعد المغرب عجل العشاء فصلاها مع المغرب ۔

حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر میں دیر کرتے یہاں تک کہ اسے عصر سے ملاتے دونوں کو ساتھ پڑھتے۔ اور جب دوپہر کے بعد کوچ فرماتے تو عصر میں تعجیل کرتے اور ظہر وعصر ساتھ پڑھتے۔ اور مغرب کے بعد کوچ فرماتے تو عشا میں تعجیل کرتے اسے مغرب کے ساتھ پڑھتے۔

﴿۱۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

واضح ہو کہ جمع تقدیم غایت درجہ ضعف وسقوط میں ہے حتی کہ بہت علمائے شافعیہ و مالکیہ تک معترف ہیں کہ اس باب میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی۔ مگر ملاجی اپنی ملائیت کے بھروسے بیڑا اٹھا کر چلے ہیں کہ اسے احادیث صحیحہ صریحہ مفسرہ قاطعہ سے ثابت کر دکھائینگے۔

۵۶۳۔ المؤطا لمالك ، الصلوة، ۵۱

چلا تو ہے وہ بت سیمتن شب وعدہ
اگر حجاب نہ روکے حیا نہ یاد آئے

جمع تقدیم وتاخیر دونوں کی نسبت حضرت کے یہ ہی دعوی ہیں ابھی سن چکے کہ ''وہ حدیثیں جن میں تاویل کو مخالف کی دخل نہیں'' پھر بعد ذکر احادیث فرمایا:

''یہ ہیں دلائل ہمارے جواز جمع پر جن میں کسی عذر اور تاویل اور جرح اور قدح کو دخل نہیں۔ معیار الحق''

آخر کتاب میں فرمایا: نصوص قاطع تاویل اس سے اوپر لکھا احادیث صحاح جو جمع بین الصلاتین پر قطعاً اور یقیناً دلالت کرتی ہے۔

بہت اچھا ہم بھی مشتاق ہیں مگر بے حاصل،
بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو ایک قطرۂ خوں نہ نکلا

حضرت بکمال عرق ریزی دو حدیثیں تلاش کر کے لائے وہ بھی ثمرۂ نظر شریف نہیں بلکہ مقلدین شافعیہ کی تقلید جامد سے۔

حدیث اول : یہ ہی ایک روایت غریبہ شاذہ جو بطریق لیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل عامر بن واثلہ عن معاذ بن جبل ، بھی مذکور ہوئی۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ غریب ہے معروف روایت ابو ہریرہ ہے۔ نیز فرمایا: وہ حدیث جو لیث نے یزید بن ابی حبیب سے ، اس نے ابو الطفیل سے ، انہوں نے معاذ سے روایت کی ہے وہ غریب ہے اور اہل علم کے نزدیک معروف معاذ کی وہ حدیث ہے جو ابو زبیر نے بواسطہ ابو الطفیل معاذ سے روایت کی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کیا۔ اس کو قرۃ بن خالد، سفیان ثوری ، مالک اور دوسروں نے ابو زبیر مکی سے روایت کیا ہے۔

پھر ائمۂ شان مثل ابو داؤد و ترمذی و ابو سعید بن یونس فرماتے ہیں: اسے سوا قتیبہ بن سعید کے کسی نے روایت نہ کیا۔ یہاں تک کہ بعض ائمہ نے اس پر غلط ہونے کا حکم لگایا۔ جیسا کہ امام بدر الدین عینی نے عمدۃ القاری اور شوکانی ظاہری نے شرح منتقی میں حافظ ابی سیعد

بن یونس سے نقل کیا۔امام ابوداؤد نے منکر کہا۔جیسا کہ بدر منیر میں ہے اور اسی سے نیل الاوطار نے نقل کیا۔

بلکہ رئیس الناقدین امام بخاری نے اشارہ فرمایا کہ یہ حدیث نہ لیث نے روایت کی نہ قتیبہ نے لیث سے سنی، بلکہ خالد بن قاسم مدائنی متروک بالاجماع مطعون بالکذب نے قتیبہ کو دھوکا دے کر ان سے روایت کرادی۔اسکی عادت تھی کہ براہ مکروحیلہ شیوخ پر انکی ناشنیدہ روایتیں داخل کردیتا۔لاجرم حاکم نے علوم الحدیث میں اسکے موضوع ہونے کی تصریح کی۔

یہ سب باتیں علمائے حنفیہ مثل امام زیلعی شارح کنز وامام بدر عینی شارح صحیح بخاری و علامہ ابراہیم حلبی شارح منیہ کے سوا شافعیہ و مالکیہ وظاہریہ قائلان جمع بین الصلاتین مثل امام قسطلانی شافعی شارح بخاری وعلامہ زرقانی مالکی شارح مئوطا ومواہب وشوکانی ظاہری شارح ملنتقی وغیرہم نے امام ابن یونس، امام ابوداؤد ابوعبداللہ حاکم اور امام المحدثین بخاری سے نقل کیں بلکہ انہیں نے اور انکے غیر مثل صاحب بدرمنیر وغیرہ نے امام ابوداؤد سے حکم مطلق نقل کیا کہ جو مضمون اس روایت کا ہے اس باب میں اصلا کوئی حدیث قابل استناد نہیں۔

تو باوصف تصریحات ائمہ شان خصوصا بخاری کے پھر ملاجی کا اس روایت کی تصحیح میں عرقریزی کرنا بے حاصل، اور توثیق لیث وقتیبہ وغیرہما رواۃ وقبول تفرد ثقہ کے اثبات میں تطویل لاطائل کرنا کیسی جہالت فاحشہ ہے۔کس نے کہا تھا کہ قتیبہ، یا لیث، یا یزید بن حبیب، یا معاذ اللہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضعیف ہیں۔

ملاجی بایں پیرانہ سالی ودعویٰ محدثی ابھی حدیث معلول ہی کو نہیں جانتے کہ اس کیلئے کچھ ضعف راوی ضرور نہیں بلکہ باوصف وثاقت وعدالت رواۃ حدیث میں علت قادحہ ہوتی ہے کہ اس کا ردواجب کرتی ہے جسے بخاری وابوداؤد وغیرہما سے ناقدین پہچانتے ہیں۔بخاری وابوسعید وحاکم نے بھی تو قتیبہ پر جرح نہ کی تھی بلکہ یہ کہا تھا کہ انہیں دھوکا دیا گیا۔غلط میں پڑ گئے۔ پھر اس سے عدالت قتیبہ کو کیا نقصان پہونچا، وثاقت قتیبہ سے حدیث کو کیا نفع ملا۔

ہاں یہ دفتر توثیق اپنے پیشوا ابن حزم غیر مقلد لامذہب کو سنائیے جس خبیث اللسان نے آپ کی اس روایت کے رد میں سیدنا ابوالطفیل صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وعیاذا باللہ مقدوح ومجروح بتایا۔جسے دوسرے غیر مقلد شوکانی نے نقل کیا۔غیر مقلدوں کی عادت ہے کہ جب

حدیث کے رد پر آتے ہیں خوف خداو شرم دنیا سب بالائے طاق رکھ جاتے ہیں۔اسی ابن حزم نے باجے حلال کرنے کے لئے صحیح بخاری شریف کی صحیح ومتصل حدیث کو بزعم تعلیق رد کیا جس کا بیان امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح صحیح مسلم شریف میں فرمایا۔وہی ڈھنگ موصول کو معلق،مسند کو مرسل بنا کر احادیث صحیحہ جیدہ کو رد کرنے کیلئے آپ نے سیکھے ہیں۔کما تقدم ، و من یشبہ آباء ہ فما ظلم ۔

ثم اقول: اس روایت میں اسی طرح مقال واقع ہوئی اور ہنوز کلام علماء طویل ہے۔مگر فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کہتا ہے۔

نظر تحقیق کو رخصت تدقیق دیجئے تو اس روایت کا کونسا حرف جمع حقیقی میں نص ہے۔ اسکا حاصل تو صرف اس قدر ہے حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر تبوک میں ظہر وعصر کو جمع فرماتے۔اگر دوپہر سے پہلے کوچ ہوتا تو راہ میں اتر کر ورنہ منزل پر ہی۔پہلی صورت میں جمع بعد سیر ہوتی ،اور دوسری صورت میں سیر بعد جمع پھر اس میں جمع صوری کا خلاف کیا ہوا،حدیث کا کونسا لفظ حقیقی کی تعیین کر رہا ہے۔اذا ارتحل بعد زیغ الشمس ،میں خواہی نخواہی بعدیت متصلہ پر کیا دلیل ہے بلکہ اسکے عدم پر دلیل قائم کہ جزا" صلی ثم سار ، ہے بلکہ الفاظ " اخر الظہر و عجل العصر " سے جمع صوری ظاہر ہے۔ظہر دیر کر کے پڑھی عصر جلدی پڑھی۔اس سے یہی معنی مفہوم ومتبادر ہوتے ہیں کہ ظہر اپنے آخر وقت میں عصر اپنے شروع وقت میں،نہ یہ کہ ظہر عصر میں پڑھی جائے یا عصر ظہر میں۔

۵۶۵۔ **عن** أبی جحیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : خرج علینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بالهاجرة الی البطحاء ، فتوضأ فصلی لنا الظهر و العصر، و لفظ البخاری ، خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بالهاجرة فصلی بالبطحاء الظهر و رکعتین و العصر رکعتین ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت مقام بطحاء میں ہمارے پاس تشریف لائے،تو وضو کیا اور ہمیں ظہر وعصر کی نماز پڑھائی۔اور بخاری کے الفاظ یوں ہیں۔کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے

۵۶۵۔ الصحیح لمسلم ، الصلوۃ ، ۱۹۶/۱ ☆ الجامع الصحیح للبخاری، المناقب ، ۵۰۲/۱

وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور مقام بطحاء میں ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی بھی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

﴿۲۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور تم نے کیا جانا کہ یہ حدیث دوم وہ حدیث ہے جسے جمع صلاتین سے اصلاً علاقہ نہیں۔ جس میں اثبات جمع کا نام نہیں نشان نہیں، بو نہیں، گمان نہیں، خود قائلین جمع نے بھی اسے مناظرہ میں پیش نہ کیا ہاں بعض علمائے شافعیہ نے شرح حدیث میں استطراداً جس طرح شراح بعض فوائد زوائد حدیث سے استنباط کر جاتے ہیں لکھ دیا کہ اس میں جمع سفر پر دلیل ہے۔

ملاجی چار طرف ٹٹول میں تھے ہی تقلید جامد شافعیہ کی لاٹھی پکڑے آنکھیں بند کئے پہونچے، فیه دلیل، پر ہاتھ پڑا بحکم لكل ساقط لا قطة، ہر گری ہوئی چیز کو کوئی اٹھانے والا ہے، جھٹ خوش خوش اٹھالائے اور معرکہ مناظرہ میں جمادی۔

سچ تو ہے ملاجی کی داد نہ فریاد، اب کون کہہ سکتا ہے کہ حضرت اسے جمع حقیقی کی دلیل نہ صرف دلیل بلکہ صاف صریح ناصالح تاویل بتانا کن کھلی آنکھوں کا کام ہے، سبحان الله۔

حدیث کا مفاد صرف اتنا کہ حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوپہر کو یا ظہر کے اول وقت یا عصر سے پہلے خیمۂ اقدس سے برآمد ہو کر وضو کیا اور ظہر و عصر دونوں اسی موضع بطحا میں ادا فرمائیں۔ اس میں تو مطلق جمع بھی نہ نکلی نہ کہ جمع حقیقی میں نص ہو۔ ملاجی تو آپ جانیں ایک ہوشیار ہیں۔ خود سمجھے کہ حدیث مطلب سے محض بے علاقہ ہے۔ لہذا یہ نامندمل زخم بھرنے کو بشرم عوام کچھ عربی بولے، اور یوں اپنی نحودانی کے پردے کھولے۔ کہ،

”ہاجرہ خروج و وضو و صلاۃ سب کی ظرف ہے اور فا ترتیب بے مہلت کیلئے، تو بمقتضائے فا معنی یہ ہوئے کہ سب کام ہاجرہ ہی میں ہوئے، ظاہر یہی ہے تو اس سے عدول بے مانع قطعی ناروا۔ علاوہ بریں عصر ظہر پر معطوف اور صلی توضأ سے بے مہلت مربوط تو معطوف معمول کو جدا کر لینا کیونکر جائز۔ معیار الحق“

اس پر بہت وجوہ سے رد ہیں۔

اول: فا کو ترتیب ذکری کافی۔ مسلم الثبوت میں ہے۔

”الفاء للترتيب على سبيل التعقيب و لو فى الذكر“

فاء ترتیب کیلئے بطور تعقیب ہے خواہ یہ ترتیب ذکر میں ہو۔

ثانی: عدم مہلت ہر جگہ اس کے لائق ہوتی ہے۔کمافی فواتح الرحموت'' تزوج فولد له ، میں کون کہے گا کہ نکاح کرتے ہی اسی آن میں بچہ پیدا ہوا۔تو جیسے وہاں تقریباً ایک سال کا فاصلہ منافی مقتضائے فا نہیں، ظہر وعصر میں دو ساعت کا فاصلہ کیوں منافی ہوگا۔

ثالث: ہاجرہ ظرف خروج ہے، ممکن کہ خروج آخر ہاجرہ میں ہو کے وضو و نماز ظہر تک تمام ہو جائے اور نماز عصر بلا مہلت اسکے بعد ہو۔ ہاجرہ کچھ دوپہر ہی کو نہیں کہتے ، زوال سے عصر تک سارے وقت ظہر کو بھی شامل ہے۔کمافی القاموس، تو مخالفت ظاہر کا ادعا بھی محض باطل۔

رابع: حدیث مروی بالمعنی ہے، اور شاہ ولی اللہ صاحب نے تصریح کی کہ ایسی حدیث کے فاو واو وغیر ہما سے استدلال صحیح نہیں۔ كما فى الحجة البالغة ،،

خامس: ذرا صفت حجۃ الوداع میں حدیث طویل سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح مسلم وغیرہ میں ملاحظہ ہو۔

٥٦٦۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : فلما كان يوم التروية توجهوا الى منى فاهلوا بالحج و ركب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فصلى بها الظهر و العصر و المغرب و العشاء و الفجر ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم حج کا احرام باندھ کر منی کو چلے اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے۔تو منی میں ظہر وعصر ومغرب وعشاء وفجر پانچوں نمازیں پڑھیں۔

ملا جی ! وہی فا ہے وہی ترتیب وہی عطف وہی ترکیب ، اب یہاں کہہ دینا کہ سوار ہوتے ہی معا بے مہلت پانچوں نمازیں ایک وقت میں پڑھ لیں ، جو معنی ' صلى الظهر و العصر الخ ' ' کے یہاں ہیں وہی وہاں ، اور یہ قطعاً محاورۂ عامہ شائعہ سائغہ ہے کہ اصلاً مفید وصل صلوات نہیں ہوتا۔ و من ادعى فعليه البيان۔

سادس: آپکی فضولیات کی گنتی کہاں تک ، اصل مقصود کی دھجیاں لیجئے ۔ صحیحین میں حدیث مذکور کے یہ لفظ تو دیکھے جن میں فا سے یہ فی نکالی، مگر یہ ہی حدیث انہیں صحیحین میں متعدد طرق سے بلفظ ثم آئی جو آپ کی تعقیب بے مہلت کو تعاقب سے دم لینے کی مہلت نہیں دیتی ۔ صحیح

بخاری شریف باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

٥٦٧۔ **عن** ابی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرج رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالهاجرة الی البطحاء فتوضأ ثم صلی الظهر ر کعتین و العصر ر کعتین۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت بطحا کی طرف نکلے تو وضو کیا۔پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں۔

٥٦٨۔ **عن** أبی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : دفعت الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و هو بالأبطح فی قبة کان بالهاجرة فخرج بلال فناد ی بالصلوة ثم دخل فاخرج فضل و ضو ء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فوقع الناس علیه، یاخذون منه ، ثم دخل فأخرج العنزة و خرج رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کأنی أنظر الی و بیص ساقیه، فرکز العنزة ثم صلی الظهر رکعتین و العصر رکعتیں ۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اچانک پہونچ گیا جب آپ مقام بطحاء میں ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے۔دوپہر کا وقت ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ خیمے سے باہر آئے اور نماز کیلئے اذان کہی۔پھر خیمہ کے اندر گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا مبارک پانی لیکر آئے تو اسکو حاصل کرنے کیلئے لوگ اس پر ٹوٹ پڑے۔حضرت بلال پھر اندر گئے اور ایک چھوٹا نیزہ نکال کر لائے ۔اسی وقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی باہر تشریف لائے۔گویا میں اب بھی آپ کی مبارک ساقوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔حضرت بلال نے وہ نیزہ بطور سترہ زمین پر گاڑ دیا۔پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں۔

ملاجی! چلے کہاں کو،ان دونے تو آپکی تعقیب ہی بگاڑی ہے۔تیسرا اور نہ لئے جاؤ جو خود ظہر وعصر میں فاصلہ کر دکھائے۔

٥٦٧۔ الجامع الصحیح للبخاری، المناقب ، ١/٥٠٢

٥٦٨۔ الجامع الصحیح لمسلم ، المناقب، ١/٥٠٣

٥٦٩۔ **عن** أبی حجیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : أتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بمكة و هو بالأبطح فی قبة له حمراء من اُدم ، قال : فخرج بلال بوضوء ه فمن نائل و ناضح ، قال : فخرج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حلة حمراء كأنی أُنظر الی بیاض ساقیه ، قال : فتوضأ و اذن بلال قال : فجعلت اتتبع فاه هاهنا و ها هنا یقول یمینا و شمالا ، یقول حی علی الصلوة ، حی علی الفلاح ، قال : ثم ركزت له عنزة فتقدم فصلی الظهر ركعتین ، یمر بین یدیه الحمار والكلب لا یمنع ثم صلی العصر ركعتین ثم لم یزل یصلی ركعتین حتی رجع الی المدینة ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب حضور مکہ مکرمہ کے قریب مقام بطحاء میں سرخ چمڑہ کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے ۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کے وضو کا مبارک غسالہ لے کر باہر آئے تو کسی نے وہ غسالہ لیا اور جس کو وہ نہ ملا تو اپنے ساتھی سے تری ہی لے لی ،اور اپنے اعضاء پر مل لی۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرخ لباس میں ملبوس تشریف لائے ، گویا کہ میں آج بھی حضور کی مبارک پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں ۔ حضور نے وضو فرمایا اور حضرت بلال نے اذان پڑھی۔ میں آپ کے چہر کو اذان میں ادھر ادھر یعنی دائیں اور بائیں پلٹتا ہو دیکھ رہا تھا جب انہوں نے حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح ، کہا۔ پھر ایک بلم گاڑا گیا ، حضور نے آگے تشریف فرما ہو کر ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں ، سامنے سے گدھے اور کتے گذرتے رہے لیکن کسی کو نہیں روکا گیا۔ پھر عصر کی دو رکعتیں پڑھائیں ۔ پھر اسی طرح دو دو رکعتیں مدینہ منورہ واپسی تک پڑھاتے رہے۔

ملا جی ! اب مزاج کا حال بتایئے ؟

حفظت شئیا و غابت عنك اشیاء۔

تو نے ایک چیز یاد رکھی اور بہت سی چیزیں تجھ سے اوجھل رہ گئیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۰۳۔۲۱۲ مخلصاً

٥٧٠۔ **عن** عكرمة و كریب رضی الله تعالیٰ عنهما عن ابن عباس رضی الله

تعالی عنهما قال : ألاأُخبر كم عن صلاة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى السفر ، قلنا : بلى ، قال : كان اذازاغت الشمس فى منزله جمع بين الظهر و العصر قبل ان يركب ، و اذا لم تزغ له فى منزله سار حتى اذا كانت العصر نزل فجمع بين الظهر و العصر ۔

حضرت عکرمہ وحضرت کریب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے فرمایا: کیا میں تمہیں سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں ،تو آپ نے فرمایا: اگر جائے قیام پر زوال ہوجاتا تھا تو سوار ہونے سے پہلے ظہر وعصر کو اکٹھا پڑھ لیتے تھے۔اوراگر جائے قیام پر زوال نہیں ہوتا تھا تو چل پڑتے تھے۔اور جب عصر قریب ہوتی تو اتر کر ظہر وعصر اکٹھا پڑھ لیتے تھے۔

﴿۲۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خود قائلان جمع اس کا ضعف تسلیم کرگئے ۔ شاید اسی لئے کچھ سوچ سمجھ کر ملا جی بھی اس کا ذکر زبان پر نہ لائے ۔لہذا اس میں زیادہ کلام کی ہمیں حاجت نہیں ۔تاہم اتنا معلوم رہے کہ اسکی سند میں راوی ’حسین‘ ائمہ شان کے نزدیک ضعیف ہیں۔یحیی نے فرمایا: ضعیف، ابوحاتم رازی نے فرمایا: ضعیف، يكتب حديثه و لا يحتج به ،ضعیف ہیں،اسکی حدیث لکھی جائے مگر اس سے استدلال نہ کیا جائے‘‘ ابوزرعہ وغیرہ نے کہا: ليس بقوى، قوی نہیں ، جوزجانی نے کہا: لا يشتغل به ،اس کے ساتھ مشغول نہیں ہونا چاہیئے ۔ابن حبان نے کہا: يقلب الاسانيد و يرفع المراسيل ،اسنادوں کو پلٹ دیتا اور مراسیل کو مرفوع بنادیتا تھا،محمد بن سعد نے کہا: كان كثير الحديث ، و لم ارهم يحتجون بحديثه ،حدیثیں بہت بیان کرتا تھا،علماء اسکی حدیث سے استدلال نہیں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ نسائی نے فرمایا: متروك الحديث ،امام بخاری نے فرمایا کہ علی بن مدینی نے کہا: تركت حديثه ،میں نے اسکی حدیث کو ترک کردیا ہے۔لاجرم حافظ نے تقریب میں کہا: ضعیف۔

اس حدیث کی تضعیف شرح بخاری قسطلانی شافعی،شرح مئوطا زرقانی مالکی اور شرح منتقی شوکانی میں دیکھئے۔

ارشاد الساری میں فتح الباری سے ہے۔
لیکن اس کا ایک شاہد ہے جو بطریقہء حماد مروی ہے۔

۵۷۱۔ **عن** أبی قلابة عن اِبن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم ، (لا اعلمه الا مرفوعا و الا فهو عن ابن عباس) انه كان اذا نزل منزلا فی السفر فاعجبه المنزل اقام فيه حتی يجمع بين الظهر و العصر ثم يرتحل ، فاذا لم يتهئيا له لاالمنزل مدفی السير فسار حتی ينزل فيجمع بين الظهر و العصر ۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں (ابو قلابہ کہتے ہیں میں تو اسکو مرفوع ہی جانتا ہوں ورنہ یہ حضرت ابن عباس پر موقوف ہے کہ جب آپ سفر کے دوران کسی منزل پر اترتے تھے اور وہ جگہ پسند آجاتی تھی تو وہاں ٹھہر جاتے تھے یہاں تک کہ ظہر وعصر کو یکجا پڑھتے تھے۔ پھر سفر شروع کرتے تھے۔اور اگر کوئی ایسی منزل مہیا نہیں ہوتی تھی تو چلتے رہتے تھے یہاں تک کہ کسی جگہ اتر کر ظہر وعصر کو جمع کر لیتے تھے۔

امام بہیقی نے اسکی تخریج کی اور اسکے تمام راوی ثقہ ہیں لیکن اسکا مرفوع ہونا مشکوک ہے۔لائق اعتماد یہ ہی ہے کہ یہ موقوف ہے، کیوں کہ امام بہیقی نے ایک دوسری سند سے اس کو موقوف ہی ذکر کیا ہے۔ جو اس طرح ہے۔

۵۷۲۔ **عن** أبی قلابه رضی الله تعالی عنه عن اِبن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اذا كنتم سائر ين فنابك المنزل فسيرو ا حتی تصيبوا منزلا تجمعون بينهما و ان كنتم نزولا فعجل بكم أمر فأجمعو ا بينهما ثم ارتحلوا ۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب تم سفر میں ہو اور تمہاری منزل قریب ہو تو چلتے رہو یہاں تک کہ منزل پر پہونچ کر نمازوں کو جمع کرو۔اور اگر تم کسی جگہ قیام پذیر ہو اور کسی جگہ جانے کی جلدی ہو تو نمازیں جمع کر کے کوچ کرو۔

۵۷۱۔ السنن الکبری للبیہقی، الصلوۃ ۱٦٤/۳

۵۷۲۔ السنن الکبری للبیہقی، الصلوۃ ۱٦٤/۳

شرح مئوطامیں اسے ذکر کرکے فرمایا:و قد قال ابو دائود لیس فی تقدیم الوقت حدیث قائم ابوداؤدنے فرمایا: تقدیم وقت پر کوئی حدیث ثابت نہیں۔

اقول: وہ حدیث ضعیف اور اسکا یہ شاہد موقوف، اگر بالفرض صحیح ومرفوع بھی ہوتے تو کیا کام دیتے کہ ان کا حاصل تو یہ کہ جو منزل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پسند آتی اور دوپہر وہیں ہوجاتا تو ظہر وعصر دونوں سے فارغ ہوکر سوار ہوتے اس میں عصر کا پیش از وقت پڑھ لینا کہاں نکلا۔ بعینہ اسی بیان سے شاہد کا" سار حتی ینزل فیجمع "جمع حقیقی پر اصلا شاہد نہیں۔ اور' کانت العصر 'کا جواب بعونہ تعالیٰ بیانات آئندہ سے لیجئے،و بالله التوفیق ۔

اگر کہیئے کہ روایت شافعی یوں ہے۔

۵۷۳۔ **أخبرنی** اِبن یحی عن حسین بن عبد الله بن عبید الله بن عباس بن کریب عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه قال : الا اخبر کم عن صلاة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی السفر، کان اذا زالت الشمس و هو فی منزله جمع بین الظهر و العصر فی الزوال فاذا سافر قبل ان تزول الشمس اخر الظهر حتی یجمع بینهما و بین العصر فی وقت العصر قال و احسبه قال فی المغرب و العشاء مثل ذلك ۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابن ابی یحیی نے روایت کرتے ہوئے حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں کریب سے اور وہ روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جب سورج ڈھل جاتا اور حضور ابھی اپنی جائے قیام ہی میں تشریف فرما ہوتے تو زوال کے وقت ہی ظہر وعصر کو جمع کرتے اور جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کرتے تو ظہر کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ عصر کے وقت میں دونوں کو جمع کرتے۔

راوی کہتے ہیں کہ مجھے خیال ہے کہ مغرب وعشا کے بارے میں بھی اسی طرح فرمایا۔

اقول: اسکی سند میں ابن ابی یحیی رافضی قدری معتزلی جہمی متروک واقع ہے۔امام اجل یحیی بن سعید قطان و امام اجل یحیی بن معین و امام اجل علی بن مدینی و امام یزید بن ہارون و

۵۷۳۔ المسند للشافعی، ۲۷

امام ابوداؤد وغیرہم اکابر نے فرمایا: کذاب تھا۔امام احمد نے فرمایا: ساری بلائیں اس میں تھیں۔ امام مالک نے فرمایا: نہ وہ حدیث میں ثقہ ہے نہ دین میں ۔امام بخاری نے فرمایا: ائمہ محدثین کے نزدیک متروک ہے۔

حدثنا احمد بن محمد بن سعيد ثنا المنذر بن محمد ثنا ابى ثنا محمد بن الحسين بن على بن الحسين ثنى ابى عن ابيه عن جده عن على رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا ارتحل حين تزول الشمس جمع بين الظهر و العصر ، فاذا جدبه السير اخر الظهر و عجل العصر ، ثم جمع بينهما ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب زوال آفتاب کے وقت کوچ فرماتے تو ظہر وعصر کو جمع فرماتے۔اور جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر میں جلدی پھر دونوں ملاکر پڑھتے۔

اس حدیث میں سوا عترت طاہرہ کے کوئی راوی ثقہ معروف نہیں۔

عمدۃ القاری میں ہے کہ۔

اسکی اسناد صحیح نہیں۔کیوں کہ دار قطنی کا استاد احمد ابوالعباس بن عقدہ ہے جو اگر چہ حفاظ حدیث میں سے ہے لیکن شیعہ ہے۔

میں کہتا ہوں۔ بلکہ میزان کے ایک اور مقام پر اسکے اور ابن خراش کے متعلق لکھا ہے کہ ان میں رفض اور بدعت پائی جاتی ہے۔خود دار قطنی اور حمزہ سہمی وغیرہ نے بھی اس پر جرح کی ہے۔اور اسکا استاد منذر بن محمد بن منذر بھی زیادہ قوی نہیں ۔ یہ بات بھی دار قطنی نے کہی ہے اور منذر کا باپ اور دادا وغیرہ دونوں غیر معروف ہیں۔

اقول: وہ صحیح ہی سہی ۔تو انصافا صاف صاف ہمارے مفید وموافق ہے۔اس کا صریح مفاد یہ ہے کہ سورج ڈھلتے ہی کوچ ہوتا تو ظہرین جمع فرماتے ۔ پر ظاہر کہ زوال ہوتے ہی کوچ اور جمع تقدیم کا جمع محال۔کیا پیش از زوال ظہر وعصر پڑھ لیتے لاجرم وہی جمع مراد جس کا صاف بیان آگے موجود کہ ظہر بدیر اور عصر جلد پڑھتے۔یہ ہی جمع صوری ہے۔ كما لا يخفى ۔

فتاوی رضویہ جدید ۲۲۱/۵

٥٧٤۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا ارتحل قبل أن تزیح الشمس أخر الظهر الی وقت العصر ثم یجمع بینهما ، و اذا ازاغت الشمس قبل أن یرتحل ، صلی الظهر ثم ركب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر زوال سے پہلے روانہ ہوتے تو ظہر کو عصر تک مؤخر کردیتے تھے۔ پھر دونوں کو اکٹھا پڑھ لیتے تھے۔ اور اگر روانگی سے پہلے زوال ہوجاتا تھا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے تھے۔

٥٧٥۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیی عنه قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اِذا أراد أن یجمع بین الصلوتین فی السفر أخر الظهر حتی یدخل أول وقت العصر ثم یجمع بینهما ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں نمازیں جمع کرنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ عصر کا ابتدائی وقت داخل ہوجاتا۔ پھر دونوں کو جمع فرماتے۔

٥٧٦۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا عجل علیه السفر یؤخر الظهر الی أول وقت العصر فیجمع بینهما و یؤخر المغرب حتی یجمع بینهما و بین العشاء حین یغیب الشفق ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر کو عصر کے اول وقت تک مؤخر فرماتے اور دونوں کو جمع کرکے پڑھتے ۔ اور مغرب کو مؤخر فرماتے پھر مغرب وعشا کو جمع کرکے پڑھتے شفق غائب ہونے کے وقت۔

٥٧٧۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال: كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا عجل به السیر یوما جمع بین الظهر و العصر ، و اذا أراد السفر

٥٧٤۔ الجامع الصحیح للبخاری، الصلوة ١/١٥٠

٥٧٥۔ الصحیح لمسلم ، الصلوة، ١/٢٤٥ ☆

٥٧٦۔ الصحیح لمسلم ، الصلوة، ١/٢٤٥ ☆ السنن الكبری للنسائی، الصلوة، ١/٩٩

٥٧٧۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، الصلوة، ١/٩٧

ليلة جمع ين المغرب و العشاء يؤخر الظهر الى اول وقت العصر فيجمع بينهما و يؤخر المغرب حتى يجمع بينها و بين العشاء حتى يغيب الشفق ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کسی دن سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر وعصر کو جمع فرماتے ۔اور جب رات میں سفر فرماتے تو مغرب وعشاء کو جمع کرتے ۔ظہر کو عصر کے اول وقت تک مئوخر فرماتے اور دونوں کو جمع کرتے اور مغرب کو مؤخر فرماتے یہاں تک کہ مغرب وعشا کو جمع فرماتے شفق غائب ہونے تک ۔

٥٧٨۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا كان فى سفر فان زاغت الشمس قبل أن يرتحل صلى الظهر و العصر ثم ركب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور کوچ کرنے سے پہلے ہی زوال ہوجاتا تو ظہر وعصر پڑھ سوار ہوتے ۔

٥٧٩۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا كان فى سفر فزاغت الشمس قبل ان يرتحل صلى الظهر و العصر جميعا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم جب سفر میں ہوتے اور کوچ سے پہلے ہی سورج ڈھل جاتا تو ظہر وعصر دونوں نمازیں جمع فرماتے ۔

٥٨٠۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا كان فى سفرفزالت الشمس صلى الظهر والعصر جميعا ثم ارتحل ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور زوال ہوجاتا تو ظہر وعصر کو اکٹھا پڑھ لیتے پھر روانہ ہوتے ۔

٥٧٨۔ الاربعين للحاكم ،

٥٧٩۔ المعجم الاوسط للطبرانى ، ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ١٦٠/٢

٥٨٠۔ جعفر فريابى ،

﴿۲۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جعفر فریابی نے بتفرد خود اسحٰق بن راہویہ سے روایت کی۔ اس روایت کا امام ابوداؤد نے انکار کیا۔ اسمٰعیل نے اسے معلول بتایا۔ کمافی العمدۃ وغیرہا۔

اقول : امام اسحٰق رضی اللہ تعالیٰ کی قدر وعظمت افتخار میں کوئی شک نہیں۔ لیکن امام ابوداؤد نے تصریح کی کہ وفات سے چند ماہ پہلے ان کے حافظہ میں تغیر آ گیا تھا۔ میں نے انہیں ایام میں ان سے کچھ سنا تھا جسکی وجہ سے مجھے مطعون کیا گیا۔ کما فی التذھیب حافظ مزی نے ان کی وہ حدیث ذکر کرنے کے بعد جس میں انہوں نے اصحاب سفیان کے الفاظ پر اضافہ کیا ہے، کہا ہے کہ اسحاق کے بارے میں کہا گیا ہے کہ آخر عمر میں ان کو اختلاط ہو گیا تھا۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اسحاق بن راہویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیشتر حدیثیں محض یاد کے سہارے بیان کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے پوری مسند اپنی یاد سے املا کرادی۔ کما فی التذھیب۔

تو اس صورت میں اگر اسحاق سے ایک یا دو حدیثوں میں خطا واقع ہو جائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اس قدر وسیع اور کثیر روایت میں اتنی تھوڑی سی خطا سے کون محفوظ رہ سکتا ہے لاجرم امام ذہبی شافعی نے اس حدیث کو منکر کہا۔ اور امام اسحٰق کی لغزش کو حفظ اشتباہ سے گنا۔

اس کے بعد ہمیں شبابہ بن سوار (جو اس حدیث کی سند میں واقع ہے) میں کلام کی حاجت نہیں کہ وہ اگر چہ رجال جماعۃ موثقین ابنائے معین وسعد وابی شیبہ سے ہے مگر مبتدع مکلب تھا۔ امام احمد نے اسے ترک کیا۔ امام ابو حاتم نے درجۂ حجیت سے ساقط بتایا۔

نیز ابوبکر اثرم نے امام احمد سے نقل کیا کہ شبابہ عقیدہ ارجاء کی دعوت دیا کرتا تھا۔ اس سے ایک ایسا قول بھی منقول ہے جو ان تمام باتوں سے زیادہ خبیث ہے۔ اس نے کہا: جب اللہ تعالیٰ کوئی بات کہتا ہے تو یقیناً اپنے ایک عضو (زبان) کو کام میں لاتا ہے۔ یہ ایک خبیث قول ہے۔ میں نے کسی کو یہ بات کہتے نہیں سنا۔ یہ روایت فریابی کا حال ہے۔

اور روایت حاکم وطبرانی کو خود ملاجی بھی ضعیف مان چکے۔ فرماتے ہیں۔

”مؤلف نے دلائل میں وہ حدیثیں بیان کی ہیں جنکی طرف ہم کو کچھ التفات نہیں۔ یعنی ایک روایت ابوداؤد جس کے راوی میں ضعف تھا، ایک روایت معجم اوسط طبرانی،

ایک روایت اربعین حاکم نقل کر کے ان پر طعن کر دیا اور جو روایتیں صحیحہ متداول تھیں نقل کر کے انکا جواب نہیں دیا یہ کیا دینداری ہے اور کیا مردانگی کہ بخاری ومسلم کو چھوڑ کر اربعین حاکم اور اوسط طبرانی کو جا پکڑا اوران سے دو روایتیں ضعیف نقل کر کے ان کا جواب دیا۔" معیار الحق

لہذا ہمیں انکے باب میں تفصیل کلام کی حاجت نہ رہی۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔

لطیفہ: اس مافات کی تلافی یہ ہے کہ جب یہ روایتیں ناقابل احتجاج نکل گئیں خود روایت صحیحین میں لفظ 'والعصر' بڑھا دیا۔ فرماتے ہیں:

"روایت کی بخاری ومسلم نے انس سے (الی قولہ) فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظهر و العصر ثم رکب ۔ معیار الحق"

اقول: ملاجی! حنفیہ کی مردی تو بحمد اللہ آپ نے دیکھ لی اب بعونہ تعالیٰ اور دیکھئے گا یہاں تک کہ آپ کی سب ہوسوں کی تسکیں ہو جائے۔ مگر دینداری اور مردانگی اس کا نام ہوگا کہ مشہور ومتداول کتب میں تحریف کیجئے؟ مردانہ پن کا دعوی ہے تو صحیحین مین اس عبارت کا نشان دیجئے۔ ایک زمانہ میں آپ کو خبط کفری جاگا تھا کہ زمین کے طبقات زیریں میں حضور پرنور منزہ عن المثل والنظیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاذ اللہ چھ مثل موجود ہیں۔ یہ بخاری مسلم شاید انہیں طبقات کی ہوں گی۔

ثم اقول، وباللہ التوفیق: یہ سب کلام بالائی تھا۔ فرض کر لیجئے کہ یہ روایت صحیحہ بلکہ خود صحیحین میں موجود سہی پھر بھی تمہیں کیا نفع اور ہمیں کیا ضرر۔ اس کا تو اتنا حاصل کہ سورج منزل ہی میں ڈھل جاتا تو ظہر وعصر دونوں سے فارغ ہو کر سوار ہوتے اس سے عصر کا پیش از وقت پڑھ لینا کہاں سے نکلا۔

اولا: واؤ مطلق جمع کیلئے ہے نہ معیت وتعقیب کے واسطے۔ جمیعا بھی اسی مطلق جمع کی تاکید کرتا ہے جو مفاد واؤ ہے اس کا منطوق صریح اجتماع فی الحکم ہے۔ نہ خواہی نخواہی اجتماع فی الوقت۔

آیت کریمہ، و توبو الی الله جمیعا ایها ا لمؤمنون لعلکم تفلحون ۔

اور توبہ کرو اللہ تعالیٰ کی طرف تم سب اے اہل ایمان، تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اس نے یہ ارشاد فرمایا کہ سب مسلمان توبہ کریں۔حکم توبہ سب کو شامل ہو۔یا یہ فرض کیا کہ تمام دنیا کے مسلمان ایک وقت ایک ساتھ مل کر معا توبہ کریں۔

ثانیا: تعقیب ہی سہی، پھر جمع صوری کی نفی کہاں سے ہوئی ۔'صلی جمیعا' یوں بھی صادق اور ادعائے تقدیم باطل وزاہق ، ھکذا ینبغی التحقیق و اللہ و لی التوفیق ۔

فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۲۲۔۲۲۷

الحمدللہ جمع تقدیم کے جواب سے فراغ تام ملا۔اب جمع تاخیر کی طرف چلئے ۔ملاجی بہزار کاوش وکاہش یہاں بھی دوہی حدیثیں چھانٹ پائے جنکے الفاظ متعددہ کے ذکر سے شاید عوام کو یہ دہم دلانا ہو کہ اتنی حدیثیں ہیں۔

یہ دو حدیثیں وہی احادیث ابن عمر وانس رضی اللہ تعالٰی عنہم ہیں جو مذکور ہوئیں ۔انکے بعد الفاظ بعض طرق کو ملاجی جمع حقیقی میں نص صریح سمجھ کر لائے اور بزعم خود بہت چمک چمک کر دعوے فرمائے ادھر کے متکلمین نے اکثر افادات علمائے سابقین اور بعض اپنے سوانح جدیدہ سے انکے جوابوں میں کلام طویل کیئے۔

فقیر غفرلہ القدیر کا یہ مختصر جواب نقل اقاویل وجمع ما قال وقیل کیلئے نہیں ۔لہذا بعونہ تعالٰی وہ افادت تازہ سنئے کہ فیض مولائے قدیر واجل سے قلب عبد اذل پر فائض ہوے۔اہل نظر اگر مقابلہ کریں جلیل وعظیم فرق پر خود ہی مطلع ہوں گے۔ و اللہ یختص برحمتہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم۔

فاقول وبحول اللہ اصول:

حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے چالیس سے زیادہ طرق اس وقت پیش نظر فقیر ہیں ۔ان میں نصف سے زائد تو محض مجمل ہیں جن میں سے اٹھارہ کی طرف ہم نے احادیث مجملہ میں اشارہ کیا۔رہے نصف سے کم ان میں اکثر صاف صاف جمع صوری کی تصریح کررہے ہیں۔جن میں سے چودہ روایات بخاری وابوداؤد ونسائی وغیرہم سے اوپر مذکور ہوئے۔

ہاں بعض میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کا بعد غروب شفق جمع کرنا مذکور، ان میں بھی بعض محض موقوف،اور بعض میں رفع ہے تو بالفاظ اجمال۔یعنی حضور والا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے تصریحا اسی قدر منقول کہ جمع فرمائی قدر مرفوع میں غیبت شفق پر تنصیص نہیں جیسے مؤطا کے

امام محمد، بخاری، مسلم اور ابوداؤد کی یہ روایات۔

۵۸۱۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه أن اِبن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما حین جمع بین المغرب و العشاء سار حتی غاب الشفق ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب مغرب وعشاء کو جمع کیا تھا تو چلتے رہے تھے یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی۔

۵۸۲۔ **عن** زید بن أسلم عن أبیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال : كنت مع عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما بطریق مكة ۔ فبلغه عن صفية بنت ابی عبيد شده و جع فاسرع السير ، حتى اذا كان بعد غروب الشفق ، ثم نزل فصلى المغرب و العتمة يجمع بينهما ، فقال ؛ اِنی رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جدبه السير أخر المغرب و جمع بينهما ۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد اسلم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ میں مکہ کے راستہ میں اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا تو انکو صفیہ بنت ابی عبید کے بارے میں اطلاع ملی کہ وہ سخت درد میں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی رفتار تیز کردی یہاں تک کہ شفق غروب ہوگئی۔ اس کے بعد وہ اترے اور مغرب وعشا کی نماز پڑھی۔ دونوں کو جمع کیا۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب انہیں سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کو مؤخر کر کے دونوں کو جمع کر لیتے تھے۔

۵۸۳۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما كان اذا جدبه السير جمع بين المغرب و العشاء بعد ان يغيب الشفق ، و يقول : ان رسول الله كان اذا جدبه السير جمع بين المغرب و العشاء ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب وعشا کو شفق غائب ہونے کے بعد جمع کرتے اور کہتے: بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب وعشا کو جمع فرماتے۔

۵۸۱۔ مؤطا لمالك، الصلوة ۱۳۱
۵۸۲۔ الجامع الصحيح للبخارى، الصلوة ۲۴۳/۱
۵۸۳۔ الصحيح لمسلم، ۲۴۵/۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، الصلوة، ۹۵/۱

٥٧٤ـ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما استصرخ علی صفية و هو بمكة ، فسار حتی غربت الشمس و بدت النجوم ، فقال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان اذا عجل به امر فی سفر جمع بين هاتين الصلوتين فسار حتی غاب الشفق ، فنزل فجمع بينهما ـ

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ میں تھے تو ان کو صفیہ کی شدید بیماری کی اطلاع ملی اور وہ چل پڑے۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے ظاہر ہو گئے ۔ تو کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں کسی کام کی جلدی ہوتی تو ان دو نمازوں کو جمع فرماتے ۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی تو دونوں کو اتر کر جمع فرمایا۔

البتہ غیر صحیحین کی بعض روایات میں فعل مکیف کی طرف اشارہ کر کے رفع ہے۔ وہ یہ ہے۔

٥٨٥ـ **عن** عبد الله بن دينار رضی الله تعالیٰ عنه قال : غابت الشمس و أنا عند عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ، فسرنا فلما رأيناه قد أمسی ، قلنا : الصلوة ، فسار حتی غاب الشفق و تصوبت النجوم ، ثم أنه نزل فصلی صلا تين جميعا ثم قال : رأيت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اذا جده به السير صلی صلاتی هذه ، يقول يجمع بينهما بعد ليل ـ

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا کہ سورج ڈوب گیا تو ہم چلتے رہے یہاں تک کہ جب خوب شام ہوگئی تو ہم نے کہا: نماز، مگر وہ چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی اور تارے نمایاں ہوگئے ۔ اس وقت آپ اترے اور دونوں نمازیں اکٹھی پڑھیں ۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر میں جلدی ہوتی تو جس طرح میں نے نماز پڑھی اسی طرح آپ بھی پڑھا کرتے تھے۔ یعنی رات ہونے کے بعد اکٹھا پڑھتے ۔

٥٨٤ـ السنن لابی داؤد، الصلوة، ١٧٠/١ ☆

٥٨٥ـ الجامع للترمذی، الصلوة، ١٧٢/١

۵۸۶۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن اِبن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ، أنہ استغیث علی بعض أھلہ فجدبہ السیر و أخر المغرب حتی غاب الشفق ، ثم نزل فجمع بینھما ، ثم أخبرھم ، ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یفعل ذلک اذا جدبہ السیر ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے اہل خانہ میں سے کسی کی سخت بیماری کی اطلاع ملی تو تیزی سے روانہ ہوئے۔مغرب کو اتنا موئخر کیا کہ شفق ڈوب گئی ۔ پھر دونوں کو ملا کر پڑھا۔ بعد میں ساتھیوں کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو اسی طرح کرتے ۔

۵۸۷۔ **عن** شیخ من قریش قال : صحبت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنما الی الحمی ، فلما غربت الشمس ھبت ان اقول لہ :الصلوۃ ، فسار حتی ذھب بیاض الا فق و فحمۃ والعشاء ، ثم نزل فصلی المغرب ثلث رکعات ، ثم صلی رکعتین علی اثرھما قال : ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفعل ۔

ایک قریشی شیخ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا جب وہ چراگاہ کو گئے اور سورج ڈوب گیا تو انکی ہیبت کی وجہ سے میں انکو نماز کے بارے میں نہ کہہ سکا۔ چنانچہ وہ چلتے رہے یہاں تک کہ افق کی سفیدی ختم ہوئی اور عشا کی سیاہی ماند پڑگئی۔اس وقت اترے اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں۔ پھر انکے فوراًبعد دو رکعتیں عشاء کی پڑھیں اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

﴿۲۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بظاہر زیادہ مستحق جواب یہ ہی تین روایتیں تھیں۔مگر فقیر بعونہ الملک القدیر عزوجل وہ جوابات شافیہ وکافیہ اور تقریرات صافیہ ووافیہ بیان کرے کہ یہ ساتوں طرق اور انکے سوا اور بھی کچھ ہو تو سب کو بحول اللہ تعالیٰ کفایت کریں۔

فاقول و باللہ التوفیق و بہ العروج علی اوج التحقیق ۔

۵۸۶۔ الجامع للترمذی، الصلوۃ، ۷۲/۱

۵۸۷۔ السنن للنسائی، المواقیت ، ۶۹/۱

جواب اول: اسی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے طرق کثیرہ جلیلہ صحیحہ کہ سابقاً ہم نے ذکر کئے صاف وواشگاف بآواز بلند تصریحات قاہرہ فرمارہے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نماز مغرب غروب شفق سے پہلے پڑھی اور عشا غروب شفق کے بعد۔ اوراسی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

ان روایات صحاح وحسان جلیلۃ الشان پر پھر نگاہ تازہ کیجئے۔ امام سالم صاجزادۂ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی روایات مرویۂ صحیح بخاری وسنن نسائی وصحیح اسمعیلی وغیرہا میں فرمارہے ہیں ہیں کہ دوتین میل چلکر جب تارے کھل آئے اتر کر مغرب پڑھ۔ پھر ٹھہر کر عشاء۔

عبداللہ بن واقد شاگرد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی روایات مرویۂ سنن ابی داؤد میں روشن تر فرماتے ہیں: کہ غروب شفق سے پہلے اتر کر مغرب پڑھی پھر منتظر رہے یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی اس وقت عشاء پڑھی۔

طرفہ یہ کہ وہی امام نافع تلمیذ خاص ورفیق سفر وحضر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ ان غروب شفق والی سات روایتوں میں چارانہیں سے ہیں۔ وہی وہاں اپنی روایات کثیرہ مرویہ سنن ابی داؤد وسنن نسائی وغیرہما میں یوں ہی واضح وجلی تر فرمارہے ہیں کہ جب تک مغرب پڑھی ہے شفق ہرگز نہ ڈوبی تھی۔ بلکہ بعد کو بھی انتظار فرمانا پڑا۔ جب ڈوب گئی اس وقت عشا کی تکبیر کہی اوراول تا آخر ان سب روایات میں تصریح صریح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے۔ بلکہ حدیث امام سالم میں یوں ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جسے جلدی ہووہ اس طرح پڑھا کرے۔

للہ انصاف! ان صاف الفاظ مفسر نصوص میں کہیں بھی گنجائش تاویل وتبدیل ہے۔ اور شک نہیں کہ قصہ صفیہ زوجہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو وہاں اور یہاں دونوں طرف کی روایات میں مذکور ایک ہی بار تھا۔ بلکہ انہیں امام نافع سے مروی کہ ابن عمر سے عمر بھر میں صرف اسی بار جمع معلوم ہے اس کے سوا کسی سفر میں انہیں جمع کرتے نہیں دیکھا۔

سنن ابی داؤد میں بطریق امام ایوب سختیانی مذکور۔

۵۸۸ ۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه عن اِبن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما موقوفا انه لم یر ابن عمر جمع بینهم قط الا تلك اللیلة یعنی لیلة استصرخ علی صفیة۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کبھی دونمازیں جمع کرتے نہیں دیکھا مگر اس رات ، یعنی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیماری کی اطلاع والی رات۔

اور وہ جو بطریق امام مکحول مذکور ہے کہ حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ایک باریا دوبار جمع کرتے دیکھا۔

تو میں کہتا ہوں کہ اس میں شک ہے یعنی بصیغہ تمریض روی مذکور، اور شک سے یقین کا معارضہ نہیں کیا جاسکتا۔

حدیث نسائی وطحاوی میں انہیں امام نافع سے گذرا کہ میں نے انکی عادت یہ پائی تھی کہ نماز کی محافظت فرماتے۔

حدیث کتاب الحج میں انہیں نافع سے تھا کہ ابن عمر اذان ہوتے ہی مغرب کیلئے اترے اس بار دیر لگائی۔

روایت نسائی وطحاوی وحج میں تھا۔ ہمیں گمان ہوا کہ اس وقت انہیں نماز یاد نہ رہی۔ یہ سب اسی قول نافع کے مئوید ہیں۔

معہذا شک نہیں کہ اصل عدم تعدد ہے۔ تو جب تک صراحۃ تعدد ثابت نہ ہوتا اس ادعا کی طرف راہ نہ تھی۔ خصوصاً مستدل کو جسے احتمال کافی نہیں۔ دفع تعارض کیلئے اسکا اختیار اس وقت کام دیتا کہ خود قصہ صفیہ میں دونوں روایات صحیحہ قبل غروب وبعد غروب موجود نہ ہوتیں۔

ناچار خود ملاجی کو بھی ماننا پڑا کہ یہ سب طرق وروایات ایک ہی واقعے کی حکایات ہیں۔ قصہ صفیہ میں حدیث سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بطریق کثیر بن قاروندا مروی سنن نسائی پر براہ عیاری بھی جب کوئی طعن نہ گڑھ سکے تو اسے مخالف حدیث شیخین ٹھہرا کر رد کردیا کہ اس میں مغرب کا بین الوقتین پڑھنا ہے اور ان میں بعد غروب شفق۔ لہذا یہ شاذ و مردود ہے جسکی نقل لطیفہ ہفتم افادہ یکم میں گذری۔ حالانکہ حدیث مسلم کے لفظ ابھی سن چکے۔ اس میں قصہ صفیہ کا ذکر نہیں۔ تو جب تک روایت مطلقہ بھی اسی قصہ صفیہ پر محمول نہ ہو حدیث

قصۂ صفیہ کومخالف روایت شیخین کہنا یعنی چہ؟

بالجملہ اس حدیث کی اتنی روایات کثیرہ میں یہ تصریح صریح ہے کہ مغرب غروب شفق سے پہلے پڑھی۔ اوراسی کی ان روایات میں کہ شفق ڈوبے پر پڑھی۔ اور دونوں جانب طرق صحاح وحسان ہیں جن کے رد کی طرف کوئی سبیل نہیں۔ تو اب یہ دیکھنا واجب ہوا کہ ان میں کونسا نص مفسر نا قابل تاویل ہے جسے چار و نا چار معتمد رکھیں اور کونسا محتمل کہ اسے مفسر کی طرف پھیر کر رفع تعارض کریں۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ ہماری طرف کے نصوص اصلا احتمال معنئ خلاف نہیں رکھتے۔ شفق ڈوبنے سے پہلے پڑھی'' اتنے ہی لفظ کے یہ معنی کسی طرح نہ ہوسکتے کہ'' جب شفق ڈوب گئی اس وقت پڑھی'' نہ یہ کہ جب اسکے ساتھ یہ تصریحات جلیہ ہوں کہ'' پھر مغرب پڑھ کر انتظار کیا یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی اس کے بعد عشا پڑھی'' ان لفظوں کو کوئی نیم مجنون بھی مغرب بعد شفق پڑھنے پر حمل نہ کرسکے گا۔ ہاں پورے پاگل میں کلام نہیں۔ مگر ادھر کے نصوص کہ'' چلے یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی پھر مغرب پڑھی یا جمع کی یا بعد غروب شفق اتر کر جمع کی'' یہ اچھے خاصے محتمل وصالح تاویل ہیں جن کا ان نصوص صریحہ مفسرہ سے موافق ومطابق ہوجانا بہت آسان۔

عربی، فارسی اردو سب کا محاورۂ عامہ شائعہ مشہورہ واضحہ ہے کہ قرب وقت کو اس وقت سے تعبیر کرتے ہیں۔

عصر کے اخیر وقت کہتے ہیں: شام ہوگئی حالانکہ ہنوز سورج باقی ہے۔ کسی سے اول وقت عصر آنے کا وعدہ تھا وہ اس وقت آئے تو کہتے ہیں: اب سورج چھپے آئے۔ قریب طلوع تک کوئی سوتا ہو تو اسے اٹھانے میں کہیں گے: سورج نکل آیا۔ شروع چاشت کے وقت کسی کو کام تھا۔ مامور نے قریب نصف النہار آغاز کیا تو کہے گا: اب دوپہر ڈھلے لیکر بیٹھے۔ ان کی صدہا مثالیں ہیں۔ کہ خود ملاجی اور انکے موافقین بھی اپنے کلاموں میں رات دن انکا استعمال کرتے ہوں گے۔ بعینہ اسی طرح یہ محاورے زبان مبارک عرب وخود قرآن عظیم واحادیث میں شائع وذائع ہیں۔

جواب دوم: جانے دو، ان میں قبل ان میں بعد یونہی سمجھو، پھر ہمیں کیا مضر اور تمہیں کیا مفید۔ شفقیں دو ہیں۔ احمر وابیض ان روایات قبل میں سپید مراد ہے ان روایات بعد میں سرخ،

یوں بھی تعارض مندفع اور سب طرق مجتمع ہو گئے۔

حاصل یہ نکلا کہ شفق احمر ڈوبنے کے بعد شفق ابیض میں نماز مغرب پڑھی اور انتظار فرمایا۔ جب سپیدی ڈوب گئی عشا پڑھی۔ یہ بعینہ ہمارا مذہب مہذب اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طور پر جمع صوری ہے۔ حقیقی تو جب ہوتی کہ مغرب بعد غروب سپیدی پڑھی جاتی اس کا ثبوت تم ہرگز نہ دے سکے۔ یہ جواب بنگاہ اولیں ذہن فقیر میں آیا تھا پھر دیکھا کہ امام بن الہمام قدس سرہ نے یہی افادہ فرمایا۔

رہی روایت ہفتم " سار حتی ذهب بياض الافق و فحمة العشاء " چلتے رہے یہاں تک کہ افق کی سفید اور عشا کی سیاہی ختم ہوگئی۔ جس میں افق کی سپیدی جانے کے بعد نزول ہے۔

اقول وباللہ استعین،

اولاً: یہ بھی کب رہی، اس میں بھی وہی تقریر جاری۔ جیسے ' غاب الشفق ' بمعنی " كادان يغيب "" یوں ہی" ذهب البياض ' بمعنی كادان يذهب "۔

ثانیا : حدیث میں بیاض افق ہے نہ بیاض شفق۔ کنارۂ شرقی بھی افق ہے۔ بعد غروب شمس مشرق سے سیاہی اٹھتی ہے اور اسکے اوپر سپیدی ہوتی ہے جس طرح طلوع فجر میں اسکا عکس جیسے قرآن عظیم میں " حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر "(یہاں تک کہ فجر کے سیاہ دھاگے سے سفید دھاگا تمہارے لئے واضح ہو جائے) فرمایا ۔جب فجر بلند ہوتی ہے۔ وہ خیط اسود جاتا رہتا ہے۔ یونہی جب مشرق سے سیاہی بلند ہوتی ہے سپیدی شرقی جاتی رہتی ہے اور ہنوز وقت مغرب میں وسعت ہوتی ہے۔ اور اس پر عمدہ قرینہ یہ ہے کہ بیاض کے بعد فحمۂ عشا سر شام کا دھندلکا ہے کہ موسم گرما میں تیزی نور شمس کے سبب بعد غروب نظر کو ظاہر ہوتا ہے۔ جب تارے کھل کر روشنی دیتے ہیں زائل ہو جاتا ہے جیسے چراغ کے سامنے تاریکی میں آکر کچھ دیر سخت ظلمت معلوم ہوتی ہے پھر نگاہ ٹھہر جاتی ہے۔

زہر الربی میں ہے۔

فحمة العشا ء هی اقبال الليل و اول سوا د ه ،

فحمۂ عشارات کے آنے کو اور اسکی ابتدائی سیاہی کو کہتے ہیں۔

شرح جامع الاصول میں ہے۔

هی شدةسواد اللیل فی اوله حتی اذا سکن فوره قلت بظهور النجوم و بسط نورها ، و لان العین اذا نظرت الی الظلمة ابتداء لاتکاد تری شئیا ۔

فحمۂ عشارات کے ابتدائی حصہ کی سخت سیاہی ہے۔ پھر جب اسکا جوش ٹھہر جاتا ہےتو تاروں کے نکلنے اورانکی روشنیاں پھیلنے سے سیاہی کم ہوتی جاتی ہے۔اوراس لئے بھی کہ آنکھ جب ابتداء میں تاریکی کی طرف نظر کرتی ہےتو کچھ نہیں دیکھ پاتی۔

ظاہر ہے کہ اسکا جانا بیاض شفق کے جانے سے بہت پہلے ہوتا ہے۔تو بیاض شفق جانا بیان کرکے پھراس کے ذکر کی کیا حاجت ہوتی۔ہاں بیاض شرقی اس سے پہلے ہو جاتی ہےتواس معنئ صحیح پرفحمۂ عشا کاذکرعبث ولغونہ ہوگا۔

ثالثاً: یہی حدیث اسی طریق مذکورسفیان سے امام طحاوی نے یوں روایت فرمائی۔

۵۸۹۔ **عن** اِسمٰعیل بن ذویب رضی الله تعالی عنه قال: کنت مع ابن عمر رضی الله تعالی عنهما ، فلما غربت الشمس ، هبنا ان نقو ل : الصلوة ، فسار حتی ذهب فحمة العشاء و رأینا بیاض الافق ، فنزل فصلی ثلثا المغرب، اثنین العشاء، و قا ل :هکذا رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یفعل۔

حضرت اسمٰعیل بن ذویب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تھا۔جب سورج ڈوب گیا تو انکی ہیبت کی وجہ سے ہم انہیں نماز کا نہ کہہ سکے۔وہ چلتے رہے یہاں تک کہ عشا کی سیاہی ختم ہوگئی اور ہم نے افق کی سپیدی دیکھ لی۔اس وقت اتر کرمغرب کی تین رکعتیں اورعشا کی دورکعتیں پڑھیں اور کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کواسی طرح کرتے دیکھا۔

یہ حدیث بقائے شفق ابیض میں نص صریح ہے کہ سرشام کا دھند لکا جاتا رہا اور ہمیں افق کی سپیدی نظرآئی اس وقت نماز پڑھی۔اورکہا اسی طرح حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا۔

رابعاً: ملاجی آپ تو بہت محدثی میں دم بھرتے ہیں صحیح حدیثیں بے وجہ محض تو رد کرتے آئے۔بخاری ومسلم کے رجال ناحق مردود الروایۃ بنائے اب اپنے لئے یہ روایت

حجت بنالی جوآپ کے مقبولہ اصول محدثین پر ہرگز کسی طرح حجت نہیں ہوسکتی۔اس کا مدار ابن نجیح پر ہے اور وہ مدلس تھا۔اور یہاں روایت میں عنعنہ کیا اور عنعنہ مدلس جمہور محدثین کے مذہب مختار ومعتمد میں مردود نامستند ہے۔اسی آپ کی مبلغ علم تقریب میں ہے۔

عبد الله بن ابی نجیح یسار المکی ابو یسار الثقفی ، ومولاهم ، ثقة ، رمی بالقدر ، و ربما دلس۔

عبداللہ بن ابی رجیح یسار مکی ابو یسار ثقفی ، بنی ثقیف کا آزاد کردہ ، ثقہ ہے ، قدری ہونے سے متہم ہے، بسا اوقات تدلیس کرتا ہے۔

وہ قسم مرسل سے ہے۔تقریب تدریب میں ہے۔

الصحیح التفصیل ، فما رواه بلفظ محتمل لم یبین فیه السماع ، فمرسل لا یقبل ،وما بین فیه ، کسمعت ، و حدثنا و اخبرنا ، و شبهها ، فمقبول ،یحتج به۔

صحیح یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے۔یعنی مدلس کی وہ روایت جو ایسے لفظ سے ہو جو سماع کا احتمال تو رکھتا ہے مگر سماع کی تصریح نہیں۔تو وہ مرسل ہے اور غیر مقبول۔اور جس میں سماع کی صراحت ہو جیسے سمعت ،حدثنا ،اخبرنا ،اوران جیسے الفاظ ،تو وہ مقبول ہے اور قابل استدلال۔

ملاجی !اور مرسل کی نسبت آپ خود فرما چکے۔

روایت مرسل حجت نہیں ہوتی نزدیک جماعت فقہا وجمہور محدثین کے۔

(معیار الحق)

یہ آپ نے اس حدیث صحیح متصل کو مردود ومرسل بنا کر فرمایا تھا جس کا ذکر ہم لطیفہ دہم میں کر چکے۔

جھوٹے ادعائے ارسال پر تو یہ جوش وخروش ،اور سچے ارسال میں یوں گنگ وخموش۔

یہ کیا مقتضائے حیا ودیانت ہے۔

جواب سوم۔ حدیث مذکور کے اصلاً کسی طریق میں نہیں کہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعد غروب شفق ابیض نماز مغرب پڑھی۔نہ ہرگز ہرگز کسی روایت میں آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعذر سفر وقت حقیقۃ قضا کر کے دوسری نماز کے وقت میں پڑھنے کو فرمایا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مذہب یہ ہے کہ وقت مغرب شفق احمر تک ہے۔اور ہمارے نزدیک شفق ابیض تک ہے۔هو الصحيح رواية والرجيح دراية و قضية الدليل فعليه التعويل۔

یہ ہی روایۃ صحیح ،اسی کو درایۃ ترجیح ، نیز دلیل کا تقاضا بھی یہ ہی ہے۔لہذا اسی پر اعتماد ہے۔

ہمارا مذہب اجلائے صحابہ مثل افضل الخلق بعد الرسل والانبیا،صدیق اکبر،ام المؤمنین صدیقہ،امام العلما معاذ بن جبل ،سید القراء ابی بن کعب ،سید الحفاظ ابو ہریرہ ،عبداللہ بن زبیر وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔واکابر تابعین مثل امام اجل محمد باقر ،امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز ، و اجلائے تبع تابعین مثل امام الشام اوزاعی ،امام الفقہاء والمحدثین والصالحین عبداللہ بن مبارک ،زفر بن ہزیل ،وائمہ لغت مبرد ،ثعلب ،فراء ،وبعض کبرائے شافعیہ ،مثل ابوسلمان خطابی ،امام مزنی تلمیذ خاص امام شافعی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے منقول ، كما في عمدة القارى و غنية المستملي و غيرهما۔اب اگر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صراحۃ ثابت بھی ہو کہ انہوں نے بعد غروب ابیض مغرب پڑھی تو صاف محتمل کہ انہوں نے کسی سفر میں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعد شفق احمر شفق ابیض میں مغرب اور اسکے بعد عشاء پڑھتے دیکھا اور اپنے اجتہاد کی بنا پر یہ ہی سمجھا کہ حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے وقت قضا کر کے جمع فرمائی۔اب چاہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ثابت ہو جائے کہ انہوں نے پہر رات گئے بلکہ آدھی رات ڈھلے مغرب پڑھی۔یہ ان کے اپنے مذہب پر مبنی ہوگا ، کہ جب وقت قضا ہو گیا تو گھڑی اور پہر سب یکساں ۔مگر ہم پر حجت نہ ہو سکے گا کہ ہمارے مذہب پر وہ جمع صوری ہی تھی جسے جمع حقیقی سے اصلاً علاقہ نہ تھا۔یہ تقریر بحمد اللہ تعالیٰ وافی وکافی اور مخالف کے تمام دلائل وشبہات کی دافع ونافی ہے۔اگر ہمت ہے تو کوئی حدیث صحیح صریح لاؤ جس سے صاف صاف ثابت ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حقیقۃ شفق ابیض گزار کر وقت اجماعی عشاء میں مغرب پڑھی۔یا اس طور پر پڑھنے کا حکم فرمایا۔

مگر بحول اللہ تعالیٰ قیامت تک کوئی حدیث نہ دکھا سکو گے۔بلکہ احادیث صحیحہ صریحہ جن میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جمع فرمانا اور اسکا حکم دینا آیا وہ صراحۃً ہمارے

موافق اور جمع صوری میں ناطق ہیں جن کا بیان واضح ہو چکا۔ پھر ہم پر کیا جبر ہے کہ ایسی احتمالی باتوں مذبذب خیالوں پر عمل کریں اور انکے سبب نمازوں کی تعین و تخصیص اوقات کہ نصوص قاطعۂ قرآن وحدیث واجماع امت سے ثابت ہے چھوڑ دیں ۔ھکذا ینبغی التحقیق و اللہ تعالیٰ ولی التوفیق۔ فتاوی رضویہ جدید ۵/ ۲۲۷۔۲۴۶

(۱۵) وقت نکال کرنماز پڑھنا سخت عذاب کا باعث ہے

۵۹۰۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قول اللہ تعالی ـــــ"اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ،قَالَ: ھُمُ الَّذِیْنَ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ عَنْ وَقْتِھَا۔

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا: وہ کون لوگ ہیں جنہیں اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے۔'' خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں'' فرمایا: وہ لوگ جو نماز وقت گزار کر پڑھتے ہیں۔

۵۹۱۔ **عن** مصعب بن سعد عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما انہ قال : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن "اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ "قال : اِضَاعَۃُ الْوَقْتِ۔

حضرت مصعب بن سعد سے وہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں سوال ہوا۔''خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔ فرمایا: وقت کھودینا۔

۵۹۲۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ضرب فخذی: کَیْفَ أَنْتَ اِذَا بَقِیْتَ فِی قَوْمٍ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ

۵۹۰۔ کشف الاستار عن زوائد لبزار، ۱/ ۱۹۸ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی، ۲/ ۳۷۷
شرح السنۃ للبغوی، ۱/ ۲۳۶ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲/ ۲۱٤

۵۹۱۔ شرح السنۃ للبغوی، ۱/ ۲۳٦ ☆

۵۹۲۔ الصحیح لمسلم ، المساجد ، ۱/ ۲۳۰ ☆ السنن لابی داؤد، ۱/ ٦۲
السنن لابن ماجہ، ۱/ ۸۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/ ۱٦۹
السنن للنسائی، الامامۃ ، ۱/ ۹۹ ☆ المسند للدارمی، ۱٤٤

عَنُ وَقُتِهَا،قال : قلت: مَاتَأ مُرُنِی ؟قال : صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقُتِہَا۔

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری ران پر ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا: تیرا کیا حال ہوگا جب تو ایسے لوگوں میں رہ جائے گا جو نماز کو اسکے وقت سے تاخیر کریں گے۔میں نے عرض کی: حضور مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟فرمایا: تو وقت پر پڑھ لینا۔

۵۹۳۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : سَتکُونُ عَلَیُکُم بَعدِی اُمَرَاءُ تَشغُلُهُم أشیَاءُ عَنِ الصَّلٰوۃِ لِوَقتِهَا حَتّٰی یَذُھَبَ وَقتُهَا،فَصَلُّوُاالصَّلٰوۃَلِوَقتِهَا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد تم پر کچھ حاکم ہوں گے کہ ان کے کام انہیں وقت پر نماز سے روکیں گے یہاں تک کہ وقت نکل جائے گا۔تم وقت پر نماز پڑھنا۔

۵۹۴۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کَیُفَ بِکُمُ اِذَا أتَتُ عَلَیُکُم اُمَرَاءُ یُصَلُّونَ الصَّلٰوۃَ لِغَیُرِمِیُقَا تِهَا قلت: فما تامرنی اذا ادرکنی ذلک یا رسول اللہ ! قال :صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِمِیُقَاتِهَا وَ اجُعَلُ صَلٰوتَكَ مَعَهُمُ سُبُحَةً۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب تم پر وہ حکام آئینگے کہ غیر وقت پر نماز پڑھینگے ۔ میں نے عرض کی : یا رسول اللہ! جب میں ایسا وقت پاؤں تو حضور مجھے کیا حکم دیتے ہیں۔فرمایا: نماز وقت پر پڑھ اور انکے ساتھ نفل کی نیت شریک ہوجا۔

﴿۲۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں ہیں کہ کچھ لوگ وقت گزار کر پڑھیں گے تم انکا اتباع نہ کرنا۔اسے مطلق فرمایا۔کچھ سفر وحضر کی تخصیص ارشاد نہ ہوئی۔

فتاوی رضویہ ۲۸۰/۵

۵۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۶۹/۵ ☆ السنن لابی داؤد، ۶۲/۱

۵۹۴۔ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ، ۶۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۵۹۹ ، ۴۱۷/۷

(۱۶) نماز کے اوقات مکروہ

۵۹۵۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الصلوة بعد الصبح حتى تطلع الشمس و بعد العصر حتى تغرب ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک نفل نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۵۹۶۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا صلوة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس ولا بعد العصر حتى تغرب الشمس ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز صبح کے بعد سورج کے بلند ہونے تک کوئی نماز نہیں۔ اور عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں۔

۵۹۷۔ **عن** أبى هريره رضى الله تعالى عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى عن الصلوة بعد العصر حتى تغرب الشمس و عن الصلوة بعد الصبح حتى تطلع الشمس ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ

۵۹۵۔ السنن للنسائى، باب النهى عن الصلوه بور الصبح ، ۱/۶۵
الجامع للترمذى، ، الصلوة ، ۱/۲۵ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۱/۴۱۲
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۴۹۶ ☆
الاستذكار لابن عبد البر ، ۱/۱۴۵ ☆
السلسلة الصحيحة اللآلبانى، ۲۰۰ ☆
كنز العمال للمتقى، ۱۹۵۹۹، ۷/۴۱۷ ☆

۵۹۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، ۱/۸۳ ☆ الصحيح لمسلم ، المسافرين ، ۱/۲۷۵
كنز العما ل للمتقى ، ۱۹۵۸۵، ۷/۴۱۴ ☆

۵۸۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، ۱/۸۳ ☆ الجامع للترمذى، الصلوة، ۱/۵۲

علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک نفل نماز سے منع فرمایا۔اور فجر کی نماز کے بعد سے طلوع آفتاب تک۔

۵۹۸۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صَلاَتَانِ لاَ یُصَلّی بَعُدَهُمَا : أَلصُّبُحُ حَتّٰی تَطُلَعَ الشَّمُسُ وَ الُعَصُرُحَتّٰی تَغُرُبَ الشَّمُسِ ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دونمازیں ایسی ہیں جنکے بعد نماز نہ پڑھی جائے۔نماز فجر کے بعد جب تک سورج طلوع نہ ہوجائے۔اور نماز عصر کے بعد جب تک سورج غروب نہ ہوجائے

۵۹۹۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا بَدَأَ حَاجِبُ الشَّمُسِ فَأَخِّرُ وُ ا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَبُرُزَ ، وَ اِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمُسُ فَأَخِّرُوُا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَغِیُبَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب سورج کا کنارہ ظاہر ہوتو نماز کومؤخر کردو یہاں تک کہ خوب ظاہر ہوجائے اور جب سورج کا کنارہ چھپنے لگے تو نماز ملتوی کردو یہاں تک کہ غروب ہوجائے۔۱۲م

﴿۲۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: کہ اس مضمون کی حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے متواتر ہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۶۱۸

(۱۷) نماز میں وقت مکروہ تک تاخیر طریقۂ منافق ہے

۶۰۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تِلُكَ صَلٰوۃُ الُمُنَافِقِ یَجُلِسُ یَرُقُبُ الشَّمُسَ حَتّٰی اِذَا كَانَتُ بَیُنَ

۵۹۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۴۹۶ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۹۵۸۷، ۷/ ۴۱۵

۵۹۹۔ الصحیح لمسلم ، صلاۃ المسافرین ۱/ ۱۷۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۹۵۸۷، ۷/ ۴۱۵

۶۰۰۔ الصحیح لمسلم ، المساجد ، / ۲۲۵ ☆ الجامع للترمذی، صلوۃ ، ۱/ ۲۳

السنن للنسائی المواقیت ۱/ ۶۰ ☆ السلسلة الصحیحة للآلبانی، ۶۶

السنن الكبری للهیثمی، ۱/ ۴۴۴ ☆ مشكوۃ المصابیح

الدر المنثور للسیوطی ۲/ ۲۳۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲/ ۲۱۲

قَرْنَی الشَّیْطَانِ قَامَ یَنْقُرُ أَرْبَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْھَا اِلَّا قَلِیْلًا۔ جدالممتار ۱/۱۹۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا ہوا سورج کا انتظار کرتا رہے یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہونچ جائے (غروب کے قریب ہوجائے) تو کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مارے جس میں اللہ تعالی کا ذکر برائے نام ہو۔۱۲م



۲۔اذان

(۱)اذان کی ابتدا

۶۰۱۔ **عن** عبدالله بن زید بن عبدربه رضی الله تعالی عنه قا ل:لما أمر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالنا قوس یعمل لیضرب به للناس لجمع الصلوة ، طاف لی و أنا نائم رجل یحمل ناقوساً فی یده فقلت: یا عبد الله ! أتبیع الناقوس ، فقال : وما تصنع به ، فقلت : ند عوبه الی الصلوة ،قال : أفلا أدلك علی ماهو خیر من ذلك ،فقلت له ، بلی ،قال : فقال : تقول : الله اکبر ،الله اکبر ،الله اکبر ،الله اکبر ، أشهد أن لا اله الاالله ، أشهد أن لا اله الا الله ،أشهد أن محمدا رسول الله ،أشهد أن محمدا رسول الله ،حی علی الصلوة ، حی علی الصلوة ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح ، الله اکبر ،الله اکبر لا اله الا الله ،قال : ثم استاخر عنی غیر بعید ،ثم قال : ثم تقول : اذا أقمت الصلوة ،الله اکبر ،الله اکبر أشهد أن لا اله الا الله ،أشهد أن محمدا رسول الله ، حی علی الصلوة ،حی علی الفلاح ، قد قا مت الصلوة،قدقامت الصلوة ،الله اکبر ،الله اکبر ،لا اله الا الله ،فلما أصبحت أتیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فا خبرته لما رأیت ،فقال : اِنَّها لَرُؤیَا حَقٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ ،فَأَلْقِ عَلَیْهِ مَارَأَیْتَ فَلْیُؤَذِّنْ بِهٖ فَاِنَّه أَنْدٰی صَوْتًا مِّنْكَ ، فقمت مع بلال فجعلت القیه علیه ویؤ ذن به ، قال : فسمع ذلك عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه و هو فی بیته فخرج یجر ردائه یقول : والذی بعثك بالحق یا رسول الله لقدر أیت مثل ما أری ،فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ فتاوی رضویہ۲/۴۷۳

حضرت عبداللہ بن زید عبدربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں جمع ہونے کے لئے ناقوس بجانے کا حکم دیا تو مجھے اسی رات

۶۰۱۔ السنن لابی داؤد ، الآذان ، ۸۲/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۳/۴
الصحیح لابن خزیمة، ۳۷۰ ☆ السنن الکبری للهیثمی، ۳۹۱/۱
موارد الظمئان للهثمی، ۲۸۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۹۵۲ ، ۶۹۲/۷
ارواء الغلیل للالبانی، ۵۶۵/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۷۸/۲
البدایة و النهایةلابن کثیر ، ۳۵۰/۵ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۱۸/۷

خواب میں ایک شخص نظر آئے جوناقوس ہاتھ میں لئے ہوئے تھے۔میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا تم ناقوس فروخت کروگے؟ وہ بولے تم ناقوس کا کیا کروگے۔ میں نے کہا: میں اسکے ذریعہ لوگوں کو نماز کیلئے بلاؤں گا۔بولے کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتادوں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ بولے: کہو! الله اکبر،الله اکبر ،اشهد ان لا اله الا الله ،اشهد ان لا اله الا الله ،اشد ان محمد رسول الله ،اشهد ان محمدا رسول الله ،حی علی الصلوة ،حی علی الصلوة ،حی علی الفلاح ،حی علی الفلاح ،الله اکبر ،الله اکبر لا اله الا الله ۔

پھر مجھ سے تھوڑی دور ہٹ کر بولے: جب تم نماز کے لئے اقامت کہو تو اس طرح کہنا، الله اکبر ،الله اکبر ،اشهد ان لا اله الاالله ،اشهد ان محمدا رسول الله ، حی علی الصلوة ،حی علی الفلاح ،قدقامت الصلوة ،قدقا مت الصلوة ، الله اکبر ،الله اکبر، لا اله الا الله ۔

جب صبح ہوئی تو میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا خواب بیان کیا۔حضور نے ارشاد فرمایا: یہ سچا خواب ہے،ان شاء اللہ تعالیٰ ،لہذا تم بلال کے ساتھ کھڑے ہوکر انہیں یہ سب بتاتے جاؤ کہ وہ اذان پڑھیں، کیونکہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز والے ہیں۔لہذا میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھڑے ہوکر انکو یہ بتاتا گیا اور وہ اذان پڑھتے گئے۔جب یہ آواز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گھر میں پہونچی تو وہ بے ساختہ گھر سے نکلے اس حال میں کہ انکی چادر گھسٹ رہی تھی۔آ کر بولے: یارسول اللہ ! مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپکو حق لے کر بھیجا۔میں نے خواب میں ایسا ہی دیکھا ہے جیسا کہ اب دیکھ رہا ہوں ۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: فللّٰه الحمد ،۔۱۲م

(۲)خواب میں اذان کی تلقین

۶۰۲۔ **عن** عبدالله بن زید الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : رأیت فیما یری النائم کان رجلا علیه ثوبان اخضران علی سور المسجد یقول : الله اکبر ،الله

۶۰۲۔ کتاب الاذان لابی شیخ ، ☆ مشکوة المصابیح لتبریزی، ۱/

اکبر۔

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرد سبز رنگ کے کپڑوں میں ملبوس مسجد کی دیوار پر کھڑا اذان پڑھ رہا ہے۔

٦٠٣۔ **عن** عبدالرحمن بن أبی لیلی رضی الله تعالی عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اهتم للصلاه کما یجمع الناس لها ،فانصرف عبدالله بن زید الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه فرأی الا ذان فی منامه فلما اصبح غدا فقال : یا رسول الله ! رأیت رجلا علی سقف المسجد وعلیه ثوبان أخضر ان ینادی بالأذان ۔ شمائم العنبر قلمی،ص ۱۷

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشورہ فرمایا کہ کس طرح لوگوں کو نماز کے لئے جمع کیا جائے۔حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر تشریف لائے اور خواب میں کسی کو اذان پڑھتے ہوئے دیکھا۔دوسرے دن صبح خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے مسجد کی چھت پر ایک شخص کو دیکھا کہ سبز رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے اذان پڑھ رہا ہے۔۱۲م

٦٠٤۔ **عن** عبدالله بن زید الانصای رضی الله تعالی عنه قال : رأیت رجلا علیه ثوبان أخضران و أنا بین النائم والیفتظان فقام علی سطح المسجد فجعل اصبعیه فی أُذنیه و نادی ۔ شمائم العنبر قلمی ص،۱۶

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو سبز رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا اور میں غنودگی کی حالت میں تھا۔کہ وہ مسجد کی چھت پر کھڑا اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں داخل کئے اذان پڑھ رہا ہے۔۱۲م

٦٠٣۔ السنن لسعید بن منصور،

٦٠٤۔ کتاب الاذان لابی شیخ،

(۳)اذان کے کلمات

٦٠٥ـ **عن** أبی محذورة رضی الله تعالیٰ عنه ،ان نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علمه هذا الاذان ،الله اکبر الله اکبر ،أشهد أن لا اله الا الله،أشهد أن لا اله الا الله أشهد أن محمدا رسول الله ،أشهد أن محمدا رسول الله ،ثم یعود فیقول : أشهد أن لا اله الا الله ،مرتین ،أشهد أن محمدا رسول الله ،مرتین ،حی علی الصلوة،مرتین ،حی علی الفلاح مرتین ـ زاد اسحاق ،الله اکبر الله اکبر ،لا اله الا الله ـ **فتاوی رضویه۲/۴۷۴**

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو یہ اذان سکھائی۔ الله اکبر الله اکبر ،اشهد ان لا اله الا الله ،اشهد ان محمدا رسول الله ،**پھر دوبارہ** ،اشهد ان لا اله الاالله ،**دومرتبہ**،اشهد ان محمدا رسول الله ،**دومرتبہ**،حی علی الصلوة ،**دومرتبہ**،حی علی الفلاح **دومرتبہ،سکھایا۔امام اسحاق نے**' الله اکبر الله اکبر ' لا اله الا الله ،**اورزیادہ کیا۔۱۲م**

(۴)مؤذن اوقات کا امین ہوتا ہے

٦٠٦ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَ الْمُؤذِّنُ مُؤتَمِنٌ ـ **فتاوی رضویه ۲/۵۱۵**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:امام ضامن ہےاورمؤذن امانتدار۔۱۲م

(۵)اذان سنکر نماز کی تیاری کرو

٦٠٧ـ **عن** معاذ بن أنس رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله

٦٠٥ـ الصحیح لمسلم ، صفة الاذان ١/١٦٥ ☆ السنن للنسائی باب کیف الاذان ١/٧٣
المعجم الاوسط للطبرانی، ١٦٦٠ ، ٢/١٨٤
٦٠٦ـ السنن لابی داؤد ، باب ما یحب علی المؤذن من تعاهد الوقت ، ١/٧٧
الجامع للترمذی باب ما جاء ان الاقام ضامن الخ، ١/٢٩
الجامع الصغیر للطبرانی، ١/١٨٤ ☆
٦٠٧ـ المسند لاحمد بن حنبل ٣/٤٣١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١/٢٢٠

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلْجَفَاءُ كُلَّ الْجَفَاءِ وَالْكُفْرُ وَالنِّفَا قُ، مَنْ سَمِعَ مُنَادِى اللّٰهِ يُنَادِى اِلَى الصَّلوَاتِ فَلاَ يُجِيبُهٗ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم پورا ظلم اور کفر اور نفاق ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے منادی کو نماز کی طرف بلاتا سنے اور حاضر نہ ہو۔

۶۰۸۔ **عن** معاذ بن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلْجَفَاءُ كُلَّ الْجَفَاءِ وَالْكُفْرُ وَالنِّفَا قُ، مَنْ سَمِعَ مُنَادِى اللّٰهِ يُنَادِى بِالصَّلٰوةِ وَ يَدْعُوا اِلَى الْفَلاَحِ فَلاَ يُجِيبُهٗ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم پورا ظلم اور کفر و نفاق ہے کہ آدمی اللہ کے منادی کو نماز کیلئے اور کامیابی کے لئے بلاتا سنے اور جواب نہ دے۔　　فتاوی رضویہ ۳/۳۳۱

(۶) جس نے اذان پڑھی اقامت بھی اسی کا حق

۶۰۹۔ **عن** زیاد بن حارث الصدائی رضی اللہ تعالی عنہ قال : اتیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلما کان اول الصبح امرنی فاذنت ثم قام الی الصلوة فجاء بلال لیقیم فقال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ أخَا صُدَاءٍ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ ۔　　فتاوی رضویہ ۲/۴۶۱

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب صبح کا اول وقت ہوا تو مجھے حکم دیا کہ میں اذان پڑھوں تو میں نے اذان پڑھی۔ پھر نماز کے لئے کھڑے ہونے کا ارادہ فرمایا تو حضرت بلال تشریف لائے تا کہ اقامت کہیں ۔ اس پر حضور نے فرمایا: تمہارے صدائی بھائی

۶۰۸۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۲۷۳　مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۴۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۴۳۹ ☆ اللآلی المضوعة للسیوطی ۲/۱۲
کنز العمال للمتقی، ۲۰۹۹۹، ☆

۶۰۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ۴/۱۶۹ ☆ الجامع للترمذی، الصلوة ، ۱/۲۶
شرح معانی الآثار للطحاوی، الصلوة ۱/۸۵ ☆

نے اذان پڑھی تو جو اذان پڑھے وہی اقامت کہے۔۱۲م

(۷) اذان واقامت میں فرق ہے

٦١٠۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لبلال : اِذَا أَذَّنتَ فَتَرَسَّلْ وَاِذَا أَقَمْتَ فَاحْدِرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْآكِلُ مِنْ أَكْلِهٖ فِي غَيْرِ الْمَغْرِبِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ سے ارشاد فرمایا: اذان ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو اور تکبیر جلد جلد۔ اور اذان واقامت مین اتنا فاصلہ رکھو (یعنی مغرب کے علاوہ میں) کہ کھانے والا کھانے سے پینے والا پینے سے فارغ ہوجائے اور ضرورت والا اپنی ضرورت پوری کرلے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اگر چہ ضعیف ہے مگر ایسے حکم میں اس پر عمل رواہے۔

نفیسہ: ۔ایک حدیث ضعیف میں بدھ کے دن پچھنے لگوانے سے ممانعت آئی ہے کہ

مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ وَ يَوْمَ السَّبْتِ فَأَصَابَهٗ بَرَصٌ فَلَا يَلُومَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔

جو بدھ یا ہفتہ کے روز پچھنے لگوائے پھر اس کے بدن پر سفید داغ ہوجائے تو اپنے ہی آپ کو ملامت کرے۔ الکامل لابن عدی، ۱۴۴۶/۴

ایک صاحب محمد بن جعفر بن مطر نیشاپوری کو فصد کی ضرورت تھی۔ بدھ کا دن تھا خیال کیا کہ حدیث مذکور تو صحیح نہیں لہذا فصد لے لی فوراً برص ہوگئی۔ خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضور سے فریاد کی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِيَّاكَ وَالْاِ سْتِهَانَةَ بِحَدِيْثِى ،

٦١٠۔ الجامع للترمذی، الصلوة، ٢٧/١ ☆ السنن الكبرى للبيهقي، ٤٢٨/١
المستدرك للحاكم، ٢٠٤/١ ☆ نصب الراية للزيلعي، ٢٧٥/١
تلخيص الحبير لابن حجر، ٢٠٠/١ ☆ ميزان الاعتدال، ٩٨٧٨
مشكوة المصابيح للتبريزي، ٦٤٧ ☆ تذكرة الموضوعات للفتني، ٣٥

خبردار! میری حدیث کو ہلکا نہ سمجھنا۔

انہوں نے توبہ کی آنکھ کھلی تو اچھے تھے۔

جلیلہ۔ ابو معین حسین بن حسن طبری نے پچھنے لگانے چاہے ہفتہ کا دن تھا۔ غلام سے کہا: حجام کو بلا لا۔ جب وہ چلا حدیث یاد آئی۔ پھر کچھ سوچ کر کہا، حدیث میں تو ضعف ہے غرض لگالئے۔ برص ہوگئی۔ خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فریاد کی فرمایا:

اِیَّاكَ وَالْاِ سْتِهَانَةَ بِحَدِیْثِی ۔

دیکھ میری حدیث کا معاملہ آسان نہ جاننا۔

انہوں نے منت مانی ۔ اللہ تعالی اس برص سے نجات دے تو اب کبھی حدیث کے معاملہ میں سہل انگاری نہ کرونگا۔ صحیح ہو یا ضعیف۔ اللہ عزوجل نے شفا بخشی۔

امام سیوطی نے لآلی میں یہ دونوں واقعے بیان فرمائے۔

مفیدہ۔ یوں ہی ایک حدیث ضعیف میں بدھ کے دن ناخن کتروانے کو آیا ہے کہ مورث برص ہوتا ہے۔

بعض علماء نے کتروائے کسی نے بربنائے حدیث منع کیا فرمایا: حدیث ضعیف ہے صحیح نہیں۔ فوراً مبتلا ہوگئے۔ خواب میں زیارت جمال بے مثال حضور پرنور محبوب ذی الجلال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے۔ شافی کافی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنے حال کی شکایت عرض کی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے نہ سنا تھا کہ ہم نے اس سے نہی فرمائی ہے؟ عرض کی: حدیث میرے نزدیک صحت کو نہ پہونچی تھی۔ ارشاد ہوا: تمہیں اتنا کافی تھا کہ حدیث ہمارے نام پاک سے تمہارے کان تک پہونچی ۔ یہ فرما کر حضور مبری الاکمہ والابرص محی الموتی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس کہ پناہ دوجہاں ودستگیر بیکساں ہے ان کے بدن پر لگا دیا۔ فوراً اچھے ہوگئے۔ اور اسی وقت توبہ کی کہ اب کبھی حدیث سنکر مخالفت نہ کرونگا۔

علامہ خفاجی نے نسیم الریاض میں یہ واقعہ تحریر فرمایا۔

سبحان اللہ۔ جب محل احتیاط میں احادیث ضعیفہ خود احکام میں مقبول ومعمول۔ تو فضائل تو فضائل ہیں۔ اور ان فوائد نفیسہ جلیلہ مفیدہ سے بحمد اللہ تعالیٰ عقل سلیم کے نزدیک وہ

مطلب بھی روشن ہوگیا کہ ضعف حدیث اسکی غلطی واقعی کو مستلزم نہیں۔ دیکھو یہ حدیثیں بلحاظ سند کیسی ضعاف تھیں اور واقعہ میں انکی وہ شان کہ مخالفت کرتے ہی فوراً تصدیقین ظاہر ہوئیں۔ کاش منکران فضائل کو بھی اللہ عزوجل تعظیم حدیث مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توفیق بخشے اور اسے ہلکا سمجھنے سے نجات دے۔ آمین۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/ ۵۶۵۔۵۶۷

فتاوی رضویہ جدید ۵/ ۴۹۸۔۵۰۱

(۸) اذان خارج مسجد ہو

۶۱۱۔ **عن** السائب بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان یؤذن بین یدی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعة علی باب المسجد وابی بکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف رکھتے تو حضور کے سامنے مسجد کے دروازے پر اذان ہوتی۔ اور ایسا ہی سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانۂ اقدس میں ہوتا تھا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ اسکے راوی محمد بن اسحاق قابل بھروسہ نہایت سچے اور امام ہیں

☆ انکے بارے میں امام شعبی، محدث ابوزرعہ، اور ابن حجر نے فرمایا۔

''صدوق'' یہ بہت سچے ہیں۔

☆ امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں۔

ہم نے انہیں صدوق پایا، ہم نے انہیں صدوق پایا، ہم نے انہیں صدوق پایا۔

☆ امام عبداللہ بن مبارک، امام شعبہ، سفیانین ثوری وابن عیینہ اور امام ابو یوسف نے ان سے کتاب الخراج میں بہت زیادہ روایتیں کیں اور انکی شاگردی اختیار کی۔

☆ امام ابوزرعہ دمشقی نے فرمایا۔

۶۱۱۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ۱/۱۵۵

اجلہ علماء کا اجماع ان سے روایت کرنے پر قائم ہے،اور آپ کو اہل علم نے آزمایا۔تو اہل صدق وخیر پایا۔

☆ ابن عدی نے کہا،

آپکی روایت میں ائمہ ثقات کو کوئی اختلاف نہیں ۔اور آپ سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ امام علی بن المدینی نے کہا۔

میں نے کسی امام یا محدث کو ابن اسحاق پر جرح کرتے نہیں دیکھا۔

☆ امام سفیان بن عینیہ فرماتے ہیں۔

میں ستر سال سے اوپر ابن اسحاق کی خدمت میں رہا اہل مدینہ میں سے کسی نے ان پر اتہام نہیں رکھا۔نہ ان پر کچھ تنقید کی۔

☆ امام ابومعاویہ نے فرمایا،

ابن اسحاق سب لوگوں سے زیادہ یادرکھنے والے تھے۔

☆ امام ابواللیث نے فرمایا۔

یزید بن حبیب سے روایت کرنے والوں میں ابن اسحاق سے زائد ثبت کوئی نہیں۔

☆ امام شعبہ نے فرمایا۔

میری حکومت ہوتی تو میں ابن اسحاق کو محدثین پر حاکم بناتا ۔یہ تو امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔

☆ امام زہری فرماتے ہیں۔

مدینہ مجمع العلوم رہیگا جب تک یہاں محمد بن اسحاق قیام پزیر رہینگے ۔

☆ ابن اسحاق کے استاذ عاصم بن عمر بن قتادہ نے فرمایا۔

جب تک ابن اسحاق زندہ ہیں، دنیا میں علوم باقی رہیں گے۔

☆ عبداللہ بن قائد نے کہا۔

ہم لوگ ابن اسحاق کی مجلس میں ہوتے تو جس فن کا تذکرہ شروع کردیتے اس دن مجلس اسی پر ختم ہوتی۔

☆ ابن حبان نے کہا۔

مدینہ میں کوئی علمی مجلس حدیث کی ہو یا دیگر علوم فنون کی، ابن اسحاق کی مجلس کے ہمسر نہ ہوتی۔

☆ ابو یعلی خلیلی نے فرمایا۔

محمد بن اسحاق بہت بڑے عالم حدیث تھے، روایت میں واسع العلم اور ثقہ تھے۔

☆ یحیی بن معین، یحیی بن یحیی، علی بن عبداللہ المدینی استاذ امام بخاری، احمد عجلی، محمد بن سعد وغیرہ نے کہا۔

محمد بن اسحاق ثقہ ہیں۔

☆ محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں فرمایا۔

ابن اسحاق ثقہ ہیں۔ ثقہ ہیں۔ اس میں نہ ہمیں شبہ ہے، نہ محققین محدثین کو شبہ ہے، محمد بن اسحاق کی توثیق حق صریح ہے۔ اور امام مالک سے انکے بارے میں جو کلام مروی ہے وہ صحیح نہیں۔ اور بر تقدیر صحت روایت انکے کلام کو کسی محدث نے تسلیم نہیں کیا۔

اور امام بخاری نے تو جزاء القرأۃ میں انکی توثیق میں طویل کلام فرمایا۔ اور انکا تذکرہ اپنی کتاب ضعفاء میں بھی نہیں کیا۔ اور انکی جرح میں امام مالک کا جو قول نقل کیا گیا ہے۔ اسکی صحت سے انکار کیا ہے۔ اور حضرت علی سے انکے بارے میں ھشام سے جو مروی ہے اسکا بھی انکار کیا ہے۔

☆ امام بخاری نے بے سند تنقیدوں کا کیا خوب رد فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

ایسی تنقیدوں سے کم لوگ ہی کامیاب ہوئے۔ جیسے امام شعبی کے بارے میں امام ابراہیم کا کلام، عکرمہ کے بارے میں امام شعبی کا کلام، اہل علم میں سے کسی نے اس قسم کی تنقیدوں کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ جب تک جرح صریح اور مدلل نہ ہو۔ ایسی تنقیدوں سے کسی کی عدالت پر اثر نہیں پڑتا۔

☆ یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں:۔

میں نے انکے بارے میں علی بن المدینی سے سوال کیا۔ تو فرمایا: میرے نزدیک انکی حدیثیں صحیح ہیں۔ میں نے امام مالک کی تنقیدوں کا ذکر کیا، تو فرمایا: وہ نہ انکے ساتھ رہے، نہ

انہیں پہچانا۔

☆ ابن حبان نے انہیں ثقات مین شمار کیا اور فرمایا۔

امام مالک نے ابن اسحاق کی جرح سے رجوع فرمایا اور ان سے صلح کر لی اور انہیں تحفہ بھیجا۔

نفحہ ۱ ۔ تقریب کے قول ''ان پر تشیع کی تہمت لگائی گئی'' سے دھوکہ کھا کر ان پر رفض کا عیب لگانا بدبودار جہالت ہے۔ رفض و تشیع میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ بسا اوقات لفظ تشیع کا اطلاق حضرت مولی علی کو عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت دینے پر ہوتا ہے۔ جبکہ یہ ائمہ کرام بالخصوص اعلام کوفہ کا مذہب ہے۔

پھر لفظ شیعی اور رمی بالتشیع کا فرق بھی ملحوظ خاطر رہنا چاہئیے۔ بخاری کے کتنے ہی ایسے راوی ہیں جن پر تشیع کا الزام ہے۔

ہدی الساری میں ایسی بیس سندوں کی تفصیل ہے جو خاص مسانید بخاری میں ہیں۔ تعلیقات کا تو ذکر ہی الگ رہا، بلکہ رواۃ بخاری میں تو عباد بن یعقوب جیسا رافضی ہے جس پر کوڑے کی حد جاری کی گئی تھی۔

اور جرح میں شبہ کی کوئی اہمیت ہی نہیں، خود بخاری میں بہت سے راوی ہیں جن پر انواع واقسام کی بدعت کا شبہ کیا گیا، اور اصول محدثین کی رو سے خود بدعتی بھی اپنے مذہب نا مہذب کا داعی و مبلغ نہ ہو تو اسکی روایت مقبول ہے۔

نفحہ ۳ ۔ اصل حدیث جسے ہم نے روایت کیا مسند احمد بن حنبل میں اس سند کے ساتھ ہے۔ یعقوب، ابی، ابن اسحاق، حدثنی محمد بن مسلم بن عبید اللہ الزہری، سائب بن یزید۔

یہاں یہ حدیث لفظ حدثنی سے مروی ہے۔ تو اب اس روایت پر نہ تدلیس کا اعتراض ہوسکتا ہے نہ ارسال کا۔ ایک جواب تو یہ ہوا۔

دوسرا جواب ۔ امام محمد بن اسحٰق امام زہری کے کثیر الروایت ہیں۔ اور ایسے راوی کا عنعنہ بھی سماع پر محمول ہوتا ہے۔

امام ذہبی فرماتے ہیں۔

راوی جب روایت میں لفظ ''حدثنا'' بولے تو تدلیس وغیرہ کا کوئی احتمال ہی نہیں۔

ہاں البتہ جب روایت میں ''عن'' کا استعمال ہوتو تدلیس کا احتمال ہوتا ہے، مگر جب راوی ایسے شیخ سے روایت کرے جس سے وہ کثیر الروایت ہوتو روایت متصل ہوگی۔

اور ابن اسحاق کے بارے میں معروف ومشہور ہے کہ وہ ایسے اساتذہ کی حدیثوں کو بطور نزول بھی روایت کرتے ہیں جن سے وہ اکثر روایت کرتے ہیں۔

علی بن المدینی فرماتے ہیں۔

محمد بن اسحاق کی حدیثوں میں صدق ظاہر ہے۔ وہ سالم بن ابی نضر سے بہ نسبت انکے دوسرے شاگردوں کے کثیر الروایت ہیں۔ پھر بھی انکی روایت 'عن رجل عن سالم' ہے۔ یعنی اپنے سے کم درجہ کے آدمی کے واسطہ سے بھی سالم سے انکی روایت ہے۔ اسی طرح وہ عمرو بن شعیب کے شاگردوں میں بھی 'اروی الناس عنه' ہیں۔ اور انکی روایت 'عن رجل عن ایوب عن عمر و بن شعیب'، بھی ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن اسحاق امام زہری کے بھی اروی الناس شاگرد ہیں، مگر قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کتاب الخراج میں فرماتے ہیں مجھ سے محمد بن اسحاق نے بیان کیا کہ ان سے عبد السلام نے اور ان سے امام زہری نے۔

تو ابن اسحاق کی یہ روایتیں لفظ 'عن' سے ہونے کے باوجود تدلیس نہیں بلکہ روایت متصل ہے۔

تیسرا جواب۔ محمد بن اسحاق کی تدلیس اور عنعنہ کے بارے میں اب تک جو بحث تھی وہ ان محدثین کے مسلک کی بنیاد پر تھی جو حدیث کی جرح میں عنعنہ اور تدلیس کا لحاظ کرتے ہیں۔ لیکن ہم حنفیوں مالکیوں اور حنبلیوں اور جمہور علماء کے اصول پر عنعنہ کا لحاظ اصلا ساقط ہے۔ کیونکہ عنعنہ کے لحاظ کی وجہ تو یہ شبہ ہے کہ تدلیس سے حدیث کے مرسل ہونے کا ڈر ہے۔ اور ہمارے اور خود جمہور کے نزدیک تو خود ارسال بھی سند کا عیب نہیں۔ اور حدیث مرسل مقبول ہے۔ تو صرف شبہ ارسال سے حدیث پر کیا اثر پڑیگا

امام جلال الدین سیوطی نے تدریب میں فرمایا۔

جمہور علماء کرام جو مراسیل قبول کرتے ہیں وہ عنعنہ کو بھی قبول کرتے ہیں۔

اسی میں امام جریر طبری سے منقول۔

جملہ تابعین نے بالکلیہ مراسیل قبول کرنے پراجماع کیا ہے۔نہ تو تابعین نے مراسیل کاانکارکیاہےاورنہ انکے بعد ۲۰۰ھ تک کسی اور نے۔

صحیح مسلم اور جامع ترمذی میں محمد بن سیرین تابعی سے ہے۔

لوگ احادیث کی سند کے بارے میں کسی سے سوال ہی نہیں کرتے تھے،

جب فتنہ واقع ہواتو سوال کیا جانے لگا۔کہ اپنے راویوں کو ہم سے بیان کرو۔

مسلم الثبوت اوراسکی شرح فواتح الرحموت میں ہے۔

صحابہ کرام کی مراسیل باتفاق ائمہ مطلقا مقبول ہیں۔اور دوسروں کی مراسیل باتفاق ایمہ جن میں امام ابوحنیفہ، امام مالک، اورامام احمد بن حنبل شامل ہیں یہ سب لوگ اسے مطلقا مقبول رکھتے ہیں۔ہاں ظاہر یہ اور جمہور محدثین جو ۲۰۰ھ کے بعد ہوئے قبول نہیں کرتے۔

فصول البدائع مولاخسرو میں ہے۔

اور محدثین کا ایسا طعن جو جرح بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔جیسے عنعنہ میں تدلیس کا طعن کہ اس میں شبہ ارسال ہے حالانکہ خود ارسال اسباب طعن میں سے نہیں ہے۔

نفحہ ۴۔روایت ابن اسحاق کی تائید وتوثیق اس طرح بھی ہوتی ہے کہ انکی محولہ بالا حدیث کو اس امام (ابوداؤد) نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے، جنکے ہاتھ میں علم حدیث اس طرح نرم وملائم ہو گیا تھا جیسے حضرت داؤد علیہ السلام، کے دست کریم میں لوہا نرم کر دیا گیا تھا ۔جنکے مجموعۂ احادیث کے بارے میں علمائے حدیث کی شہادت ہے کہ جس گھر میں یہ کتاب ہو اس گھر میں گویا نبی ہے جو کلام کر رہا ہے۔ایسے امام نے یہ حدیث اپنی کتاب میں درج فرما کر سکوت کیا۔اس پر کوئی جرح نہیں کی۔

مقدمہ ابن صلاح میں خود امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ قول اس کتاب کے بارے میں منقول ہوا۔

میں نے اپنی کتاب میں صرف صحاح کو جمع کیا ہے یا جو اسکے مشابہ اور قریب ہو۔

فتح المغیث میں امام ابن کثیر سے انہیں کا یہ قول منقول ہوا۔

اس کتاب میں جس حدیث پر سکوت کروں تو وہ حسن ہے۔

ابوعمرو بن عبدالبر نے کہا۔

جس حدیث کو ذکر کر کے ابوداؤد نے سکوت کیا تو وہ انکے نزدیک صحیح ہے۔

نفحہ ۵۔ امام زہری کے اکثر شاگردوں نے حدیث میں "علی باب المسجد "اور "بین یدیہ" کا ذکر نہیں کیا ہے۔ان دونوں ٹکڑوں کا ذکر صرف ابن اسحاق نے کیا ہے جوایک ثقہ راوی کا اضافہ ہے اور اسکا قبول کرنا واجب ہے۔

تو یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ "بین یدیہ "کوتو تسلیم کیا جائے۔اور "علی باب المسجد "کو ترک کر دیا جائے۔اوراس سے بڑا ظلم یہ ہے کہ ابن اسحاق کے اس اضافہ کواس وجہ سے ترک کیا جائے کہ صرف ابن اسحاق اسکے راوی ہیں۔دیگر راویان حدیث نے انکا ذکر نہیں کیا۔لہذا ثقہ راویوں کی مخالفت قرار دیکر حدیث کو مضطرب قرار دے دیا جائے۔

اگر یہ ظلم روا رکھا جائے تو معدودے چند روایتیں ہی اضطراب سے محفوظ رہیں گی۔ کیونکہ کون سی حدیث ہے جو دو یا دو سے زائد طریقوں سے مروی نہیں۔اور ہر طریقۂ روایت کے متن میں کچھ ایسا حصہ ضرور ہے جو دوسرے میں نہیں۔شاید ہی ایسا ہوگا کہ دونوں روایتوں کے الفاظ بالکلیہ یکساں اور برابر ہوں۔اور نادر کا کیا اعتبار۔

نفحہ ۶۔ وہ شخص کتنا بڑا جاہل ہے جو یہ کہتا ہے کہ سائب بن یزید کی حدیث خود ہی متناقض ہے۔اس لئے کہ حدیث کے الفاظ خطیب کے سامنے،اور مسجد کے دروازہ پر میں تناقض ہے، کہ باب مسجد پر ہوگی تو خطیب کے سامنے کیسے ہوگی۔یہ شبہ سراسر وہم کی پیداوار ہے۔ کیونکہ جب تم منبر پر بیٹھو اور تمہارے منہ کے سامنے مسجد کا دروازہ ہوتو دروزہ پر کھڑا ہونے والا کیوں تمہارے سامنے نہ ہوگا۔کیا اس کو تمہارے پیچھے کھڑا ہونے والا کہا جائیگا۔

نفحہ ۷۔ جب " بین یدیہ "اور علی الباب " کا تناقض ختم ہوگیا تو اس پر حدیث کی جو تاویل مبنی تھی وہ ختم ہوگئی۔کہ درخت بیج کے بغیر اگ نہیں سکتا۔

لیکن اس تاویل میں جراتناک بات یہ ہے کہ مؤول کے نزدیک سائب بن یزید کی حدیث میں سے مراد وہ دروازہ ہے جو دیوار قبلہ میں ممبر کی پشت پر تھا (یعنی تحویل قبلہ سے پہلے) تو خطیب کے سامنے ممبر کے بالکل متصل کھڑے ہونے والے مؤذن کو مسجد کے دروازہ پر کہہ دیا۔

یاللعجب ،مؤول جس دروازہ کی بات کر رہا ہے وہ اب نہیں ہے،اسے بند کر کے دیوار

کر دیا گیا ہے۔ وہ تو مراد ہوسکتا ہے اور حقیقی دروازہ جو فی الوقت موجود ہے اور خطیب کے سامنے ہے مراد نہیں ہوسکتا۔

نفحہ ۔۸۔دروازہ سے باب شمالی مراد لینا جو منبر کے سامنے واقع تھا اور 'علی باب المسجد' کے علی، کو محاذات پر محمول کرنا اور مطلب یہ بتانا کہ مؤذن تو منبر سے متصل ہی کھڑا ہوتا تھا لیکن ' علی باب المسجد" سے اسکی تعبیر اس لئے کی گئی کہ دروازہ ممبر کے سامنے تھا تو موذن اور دروازہ میں آمنا سامنا تھا۔ یہ بے وزن اور حقیر کلام ہے۔اور ایسا کلام بولنا سامع کو غلط فہمی میں ڈالنا ہے۔

نفحہ ۹۔اس سے بری تاویل یہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ الفاظ حدیث میں لفظ 'علی الباب' سے پہلے واؤ۔یا۔او محذوف ہے اور مطلب یہ ہے کہ اذان کبھی حضور کے سامنے ممبر کے پاس ہوتی اور کبھی دروازہ پر۔ یا مطلب یہ ہے کہ مؤذن بانگ دونوں جگہ دیتا لیکن ممبر کے پاس والی تو اذان ہوتی اور دروازہ کے پاس والا اعلان تھا جو اذان کے الفاظ میں نہیں ہوتا تھا۔

یہ بات خود ہی اپنا بطلان کر رہی ہے۔، کیونکہ اس تاویل کی بنا اس واہمہ پر ہے کہ لفظ ' بین یدیہ 'اور 'علی باب المسجد 'میں تقابل ہے اور دونوں ایک مصداق پر صادق نہیں آ سکتے۔اور چونکہ یہ وہم باطل ہے۔اس لئے 'او' بھی یہاں تقسیم کے لئے نہیں ہوگا۔ بلکہ اس بات کے اظہار کے لئے ہوگا کہ لفظ ' بین یدیہ' اور ' علی باب المسجد ' دونوں ایک ہی ہیں۔ یعنی جمع کے لئے ہوگا۔

نفحہ ۱۰۔مخالفین میں سے بعض جنکو ہم نے جہالت پر عار دلایا تھا اس نے حدیث پاک میں ایک ایسی علت پیدا کرنا چاہی جو سرے سے اس حدیث سے استدلال ہی کو ختم کر دے۔

وہ کہتا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کوئی دروازہ ممبر کے سامنے تھا ہی نہیں ۔ پوری مسجد نبوی میں صرف تین دروازے تھے۔ پوربی رخ پر باب جبرئیل، پچھّم طرف باب السلام، اور باب الرحمت، اور شمالی وجنوب میں کوئی دروازہ تھا ہی نہیں

یہ خبیث جہالت سے حدیث شریف کو رد کرتا ہے۔ مسجد شریف میں یہ تین دروازے ضرور تھے، مگر اور دروازے بھی تھے جنکی تفصیل یوں ہے۔

پوربی جانب باب جبرئیل ، پھر امیر المؤمنین فاروق اعظم نے اسی سمت باب النساء

قائم فرمایا۔ پچھّم طرف باب الرحمت پھراسی طرف دور فاروقی میں باب السلام قائم ہوا۔ شمالی جانب باب ابی بکر، پھراسی طرف امیر المؤمنین نے ایک دروازہ کا اور اضافہ فرمایا۔ خلاصۃ الوفا میں مکمل تفصیل ہے۔

نیز بخاری شریف میں بھی شمالی دروازہ کی یوں صراحت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد نبوی میں اس طرح دروازہ سے آیا کہ ممبر کے سامنے تھا اور حضور خطبہ ارشاد فرمار ہے تھے۔ یہ شخص دعائے استسقاء کے لئے آیا تھا۔

نفحہ ۱۱۔ یہ امر قابل لحاظ ہے یہاں دوسنتیں ہیں۔ جس میں ایک کا تعلق خاص اذان خطبہ سے ہے یعنی خطیب کے ممبر پر بیٹھنے کے وقت اذان کا اس کے سامنے ہونا۔

دوسری سنت عام ہے جو ہر اذان کو شامل ہے وہ اذان کا حدود مسجد کے اندر اسکے صحن کے کنارہ پر ہونہ کہ خاص مسجد کے اندر۔

لیکن اذان کی سنیت میں دروازہ کی کوئی خصوصیت نہیں۔ اہمیت صرف ممبر کے سامنے ہونے کی ہے۔ اگر کسی مسجد میں ممبر کے سامنے دروازہ نہ ہوتو ایسا نہیں کہ دروازہ ڈھونڈ کر وہیں اذان دی جائے۔

نفحہ ۱۲۔ مخالفین جب ہر طرف سے عاجز ہوگئے تو کہا کہ لوگوں نے اس حدیث کو ذکر ہی نہیں کیا تو یہ متروک العمل ہے۔

یہ بات اس قبیل سے ہے کہ کسی چیز کے نہ ہونے پر اندھوں کی گواہی پیش کی جائے۔ ورنہ علماء تو مسلسل اس حدیث کا ذکر کرتے آئے اور اس پر اعتماد بھی کیا۔

تفسیر خازن، تفسیر کبیر، تفسیر کشاف، تقریب کشاف، تجرید کشاف، تفسیر نیشا پوری، تفسیر خطیب، درشفاف لعمر ابن الھادی، نہر الماء من بحر المحیط لابی حیان، اور فتوحات الھیہ میں یہ حدیث منقول اور اس پر اعتماد مذکور۔

شمائم العنبر قلمی شمامہ اولی ملخصاً/مترجماً، ۳۰تا۱۱۱۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

’بین یدیہ‘ نیز اسکے مثل دیگر عبارات کا حاصل صرف اس قدر ہے کہ اذان ثانی خطیب کے سامنے منبر کے آگے امام کے مواجہہ میں ہو۔ اس سے یہ کہاں نکلا کہ امام کی گود

میں منبر کی گگر پر ہو جس سے داخل مسجد ہونا استنباط کیا جائے۔

بین یدیہ ، سمت مقابل میں منتہائے جہت تک صادق ہے۔ جو وقت طلوع مواجہہ مشرق یا ہنگام غروب مستقبل مغرب کھڑا ہو وہ ضرور کہے گا کہ آفتاب میرے سامنے ہے۔

حالانکہ آفتاب اس سے تین ہزار برس کی راہ سے زیادہ دور ہے۔

پس جو اذان مسجد یا فنائے مسجد کی کسی زمین میں جہاں تک حائل نہ ہو محاذات امام میں دی جائے۔ اس پر ضرور 'بین یدیہ' صادق ہے۔ بلا شبہ کہا جائیگا کہ امام کے سامنے خطیب کے روبرو منبر کے آگے اذان ہوئی اور اسی قدر درکار ہے۔

غالبا خود مستدلین کو معلوم تھا کہ قریب مسجد بیرون مسجد مواجہہ امام کو بھی بین یدیہ، شامل ہے۔ لہذا روبروئے خطیب کہنے کے بعد ان لفظوں کی حاجت ہوئی کہ مسجد کے اندر، مگر خاص یہی لفظ کہ اصل مدعا تھے صرف اپنی طرف سے اضافہ ہوئے۔

چنانچہ حدیث جلیل مذکور نے واضح کر دیا کہ اس روبروئے امام پیش منبر کے کیا معنی ہیں۔ اور یہ کہ زمانہ رسالت وخلفائے راشدین سے کیا متوارث ہے۔

ہاں یہ کہیئے کہ اب ہندوستان میں یہ اذان متصل منبر کہنی شروع ہو رہی ہے۔ مگر نص حدیث سے جدا۔ تصریحات فقہ کے خلاف کسی بات کا ہندیوں میں رواج ہو جانا کوئی حجت نہیں ، ہندیوں میں ایک یہ ہی کیا اور وقت کی اذانیں بھی بہت لوگ مسجد میں دے لیتے ہیں حالانکہ وہاں تو ان تصریحات ائمہ کے مقابل 'بین یدیہ' وغیرہ کا بھی دھوکہ نہیں۔ پھر ایسوں کا فعل کیا حجت ہو سکتا ہے۔

الحمدللہ، یہاں اس سنت کریمہ کا احیاء رب عزوجل نے اس فقیر کے ہاتھ کیا، میرے یہاں موذنوں کو مسجد میں اذان دینے سے ممانعت ہے،۔ جمعہ کی اذان ثانی بحمداللہ تعالیٰ منبر کے سامنے دروازہ مسجد پر ہوتی ہے۔ جس طرح زمانہ اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ہوا کرتی تھی۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم والحمد لله رب العالمين۔

اقول۔ وباللہ التوفیق، یہاں دو نکتے اور قابل لحاظ وغور ہیں۔

اول: اگر بانی مسجد نے مسجد بناتے وقت تمام مسجدیت سے پہلے مسجد کے اندر اذان

کے لئے منارہ خواہ کوئی محل مرتفع بنایا تو یہ جائز ہے۔

اور اتنا ٹکڑا اذان کے لئے جدا سمجھا جائے گا، اور مسجد میں اذان دینے کی کراہت یہاں عارض نہ ہوگی۔ جیسے مسجد میں وضو کرنا اصلاً جائز نہیں مگر پہلے سے اگر کوئی محل معین بانی نے وضو کے لئے بنوادیا ہو تو اس میں وضو جائز ہے کہ اس قدر مستثنی قرار پائے گا۔

اسی طرح اگر منارہ یا مئذنہ بیرون مسجد فنائے مسجد مین تھا بعدہ مسجد بڑھائی گئی اور زمین متعلق مسجد، مسجد میں لے لی کہ اب مئذنہ اندرون مسجد ہوگیا۔ اس پر بھی اذان میں حرج نہیں ہوگا کہ یہ بھی وہی صورت ہے کہ اس زمین کی مسجدیت سے پہلے اس میں یہ محل اذان کے لئے مصنوع ہو چکا تھا۔ کما لا یخفی، ہاں داخل مسجد اگر کوئی شخص اگرچہ خود بانی مسجد نیا مکان اذان کے لئے مستثنی کرنا چاہے تو اسکی اجازت نہ ہوگی کہ بعد تمامی مسجد کسی کو اس سے استثناء یا فعل مکروہ کے لئے بنا کا اختیار نہیں۔

دوم: متعلقات مسجد میں مسجد کے لئے اذان ہونے کو عرف میں یونہی تعبیر کرتے ہیں کہ فلاں مسجد میں اذان ہوئی۔

مثلاً۔ منارہ بیرون مسجد زمین خاص مسجد سے کئی گز کے فاصلے پر ہو اور اس پر اذان کہی جائے تو ہر شخص یہ ہی کہے گا کہ مسجد میں اذان ہوگئی نماز کو چلو۔ یوں کوئی نہیں کہتا کہ مسجد کے باہر اذان ہوئی نماز کے لئے چلو۔

یہ عرف شائع ہے جس سے کسی کو مجال انکار نہیں۔ یہ نکتہ خوب یاد رکھنے کا ہے۔

فتاوی رضویہ، ۳/۱۷۷تا۴۷۷

نیز حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین سے کبھی منقول نہیں کہ مسجد کے اندر اذان دلوائی ہو۔ اگر اسکی اجازت ہوتی تو بیان جواز کے لئے کبھی ایسا ضرور فرماتے۔

احکام شریعت، ۲۲۷

حضور نے ایک مرتبہ اذان پڑھی

۶۱۲۔ **قال** اِبن حجر المکی انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم أذن مرة فی سفر

۶۱۲۔ التحفة لابن حجر المکی،

فقال فی تشهد ، أَشْهَدُ اَنِّی رَسُولُ اللّٰهِ ۔ فتاوی رضویہ قدیم ۲/ ۲۶۷

فتاوی رضویہ جدید ۵/ ۳۷۵

جدالممتار ۱/ ۲۱۲

حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سفر میں اذان پڑھی تو شہادت میں اشہد انی رسول اللہ، پڑھا۔۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ ابن حجر نے اس روایت کو صحیح قرار دیا۔ امام نووی نے اس پر جزم فرمایا۔ نیز یہ نص مفسر ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اذان پڑھی۔ ایسا نہیں کہ صرف حضرت بلال کو حکم اذان دیا۔ لہذا اس میں تاویل کی گنجائش نہیں۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۳۶۷

(۹) اذان سنتے وقت انگوٹھے چومنا جائز ہے

۶۱۳۔ **عن** الحسن علی جدہ و علیه الصلوة والسلام انه قال من قال حین یسمع المؤذن یقول اشهد ان محمدا رسول الله مرحبا بحبیبی و قرة عینی محمد بن عبدالله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و یقبل ابها میه و لیجعلهما علی عینیه لم یعم ولم یرمد ۔

حضرت امام حسن علی جدہ وعلیہ الصلوۃ والسلام سے روایت ہے کہ جو شخص مؤذن کو' اشهد ان محمدا رسول الله ' کہتے سن کر یہ دعا پڑھے، مرحباً بحبیبی و قرة عینی محمد بن عبدالله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے نہ کبھی اندھا ہو نہ آنکھیں دکھیں۔

۶۱۴۔ **قال** الطاؤسی أنه سمع من الشمس محمد بن ابی نصر البخاری خواجه حدیث من قبل عند سماعه من المؤذن کلمة الشهادة ظفری ابهامیه مسهما علی عینیه ، وقال عند المس ، أللهم احفظ حدقتی و نورهما ببرکة حدقتی محمد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و نورهما لم یعم۔

۶۱۳۔ المقاصد الحسنة، ۳۸۴

۶۱۴۔ المقاصد الحسنة، ۳۸۵

امام طاؤس فرماتے ہیں کہ انہوں نے خواجہ شمس الدین محمد بن ابی نصر بخاری سے حدیث سنی کہ جو شخص مؤذن سے کلمہ شہادت سنکر انگوٹھوں کے ناخن چومے اور آنکھوں سے ملے یہ دعا پڑھے۔

اللهم احفظ حدقتی ونورهما ببركة حدقتی محمد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و نورهما، تو اندھا نہ ہوگا۔

۶۱۵۔ **عن** أبی بكر الصديق رضی الله تعالیٰ عنه انه لما سمع قول المؤذن اشهد ان محمدا رسول الله قال هذا ای اشهد ان محمد اعبده و رسوله ، رضیت بالله ربا و بالا سلام دینا و بمحمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نبیاً وقبل باطن انملتی السبابتین و مسح عینیه ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت علیه شفا عتی ۔

امیر المؤمنین سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ نے مؤذن کو اشهد ان محمداً رسول الله، کہتے سنا تو یہ دعا پڑھی۔ اشهد ان محمدا عبده ورسوله ،رضیت بالله ربا ، وبالا سلام دینا ، وبمحمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نبیاً ، اور دونوں کلمے کی انگلیوں کے پورے جانب زیریں سے چوم کر آنکھوں سے لگائے۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ایسا کرے جیسا میرے پیارے نے کیا اس پر میری شفاعت حلال ہوگئی۔

۶۱۶۔ **عن** الخضر علیه الصلوة والسلام انه قال : من قال حین یسمع المؤذن یقول : اشهد ان محمدا رسول الله ، مرحباً بحبیبی و قرة عینی محمد بن عبدالله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم یقبل ابهامیه و یجعلها علی عینیه لم یرمد ابدا۔

سیدنا حضرت خضر علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت ہے کہ جو شخص مؤذن سے' اشهد ان محمدا رسول الله سن کر' مرحبا بحبیبی وقرة عینی محمد بن عبد الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کہے پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اسکی آنکھیں کبھی نہ دکھیں۔

۶۱۵۔ المقاصد الحسنة، ۲۰۲۱ ، ۳۸۴

۶۱۶۔ المقاصد الحسنة، ۱۰۲۱ ، ۳۸۴

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور پرنور شفیع یوم النشور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اذان میں سنتے وقت انگوٹھے یا انگشتان شہادت چوم کر آنکھوں سے لگانا قطعاً جائز۔ جس کے جواز پر مقام تبرع میں دلائل کثیرہ قائم، اور خود اگر کوئی دلیل خاص نہ ہوتی تو منع پر شرع سے دلیل نہ ہونا ہی جواز کے لئے دلیل کافی تھی۔ جو ناجائز بتائے ثبوت دینا اسکے ذمہ ہے کہ قائل جواز متمسک باصل ہے۔ اور متمسک باصل محتاج دلیل نہیں۔ پھر یہاں تو حدیث وفقہ اور ارشاد علماء وعمل قدیم سلف صلحاء سب کچھ موجود ہے۔

☆ علمائے محدثین نے اس باب میں حضرت خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر، وحضرت ریحانۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسن، وحضرت نقیب اولیائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، سیدنا ابو العباس خضر علی الحبیب الکریم وعلیہم جمیعا الصلوۃ والتسلیم وغیرہم اکابر دین سے حدیثیں روایت فرمائیں جنکی قدرے تفصیل امام علامہ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب مستطاب مقاصد حسنہ سے گزری۔

☆ جامع الرموز شرح نقایہ، مختصر الوقایہ، فتاوی صوفیہ، کنز العباد ردالمحتار وغیرہما کتب فقہ میں اس فعل کے استحباب واستحسان کی صاف تصریح آئی۔ ان میں اکثر کتابیں خود مانعین اور انکے اکابر وعمائد مثل متکلم قنوجی وغیرہ کے مستندات سے ہیں۔

ان حدیثوں کے بارے میں ان محدثین کرام ومحققین اعلام نے جو تصحیح وتضعیف، تجریح وتوثیق میں دائرہ اعتدال سے نہیں نکلتے اور راہ تساہل وتشدد نہیں چلتے حکم اخیر وخلاصہ بحث وتنقیر یہ قرار دیا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو حدیثیں یہاں روایت کی گئیں باصطلاح محدثین درجہ صحت کو فائز نہ ہوئیں۔

☆ مقاصد میں فرمایا۔

لا یصح فی المرفوع من کل ھذا شئی،

بیان کردہ مرفوع احادیث میں کوئی بھی درجہ صحت پر فائز نہیں۔

☆ ملا علی قاری موضوعات کبیر میں فرماتے ہیں،

کل ما یروی فی ھذا فلا یصح رفعہ البتۃ۔

اس بارے میں جو روایات ہیں انکا مرفوع ہونا حتمی طور پر صحیح نہیں۔

☆ ردالمحتار میں ہے۔

لم یصح فی المرفوع من کل ھذا شی۔

بیان کردہ مرفوع احادیث میں کوئی بھی درجہ صحت پر فائز نہیں۔

پھر خادم حدیث پر روشن کہ اصلاح محدثین میں نفی صحت نفی حسن کو بھی مستلزم نہیں، نہ کہ نفی صلاح تماسک وصلوح تمسک، نہ کہ دعوی وضع وکذب، تو عندالتحقیق ان احادیث پر جیسے باصطلاح محدثین حکم صحت صحیح نہیں، یونہی حکم وضع وکذب بھی ہرگز مقبول نہیں۔ بلکہ تبصریح ائمہ فن کثرت طرق سے جبر نقصان متصور، اور عمل علماء وقبول قدماء حدیث کے لئے قوی دیگر۔

اور نہ سہی تو فضائل اعمال میں حدیث ضعیف بالاجماع مقبول۔ اور اس سے بھی گزر یئے تو بلاشبہ یہ فعل اکابردین سے مروی ومنقول۔ اور سلف صالح میں حفظ صحت بصر وروشنائی چشم کے لئے مجرب اور معمول۔ ایسے محل پر بالفرض اگر کچھ نہ ہوتو اسی قدر سند کافی، بلکہ اصلا نقل بھی نہ ہو صرف تجربہ وافی، کہ آخر اس میں کسی حکم شرعی کا ازالہ نہیں، نہ کسی سنت ثابتہ کا خلاف، اور نفع حاصل تو منع باطل، بلکہ انصاف کیجئے تو محدثین کا نفی صحت کو احادیث مرفوعہ سے خاص کرنا صاف کہہ رہا ہے کہ وہ احادیث موقوفہ کو غیر صحیح نہیں کہتے۔ پھر یہاں حدیث موقوف کیا کم ہے۔

لہذا ملاعلی قاری نے عبارت مذکورہ کے بعد فرمایا۔

واذا ثبت رفعه الی الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه فیکفی للعمل به لقوله علیه الصلوۃ والسلام ’علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین۔

موضوعات کبری،۲۱۰

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی اس فعل کا ثبوت عمل کو بس ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں تم پر لازم کرتا ہوں اپنی سنت اور اپنے خلفائے راشدین کی سنت، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

تو حضرت صدیق اکبر سے کسی شئ کا ثبوت بعینہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے ثبوت ہے۔اگرچہ بالخصوص حدیث مرفوع درجہ صحت تک مرفوع نہ
ہو۔ فتاوی رضویہ قدیم ۲/ ۵۱۹
فتاوی رضویہ جدید ۵/۴۳۰۔۴۳۲

۳۔فضائل اذان

(۱)اذان کی فضیلت

٦١٧۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ حُصَاصٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب مؤذن اذان کہتا ہے شیطان پیٹھ پھیر کر گوز زناں بھاگتا ہے۔

٦١٨۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يقول : اِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ ، قال سليمان : فسألته عن الروحاء فقال : هی من المدينة ستة و ثلثون ميلا ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے سنا۔شیطان جب نماز کی اذان سنتا ہے تو مقام روحاء تک بھاگ جاتا ہے۔حضرت سلیمان راوی حدیث کہتے ہیں میں نے حضرت جابر سے روحاء کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: روحاء مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر ہے۔

٦١٩۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِذَا تَغَوَّلَتْ لَكُمُ الْغُوْلُ فَنَادُوْا بِالْأَذَانِ ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ اَدْبَرَ وَ لَهٗ حُصَاصٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٦١٧۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة ، ١٦٧/١ ☆ الجامع الصحيح للبخاری، الاذان ٨٥/١
المسند لاحمد بن حنبل ٤٨٣/٢ ☆ كنز العمال للمتقی، ٢٠٩٤٦، ٦٩١/٧
السنن الكبری للبيهقی، ٤٣٢/١ ☆ المستدرك للحاكم ، ١١٩/٤
جمع الجوامع للسيوطی، ٥٦٢٩ ☆ الصحيح لابن خزيمة، ٣٩٣
الترغيب و الترهيب للمنذری ١٧٧/١ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ٦٧٤

٦١٨۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ١٦٧/١ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ٣١٦/٣

٦١٩۔ المعجم الكبير للطبرانی، ٧٤٣٦، ٢٥٦/٧ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ١٣٤/١

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب شیطان کا کھٹکا ہوفوراًاذان کہو کہ وہ دفع ہوجائیگا۔

فتاوی رضویہ ۲/ ٦٦٧

(۲)اذان کی برکت سے آگ بجھ جاتی ہے

٦٢٠۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَطْفِئُوا الْحَرِيقَ بِا لتَّكْبِيرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آگ کوتکبیر کے ذریعہ بجھاؤ۔

٦٢١۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا رَأَيْتُمُ الْحَرِيقَ فَكَبِّرُوْا فَاِنَّهٗ يُطْفِئُ النَّارَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب آگ دیکھو اللہ اکبر، اللہ اکبر کی بکثرت تکرار کرو۔ وہ آگ کوبجھادیتاہے۔

﴿۱﴾امام احمدرضامحدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں ۔فکبروا ای قولوا الله اکبر ، الله اکبر ، و کرروه کثیرا ،یعنی اللہ اکبرکی خوب تکرارکرو۔

فتاوی رضویہ،۲/۰ ٦٧

(۳)اذان وجہاد کے وقت دعاقبول ہوتی ہے

٦٢٢۔ **عن** سهل بن سعد الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

٦٢٠۔	مجمع الزوائد للهيثمی،	۱۳۸/۳	☆	كشف الخفاء للعجلونی،	۱۵۰/۱
٦٢١۔	الجامع الصغير للسيوطی	٤٥/۱	☆	كشف الخفاء للعجلونی،	۹۳/۱
	المسند للعقيلی،	۲۹٦/۲	☆	المطالب العالية لابن حجر،	۳٤۲٤
	ميزان الاعتدال لحلبی،	٤۵۳۰	☆	الكامل لابن عدی ،	۱۵۱/٤
	الكنی والاسماء للدولانی	۱۳۷/۲	☆	عمل اليوم و الليلة لابن السنی،	۲۸۹
٦٢٢۔	السنن لابی داؤد		☆	السنن الكبری للبيهقی،	۳٦۰/۱
	المستدرك للحاكم	۱۹۸/۱	☆	المعجم الكبير للطبرانی،	۳٦۰/٦
	الدر المنثور للسيوطی	۱۸۹/۳	☆	الترغيب و الترهيب للمنذری	٤۹۵/۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ، اَلدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَاسِ ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دودعائیں ردنہیں ہوتیں، ایک اذان کے وقت، دوسری جہاد میں جب کفار سے لڑائی شروع ہو۔ فتاوی رضویہ،۲/۶۷۳

(۴)اذان سے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں

۶۲۳۔ **عن** أبی أمامۃ الباھلی رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا نَادَی الْمُنَادِی فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ اسْتُجِیْبَ الدُّعَاءُ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب اذان دینے والا اذان دیتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔اوردعاقبول ہوتی ہے۔ فتاوی رضویہ،۲/۶۷۳

(۵)اذان سے بستی کاعذاب ٹل جاتا ہے

۶۲۴۔ **عن** أنس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا أُذِّنَ فِی قَرْیَۃٍ أَمِنَھَا اللّٰہُ مِنْ عَذَابِہٖ فِی ذٰلِکَ الْیَوْمِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب کسی بستی میں اذان کہی جاتی ہے تو وہ جگہ اس دن سے عذاب سے مامون ہوجاتی ہے۔ فتاوی رضویہ،۲/۶۷۴

(۶)حضرت آدم کی وحشت اذان کے ذریعہ دور ہوئی

۶۲۵۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۶۲۳۔ المستدرک للحاکم ۱/۵۴۷ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲/۲۹۱
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۱/۲۱۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۴۲، ۲/۱۰۲
۶۲۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۲۳۱ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ۱/۱۸۲
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۱/۳۲۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۸۹۳، ۷/۶۸۱
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/۳۲۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۲۹
۶۲۵۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۵/۱۹۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۳۹، ۱۱/۴۵۵

علیه وسلم : نَزَلَ آدَمُ بِالْهِندِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرَئِيلُ عَلَيهِ السَّلَامُ فَنَادٰى بِالْأُذَانِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام جنت سے ہندوستان میں اترے تو انہیں گھبراہٹ ہوئی۔ اس وقت حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام، نے اتر کر اذان دی۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۷۵

(۷) اذان غم دور کرتی ہے

۶۲۶۔ **عن** أمیر المؤمنین مولی المسلمین علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : رأنی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حزینا فقال : يَا ابْنَ أَبِی طَالِبٍ ! اِنِّی أَرَاكَ حَزِينًا فَمُرْ بَعْضَ أَهْلِكَ يُؤَذِّنُ فِی أُذُنِكَ فَاِنَّهُ دَرْءٌ لِلْهَمِّ۔

امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غمگین دیکھا۔ ارشاد فرمایا: اے علی! میں تجھے غمگین پاتا ہوں اپنے کسی گھر والے سے کہہ کہ تیرے کان میں اذان کہے کہ اذان غم و پریشانی کی دافع ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مولیٰ علی اور مولیٰ علی تک جس قدر اس حدیث کے راوی ہیں سب نے فرمایا: فجر بته فوجدته کذالك ، ہم نے اسے تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا۔ ذکرہ ابن حجر کما فی المرقاۃ۔

فتاوی رضویہ ۲/۶۷۶

(۶) بغیر اجرت اذان دینا اجر عظیم کا سبب

۶۲۷۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلْمُؤَذِّنُ الْمُحْتَسِبُ كَالشَّهِيدِ الْمُتَشَحِّطِ فِی دَمِهِ وَ إِذَا مَاتَ لَمْ يُدَوِّدْ فِی قَبْرِهِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۶۲۷۔ الترغیب و الترهیب للمنذری ۱/۱۸۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۳۲۷
کنز العمال للمتقی، ۲۰۸۸۹، ۷/۶۸۱ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی ، ۱/۳۹۲
السلسلة الضعیفة للالبانی، ۸۵۲ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محض ثواب کی نیت سے اذان دینے والا اس شہید کے مانند ہے جو اپنے خون میں نہایا ہوا ہے جب اسکا انتقال ہوتا ہے تو قبر میں اسکا جسم خراب نہیں ہوتا۔

٦٢٨۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالى عنه قال : المؤذنون اطول الناس اعنا قا يوم القيامة ولا يدودون فی قبورهم ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن موذن لمبی گردن والے ہونگے (معزز ہوں گے) اور قبروں میں انکے جسم محفوظ رہیں گے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۵

(۹) مؤذن کی فضیلت

٦٢٩۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يُغْفَرُ لِلْمُوَذِّنِ مُنْتَهٰى اَذَا نِهٖ فَاِنَّهٗ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ كُلُّ رَطَبٍ وَّ يَابِسٍ سَمِعَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان کی آواز جہاں تک جاتی ہے مؤذن کے لئے اتنی ہی وسیع مغفرت ہوتی ہے۔ اور جس تر وخشک چیز کو اسکی آواز پہونچتی ہے اذان دینے والے کے لئے استغفار کرتی ہے۔

وفی الباب عن ابی هريرة ، وعن البراء بن عازب ، و عن ابی امامة الباهلی ، وعن انس بن مالك رضی الله تعالى عنهم اجمعين ۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ پانچ حدیثیں ارشاد فرماتی ہیں کہ اذان باعث مغفرت ہے اور بیشک مغفور کی دعا زیادہ قابل قبول واقرب باجابت ہے اور خود حدیث میں وارد کہ مغفور سے دعا منگوانی چاہئے۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۷۳

٦٢٨۔ المصنف لعبد الرزاق ، الآذان ، ١/٤٨٣ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢/١٣٦ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری ، ١/١٧٥

٦٢٩۔ كنز العمال للمتقی، ٢٠٩٢٦، ٧/٦٨٧ ☆ الكامل لابن عدی، ٤/٢٤٥

۴۔فضائل نماز

(۱)فرضیت نماز کا ثبوت

۶۳۰۔ **عن** مالك بن صعصعة رضى الله تعالى عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : بَيْنَا أنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّا ئِمِ وَ الْيَقْظَان اِذْأ قُبَلَ أحَدُ الثَّلٰثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ ، فَأتَيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهْبٍ مَلأن حِكْمَةً وَّ اِيمَا نًا ، فَشَقَّ مِنَ النَّحْرِ اِلىٰ مَرَاقِ الْبَطْنِ فغَسَلَ الْقَلْبَ بِمَا ءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَّ اِيمَانًا ثُمَّ أتَيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَ فَوْقَ الْحِمَارِ ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرَئِيْلَ عليهِ السَّلامُ وَأتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا ، فَقِيْلَ : مَنْ هٰذَا ، قَالَ جبْرَئِيْلُ قِيْلَ : وَمَنْ مَعَكَ ، قَالَ: مُحَمَّدٌ،قِيْلَ : وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَ نِعْمَ الْمَجِئُ جَاءَ ، فَأتَيْتُ عَلىٰ آدَمَ عَليهِ السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اِبْنٍ وَّنَبِيٍ ، ثُمَّ أتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَّةَ ، قِيْلَ : مَنْ هٰذَا ، قَالَ : جبْرَئِيْلُ ،قِيْلَ : وَمَنْ مَعَكَ قَالَ: مُحَمَّدٌ، فَمِثْلَ ذٰلِكَ ، فَأتَيْتُ عَلىٰ يَحْيىٰ وَ عِيْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ مَرْحَبًابِكَ مِنْ أخٍ وَّ نَبِيٍ، ثُمَّ أتيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةّ ، قِيْلَ : مَنْ هٰذَا؟ قَالَ:جبْرَئِيْلُ ، قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ ؟ قَالَ : مُحَمّدٌ، فَمِثْلَ ذٰلِكَ ، فَأتَيْتُ عَلىٰ اِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السّلامُ، فَسَلَّمْتُ عليهِ ، قَالَ : مَرْحَبًابِكَ مِنْ أخٍ وَّنَبِيٍ ، ثُمَّ أتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَمِثْلَ ذٰلِكَ فَأتَيْتُ عَلىٰ هارُوْنَ عَلَيهِ السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، قَالَ : مَرْحَبًابِكَ مِنْ أخٍ وَّ نَبِيٍ ، ثُمَّ أتَيْنَا السَّمَاءَ السَّادِسَةّ فَمِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ أتَيْنَا عَلىٰ مُوسٰى عَليهِ السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، قَالَ : مَرْحَبًابِكَ مِنْ أخٍ وَّنبِيٍ ، فَلَمَّا جَاوَزْتُهٗ بَكىٰ قِيْلَ : مَا يُبْكِيْكَ ، قَالَ : يَا رَبِّ ! هَذَا الْغُلَامُ الَّذِى بَعَثْتَهٗ بَعْدِى يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِهِ الْجَنَّةَ أكْثَرَوَأفْضَلَ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أمَّتِى ، ثُمَّ أتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ فَمِثْلَ ذٰلِك فَأتَيْتُ عَلىٰ اِبْرَاهِيْمَ عليهِ السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ : مَرْحَبًابِكَ مِنْ اِبْنٍ وَّ نَبِيٍ ، ثُمَّ رُفِعَ اِلَيَّ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ فَسَأَلْتُ جبْرَئِيْلَ ، فَقَالَ : هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ يُصَلِّى فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفُ مَلِكٍ، فَاِذَا خَرَجُوا فِيْهَا لَمْ يَعُوْدُوْا فِيْهِ آخِرَمَا عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ رُفِعتُ اِلَيَّ سِدْرَةُ الْمُنْتَهىٰ فَاِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قُلَالِ هَجْرٍ وَ اِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيْلَةِ وَاِذَا فِى أصْلِهَا أرْبَعَةُ أنْهَارٍ ، نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ ، فَسَأَلْتُ جبْرَئِيْلَ فَقَالَ: أمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِى الْجَنَّةِ وَأمَّا الظَّاهِرَانِ فَالْفُرَاتِ وَالنِّيْلُ ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُوْنَ

۶۳۰۔ السنن للنسائی، الصلوۃ، ۱/۷۶

صَلوٰةً ، فَأَتَيْتُ عَلىٰ مُوسٰى فَقَالَ : مَا صَنَعْتَ، قُلْتُ: فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُوْنَ صَلاةً قَالَ: اِنِّي أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ ، اِنِّي عَالَجْتُ بَنِي اِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ ، وَ اِنَّ أُمَّتَكَ لَنْ يُّطِيْقُوْا ذٰلِكَ فَارْجِعْ اِلىٰ رَبِّكَ فَاسْأَ لْهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكَ ، فَرَجَعْتُ اِلىٰ رَبِّي فَسَأَلْتُهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنِّي فَجَعَلَهَا أَرْبَعِيْنَ ، ثُمَّ رَجَعْتُ اِلىٰ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلامُ فَقَالَ : مَا صَنَعْتَ، قُلْتُ : جَعَلَهَا أَرْبَعِيْنَ ، فَقَالَ : لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْاُوْلىٰ فَرَجَعْتُ اِلىٰ رَبِّي فَجَعَلَهَا ثَلٰثِيْنَ فَأَتَيْتُ عَلىٰ مُوسٰى عَلَيهِ السَّلامُ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْاُوْلىٰ فَرَجَعْتُ اِلىٰ رَبِّي فَجَعَلَهَا عِشْرِيْنَ ثُمَّ عَشَرَةً ثُمَّ خَمْسَةً فَأَتَيْتُ عَلىٰ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلامُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْاُوْلىٰ فَقُلْتُ : اِنِّي أَسْتَحِيي مِنْ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ أَنْ أَرْجِعَ اِلَيْهِ ، فَنُوْدِيَ أَنْ قَدْ أَمْضَيْتَ فَرِيْضَتِي وَ خَفَّفْتَ عَنْ عِبَادِي وَأَجْزِي بِالْحَسَنَةِ عَشْرَ أَمْثَالِهَا ۔

فتاوی رضویہ ۱۹۴/۲

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس درمیان کہ میں بیت اللہ شریف کے پاس نیند و بیداری کے درمیان تھا کہ اچانک دو آدمیوں کے درمیان ایک شخص میری جانب آیا اور میرے پاس ایک سونے کی لگن لائی گئی جو حکمت وایمان سے پر تھی، چنانچہ اس نے میری گردن سے پیٹ تک ایک نشتر لگایا اور میرے دل کو زمزم کے پانی سے دھویا پھر حکمت وایمان سے بھر دیا، پھر میرے پاس خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا ایک جانور لایا گیا۔ میں جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ چلنے لگا۔ ہم آسمان دنیا پر پہونچے تو آواز آئی کون؟ حضرت جبرئیل نے کہا میں جبرئیل، آواز آئی تمہارے ساتھ کون ہے تو انہوں نے کہا: محمد، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،تو کسی نے کہا: ہاں انکی طرف تمہیں بھیجا گیا تھا، خوش آمدید اور آنا مبارک، پھر میں آدم علیہ السلام کے پاس پہونچا اور میں نے انکو سلام کیا۔ انہوں نے جواب میں بیٹا اور نبی کہکر خوش آمدید کہا، پھر ہم دوسرے آسمان پر آئے ۔ وہاں بھی آواز آئی کون؟ حضرت جبرئیل نے فرمایا: میں جبرئیل ،آواز ائی تمہارے ساتھ کون، تو انہوں نے جواب دیا محمد، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،تو وہاں بھی پہلے کی طرح خوش آمدید کہا۔ پھر میری ملاقات حضرت عیسیٰ و یحییٰ علیہما السلام سے ہوئی۔ ان دونوں حضرات نے بھائی اور نبی کہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر ہم تیسرے آسمان کے پاس پہونچے ،آواز آئی کون؟ جواب دیا میں جبرئیل، کہا تمہارے ساتھ کون ،انہوں نے جواب میں کہا: محمد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، چنانچہ وہاں بھی پہلے کی طرح خوش آمدید کہا گیا ، پھر میری ملاقات حضرت یوسف علیہ السلام سے ہوئی ، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر ہم چوتھے آسمان پر پہونچے ، وہاں بھی مثل سابق گفتگو ہوئی تو وہاں حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ، انہوں نے بھی بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر ہم پانچویں آسمان پر آئے ، یہاں بھی حسب سابق بات چیت کے بعد حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی میں نے سلام کیا، انہوں بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر ہم چھٹے آسمان پر پہونچے اسی طرح گفتگو کے بعد حضرت موسی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ، میں نے سلام کیا ۔انہوں نے بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ جب میں وہاں سے آگے بڑھنے لگا تو آپ روئے ، پوچھا گیا آپ کیوں روئے۔عرض کرنے لگے الٰہی ، یہ جوان جنکو تونے میرے بعد مبعوث فرمایا اپنی امت کو کثیر تعداد میں لیکر جنت میں داخل ہونگے جبکہ میری امت قلیل ہوگی ، پھر ہم ساتویں آسمان پر گئے تو وہاں بھی حسب سابق گفتگو کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے بیٹا اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔پھر میرے سامنے بیت المعمور پیش کیا گیا میں نے حضرت جبرئیل سے اسکے بارے میں پوچھا تو آپ نے کہا: یہ بیت المعمور ہے، ہر دن اس میں ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور جو یہاں سے جاتا ہے آخر وقت تک واپس نہیں آئیگا، پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہی آیا تو اسکے پھل ہجر کے مٹکوں کے برابر اور پتے ہاتھی کے کان کے جیسے تھے، اسکی جڑ میں سے چار نہریں جاری تھیں۔ دو ظاہری اور دو باطنی، میں نے حضرت جبرئیل سے پوچھا تو انہوں نے بتایا، باطنی نہریں تو جنت میں رواں ہیں اور ظاہری فرات اور نیل۔ پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں، میں حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ نے کہا: تم پر کیا لازم کیا گیا میں نے کہا: مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔تو آپ نے فرمایا: میں لوگوں کو آپ سے زیادہ جانتا ہوں میں نے بنی اسرئیل کو خوب آزمایا ہے ، آپکی امت اس پر عمل نہیں کرسکے گی آپ جایئے اور تخفیف کرایئے۔میں اپنے رب کے حضور پہونچا اور تخفیف چاہی اللہ تبارک و تعالیٰ نے چالیس مقرر فرمادیں ۔ پھر میں حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آیا۔آپ نے پھر پوچھا اب کتنی لازم رہیں؟ میں نے کہا: چالیس ، پھر آپ نے پہلے کی طرح کہا، میں اپنے رب کے حضور پہونچا تو تیس لازم رکھیں گئیں، میں نے پھر

حضرت موسی کو اسکی اطلاع دی تو انہوں نے پہلے کی طرح پھر کہا۔ میں لوٹ کر اپنے رب کے حضور گیا۔ اب بیس رہ گئیں پھر دس اور پھر پانچ، میں حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے ویسا ہی فرمایا: میں نے کہا اب مجھے اپنے رب کے حضور جاتے ہوئے حیا آتی ہے۔ آواز آئی۔ ہم نے اپنے فریضہ کے مطابق ثواب رکھا ہے اور اپنے بندوں سے تخفیف کردی ہے کہ ایک نیکی پر دس کا ثواب دیا جاتا ہے۔ لہذا پانچ نمازوں پر پچاس کا ثواب ملیگا۔

(۲) نمازیں پہلے کس نے پڑھیں

۶۳۱۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالی عنه قال : صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم غداۃ الاثنین، وصلت خدیجة رضی اللہ تعالیٰ عنها یوم الاثنین من آخر النهار، و صلی علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه یوم الثلاثاء، فمکث علی یصلی مستخفیا سبع سنین و اشهراً قبل أن یصلی احد۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے پہلے پیر کی صبح میں نماز پڑھی، اور ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پیر کے دن آخر وقت میں نماز پڑھی۔ اور حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے منگل کے دن نماز پڑھی۔ پھر حضرت علی سات سال کچھ ماہ پوشیدہ طور پر نماز پڑھتے رہے اس سے قبل کہ دوسرے حضرات نے نماز پڑھی۔ ۱۲م

(۳) نماز اور روزے کب فرض ہوتے ہیں

۶۳۲۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : تَجِبُ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْغُلَامِ اِذَا عَقَلَ، وَالصَّوْمُ اِذا أَطَاقَ، وَالْحُدُوْدُ وَالشَّهَادَاتُ اِذَا احْتَلَمَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچہ جب سمجھدار ہوجائے تو اس پر نماز واجب ہے۔ اور روزہ اس وقت جب کہ اسکی طاقت رکھے، اور حدود و گواہی کے احکام اس وقت متعلق ہونگے جب وہ بالغ

۶۳۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۳۲۰

۶۳۲۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۳۲۶، ۱۶/۴۴۲

ہوجائے۔ جدالممتار ۱/ ۱۸۷

(۴) نماز کی ادائیگی حضور کی ادا کے مطابق

٦٣٣ـ **عن** مالك بن الحويرث رضی الله تعالى عنه قال : أتينا النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و نحن شيبة متقاربون فأقمنا عنده عشرين يوما وليلة وكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رحيما رفيقا ، فلما ظن أنا قد اشتهينا أهلنا أو قد اشتقنا سألنا عمن تركنا بعد نا فأخبرنا ه فقال : اِرۡجِعُوا اِلیٰ أَهۡلِيۡكُمۡ فَأَقِيۡمُوۡا فِيۡهِمۡ وَعَلِّمُوهُمۡ وَمُرُوۡهُمۡ وَ ذَكَرَ أَشۡيَاءَ أَحۡفَظُهَا أَوۡلَا أَحۡفَظُهَا ، وَصَلُّوا كَمَا رَأَيۡتُمُوۡنِی أُصَلِّی ، فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلۡيُؤَذِّنۡ لَكُمۡ أَحَدُكُمۡ وَلۡيَؤُمَّكُمۡ أَكۡبَرُكُمۡ ـ

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ہم کچھ نوعمر جوان تھے۔ہم بیس دن و رات آپ کے پاس قیام پذیر رہے۔آپ بے حد مہربان اور شفیق تھے،جب آپ نے دیکھا کہ ہم گھر جانے کے خواہشمند ہیں تو آپ نے ہم سے ان لوگوں کا حال پوچھا جنہیں ہم پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ہم نے آپ کو سب کچھ بتایا پس آپ نے حکم فرمایا:تم واپس لوٹ جاؤ اور انہی لوگوں میں رہو اور انہیں تعلیم دو اور نیکی کا حکم دو۔اور چند باتیں آپ نے ارشاد فرمائیں مجھے یاد ہیں یا یاد نہیں رہیں۔جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح نماز پڑھنا۔اور جب نماز کا وقت ہوجائے تو تم میں سے کوئی اذان دے اور تم میں سے بڑا امام بنے۔

(۵) بچوں کو نماز کا حکم

٦٣٤ـ **عن** عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده رضی الله تعالىٰ عنهم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مُرُوۡا صِبۡيَانَكُمۡ بِالصَّلٰوةِ اِذَا بَلَغُوۡا سَبۡعًا وَاضۡرِبُوۡ هُمۡ عَلَيۡهَا اِذَا بَلَغُوۡا عَشۡرًا۔

حضرت عمر بن شعیب اپنے والد سے وہ انکے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے

٦٣٣ـ الجامع الصحيح للبخاری،الاذان ١ /٨٨ ☆ الكامل لابن عدی، ٣/ ٩٩١

٦٣٤ـ المسند لاحمد بن حنبل ٢/ ٨٠ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ٣/ ٨٤

حليله الاولياء لابی نعيم ، ١٠/ ٣٦ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ٢/ ٢٧٨

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہوں۔ اور نماز پر انہیں مارو جب وہ دس برس کے ہو جائیں۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۲۲۷

۶۳۵۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مُرُوا أَوۡلَادَ کُمۡ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمۡ أَبۡنَاءُ سَبۡعِ سِنِیۡنَ وَ اضۡرِبُوھُمۡ عَلَیۡھَا وَھُمۡ أَبۡنَاءُ عَشَرٍ ۔　فتاوی رضویہ ۴/۵۱۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کو سات سال کی عمر سے نماز کا حکم دو اور جب وہ دس برس کے ہو جائیں تو مار کر نماز پڑھواؤ۔ ۱۲م

(۶) فضیلت نماز

۶۳۶۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلصَّلٰوۃُ خَیۡرٌ مَّوۡضُوۡعٌ ، فَمَنِ اسۡتَطَاعَ اَنۡ یَّسۡتَکۡثِرَ مِنۡھَا فَلۡیَسۡتَکۡثِرۡ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز بھلائی کی چیز ہے تو جو اسکی کثرت کر سکے اسکو کرنا چاہیئے۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۶۹

(۷) نماز عشاء کی فضیلت

۶۳۷۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۶۳۵۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ۱/ ۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۳۲۴، ۱۶/۴۲۹
التفسیر للقرطبی ۱۸/ ۱۹۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۲/۵۰۰
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۳۱۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۱/۲۰۰
۶۳۶۔ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، ۱/۶۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۲۳۷
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۹/۲۳۸ ☆ السنن الکبری للبیھقی ۱/۴۵۱
کنز العمال للمتقی، ۱۹۴۷۷ ، ۷/ ۳۹۷ ☆ الدرا لمنثور للسیوطی، ۱/۳۰۰
۶۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ،الاذان، ۱/۸۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۴۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳/۱۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۳۵۷، ۷/۵۸۲
المسند للشافعی، ۵۲ ☆ السنن للنسائی، ۱/۹۷

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی صلوۃ العشاء: اِعۡتَمُّوا بِھٰذِہِ الصَّلوٰۃِ فَاِنَّکُمۡ فُضِّلۡتُمۡ بِھَا عَلیٰ سَائِرِ الۡاُمَمِ وَلَمۡ تُصَلِّھَا اُمَّۃٌ قَبۡلَکُمۡ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں ارشاد فرمایا: اس نماز کو دیر کر کے پڑھو کہ تم اس سے تمام امتوں پر فضیلت دیئے گئے ہو۔ تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہ پڑھی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پر ظاہر کہ جب نماز عشاء ہمارے لئے خاص ہے تو پانچوں کا مجموعہ بھی ہمارے سوا کسی کو نہ ملا۔ رہا ہمارے نبی سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی نبی کو یہ پانچوں نہ ملنا علماء اسکی بھی تصریحیں فرماتے ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خصائص کبری میں ایک باب وضع فرمایا۔

" باب اختصا صہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمجموع الصلوات الخمس ولم تجمع لا حد "

امام محمد محمد بن امیر الحاج حلبی حلیہ میں بعض علماء سے ناقل۔

" ھذہ الصلوات تفرقت فی الانبیاء و جمعت فی ھذہ الامۃ "

علامہ زرقانی شرح مواہب میں لکھتے ہیں۔

لم یجتمع لاحد غیر ھم من الا نبیاء والا مم۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۹۴

۶۳۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : وَالَّذِی نَفۡسِی بِیَدِہٖ لَو یَعۡلَمُ أحَدُ ھُمۡ اَنَّہٗ یَجِدُ عِرۡقًا سَمِیۡنًا اَوۡ مِرۡمَاتَیۡنِ حَسَنَتَیۡنِ تَشۡھَدُ الۡعِشَاءَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اسکی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر ان میں کسی کو یہ معلوم ہوتا کہ کوئی فربہ ہڈی جس پر گوشت کا خفیف حصہ لپٹا رہ گیا ہو یا بکری کے اچھے دو کھر

ملیں گے جنکے شگاف میں گوشت کا لگاؤ ہوتا ہے تو ضرور نماز عشا میں حاضر آتا۔

٦٣٨۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لَوْ اَنَّ رَجُلاً دَعَا النَّاسَ اِلیٰ عِرْقٍ اَوْ مِرْمَاتَيْنِ لَأجَابُوْهُ وَهُمْ يُدْعَوْنَ اِلیٰ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي جَمَاعَةٍ فَلاَ يَأْتُوْنَهَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص لوگوں کو پتلا گوشت لپٹی ہوئی ہڈی یا دو کھروں کی دعوت دے تو ضرور جائیں گے اور اس نماز کی جماعت کو بلائے جاتے ہیں تو نہیں آتے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کیا معاذ اللہ، یہ ثواب ورضائے الٰہی کو دو کوڑی کی ہڈی یا دو کھروں سے تشبیہ ہے ۔حاشا۔ بلکہ انکے حال کی تقبیح اور ان پر زجر و توبیخ وتنبیہ ہے کہ ایسی حقیر چیز کے لئے تو دوڑتے ہیں اور ایسی عظیم شئی کی پرواہ نہیں کرتے۔

فتاوی رضویہ، ۱۷۶/۶

(۸) نماز پنجگانہ کی فضیلت

٦٣٩۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی

٦٣٨۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٥٣٧/٢ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٤٣/٢
كنز العمال للمتقی، ٣٦٩٠، ٥٨٤/٧،٢ ☆ علل الحديث لابن ابی حاتم، ٥٢٩
المعجم الاوسط للطبرانی، ١٥٠/٣ ☆

٦٣٩۔ المؤطا لمالك، الصلوة، ٤٣ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٣١٥/٥
السنن لابی داؤد، الصلوة، ٦١/١ ☆ المستدرك للحاكم، الصلوة، ٢٠٠/١
السنن للنسائی، باب المحافظة، علی الصلوة ٥٤/١، شرح السنة للبغوی، ١٠٤/٤
الدر المنثور للسيوطی، ٢٩٤/١ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ٢٩٦/٢
السنن الكبری للبيهقی، ٣٦١/١ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٢٤٢/٢
التاريخ الكبير للبخاری، ٣٨٧/١ ☆ المغنی للعراقی، ١٤٦/١
نصب الراية للزيلعی، ١١٤/٢ ☆ تجريد التمهيد لابن عبد البر، ٧٥٢
مشكل الآثار للطحاوی، ٢٢٣/٤ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ٢٤٢/١
التمهيد لابن عبد البر، ٢٣٩/٤ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ٢٤٧/٢
الجامع الصغير للسيوطی، ٢٤١/١ ☆ الكامل لابن عدی، ٦٣/١

الله تعالیٰ علیه وسلم : خَمُسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ ، فَمَنُ جَآءَ بِهِنَّ فَلَمُ يَضَعُ مِنُهُنَّ شَيُأً اِسُتِخُفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهٗ عِنُدَاللّٰهِ عَهُدٌ اَنُ يُّدُخِلَ الْجَنَّةَ وَمَنُ لَمُ يَأتِ بِهِنَّ فَلَيُسَ لَهٗ عِنُدَاللّٰهِ تَعَالیٰ عَهُدٌ ، اِنُ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَ اِنُ شَآءَ أدُخَلَهُ الْجَنَّةَ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کی ہیں۔ جو انہیں بجالائے اور انکے حق کو ہلکا جانکر ان میں سے کچھ ضائع نہ کرے اللہ تعالیٰ کے پاس عہد ہو کہ اسے جنت میں داخل فرمائے۔ اور جو انہیں بجا نہ لائے اس کے لئے اللہ کے پاس عہد نہیں، چاہے اسے عذاب کرے چاہے اسے جنت میں داخل کرے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۸۷

(۹) اہمیت نماز

۶۴۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا يرون شيأ من الاعمال تركه كفراً غير الصلوة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نماز کے سوا کسی فعل کے ترک کو کفر نہ جانتے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا بہت صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین تارک صلوۃ کو کافر کہتے۔

۶۴۱۔ **عن** أمير المؤمنين مولى المسلمين على كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال: من لم يصل فهو كافر ۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: کہ جو نماز نہ پڑھے وہ کافر ہے۔

۶۴۲۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالى عنهما قال : من ترك الصلوة فقد

۶۴۰۔ المتدرك للحاكم، ۱/ ۷ ☆ مشكوه المصابيح للتبريزی، ۱/ ۵۹

۶۴۱۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱/ ۳۸۵ ☆

۶۴۲]۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱/ ۳۸۶ ☆

کفر۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔فرماتے ہیں جس نے نماز چھوڑی بیشک وہ کافر ہوگیا۔

٦٤٣۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال : من ترك الصلوة فلا دين له ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: جس نے نماز ترک کی وہ بے دین ہے۔

٦٤٤۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالى عنهما قال : من لم يصل فهو كافر ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ۔فرماتے ہیں : بے نمازی کافر ہے۔

٦٤٥۔ **عن** أبى الدرداء رضى الله تعالىٰ عنه قال : لا ايمان لمن لا صلوة له ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں: بے نماز کے لئے ایمان نہیں۔

امام اسحاق فرماتے ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بصحت ثابت ہوا کہ حضور نے تارک صلوۃ کو کافر فرمایا۔اور زمانہ اقدس سے علماء کی یہی رائے ہے کہ جو شخص قصداً بے عذر نماز ترک کرے یہاں تک کہ وقت نکل جائے وہ کافر ہے۔

اسی طرح امام ابوایوب سختیانی سے مروی ہوا کہ ترک نماز بے خلاف کفر ہے۔

ابن حزم کہتا ہے۔

امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم ،حضرت عبدالرحمٰن بن عوف احد العشر ہ،حضرت معاذ بن جبل امام العلماء ،حضرت ابوہریرہ حافظ الصحابہ وغیرہم اصحاب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ

٦٤٣۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٣٨٥/١
٦٤٤۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٣٨٥/١
٦٤٥۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٣٨٦/١

علیہ وعلیہم وسلم اجمعین سے وارد ہوا۔ کہ جو شخص ایک نماز فرض قصداً چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا وقت نکل جائے وہ کافر و مرتد ہے۔

اور یہ ہی مذہب ہے حکم بن عتیبہ، ابوداؤد طیاسی، ابوبکر ابن ابی شیبہ زہیر بن حرب، اور ائمہ اربعہ سے سیف السنّت امام احمد بن حنبل، اور ہمارے ائمہ حنفیہ سے امام عبداللہ بن مبارک تلمیذ حضرت امام اعظم، اور ہمارے امام کے استاذ الاستاذ امام ابراہیم نخعی وغیرہم ائمہ دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا۔ اسی کو جمہور ائمہ حنبلیہ نے مختار و مرجح رکھا، اور بیشک بہت ظواہر نصوص شرعیہ آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیہ اس مذہب کی مؤید۔ جیسا کہ ان میں سے کچھ کو تفصیل سے بیان کیا خاتم المحققین سیدنا والد ماجد نے اپنی عمدہ کتاب 'الکلام الا وضح فی تفسیر الم نشرح' میں اور 'سرور القلوب فی ذکر المحبوب' اور 'جواہر البیان فی اسرار الارکان' میں۔ اعلی اللہ تعالی درجاتہ فی غرفات الجنان، آمین۔

بالجملہ اس قول کو مذاہب اہل سنت سے کسی طرح خارج نہیں کہہ سکتے بلکہ وہ ایک جم غفیر قدمائے اہل سنت صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا مذہب ہے۔ اور بلاشبہ اس وقت وحالت کے لحاظ سے ایک بڑا قوی مذہب تھا۔ صدر اول کے بعد جب اسلام میں ضعف آیا اور بعض عوام کے قلب میں سستی وکسل نے جگہ پائی، نماز میں کامل چستی ومستعدی کہ صدر اول میں مطلقاً ہر مسلمان کا شعار دائم تھی اب بعض لوگوں سے چھوٹ چلی، وہ امارت مطلقہ وعلامت فارقہ ہونے کی حالت نہ رہی۔ لہذا جمہور ائمہ نے اسی اصل اجماعی مؤید بدلائل قاہرہ، آیات متکاثرہ واحایث متواترہ پر عمل واجب جانا کہ مرتکب کبیرہ کافر نہیں۔

یہ ہی مذہب ہمارے ائمہ حنفیہ ائمہ شافعیہ ائمہ مالکیہ اور ایک جماعت ائمہ حنبلیہ وغیرہم جماہیر علمائے دین وائمہ معتمدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ہے۔ کہ اگرچہ تارک نماز کو سخت فاجر جانتے ہیں مگر دائرہ اسلام سے خارج نہیں کہتے، یہ ہی ایک روایت حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہے۔ اسکی رو سے یہ مذہب مہذب حضرات ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مجمع علیہ ہے۔

اور اس طرف بحمد اللہ نصوص شرعیہ سے وہ دلائل ہیں جن میں اصلاً تاویل کی گنجائش

نہیں، بخلاف دلائل مذہب اول کہ اپنے نظائر کثیرہ کی طرح استحلال واستخفاف وجحو دوکفران وفعل مثل کفارہ وغیرہا تاویلات کو اچھی طرح جگہ دے رہے ہیں۔یعنی فرضیت نماز کا انکار کرے یا اسے ہلکا اور بے قدر جانے، یا اس کا ترک حلال سمجھے تو کافر ہے، یا یہ کہ ترک نماز سخت کفران نعمت وناشکری ہے۔یا یہ کہ اس نے کافروں کا سا کام کیا۔

بالجملہ وہ فاسق ہے اور سخت فاسق مگر کافر نہیں۔وہ شرعاً سخت سزاؤں کا مستحق ہے۔ ائمہ ثلثہ مالک وشافعی واحمد رضی اللہ تعالی عنہم فرماتے ہیں۔اسے قتل کیا جائے۔ہمارے ائمہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نزدیک فاسق وفاجر مرتکب کبیرہ ہے اسے دائم الحبس کریں یہاں تک کہ توبہ کرے یا قید میں مرجائے۔امام محبوبی وغیرہ مشائخ حنفیہ فرماتے ہیں اتنا ماریں کہ خون بہادیں پھر قید کریں۔یہ تعزیرات یہاں جاری نہیں۔لہذا اسکے ساتھ کھانا پینا میل جول سلام کلام وغیرہ معاملات ہی ترک کریں کہ یونہی زجر ہو۔اسی طرح بنظر زجر ترک عیادت میں مضائقہ نہیں۔　　فتاوی رضویہ ۱۰۲/۵، ۱۰۷۔

فتاوی رضویہ/ ۲۲۵، ۲۲۹

(۱۰) پانچوں نمازوں کی ادائیگی پر اجر عظیم

۶۴۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خَمُسٌ مَّنُ جآءَ بِهِنَّ مَعَ اِيُمَانٍ دَخَلَ الُجَنَّةَ ، مَنُ حَافَظَ عَلیَ الصَّلَوَاتِ الُخَمُسِ عَلیٰ وُضُوئِهِنَّ وَرُكُوعِهِنَّ وَسُجُودِهِنَّ وَمَوَاقِيُتِهِنَّ، وَصَامَ رَمَضَانَ، وَحَجَّ الُبَيُتَ اِنِ اسُتَطَاعَ اِلَيُهِ سَبِيُلاً، وَ أَعُطَی الزَّكٰوةَ طِيُبَةً بِهَا نَفُسُهٗ وَ أَدَّی الُأ مَانَةَ ، قال :یا ابا الدرداء ! ما اداء الا مانة؟ قال : الغسل من الجنابة ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں ہیں کہ جو انہیں ایمان کے ساتھ لائیگا جنت میں

۶۴۶۔ السنن لابی داؤد ، الصلوة ، ۶۱/۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۴۷/۱
المعجم الصغير للطبرانی، ۲۵/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطی ۲۹۶/۱
الترغيب و الترهيب للمنذری ، ۲۴۱/۱ ☆ التفسيرلابن كثير ، ۴۷۹/۱
حلية الاولياء لابی نعيم ، ۲۳۴/۲ ☆ تاريخ اصفهان ، ۱۸۹/۲

جائیگا۔ جو پنجگانہ نمازوں کی، انکے وضو، انکے رکوع انکے سجود انکے اوقات پر محافظت کرے اور روزہ وحج وزکوۃ وغسل جنابت بجالائے۔

٦٤٧۔ **عن** عبادة بن صامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالیٰ، مَنْ أَحْسَنَ وُضُوئَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَ أَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَی اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَغْفِرَ لَهٗ وَ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَی اللّٰهِ عَهْدٌ، اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهٗ وَ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں، جو انکا وضو اچھی طرح کرے اور انہیں انکے وقت پر پڑھے اور انکا رکوع وخشوع پورا کرے اسکے لئے عزوجل پر عہد ہے کہ اسے بخشدے، اور جو ایسا نہ کرے تو اسکے لئے اللہ تعالی پر کچھ عہد نہیں۔ چاہے بخشے چاہے عذاب کرے۔

٦٤٨۔ **عن** قتادة بن الربیعی الانصاری رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ يَقُوْلُ: اِنِّی فَرَضْتُ عَلیٰ اُمَّتِكَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَعَهِدْتُ عِنْدِی عَهْدًا اَنَّهٗ مَنْ جَآءَ يُحَافِظُ عَلَيْهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ أَدْخَلْتُهٗ الْجَنَّةَ وَ مَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ فَلَا عَهْدَ لَهٗ عِنْدِی۔

حضرت قتادہ بن ربیعی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کیں اور اپنے پاس عہد مقرر کرلیا کہ جو انکے وقتوں پر انکی محافظت کرتا رہیگا اسے جنت میں داخل کرونگا۔ اور جو محافظت نہ کریگا اسکے لئے میرے پاس کچھ عہد نہیں۔

٦٤٧۔ السنن لابی داؤد، الصلوة، ١/ ٦١ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ٣٦٤
المسند لاحمد بن حنبل ٥/ ٣١٧ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٢/ ٢١٥
مشکوة المصابیح للتبریزی، ١/ ٥٨ ☆ شرح السنة للبغوی، ، ٤/ ١٠٥
الترغیب و الترهیب للمنذری، ١/ ٢٤٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٨٨٦٠، ٧/ ٢٥٨
موارد الظمئان للهیثمی، ٢٥٢ ☆

٦٤٨۔ السنن لابی داؤد، الصلوة، ١/ ٦١ ☆ الکامل لابن عدی، ٤/ ١٤٢٢

۶۴۹۔ **عن** کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ یَقُوۡلُ : مَنۡ صَلّی الصَّلٰوۃَ لِوَقۡتِهَا فَأَقَامَ حَدَّهَا کَانَ لَهٗ عَلَیَّ عَهۡدٌ أُدۡخِلَهُ الۡجَنَّةَ ،وَمَنۡ لَمۡ یُصَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقۡتِهَاوَلَمۡ یُقِمۡ حَدَّهَا لَمۡ یَکُنۡ لَهٗ عِنۡدِی عَهۡدٌ، اِنۡ شِئۡتُ أَدۡخَلۡتُهُ النَّارَ وَاِنۡ شِئۡتَ أَدۡخَلۡتُهُ الۡجَنَّةَ ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے، جونماز اسکے وقت میں ٹھیک ٹھیک ادا کرے اسکے لئے مجھ پر عہد ہے کہ اسے جنت میں داخل فرماؤں اور جو وقت میں نہ پڑھے اور ٹھیک ادا نہ کرے اسکے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں ۔ چاہوں اسے دوزخ میں لے جاؤں اور چاہوں تو جنت میں ۔

۶۵۰۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : هَلۡ تَدۡرُوۡنَ مَایَقُوۡلُ رَبُّکُمۡ عَزَّوَجَلَّ ؟ قالوا: اللہ ورسوله اعلم ، قالها ثلاثا ، قال :یَقُوۡلُ رَبُّکُمۡ عَزَّوَجَلَّ: وَعِزَّتِی وَجَلَالِی ،لَا یُصَلِّیۡهَا عَبۡدٌ لِوَقۡتِهَا اِلَّا أَدۡخَلۡتُهُ الۡجَنَّةَ ، وَمَنۡ صَلَّاهَا لِغَیۡرِ وَقۡتِهَا اِنۡ شِئۡتُ رَحِمۡتُهٗ، وَاِنۡ شِئۡتُ عَذَّبۡتُهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے،عرض کی: خدا ورسول خوب دانا ہیں ،یہ جملہ تین مرتبہ ارشادفرمایا۔ پھر ارشادفرمایا: تمہارا رب جل وعلا فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ، جوشخص نماز وقت پر پڑھیگا اس کو جنت میں داخل فرماؤں گا اور جو اسکے غیر وقت پر پڑھے گا چاہوں اس پر رحم کروں چاہوں اس پر عذاب ۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۳۷۷،۳۷۸

(۱۱) پانچوں نمازوں کی حفاظت

۶۵۱۔ **عن** فضالة الزهرانی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : علمنی رسول اللہ صلی

۶۴۹۔ السنن للدارمی ، الصلوۃ ، ۲۲۳

۶۵۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/ ۲۲۸

۶۵۱۔ السنن لابی داؤد ، ۱/ ۶۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فکان فیما علمنی ، و حافظ علی الصلوات الخمس ۔

حضرت فضالہ زہرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مسائل دین تعلیم فرمائے ،ان میں یہ بھی تعلیم فرمایا کہ نماز پنجگانہ کی محافظت کر۔

(۱۲) نماز کی فضیلت

۶۵۲۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ صَبَاحٍ وَلَا رِوَاحٍ اِلَّا وَبُقَاعُ الْأُرْضِ یُنَادِی بَعْضُهَا بَعْضًا یَا جَارَةُ: هَلْ مَرَّبِكَ الْیَوْمَ عَبْدٌ صَالِحٌ صَلَّی عَلَیْكَ اَوْ ذَکَرَ اللّٰهَ ، فَاِنْ قَالَتْ : نَعَمْ ، رَأَتْ لَهَا بِذٰلِكَ فَضْلًا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی صبح اورشام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے! آج تیری طرف کوئی بندہ ہوکر نکلا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا؟ اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے ہاں، تو پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔　　السوء والعقاب، ۳۴

۶۵۳۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَیْسَ شَیْءٌ أَشَدَّ عَلَی الْمَلَكِ مِنْ رِیْحِ الثَّمَرِ مَا قَامَ عَبْدٌ اِلٰی صَلٰوةٍ قَطُّ اِلَّا یَلْتَقِمُ فَاهُ مَلِكٌ وَلَا یَخْرُجُ مِنْ فِیْهِ آیَةٌ اِلَّا یَدْ خُلُ فِی فِی الْمَلَكِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتہ پر کوئی چیز کھانے کی بو سے زیادہ سخت نہیں ۔جب کبھی مسلمان نماز کو کھڑا ہوتا ہے فرشتہ اسکا منہ اپنے منہ میں لے لیتا ہے اور جو آیت اسکے منہ سے نکلتی ہے فرشتہ کے منہ میں داخل ہوتی ہے۔　　احکام شریعت، ۱۳۹

۶۵۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۹۲۹، ۲۹۰/۷
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۱۷۴/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۴۹۲/۲
۶۵۳۔ شعب الایمان ، للبیهقی، ☆

(۱۳) باجماعت نماز کی فضیلت واہمیت

٦٥٤۔ **عن** أمیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَلَّی الْعِشَاءَ فِی جَمَاعَةٍ فَکَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ لَیْلَةٍ وَ صَلَّی الصُّبْحَ فِی جَمَاعَةٍ فَکَأَنَّمَا صَلَّی اللَّیْلَ کُلَّهٗ ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی گویا اس نے نصف رات عبادت میں گزاری۔اورجس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی اس نے گویا پوری رات عبادت کی۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۲٦

٦٥٥۔ **عن** أبی بکر بن أبی حثمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : اِن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه فقد سلیمان بن أبی حثمة فی صلاة الصبح و ان عمر بن الخطاب غدا الی السوق ومسکن سلیمان بین السوق والمسجد النبوی فمر علی الشفاء اُم سلیمان فقال لها : لم أر سلیمان فی الصبح فقالت: أنه بات یصلی فغلبته عیناه فقال عمر لأ ن أشهد صلوة الصبح فی الجماعة أحب الی من أن أقوم لیلة ۔

حضرت ابوبکر بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمرابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز فجر میں نہ پایا۔ حضرت فاروق اعظم صبح کے وقت بازار تشریف لے گئے اورحضرت سلیمان کا مکان بازارومسجد نبوی کے درمیان تھا۔راستہ میں حضرت سلیمان کی والدہ ملیں تو آپ نے فرمایا: میں نے سلیمان کوصبح کی نماز میں نہیں دیکھا۔انہوں نے کہا: وہ رات گئے تک نماز پڑھتے رہے تو آنکھ لگ گئی۔حضرت عمرنے فرمایا: صبح کی نماز باجماعت مجھے پوری رات کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔۱۲م

٦٥٤۔ الصحیح لمسلم ، الصلوة، ١/٢٣٢ ☆ نصب الرایةللزیلعی، ٢/٢٤
الترغیب و الترهیب للمنذری، ١/٢٦٧ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ١/٤٦٤
الصحیح لابی عوانة، ٢/٤ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ١/٥٨
٦٥٥۔ المؤطا لمحمد ، فضل الفجر ، ١٤٥ ☆ المؤطا لمالك ، ٤٦

٦٥٦۔ **عن** سليمان بن ابی حثمة عن امه الشفاء رضی الله تعالیٰ عنهما قالت : دخل علی عمر رضی الله تعالیٰ عنه وعندی رجلان نائمان تعنی زوجها اباحثمه و ابنها سليمان فقال : اما صليا الصبح ، قلت : لم تزالا يصليان حتی اصبحا فصليا الصبح و ناما فقال : لا ن اشهد الصبح فی جماعة احب الی من قيام ليلة ۔

حضرت سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے وہ اپنی والدہ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں ۔فرماتی ہیں: میرے پاس امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے جبکہ میرے یہاں دومرد یعنی میرے شوہر ابوحثمہ اور بیٹے سلیمان سورہے تھے۔فرمایا: کیا انہوں نے نماز فجر نہیں پڑھی؟ میں نے عرض کی: یہ پوری رات صبح تک نماز پڑھتے رہے اور فجر پڑھ کر سوگئے۔فرمایا: مجھے صبح کی نماز باجماعت پوری رات کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔ فتاوی رضویہ،۴/۳۳۹

٦٥٧۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَيۡسَ صَلٰوةٌ أَثۡقَلَ عَلَی الۡمُنَافِقِيۡنَ مِنَ الۡفَجۡرِ وَ الۡعِشَاءِ وَلَوۡ يَعۡلَمُوۡنَ مَا فِيۡهِمَا لَأَ تَوۡهُمَا وَلَوۡ حَبۡوًا ، لَقَدۡ هَمَمۡتُ أَنۡ آمُرَ الۡمُؤَذِّنَ فَيُقِيۡمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ آخُذَ شُعُلاً مِنۡ نَارٍ فَأُحۡرِقَ عَلٰی مَنۡ لَا يَخۡرُجُ اِلَی الصَّلٰوةِ بَعۡدُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: منافقین پر فجر وعشاء کی نماز سے زیادہ بھاری اوردشوار کوئی نماز نہیں۔ اگران دونوں نمازوں کا ثواب جانتے تو سرین کے بل گھسٹتے ہوئے بھی حاضر ہوتے ،۔میں چاہتا ہوں کہ مؤذن کواقامت کاحکم دوں پھر کسی کوامام بناکرآگ کاایک شعلہ لیکر جاؤں اورجو نماز کے لئے حاضر نہ ہوئے انکوجلادوں۔

﴿۷﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح نص صریح ہے کہ وقت اقامت تک مسجد میں حاضر نہ ہونا وہ جرم قبیح ہے

٦٥٦۔ المصنف لعبد الرزاق، ١/٥٢٦ ☆

٦٥٧۔ الجامع الصحيح للبخاری، الصلوة، ١/٩٠ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٢/١٤١
شرح معانی الآثار للطحاوی، ١/١٦٩ ☆

جس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جلا دینے کا قصد فرمایا۔

علماء فرماتے ہیں ۔ یہ ارشاد کہ تکبیر کہلوا کر نماز شروع کراؤں اسکے بعد تشریف لیجاؤں اسی بنا پر تھا کہ انکی عدم حاضری ثابت اور الزام تخلف قائم ہو لے۔اس کا منشا وہی تحقیق ہے جو ہم نے ذکر کی کہ ایجاب اجابت تا وقت اقامت موسع ہے۔

یہاں سے ظاہر ہو گیا کہ بعض احادیث میں بظاہر جو کلام قنیہ ومجتبی (جو اذان سنکر تکبیر کے انتظار میں بیٹھا رہے بدکار و مردود الشہادۃ ہے) کی جو تائید نکلتی تھی وہ ممنوع وساقط ہے۔ معہذا شک نہیں کہ حضور مسجد بنفسہ عبادت مقصودہ نہیں بلکہ غرض شہود جماعت ہے۔اور قبل از اقامت فوت جماعت غیر معقول۔ تو اقامت تک وجوب موسع ماننے سے چارہ نہیں ،مگر بات یہ ہے کہ اقامت تک تاخیر یا تو امام معین کو میسر جسکے بن آئے جماعت قائم ہی نہ ہو گی۔ یا اسے جس کا مکان مسجد سے ایسا ملاصق کہ تکبیر کی آواز اس سے مخفی نہ رہے گی۔اسکے سوا اور نمازیوں کو انتظار اقامت کرنے کے کوئی معنی نہیں۔کہ جب نہ تکبیر ان پر موقوف نہ انہیں اسکی آواز آئیگی تو کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں۔ایسوں کو اسی وقت تاخیر روا جب تک تفویت کا خوف نہ ہو،حدیث ایسے ہی لوگوں پر محمول۔اور ممکن کہ کلام قنیہ ومجتبی بھی اسی معنی پر حمل کریں۔فیحصل التوفیق وبا للہ التوفیق ۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۳۳۷

(۱۴) نماز میں خشوع وخضوع

۶۵۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَلَّی الصَّلَوَاتِ لِوَقْتِهَا وَ أَسْبَغَ لَهَا وُضُوْ ءَ هَا وَأَتَمَّ لَهَا قِيَامَهَا وَ خُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا وَ سُجُوْدَهَا خَرَجَتْ وَهِيَ بَيْضَاءُ مُسْفِرَةٌ تَقُوْلُ: حَفِظَكَ اللّٰهُ كَمَا حَفِظْتَنِي، وَمَنْ صَلَّاهَا لِغَيْرِوَ قْتِهَا وَلَمْ يُسْبِغْ لَهَا وُضُوْئَهَا وَلَمْ يُتِمَّ خُشُوْعَهَا وَلاَ رُكُوْعَهَا وَلاَ سُجُوْدَهَا خَرَجَتْ سَوْدَاءُ مُّظْلِمَةٌ تَقُوْلُ: ضَيَّعَكَ اللّٰهُ كَمَاضَيَّعْتَنِي حَتّٰی إِذَا كَانَتْ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ لُفَّتْ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلَقُ ثُمَّ ضُرِبَ بِهَا وَجْهَهٗ۔

۶۵۸۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۲۶۳/۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پانچوں نمازیں اپنے اپنے وقتوں پر پڑھے انکا وضو وقیام وخشوع و رکوع وسجود پورا کرے وہ نماز سفید روشن ہوکر یہ کہتی نکلے کہ اللہ تیری نگہبانی فرمائے جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔ اور جو غیر وقت پر پڑھے اور وضو وخشوع ورکوع وسجود پورا نہ کرے وہ نماز سیاہ تاریک ہوکر یہ کہتی نکلے کہ اللہ تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔ یہاں تک کہ جب اس مقام پر پہونچے جہاں تک اللہ عزوجل چاہے تو پرانے چیتھڑے کی طرح لپیٹ کر اسکے منہ پر ماری جائے۔ العیاذ باللہ رب العالمین۔

فتاوی رضویہ۔۲/۳۸۹

(۱۵) اسلام میں چار فرض ہیں

۶۵۹۔ **عن** عمارة بن حزم رضی الله تعالیٰ عنه قال ؛ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالیٰ فِی الْاِسْلَامِ، فَمَنْ جَآءَ بِثَلٰثٍ لَمْ يُغْنِيْنَ عَنْهُ شَيْئاً حَتّٰى يَأْتِیَ بِهِنَّ جَمِيْعًا ، اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَ حَجُّ الْبَيْتِ۔

حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں اللہ تعالٰی نے اسلام میں فرض کی ہیں۔ جو ان میں سے تین ادا کرے گا وہ اسے کچھ کام نہ دینگی جب تک پوری چاروں نہ بجا لائے۔ نماز، زکوۃ، روزہ، حج۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳۸

(۱۶) قبل معراج نمازوں کی کیفیت

۶۶۰۔ **عن** عزيزة بنت أبی تجراة قالت : كانت قريش لا تنكر صلوة الضحى و كان المسلمون قبل أن تفرض الصلوات الخمس يصلون الضحى والعصر و كان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اذا صلوا آخر النهار تفرقوا فی الشعاب

۶۵۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۱/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٤٧/١
الدرا لمنثور للسيوطی، ۲۰۱/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٤٧/١
الدر المنثور للسيوطی ۲۹۸/۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۳، ۳۰/۱
الترغيب و الترهيب للمنذری ۳۸٤/۱ ☆

۶۶۰۔ الاصابة فی تميز الصحابة للعسقلانی، ۱۱٤۸۰، ۲٤۰/۸

فصلوھا فرادی ۔

حضرت عزیزہ بنت تجراۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ قریش نماز چاشت کو ناپسند نہیں رکھتے تھے۔ اور مسلمان پانچوں نمازوں کے فرض ہونے سے قبل چاشت اور عصر کی نماز پڑھتے تھے ۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور صحابۂ کرام جب آخر روز یعنی عصر کی نماز پڑھتے تو گھاٹیوں میں متفرق ہوکر تنہا تنہا پڑھتے ۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس قدر یقیناً معلوم ہے کہ معراج مبارک سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین ،نمازیں پڑھتے ۔ نماز شب کی فرضیت تو خود سورۂ مزمل شریف سے ثابت اور اسکے سوا اور اوقات میں بھی نماز پڑھنا وارد، عام ازیں کہ فرض ہو یا نفل۔

احادیث اس باب میں بکثرت ہیں اور انکی جمع و تلفیق کی حاجت نہیں ۔ بلکہ نماز شروع روز شریعت سے مقرر ومشروع ہے۔حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر اول بار جس وقت وحی نازل ہوئی اور نبوت کریمہ ظاہر ہوئی اسی وقت حضور نے بہ تعلیم جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم نماز پڑھی۔ اور اسی دن بہ تعلیم اقدس حضرت ام المؤمنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالٰی عنہا نے پڑھی۔ دوسرے دن امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الاسنی نے حضور کے ساتھ پڑھی کہ ابھی سورۂ مزمل نازل بھی نہ ہوئی تھی۔ تو ایمان کے بعد پہلی شریعت نماز ہے۔

بالجملہ یہ سوال ضرور متوجہ ہوتا ہے کہ معراج سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نماز کس طرح پڑھتے تھے۔

اقول: ملاحظہ آیات واحادیث سے ظاہر کہ وہ نماز اسی انداز کی تھی اس میں طہارت ثوب بھی تھی۔ تکبیر تحریمہ بھی تھی۔ قرآت بھی تھی۔ رکوع بھی تھا اور سجود بھی۔ جماعت بھی تھی اور جہر بھی۔ فتاوی رضویہ،۸۲/۵،۹۰

(۱۷) اتفاقیہ نیند عذر شرعی ہے

٦٦١ـ **عن** أبی قتادة الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَمَا اِنَّهٗ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ ، اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ فِی الْیُقْظَةِ أَنْ تُؤَخِّرَ صَلٰوةً حَتّٰی یَدْخُلَ وَقْتُ صَلٰوةٍ اُخْریٰ ـ

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونے میں کچھ تقصیر نہیں۔ تقصیر تو جاگتے میں ہے کہ تو ایک نماز کو اتنا پیچھے ہٹائے کہ دوسری کا وقت آجائے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث خود حالت سفر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی جب شب تعریس میں نماز فجر فوت ہوئی، تو یہ حدیث نص صریح ہے کہ ایک نماز کی یہاں تک تاخیر کرنی کہ دوسری کا وقت آجائے تقصیر وگناہ ہے۔

فتاوی رضویہ، ۴۵۰/۳

٦٦١ـ الصحیح لمسلم ، المساجد ، ٢٣٩/١ ☆ الجامع للترمذی، المواقیت ، ٢٥/١
السنن لابی داؤد، الصلوة، ٦٤/١ ☆ السنن للنسائی، با فیمن نام عن صلوة ٧١/١
شرح معانی االآثار للطحاوی، ١٦٥/١ ☆ السنن لابن ماجه، الصلوة، ٥١/١
السنن الکبر ی للبیهقی، ٣٧٦/١ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ٩٨٩
التمهید لابن عبد البر ، ٧٥/٨ ☆ مشکوٰة المصابیح للتبریزی، ٦١/١
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ١٧٧/١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٠١٣٩، ٥٣٦/٧
التفسیر للقرطبی، ٢٩/١٠ ☆ السنن للدار قطنی، ٣٨٦/١

۵۔شرائط وارکان نماز

(۱)جہت قبلہ

٦٦٢۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔۱۲م

٦٦٣۔**عن** أمير المؤمنين عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنه قال: ما بين المشرق والمغرب قبلة ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔۱۲م

(۲)قرأت نماز

٦٦٤۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان يقرأ فی صلوة الظهر فی الركعتين الاوليين قدر ثلثين آية و فی الا خرين قدر خمسة عشرة آية او قال نصف ذلك۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیتوں کی مقدار قرأت فرماتے اور آخری

٦٦٢۔ الجامع للترمذی، الصلوة ، ٤٦/١ ☆ السنن لابن ماجه ، الاقامة، ٧٢/١
المستدرك للحاكم ٢٠٥/١ ☆ الكامل لابن عدی ، ١٨٣٤
السنن للدار قطنی، ٢٧٠/١ ☆ المسند للعقيلی، ٣٠٩/٤
التفسير للبغوی، ١٢٢/١ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ٣٦٢/٢
نصب الراية للزيلعی، ٣٠٣/١ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٤٤٥/٦
تلخيص الحبير لابن حجر، ٢١٣/١ ☆ شرح السنة للبغوی، ٣٧٢/٦
كنز العمال للمتقی، ١٩١٦٣، ٣٣٨/٧ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ٣٢٤/١
الدر المنثور للسيوطی ١٠٩/١ ☆ التفسر لابن كثير ، ٢٢٩/١
٦٦٣۔ المؤطا لمالك ، القبلة، ٦٨ ☆
٦٦٤۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ١٨٦/١ ☆

دورکعتوں میں پندرہ آیتوں کی مقدار۔یافرمایا:تیس کی نصف آیات۔

٦٦٥۔ **عن** أبی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یقرأ فی الظهر فی الا ولیین بام القرآن وسورتین و فی الرکعتین الا خرین بام الکتاب ۔

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دورکعتوں میں سورۂ فاتحہ اورکوئی سورۃ پڑھتے اورآخری دورکعتوں میں فقط سورۂ فاتحہ پڑھتے۔ فتاوی رضویہ ۳/ ٦۳۸

(۳) قرأت خلف الامام کی ممانعت

٦٦٦۔ **عن** جابر بن عبدالله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَلّٰی رَکْعَةً لَمْ یَقْرَءْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے ایک رکعت نماز پڑھی اوراس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی توگویااس نے نمازہی نہ پڑھی مگرامام کے پیچھے ہوتوسورۂ فاتحہ نہیں۔

٦٦٧۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَأَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَأَةٌ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص امام کے پیچھے نمازپڑھے تو امام کا پڑھنااسکاپڑھناہے۔

﴿۱﴾ امام احمدرضامحدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔رجال اسکے سب رجال صحاح ستہ ہیں۔حاصل حدیث کایہ ہے کہ

٦٦٥۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الاذان ، ١/ ١٠٥
الصحیح لمسلم ، الصلوة، ١/ ١٨٥

٦٦٦۔ الجامع للترمذی، ١/ ٤٢

٦٦٧۔ المؤطا لمحمد ، /٩٨ ☆ مسند لامام الاعظم ، ٦١

مقتدی کو پڑھنے کی کچھ حاجت نہیں امام کا پڑھنا اسکے لئے کفایت کرتا ہے۔

٦٦٨۔ **عن** جابر بن عبدالله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما قال : صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالناس فقرأ رجل خلفه فلما قضی الصلوة قال : أَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِي ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، قال رجل : انا یا رسول الله ! صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَأَةَ الْإِمَامِ لَهٗ قِرَأَةٌ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ایک شخص نے حضور کے پیچھے قرأت کی۔سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہوکر ارشادفرمایا: کس نے میرے پیچھے پڑھا تھا؟ لوگ حضور کے خوف کے سبب خاموش رہے۔یہاں تک کہ تین بار بتکرار یہ ہی استفسار فرمایا۔ آخر ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، میں نے،ارشادفرمایا: جو امام کے پیچھے ہو اسکے لئے امام کا پڑھنا کافی ہے۔

٦٦٩۔ **عن** اِبراهيم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه ان عبدالله ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه لم يقرأ خلف الامام لا فی الركعتين الاولیين ولا فی غيرهما ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام کے پیچھے قرأت نہ کی۔نہ پہلی دو رکعتوں میں نہ انکے غیر میں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عبداللہ بن مسعود اور کون عبداللہ بن مسعود؟ جو افاضل صحابہ و مومنین سابقین سے ہیں۔حضر وسفر میں ہمراہ رکاب سعادت انتساب حضور رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رہتے اور بارگاہ نبوت میں بے اذن لئے جانا انکے لئے جائز تھا۔بعض صحابہ فرماتے ہیں ہم نے راہ وروش سرور انبیاء علیہ التحیۃ والثناء سے جو چال ڈھال ابن مسعود کی ملتی جلتی دیکھی اور پائی کسی کی نہ پائی۔

٦٦٨۔ مسند لامام الاعظم، ٦١

٦٦٩۔ المؤطا لمالك، الصلوة ١٠٠

حدیث میں ہے۔خود حضور اکرم الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

میں نے اپنی امت کے لئے وہ پسند کیا جو عبداللہ بن مسعود اسکے لئے پسند کرے۔اور اپنی امت کے لئے ناپسند کیا جو اسکے لئے عبداللہ بن مسعود ناپسند کرے۔گویا انکی رائے خود حضور والا کی رائے اقدس ہے۔اور معلوم ہوا کہ جناب ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مقتدی ہوتے تو فاتحہ وغیرہ کچھ نہیں پڑھتے اور انکے سب شاگردوں کا یہی وتیرہ تھا۔

فتاوی رضویہ جدید۶/۲۴۳

۶۷۰۔ **عن** أبی وائل رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه عن القرأة خلف الامام قال : انصت فان فی الصلوة لشغلا سیکفیك ذلك الامام۔

حضرت ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دربارۂ قرأت مقتدی سوال ہوا۔فرمایا: خاموش رہ کہ نماز میں مشغول ہے۔''یعنی بیکار باتوں سے خاموش رہنا''عنقریب تجھے امام اس کام کی کفایت کردے گا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی نماز میں تجھے لاطائل باتیں روا نہیں۔اور جب امام کی قرأت بعینہ مقتدی کی قرات ٹھہرتی ہے تو پھر مقتدی کا خود قرأت کرنا محض لغو ناشائستہ ہے۔

فقیر کہتا ہے۔یہ حدیث اعلی درجہ صحاح میں ہے۔اسکے سب رواۃ ائمہ کبار و رجال صحاح ستہ ہیں۔

۶۷۱۔ **عن** علقمة بن قیس رضی الله رتعالیٰ عنه ان عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه کان لا یقرأ خلف الامام فیما یجهر وفیما یخافت فی الا ولیین ولا فی الاخر یین و اذا صلی وحده قرأفی الا ولیین بفا تحة الکتاب وسورة ولم یقرأ فی الا خر یین شیئا۔

۶۷۰۔ المؤطا لمحمد ، الصلوة، ۱۰۰ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۲۹

۶۷۱۔ الموطا لمحمد ، الصلوة، ۱۰۰ ☆

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مقتدی ہوتے تو کسی نماز جہریہ ہو یا سریہ میں کچھ نہ پڑھتے۔ نہ پہلی رکعتوں میں نہ پچھلی رکعتوں میں۔ ہاں جب تنہا ہوتے تو صرف پہلیوں میں الحمد وسورۃ پڑھتے

٦٧٢۔ **عن** اِبراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه انه قال : لم يقرأ علقمة رضى الله تعالىٰ عنه خلف الامام حرفا لا فيما يجهر فيه القرأة ولا فيما لا يجهر فيه ولا قرأ فى الاخريين بام الكتاب ولا غيرها خلف الامام و اصحاب عبدالله جميعا ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کبار تابعین واعاظم مجتہدین اورافقہ تلامذہ سیدنا ابن مسعود ہیں) امام کے پیچھے ایک حرف نہ پڑھتے۔ چاہے جہر کی قرأت ہو چاہے آہستہ کی۔ اور نہ پچھلی رکعتوں میں فاتحہ پڑھتے اور نہ کچھ اور جب امام کے پیچھے ہوتے۔ اور نہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب میں سے کسی نے روایت کی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

فتاوی رضویہ جدید ۶/۲۴۴

٦٧٣۔ **عن** اِبراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه عن علقمة بن قيس رضى الله تعالىٰ عنه قال:۔ لأ ن أعض على جمرة أحب الى من أن أقرأ خلف الإمام ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشادفرمایا: البتہ آگ کی چنگاری منہ میں لینا مجھے اس سے زیادہ پیاری ہے کہ میں امام کے پیچھے قرأت کروں۔

٦٧٤۔ **عن** اِبراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان اول من قرأ خلف الامام رجل اتهم ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: پہلے جس شخص

٦٧٢۔ کتاب الآثار لمحمد، ١٦

٦٧٣۔ المؤطا لمحمد، ١٠٠

٦٧٤۔ المؤطا لمحمد، ١٠٠

نے امام کے پیچھے پڑھا وہ ایک مرد متہم تھا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاصل یہ کہ امام کے پیچھے قرأت ایک بدعت ہے جو ایک بے اعتبار آدمی نے ایجاد کی۔ فقیر کہتا ہے رجال اس حدیث کے رجال صحیح مسلم ہیں۔　　فتاوی رضویہ جدید ۶/۲۴۴

۶۷۵۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما کان اذا سئل ، ھل یقرأ احد خلف الامام قال: اذا صلی احد کم خلف الامام فحسبہ قرأ ۃ الامام واذا صلی وحدہ فلیقرأ ،قال : وکان عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما لا یقرأ خلف الامام ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب دربارۂ قرأت مقتدی سوال ہوتا تو فرماتے: جب تم میں کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے قرأت امام کافی ہے۔ اور جب اکیلا پڑھے تو قرأت کرے۔ نافع فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خود امام کے پیچھے قرأت نہ کرتے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر کہتا ہے۔ یہ حدیث غایت درجہ کی صحیح الاسناد ہے حتی کہ مالک عن نافع ابن عمر، کو بہت محدثین نے صحیح ترین اسانید کہا۔　　فتاوی رضویہ، ۶/ ۲۴۵

۶۷۶۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : من صلی خلف الامام کفتہ قرأتہ ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے ارشادفرمایا: مقتدی کوامام کا پڑھنا کافی ہے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سند بھی مثل سابق ہے اور اسکے رجال بھی رجال صحاح ستہ ہیں۔ بلکہ بعض علمائے حدیث نے روایات نافع عن عبداللہ بن عمرؓ کو امام مالک پر ترجیح دی۔

۶۷۵۔ المؤطا لمالک، ۶۸ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۱۲۹

۶۷۶۔ المؤطا لمحمد، ۹۷ ☆

۶۷۷۔ **عن** أنس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما أنہ سئل عن القرأۃ خلف الامام قال: تکفیك قرأۃ الامام ۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دربارۂ قرأت استفسار ہوا۔فرمایا: تجھے امام کا پڑھنا بس کرتا ہے۔

۶۷۸۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمعہ یقول : لا یقرأ المؤتم خلف الامام فی شئی من الصلوات ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مقتدی امام کے پیچھے کسی نماز میں قرأت نہ کرے، یعنی نماز جہریہ ہو یا سریہ۔

۶۷۹۔ **عن** موسی بن سعد بن زید بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یحدثہ عن جدہ قال: من قرأخلف الامام فلا صلوۃ لہ ۔

حضرت موسی بن سعد بن زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکے دادا حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اسکی نماز جاتی رہی۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن ہے اوردار قطنی نے بطریق طاؤس اسے مرفوعاً روایت کیا۔

فتاوی رضویہ ۶/ ۲۴۵

۶۸۰۔ **عن** زید بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :مَنْ قَرَأَخَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام کے پیچھے پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔

۶۸۱۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۶۷۷۔ الموطا لحمد، ۹۸ ☆

۶۷۸۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/ ۱۲۹ ☆

۶۸۰۔ نصب الرایۃ للزیلعی، ۲/ ۱۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۸/ ۲۸۶

۶۸۱۔ الصحیح لمسلم ، الصلوہ، ۱/ ۱۷۴ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا صَلَّیْتُمْ فَأَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمْ أَحَدُکُمْ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَ اِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا۔

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھو اپنی صفیں سیدھی کرو، پھر تم میں کوئی امامت کرے پس جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تم چپ رہو۔

۶۸۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّمَا الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام تو اس لئے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو اور جب وہ قرأت کرے تم خاموش رہو۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی صحیح میں اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں: میرے نزدیک صحیح ہے۔

۶۸۳۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیه جمرة ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (کہ افاضل صحابہ وعشرۂ مبشرہ و مقربان بارگاہ سے ہیں) منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ امام کے پیچھے پڑھنے والے کے منہ میں انگارہ ہو۔

۶۸۴۔ **عن** محمد بن عجلان رضی الله تعالیٰ قال : ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : لیت فی فم الذی یقرأ خلف الامام حجراً۔

حضرت محمد بن عجلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کاش جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے اسکے منہ

۶۸۲۔ السنن للنسائی، الصلوة، ۱۱۲/۱
۶۸۳۔ الموطا لمحمد، ۱۰۱
۶۸۴۔ المؤطا لمحمد، ۱۰۲

میں پتھر ہو۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رجال اس حدیث کے برشرط صحیح مسلم ہیں۔الحاصل ان احادیث صحیحہ ومعتبرہ سے مذہب حنفیہ بحمداللہ ثابت ہوگیا۔اب باقی رہے تمسکات شافعیہ ان میں عمدہ ترین دلائل جسے ان کا مدارمذہب کہنا چاہئے حدیث صحیحین ہے۔یعنی لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب ، کوئی نماز نہیں ہوتی بے فاتحہ کے۔

جواب اس حدیث سے چند طور پر ہے، یہاں اسی قدر کافی کہ یہ حدیث تمہارے مفید نہ ہمارے مضر،ہم خود مانتے ہیں کہ کوئی نماز ذات رکوع وسجود بے فاتحہ کے تمام نہیں۔ امام کی ہوخواہ ماموم کی۔مگر مقتدی کے حق میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: کہ اس کے لئے امام کی قرأت کافی ہے۔اور امام کا پڑھنا بعینہ اسکا پڑھنا ہے، کمامر سابقا۔

پس خلاف ارشاد حضور والاتم نے کہاں سے نکال لیا کہ جب تک مقتدی خود نہ پڑھیگا نماز اسکی بے فاتحہ رہیگی اور فاسد ہوجائیگی۔

دوسری دلیل: حدیث مسلم من صلی صلوۃ لم یقرأ فیھا بام القرآن فھی خداج فھی خداج فھی خداج ۔ حاصل یہ کہ جس نے کوئی نماز بے فاتحہ پڑھی وہ ناقص ہے۔ناقص ہے ناقص ہے۔

اس کا جواب بھی بعینہ مثل اول کے ہے۔نماز بے فاتحہ کا نقصان مسلم اور قرأت امام قرأت مقتدی سے مغنی۔

خلاصہ یہ کہ اس قسم کی احادیث اگرچہ لاکھوں ہوں تمہیں اس وقت بکار آمد ہونگی جب ہمارے طور پر نماز مقتدی بے ام الکتاب رہتی ہو۔وھوممنوع۔اور آخر حدیث میں قول حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "اقرا بھا فی نفسك یا فارسی "کہ شافعیہ اس سے بھی استناد کرتے ہیں۔فقیر بتوفیق الٰہی اس سے ایک جواب حسن طویل الذیل رکھتا ہے جسکے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں۔

تیسری دلیل۔ حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ " لا تفعلوا الابام القرآن "امام کے پیچھے اور کچھ نہ پڑھو سوائے فاتحہ کے۔

اولا۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ان صحیح حدیثوں کی جو ہم نے مسلم، ترمذی، نسائی، مؤطائے امام مالک موطائے امام محمد وغیرہا صحاح معتبرات سے نقل کیں کب مقاومت کرسکتی ہے۔امام احمد بن حنبل وغیرہ حفاظ نے اسکی تضعیف فرمائی۔یحیی بن معین جیسے ناقد جنکی نسبت امام ممدوح نے فرمایا: جس حدیث کو یحیی نہ پہچانے وہ حدیث ہی نہیں ۔فرماتے ہیں استثنائے فاتحہ غیر محفوظ ہے۔

ثانیا۔خود شافعیہ اس حدیث پر دو وجہ سے عمل نہیں کرتے۔

ایک یہ کہ اس میں ورائے فاتحہ سے نہی ہے اور انکے نزدیک مقتدی کو ضم سورۃ بھی جائز صرح به الا مام النووی فی شرح صحیح مسلم ۔،

دوسرے یہ کہ حدیث مذکور جس طریق سے ابوداؤد نے روایت کی بآواز بلند منادی کہ مقتدی کو جہراً فاتحہ پڑھنا روا۔اور یہ امر بالا جماع ممنوع۔صرح به الشیخ فی اللمعات ویفیده کلا م النووی فی الشرح ۔

پس جو حدیث خود انکے نزدیک متروک ہم پر اس سے کس طرح احتجاج کرتے ہیں۔

بالجملہ ہمارا مذہب مہذب بحمد اللہ حجج کافیہ ودلائل وافیعہ سے ثابت، اور مخالفین کے پاس کوئی دلیل قاطع ایسی نہیں کہ انہیں معاذ اللہ باطل یا مضحل کرسکے۔

مگر اس زمانۂ پرفتن کے بعض جہال بے لگام جنہوں نے ہوائے نفس کو اپنا امام بنایا ہے اور انتظام اسلام کو درہم برہم کرنے کے لئے تقلید ائمہ کرام میں خدشات واوہام پیدا کرتے ہیں۔جس ساز وسامان پر ائمہ مجتہدین خصوصاً امام الائمہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ وعن مقلدیہ کی مخالفت اور جس بضاعت مزجات پر ادعائے اجتہاد وفقاہت ہے عقلائے منصفین کو معلوم۔اصل مقصود انکا اغوائے عوام ہے کہ وہ بیچارے قرآن وحدیث سے ناواقف ہیں۔جو ان مدعیان خام کار نے کہہ دیا انہوں نے مان لیا اگرچہ خواص کی نظر میں یہ باتیں موجب ذلت وباعث فضیحت ہوں۔

اللہ سبحانہ وتعالٰی وساوس شیطان سے امان بخشے۔آمین هذا والعلم عند واهب العلوم العالم بکل سر مکتوم ۔

فتاوی رضویہ قدیم ۹۲/۳

فتاوی رضویہ جدید ۲۴۸/۶

(۴) نماز عصر میں مقدار قرأت

٦٨٥۔ **عن** جا بربن سمرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه ان رسول اللّٰہ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یقراء فی الظھر والعصر بالسماء والطارق والسماء ذات البروج و نحوھما من السور۔ **جدالممتار ۱/۲۵۸**

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر وعصر میں و السماء والطارق ' اور السماء ذات البروج 'اوران جیسی دوسری سورتیں تلاوت فرماتے۔۱۲م

(۵) سجدہ کا بیان

٦٨٦۔**عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما قال :قال رسول اللّٰہ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلیٰ سَبْعَةِأَعْظُمٍ ، عَلَی الْجَبْهَةِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَ أَطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے میرے رب نے حکم فرمایا کہ میں سات استخوانوں پر سجدہ کروں.پیشانی دونوں ہاتھ دونوں زانواور دونوں پاؤں کے پنجے۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۷

٦٨٥۔ السنن لابی داؤد ، الصلوة ۱۱۷/۱ ☆

٦٨٦۔ الجامع للبخاری، الصلوة ۱۱۲/۱ ☆ الصحیح لمسلم ، الصلوة، ۱۹۳/۱
السنن لابی داؤد، ۱۲۹/۱ ☆ السنن للنسائی، باب الشھود الخ ۱۲۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۹۲/۱ ☆ السنن لابن ماجه ، باب الشھود ۶۳/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۲۹۷/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۱۱
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲۵۱/۱ ☆ المعجم الصغیر للطرانی، ۳٦/۱
التفسیر لابن کثیر، ۲۷۱/۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳٤٦/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ، ۸۹/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ، ۱۹۷۷۰، ٤۷۸/۷
السنن لاکبری للبیھقی، ، ۱۰۳/۲ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۳۸۳/۱
تاریخ بغدادللخطیب، ۸۰/٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۳٦/۳
التفسیر للبغوی، ۱٦۲/۷ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۲٦٤/٦
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۸۳/۱ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ٦۳۲

(۶) سجدہ کی فضیلت

۶۸۷۔ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی الله تعالیٰ عليه و سلم: أَقْرَبُ مَايَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوْاالدُّعَاءَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ قرب بندے کو اپنے رب سے حالت سجود میں ہوتا ہے تو اس میں دعا کی کثرت کرو۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۸۱

(۷) امام کو لقمہ دینا

۶۸۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰه تعالی عنه قال : كنا نفتح على عهد رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم على الائمة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں اپنے اماموں کو لقمہ دیتے تھے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۰۳

۶۸۹۔ **عن** سهل بن سعد رضی اللّٰه تعالى عنه قال : قال رسول اللّٰه صلى الله تعالیٰ عليه و سلم: مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو نماز میں کوئی چیز پیش آئے تو تسبیح پڑھے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۰۳

۶۹۰۔ **عن** علی المرتضی كرم الله تعالیٰ وجهه الاسنى قال : كان لى ساعة من السحر ادخل فيهاعلى رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه و سلم فان كان قائمايصلى

۶۸۷۔ الصحيح لمسلم ، الصلوه، ۱/۱۹۱ ☆ السنن لابی داؤد، الصلوة ، ۱/۱۲۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۴۱ ☆ السن للنسائی، ۱/۱۲۷
السنن الكبرى للبيهقی، ۲/۱۱۰ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۱۰/۲۴۹
فتح البارى للعسقلانی، ۲/۳۰۰ ☆ التفسير لابن كثير، ۸/۴۶۱
۶۸۸۔ السنن للدار قطنی، ۸/۱۵۳ ☆ المستدرك للحاكم ۱/۴۱۰
۶۹۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۱۲۴ ☆

سبح لی۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں صبح کے وقت ایک معین ساعت میں حاضری دیتا۔ اگر حضور اس وقت نماز میں مشغول ہوتے تو مجھے آگاہ کرنے کیلئے تسبیح پڑھتے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۰۳

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر کوئی مکان میں آنے کا اذن چاہے اور اس غرض سے کہ اسے نماز میں ہونا معلوم ہوجائے، تسبیح یا تکبیر یا تہلیل کہے نماز فاسد نہ ہوگی کہ اس بارے میں حدیث گزر چکی۔ پس جو بتانا حاجت ونص کے مواضع سے جدا ہو وہ بیشک اصل قیاس پر جاریگا جبکہ وہاں اس حکم کا کوئی معارض نہیں۔ اس لئے اگر غیر نمازی یا دوسرے نمازی کو جو اسکی نماز میں شریک نہیں یا ایک مقتدی دوسرے مقتدی کو، یا امام کسی مقتدی کو بتائے قطعا نماز قطع ہوجائے گی کہ اسکی غلطی سے اسکی نماز میں کچھ خلل نہیں آتا تھا جو اسے حاجت اصلاح ہوئی۔ تو بے ضروت واقع ہوا اور نماز گئی بخلاف امام کہ اسکی نماز کا خلل بعینہ مقتدی کی نماز کا خلل ہے، تو اسکا بتانا اپنی نماز کا بچانا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۰۳

۶۹۱۔ **عن** علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الاسنی قال: من السنة ان تفتح علی الامام اذا استطعمك قیل لابی عبد الرحمن : ما استطعام الامام ، قال : اذا سکت۔

حضرت علی مرتضی کرم للہ تعالیٰ وجہہ الاسنی سے روایت ہے کہ سنت یہ ہے کہ جب امام تم سے لقمہ مانگے تو اسے لقمہ دو۔ ابو عبدالرحمٰن سے کہا گیا: امام کا لقمہ مانگنا کیا ہے۔ فرمایا: جب امام پڑھتے پڑھتے چپ ہوجائے۔

۶۹۲۔ **عن** علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم اذا استطعمکم الامام فاطعموه ۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ امام جب تم سے لقمہ

۶۹۱۔ المستدرك للحاکم ☆ المسند لابن منیع
۶۹۲۔ کنز العمال للمتقی، ۲۲۹۸۵، ۸/۲۹۴ ☆

مانگے تو اسے لقمہ دو۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۰۲

(۸) حالت شک میں ایک رکعت زیادہ پڑھے

٦٩٣۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً یَشُكُّ فِی النُّقْصَانِ فَلْیُصَلِّ حَتّٰی یَشُكَّ فِی الزِّیَادَةِ ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو نماز میں اسکے کامل وناقص ہونے کا شک ہوتو وہ اتنی پڑھے کہ کامل وزائد میں شک ہوجائے۔

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مثلا تین اور چار میں شبہ تھا تو یہ تمامی اور نقصان میں شک ہے۔ اسکے لئے حکم ہے کہ ایک رکعت اور پڑھے۔ اب چار اور پانچ میں شبہ ہوجائے گا کہ تمامی اور زیادت میں شک ہے یعنی کم پر بنا رکھے جتنی یقیناً ادا کی ہیں کہ اگر واقع میں کامل ہوچکی تھیں اور ایک رکعت بڑھ گئی تو یہ اس سے بہتر ہے کہ ایک رکعت کم رہ جائے۔ کیونکہ طاعت کی افزونی اسکی کمی سے افضل ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۲۷

(۹) نماز میں کھیل نہ کرے

٦٩٤۔ **عن** یحی بن کثیر رضی اللّٰہ تعالی عنه مرسلا عن النبی صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم :اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی کَرِہَ لَکُمْ سِتًّا،اَلْعَبْثُ فِی الصَّلَاةِ ‘وَالْمَنُّ فِی الصَّدَقَةِ وَالرَّفَثُ فِی الصِّیَامِ ،وَالضِّحْكُ عِنْدَالْقُبُوْرِ، وَدُخُوْلُ الْمَسَاجِدِ وَأَنْتُمْ جُنُبٌ ‘ وَاِدْخَالُ الْعُیُوْنِ فِی الْبُیُوْتِ بِغَیْرِ اِذْنٍ ۔

حضرت یحیی بن کثیر رضی اللہ تعالی عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی تمہارے لئے چھ چیزیں ناپسند فرماتا ہے۔ نماز میں کھیلنا‘ صدقہ کرکے احسان جتانا‘ روزہ میں فحش گوئی کرنا‘ قبرستان میں ہنسنا‘ مسجدوں میں حالت

٦٩٣۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۹۵/۱ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۰۲۲

٦٩٤۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۱۱/۱ ☆ السنن لسعید بن منصور،

جنابت میں داخل ہونا'بغیر اجازت کسی کے گھر میں نظر ڈالنا۔۱۲م

حاشیۃ الاتقان فی علوم القرآن ۱۲۱

(۱۰) نماز میں گفتگو منع ہے

٦٩٥۔ **عن** معاوية بن الحكم رضى الله تعالى عنه عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةُ لَا يَصْلَحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ ' اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَأَةُ الْقُرْآنِ ۔

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی بات چیت میں سے کوئی چیز بھی نماز کے اندر ہونے کے لائق نہیں۔نماز تو بس تکبیر'تسبیح اور قرآن کی قرأت ھے۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۵۵

(۱۱) تحویل قبلہ

٦٩٦۔ **عن** نويلة بنت مسلم رضى الله تعالى عنها قالت : صليت الظهر والعصر فى مسجد بنى حارثة فاستقبلنامسجدايليا فصلينا سجدتين ثم جاء نا من يخبرنا انه صلى بهم نبى الله صلى الله تعالى عليه وسلم قداستقبل البيت الحرام فتحول الرجال مكان النساء والنساء مكان الرجال فصلينا السجدتين الباقيتين و نحن مستقبلوا البيت الحرام فبلغ ذلك رسول اللهصلى الله تعالى عليه وسلم فقال : اؤلئك قوم آمنون بالغيب۔

حضرت نویلہ بنت مسلم رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ھے کہ میں نے ظہر وعصر کی نماز مسجد بنی حارثہ میں پڑھی تو ہم نے اپنا منہ بیت المقدس کی طرف کیا۔اور دو رکعت نماز ادا کی تھی کہ ہمارے پاس ایک شخص آیا جس نے یہ خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انکو نماز پڑھا رہے تھے کہ حالت نماز ہی میں بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ ہوگئے۔یعنی قبلہ بدل گیا۔یہ سنکر ہمارے مرد پلٹ کر عورتوں کی جگہ آگئے اور عورتیں مردوں کی جگہ۔پھر ہم نے باقی دو رکعتیں

٦٩٥۔ الصحيح لمسلم، الصلوة، ١/٢٠٣ ☆

٦٩٦۔ الدر المنثور للسيوطى، ١/٢٦ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٢٥/٤٣

ادا کیں اور ہم بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ تھے۔حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو جب ہمارے اس حال کی اطلاع ملی تو ارشاد فرمایا؛ یہ وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لائے۔۱۲م

مالی الجیب بعلوم الغیب ۶۴

(۱۲) عورتوں کی نماز کا طریقہ

۶۹۷۔ **عن** یز یدبن حبیب رضی اللّٰه تعالی عنه ان رسول اللّٰه صلی تعالی علیه وسلم مر علی امراتین تصلیان فقال : اِذَا سَجَدُ تُمَا فَضُمَّا بَعُضَ اللَّحُمِ اِلیٰ بَعُضِ الْأُرُضِ، فَاِنَّ الُمَرُأَةَ لَیُسَتُ فِی ذٰلِكَ كَالرَّجُلِ۔

حضرت یزید بن حبیب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دو نماز پڑھنے والی عورتوں کے پاس سے گذرے۔فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کو زمین سے خوب چپٹا لیا کرو کہ عورت نماز میں مرد کی طرح نہیں۔

۶۹۸۔ **عن** علی المرتضی کرم اللّٰه تعالی وجهه الاسنی قال : اذا صلت المراة فلتتحفز۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب عورت نماز پڑھے تو خوب چپٹ جائے۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۴۷

(۱۳) سجدوں کے نشان قیامت میں چمکتے ہونگے

۶۹۹۔**عن** اُبی بن کعب رضی اللّٰہتعالی عنه قال : رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم فی قوله عز وجل : سِیُمَاهُمُ فِی وُجُوُهِهِمُ مِنُ أَثَرِالسُّجُوُدِ قَالَ: أَلنُّوُرُ یَوُمَ الُقِیَامَةِ ۔

حضرت ابی کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی کا فرمان "سِیُمَاهُمُ فِی وُجُوُهِهِمُ مِنُ أَثَرِالسُّجُوُدِ" کا مطلب ہے کہ قیامت کے دن پیشانیوں سے نور ظاہر ہوگا۔ فتاوی افریقہ ۵۳

۶۹۷۔ المراسل لابی داؤد ، ۸ ☆

۶۹۸۔ المسند للامام الاعظم ، ۷۳ ☆

۶۹۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۲۲۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۳۷۱

مجمع الزوائد للھیثمی، ۷/۱۰۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۸۲

۶۔سنن وآداب نماز

(۱)نماز کیلئے اطمینان سے جاؤ

۷۰۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَی الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوْا ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم اقامت سنوتو نماز کیلئے فوراًروانہ ہوجاؤ لیکن سکون واطمینان کے ساتھ جاؤ، راستہ اور مسجد میں دوڑ نہ لگاؤ، جو نماز جماعت سے ملے اسکو پڑھ لواور جو چھوٹ جائے اسکو پوراکرلو۔۱۲م

(۲) نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں

۷۰۱۔ **عن** علقمةبن وائل بن حجر عن ابيه رضی الله تعالی عنهما قال : رايت رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم وضع يمينه علی شماله فی الصلوة تحت السرة ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۶

حضرت علقمہ بن وائل بن حجر سے وہ اپنے والد رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا۔۱۲مجمس

۷۰۲۔ **عن** وائل بن حجر رضی الله تعالی عنه قال : صليت مع رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم فوضع يده اليمنی علی يده اليسری علی صدره۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی

۷۰۰۔ الجامع الصحيح للبخاری ، الصلوة ، ۱/۸۸ ☆ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ۱/۲۲۰
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۵۳۲ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوة ، ۱/۸۴
السنن الكبری للبيهقی، ۳/۹۳ ☆ السنن لابن ماجه، الصلوة، ۱/۵۶
فتح الباری للعسقلانی، ۲/۱۱۷ ☆ التفسير لابن كثير ، ۸/۱۴۶
۷۰۱۔ المصنف لابن ابی شيبة، ۱/۳۹۰ ☆
۷۰۲۔ الصحيح لابن خزيمة، ۱/۲۴۳ ☆

علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر سینے پر رکھا۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث کی سند جید اور تمام راوی ثقہ ہیں اور دوسری حدیث بھی مقبول ہے۔ چونکہ انکی تاریخ کا علم نہیں کہ کونسی روایت پہلے کی ہے اور کونسی بعد کی۔ تو لا جرم دونوں میں سے ایک کو ترجیح ہوگی۔

جب ہم نماز کے اس فعل بلکہ نماز کے تمام افعال پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ تمام کے تمام تعظیم پر مبنی نظر آتے ہیں۔ اور مسلم و معروف تعظیم کا طریقہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ہے۔ لہٰذا محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں فرمایا۔

قیام میں بقصد تعظیم ہاتھ باندھنے کا معاملہ معروف طریقے پر چھوڑا جائے۔ لہٰذا مردوں کے بارے میں ابن ابی شیبہ کی روایت راجح ہے، اور چونکہ عورتوں کے معاملہ میں شرع مطہر کا مطالبہ کمال ستر وحجاب ہے۔ اسی لئے فقہاء نے فرمایا: مردوں کی پہلی صف افضل اور خواتین کی آخری۔ نیز ایک حدیث میں آیا، عورت کی نماز کمرے میں صحن کی نماز سے افضل ہے، اور کوٹھری میں اس سے بھی افضل ہے، نیز بوقت سجدہ زمین کے ساتھ چمٹ جانے کا حکم عورتوں کے ساتھ خاص ہوا، اور عورتوں کی امام کو حکم ہے کہ درمیان میں کھڑی ہو۔

چنانچہ اس میں شک نہیں کہ عورتوں کے حق میں سینے پر ہاتھ باندھنا، زیر ناف باندھنے سے زیادہ حجاب اور حیا کے قریب ہے، اور خواتین کا تعظیم کرنا ستر وحجاب کی صورت میں ہے۔ کیونکہ تعظیم ادب کے بغیر اور ادب حیا اور حجاب کے بغیر حاصل نہیں۔ لہٰذا خواتین کے حق میں حدیث ابن خزیمہ راجح ہوئی، اور ثابت ہوگیا کہ دونوں مسائل میں ایسی حدیث موجود جس کی سند جید ہے۔ ماہر علمائے حدیث نے دونوں مقامات پر حدیث وترجیح پر ہی عمل فرمایا ہے۔ رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین۔

اسکی ایک نظیر مسئلہ قعود ہے کہ اسکے دونوں طریقے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ ہمارے علماء نے مردوں کیلئے دایاں پاؤں کھڑا کرنا اور بائیں پر بیٹھنے کو اختیار کیا، کیونکہ یہ شاق ہے اور بہتر عمل وہی ہے جس میں مشقت ہو، اور عورتوں کیلئے تورک کا قول کیا۔ کیونکہ اس میں زیادہ ستر، اور آسانی ہے، اور خواتین کا معاملہ ستر اور آسانی پر مبنی ہے۔

البتہ شوافع اور انکے موافقین عورت کو شکم پر ہاتھ باندھنے کا حکم دیتے ہیں نہ کہ سینے پر۔ منہاج ومیزان وغیرہ میں ہے کہ اس بارے میں کوئی حدیث نہیں ملی ۔ اور اپنے مذہب کی تائید میں حدیث ابن خزیمہ کے علاوہ کوئی حدیث ذکر نہیں کی۔ لیکن مجھ فقیر کو ان کے اس استدلال پر تعجب ہے کہ یہ حدیث انکے مذہب کی دلیل کیسے بن گئی۔ کہ تحت الصدر، اور ''علی الصدر'' میں نمایاں فرق ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۶/ ۱۴۹
فتاوی رضویہ قدیم ۳/ ۴۷

(۳) تشہد میں انگشت شہادت سے اشارہ کرنا

۷۰۳۔ عن عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالی عنه قال : وضع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم کفه الیمنیٰ علی فخذه الیمنی و قبض اصابعه کلها و اشار باصبعه التی تلی الابهام ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ اپنی داہنی ران اقدس پر رکھا اور سب انگلیاں بند کر کے انگوٹھے کے پاس کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

۷۰۴۔ عن وائل بن حجر رضی اللّٰہ تعالی عنه ان النبی صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم عقد فی جلوس التشهد الخنصر والبنصر ثم حلق الوسطی بالابهام واشار بالسبابة ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے جلسۂ تشہد میں اپنی چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی کو بند کیا پھر بیچ کی انگلی کو انگوٹھے کے ساتھ ملا کر حلقہ بنایا، اور انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا۔

۷۰۵۔ عن عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالی عنهما قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم : اَلْاِشَارَۃُ بِالْاِصْبَعِ أَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنَ الْحَدِیْدِ۔

۷۰۳۔ الصحیح لمسلم ، الصلوۃ، ۱/ ۲۱۶ ☆
۷۰۴۔ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ، ۱/ ۱۴۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۱۳۲
۷۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۱۱۹ ☆

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگلی سے اشارہ کرنا شیطان پر دھاردار ہتھیار سے زیادہ سخت ہے۔

۷۰۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی للّٰہ تعالی علیہ وسلم قال : هِیَ مُذْعِرَةٌ لِلشَّیْطَانِ ۔

حضرت عبداللہ بن رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: وہ شیطان کے دل میں خوف ڈالنے والا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۴۸

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس باب میں احادیث وآثار بکثرت وارد، ہمارے محققین کا بھی یہی مذہب صحیح ومعتمد علیہ ہے۔صغیری میں ملتقط وشرح ہدایہ سے اسکی تصحیح نقل کی۔ اوراسی پر علامہ فہامہ محقق علی الاطلاق مولانا کمال الدین محمد بن الہمام، علامہ ابن امیر الحاج حلبی، فاضل بہنسی ، با قانی، ملا خسرو، علامہ شرنبلالی، اور فاضل ابراہیم طرابلسی وغیرہم اکابر نے اعتماد فرمایا۔ اور انہیں کا صاحب درمختار فاضل مدقق علاء الدین حصکفی ، فاضل اجل سید احمد طحطاوی اور فاضل ابن عابد بن شامی وغیرہم اجلہ نے اتباع کیا۔علامہ بدرالدین عینی نے تحفہ سے اس کا استحباب نقل فرمایا۔صاحب محیط اور ملاقہستانی نے سنت کہا۔

اس مسئلہ میں ہمارے تینوں ائمہ کرام سے روایتیں وارد' جس نے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اس میں عدم روایت یا روایت عدم کا زعم کیا محض ناواقفی یا خطائے بشری پر مبنی۔

امام محمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کتاب المشیخہ میں دربارۂ اشارہ ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے روایت کر کے فرماتے ہیں۔

فنفعل ما فعل النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم و نصنع ما صنعه وھو قول ابی حنیفة و قولنا، رضی اللّٰہ تعالی عنھم ۔

پس ہم کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کیا اور عمل کرتے ہیں اس پر جو

۷۰۶۔　السنن الکبری للبیہقی،　۱۳۱/۲

حضور کا فعل تھا،اور یہ مذہب ہے ہمارا اور امام اعظم ابو حنیفہ کا ۔رضی اللہ تعالی عنہم ۔

فتاوی رضویہ جدید ۱۵۱/۶

فتاوی رضویہ قدیم ۴۹/۳

(۱۴) مسئلہ رفع یدین

۷۰۷ ـ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالی عنه قال : الا اخبر کم بصلاۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم قال: فقال : فرفع یدیه اول مرۃ ثم لم یعد۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کس طرح پڑھتے تھے، یہ کہہ کر نماز کو کھڑے ہوئے تو صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھائے پھر نہ اٹھائے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ترمذی کا فرمان ہے کہ یہ حدیث حسن ہے، اور یہ ہی مذہب تھا متعدد علماء منجملہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتابعین کرام وامام سفیان وعلماء کوفہ کا۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

فتاوی رضویہ جدید ۱۵۴/۶

فتاوی رضویہ قدیم ۵۰/۳

۷۰۸ـ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم کان لایرفع یدیه الا عند افتتاح الصلوٰۃ ثم لا یعود لشیء من ذٰلك ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرف نماز کے شروع میں رفع یدین فرماتے پھر کسی جگہ ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۷۰۹ ـ**عن** المغیرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قلت لا براهیم: حدیث وائل انه رای النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم یر فع یدیه اذا افتتح الصلوۃ واذا رکع واذا رفع راسه من الرکوع فقال : ان وائل رای مرۃ یفعل ذلك فقد راہ عبد اللّٰہ خمسین

۷۰۷ـ السنن لابی داؤد الصلوۃ، ۱۰۹/۱ ☆ الجامع للترمذی ، الصلوۃ، ۳۵/۱
السنن للنسائی، الصلوۃ، ۱۲۳/۱ ☆

۷۰۸ـ المسند لامام اعظم ، ۵۰ ☆ اتحاف السادۃ للتربیدی، ۵۷/۳

۷۰۹ـ شرح معانی الآثار للطحاوی، الصلوۃ، ۱۳۲/۱

مرة لا يفعل ذلك ۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت دریافت کیا کہ انھوں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین فرمایا، حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا: وائل بن حجر نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے دیکھا تو عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور کو پچاس بار دیکھا کہ حضور نے رفع یدین نہ کیا۔

۷۱۰۔ **عن** جابربن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَالِی أَرَاکُم رَافِعِی أَیدِیُکُم کَأَنَّهَا أَذنَابُ خَیلِ شَمسٍ ' اُسکُنُوا فِی الصَّلٰوۃِ ۔

حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا ہوا تمہیں کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے دیکھ رہا ہوں۔ گویا تمہارے ہاتھ چنچل گھوڑوں کی دمیں ہیں، قرار سے رہو نماز میں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اصول کا قاعدہ متفق علیہا ہے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا۔ اور حاظر مبیح پر مقدم۔ ہمارے ائمہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے احادیث ترک پر عمل فرمایا، حنفیہ کو انکی تقلید چاہئے۔ شافعیہ وغیرہم اپنے ائمہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی پیروی کریں کوئی محل نزاع نہیں۔

ہاں وہ حضرات جو تقلید ائمہ دین کو شرک وحرام جانتے ہیں اور با آنکہ علمائے مقلدین کا کلام سمجھنے کی لیاقت نصیب اعداء، اپنے لئے منصب اجتہاد مانتے اور خواہی نخواہی تفریق کلمہ مسلمین واثارت فتنہ بین المومنین کرنا چاہتے بلکہ اسی کو اپنا ذریعۂ شہرت وناموری سمجھتے ہیں انکے راستہ سے مسلمانوں کو بہت دور رہنا چاہیئے ۔

۷۱۰۔ الصحیح لمسلم الصلوة، ۱۸۱/۱ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوة، ۱۴۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۰۱/۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۰/۲
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۲۳/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۸۸۳ ، ۴۸۲/۷

مانا کہ احادیث رفع ہی مرجح ہوں تاہم آخر رفع یدین کسی کے نزدیک واجب نہیں۔ غایت درجہ اگر ٹھرے گا تو ایک امر مستحب ٹھرے گا کہ کیا تو اچھا، نہ کیا تو کچھ برائی نہیں، مگر مسلمانوں میں فتنہ اٹھانا، دوگروہ کردینا، نماز کے مقدمے انگریزی گورنمنٹ تک پہونچانا، شاید اہم واجبات سے ہوگا؟ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔ فتنہ قتل سے بھی سخت تر ہے۔

خود ان صاحبوں میں بہت لوگ صدہا گناہ کبیرہ کرتے ہوں گے، انہیں نہ چھوڑنا، اور رفع یدین نہ کرنے پر ایسی شورشیں کرنا کچھ بھلا معلوم ہوتا ہوگا؟ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہدایت فرمائے۔ آمین۔

فتاوی رضویہ جدید ۱۵۵/۶

فتاوی رضویہ قدیم ۵۰/۳

(۵) ایک کپڑے میں نماز

۷۱۱ ۔ **عن** سلمة بن الأكوع رضى الله تعالى عنه قال : قلت يا رسول الله ! انى رجل اصيد ، افاصلى فى القميص الواحد؟ قال : نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ایسا آدمی ہوں کہ شکار کرتا ہوں، تو کیا میں ایک قمیص ہی میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں اسکو سامنے سے ٹانک لینا خواہ کانٹے کے ہی ذریعہ ہو۔

۷۱۲ ۔ **عن** عمر بن أبى سلمة رضى الله تعالىٰ عنه قال : رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصلى فى ثوب واحد مشتملا به فى بيت ام سلمة واضعا طرفيه على عاتقيه ۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ایک کپڑا اوڑھے نماز پڑھتے دیکھا جسکے دونوں کنارے دونوں کاندھوں پر پڑے تھے

۷۱۱ـ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۲۲۲/۱ ☆ السنن لابى داؤد ، الصلوة، ۹۲/۱
الصحيح لابن خزيمة، ۳۸۱/۱ ☆ السنن للنسائى، الصلوة فى قميص ۸۸/۱
المستدرك للحاكم صلوة، ۲۵۰/۱ ☆
۷۱۲ـ الجامع الصحيح للبخارى ، باب الصلوة فى الثوب الواحد ملتحفا به ۵۱/۱

(۶) نماز کے وقت جوتے کہاں رکھے

۷۱۳۔ **عن** أبی هریر ۃ رضی اللّٰہ تعالی عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا صَلّی أحَدُکُم فَلاَ یَضَعَ نَعۡلَیۡهِ عَنۡ یَمِیۡنِهٖ وَلاَعَنۡ یَسَارِهٖ فَتَکُوۡنُ عَنۡ یَمِیۡنِ غَیۡرِهٖ اِلَّا أنۡ لَا یَکُوۡنَ أحَدٌ، وَ لُیَضَعۡهُمَا بَیۡنَ رِجۡلَیۡهِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو جوتی داہنی طرف نہ رکھے اور نہ بائیں طرف رکھے، کہ دوسرا جو اسکی بائیں طرف ہے اسکے داہنی طرف ہونگی۔ہاں اگر بائیں طرف کوکوئی نہ ہوتو بائیں طرف رکھے ورنہ اپنے پاؤں کے بیچ میں رکھے۔

۷۱۴۔ **عن** أبی هریرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم قال : اِذَا صَلّی أحَدُکُم فَخَلَعَ نَعۡلَیۡهِ فَلَا یُؤۡذِ بِهِمَا أحَدًا ، یَجۡعَلُهُمَا بَیۡنَ رِجۡلَیۡهِ اَوِلُیُصَلِّ فِیۡهِمَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو جوتے اتارے اور انکے سبب کسی کو ایذا نہ دے، انکو یا تو دونوں پاؤں کے درمیان رکھے یا پہن کر ہی نماز پڑھے۔

۷۱۵۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَضَعۡهُمَا عَنۡ یَمِیۡنِكَ وَلَا عَنۡ یَسَارِكَ فَتُؤۡذِی الۡمَلآئِکَةَ وَالنَّاسَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۷۱۳۔ المستدرك للحاکم الصلوة ۲۵۹/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴۳۲/۲
الصحیح لابن خزیمة، ۱۰/۶ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۹۵/۲

۷۱۴۔ السنن لابی داؤد ، الصلوة، ۹۶/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴۳۲/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۲ ☆ شرح السنة للبغوی ۹۵/۲
الدرا لمنثور للسیوطی ، ۷۸/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۱۱۸ ۵۳۲/۷
المسند للعقیلی، ۲۵۷/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵۵۲

۷۱۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۰۱۱۹، ۵۳۲/۷ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوتے داہنے اور بائیں نہ رکھو کہ اس کے ذریعہ فرشتوں اور لوگوں کو ایذا ہوتی ہے۔

(۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء نے اس ایذا کی وجہ بیان فرمائی کہ جس کی طرف جوتا رکھا جائے اسکی ایک طرح کی اہانت ہوتی ہے۔　فتاوی رضویہ ۳/۴۲۵

(۷) جوتے پہن کر نماز پڑھنا

۷۱۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالی عنه قال : ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم واصحابه یصلون فی النعال التی کانوا یمشون بها فی الطرقات ۔

حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جوتوں سمیت نماز پڑھتے جن کو پہن کر راستہ میں چلتے تھے ۱۲م

۷۱۷۔ **عن** سعید بن زید رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : سألت انساً رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه ، اکا ن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم یصلی فی نعلیه؟ قال : نعم ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ کیا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی نعلین مبارک میں نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا: ہاں۔۱۲م　فتاوی رضوی ۳/۴۲۵

۷۱۸۔ **عن** شداد بن اوس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم : خَالِفُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی فَإِنَّهُمْ لَا یُصَلُّوْنَ فِی نِعَالِهِمْ وَلَا

۷۱۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۹۲ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ، ۱/۹۵

۷۱۷۔ الصحیح للبخاری ، الصلوۃ ، ۱/۵۶ ☆ الصحیح لمسلم ، المساجد ، ۱/۲۰۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۱۰۰ ☆ الجامع للترمذی ، المواقیت ، ۱/۵۳
السنن للنسائی، الصلوۃ فی النعلین ، ۱/۸۹

۷۱۸۔ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، ۱/۹۵ ☆ المستدرك للحاكم ، ۱/۲۶۰
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۲۳۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۴۳۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳/۷۸ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۲/۴۴۳

خِفَافِهِمْ ۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود اور نصاریٰ کی مخالفت کرو کہ جوتوں اور موزوں میں عبادت نہیں کرتے۔ ۱۲م　　فتاوی رضویہ ۲/۱۰۳

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس مفہوم کی قولی اور فعلی احادیث بکثرت ہیں۔ میں نے اس مسئلہ کی تحقیق میں ایک عمدہ رسالہ لکھا جسکا نام ''جمال الاجمال لتوقیف حکم الصلوۃ فی النعال'' رکھا میں نے اس میں جو تحقیق کی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ نئے اور پاک جوتے میں جو نجاست کی جگہوں اور شک وشبہ کے مقامات سے محفوظ ہو، بلا کراہت نماز پڑھنا جائز ہے۔

ہندوستانی جوتے کا بھی یہ ہی حکم ہے جبکہ وہ ایسا سخت اور تنگ نہ ہو جو انگلیاں بچھانے اوران پر ٹیک لگانے میں رکاوٹ ہو، بلکہ اسکے مستحب ہونے کا قول بھی۔ لیکن اسکے علاوہ جوتے میں نماز پڑھنے اور اسکو پہن کر مساجد میں چلنے سے بھی منع کیا جائے گا اگر چہ پہلے دور میں اسکی اجازت تھی، کچھ احکام اختلاف زمانہ سے بدل جاتے ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۴/۴۸۶ ☆ فتاوی رضویہ قدیم ۲/۱۰۳

(۸) نماز میں چادر وغیرہ کس طرح اوڑھے

۷۱۹ ـ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم یقول : مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرْفَيْهِ ۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۴۳۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو دونوں سروں کو ایک دوسرے شانے پر ڈال لے۔ ۱۲م

۷۱۹ـ الجامع الصحیح للبخاری ، الصلوۃ ، ۱/ ۵۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/ ۳۲٤
السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۲۳۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/ ٤۷۱
کنز العمال للمتقی، ۱۹۱۲٤ ، ۷/ ۳۳۲ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱/ ۷۲

(۹) نماز میں بسم اللہ جہر سے نہیں پڑھی جائے گی

۷۲۰۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : صليت خلف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وخلف ابى بكر و عمر و عثمان رضى اللّٰه تعالىٰ عنهم فلم اسمع احدامنهم يقراء بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے اور امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر، امیر المومنین عمر فاروق اعظم، اور امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی۔ ان میں کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے نہ سنا۔

۷۲۱۔ **عن** أنس بن مالك رضى اللّٰه تعالىٰ عنه قال : صليت خلف رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم وخلف ابى بكر وعمر و عثمان رضى اللّٰه تعالىٰ عنهم، كانوا لايجهرون ببسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم کے پیچھے اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق نیز سیدنا عمر فاروق اعظم وسیدنا عثمان غنی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے پیچھے نماز پڑھی، یہ حضرات بسم اللہ شریف کا جہر نہ فرماتے تھے

۷۲۲۔ **عن** أنس بن مالك رضى اللّٰه تعالىٰ عنه قال : صليت خلف رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم و خلف أبى بكر وعمر وعثمان رضى اللّٰه تعالىٰ عنهم، كانوا يسرون ببسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی۔ یہ تمام حضرات بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے۔

۷۲۰۔ الصحيح لمسلم، الصلوة، ۱/۱۷۲ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۱/۱۱۹

۷۲۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۵۷ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۱/۱۱۹
السن للنسائى، الافتتاح بترك الجهر ببسم الله الخ، ۱/۱۰۵

۷۲۲۔ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۱/۱۱۹ ☆ الصحيح لابن خزيمة، ۱/۲۴۹

۷۲۳ ـ **عن** انس بن مالك رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : صليت خلف رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم و خلف ابی بكر وعمروعثمان فكلهم يخفون بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اورامیر المومنین سیدنا صدیق اکبر، امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم، اورامیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ۔ یہ سبھی حضرات بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے ۔

۷۲۴ـ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم كان يسر ببسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم و ابا بكرو عمر و عثمان وعليا ، رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم اجمعين ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے اورسیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی اورسیدنا مولیٰ علی رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بھی ۔

۷۲۵ـ **عن** يزيد بن عبد اللّٰه بن مغفل رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال : سمعنی ابی وانا اقول بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم فقال:ای بنی ! اياك والحدث ، قال : ولم اراحدامن اصحاب رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم كان ابغض اليه الحدث فی الاسلام ، يعنی منه ، قال: وصليت مع النبی صلی اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم ومع ابی بكر و عمر و مع عثمان ، فلم اسمع احدامنهم يقولها ، فلا تقلها انت اذا صليت فقل: الحمد للّٰه رب العلمين ـ

حضرت یزید بن عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے میرے باپ نے نماز میں بسم اللہ شریف پڑھتے سنا، فرمایا: اے میرے بیٹے! بدعت سے بچ، پھر فرمایا:

۷۲۳ـ شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۱۹ ☆ السنن لابن ماجه، ۱/۵۹

۷۲۴ـ المعجم الكبير للطبرانی، **یہ حدیث مجھے نہیں ملی**

۷۲۵ـ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۱/۱۱۹ ☆ المسند لامام اعظم ، ۵۸
الجامع للترمذی ، الصلوة، ۱/۳۳ ☆ السنن للنسائی ، الافتتاح ، ۱/۱۰۵
كتاب الآثار لمحمد ، ۱/۱۶ ☆ السنن لابن ماجه ، الاقامة، ۱/۵۹

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے زیادہ کسی کو اسلام میں نئی بات نکالنے کا دشمن نہ دیکھا. پھر فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی، کسی کو بسم اللہ شریف پڑھتے نہیں سنا، لہٰذا تم بھی نہ کہو، جب نماز پڑھو تو الحمد للّٰہ رب العٰلمین، سے شروع کرو۔

۷۲۶۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مغفل رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ انہ صلی خلف امام فجھر ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم فلماانصرف قال : یا عبد اللّٰہ ! احبس عنا نغمتك ھذہ ، فانی صلیت خلف رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم وخلف ابی بکر وعمر وعثمان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم اجمعین، فلم اسمعھم یجھرون بھا ۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام نے بسم اللہ شریف بلند آواز سے پڑھی، جب فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! اپنا یہ نغمہ ہم سے روکے رکھو، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، اور سیدنا صدیق اکبر، فاروق اعظم، اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی میں نے انکو بسم اللہ شریف جہر سے پڑھتے نہ سنا۔ ۱۲م

۷۲۷۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما قال : الجھر ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم قرأۃ الاعراب ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ بسم اللہ شریف آواز سے پڑھنا گنواروں کی قرأت ہے۔

۷۲۸۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما قال : لم یجھر النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم بالبسملۃ حتی مات ۔

۷۲۶۔ السنن لابی حنیفۃ، ۵۸
۷۲۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۲۰/۱
کتاب الآثار لمحمد ، ۱۶/۱
۷۲۸۔ فتح القدیر لابن الھمام ، ۲۵٤/۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بسم اللہ شریف جہر سے نہیں پڑھی یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے۔

۷۲۹ ۔ **عن** عکرمة مولی ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهم قال : انا اعرابی ان جهرت ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شاگرد خاص اور آزاد کردہ حضرت عکرمہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: میں گنوار ہوں اگر بسم اللہ شریف جہر سے پڑھوں۔

۷۳۰۔ **عن** کثیر بن شنظیر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه ان الحسن البصری سئل عن الجهر بالبسملة فقال : انما یفعل ذٰلك الاعراب ۔

حضرت کثیر بن شنظیر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے جہر بسم اللہ شریف کا حکم پوچھا گیا، فرمایا: یہ گنواروں کا کام ہے۔

۷۳۱۔ **عن** اِبراهیم النخعی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال :الجهر ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم بدعة ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بسم اللہ شریف جہر سے کہنا بدعت ہے۔

۷۳۲۔ **عن** اِبراهیم النخعی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : مادرکت احدا یجهر بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ، والجهر بها بدعة ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے صحابہ وتابعین میں سے کسی کو بسم اللہ شریف کا جھر کرتے نہ پایا۔اسکا جھر بدعت ہے۔

۷۳۳۔ **عن** شعیب بن جریر رضی الله تعالیٰ عنه یقول : قلت لسفیان الثوری

۷۲۹۔ نصب الرایة للزیلعی، ۳۵۸/۱
۷۳۰۔ نصب الرایة للزیلعی، ۳۵۸/۱
۷۳۱۔ المصنف لابن ابی شیبة ۴۱۱/۱
۷۳۲۔ نصب الرایة للزیلعی، ۳۵۸/۱
۷۳۳۔ تذکرة الحفاظ للذهبی، ۱۹۳/۱

رضی الله تعالیٰ عنه : حدث بحديث السنة ينفعني الله به ، فاذاوقفت بين يديه قلت : يا رب! حدثني بهذاسفيان فأنجوا أنا وتوخذ ، قال : أكتب ، بسم الله الرحمٰن الرحيم ، القرآن كلام اللّٰه تعالیٰ غير مخلوق ، وقال : يا شعيب ! لا ينفعك ماكتبت حتى ترى المسح على الخفين وحتى ترى أن اِخفاء بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم أفضل من الجهر به وحتى تومن بالقدر (الى ان قال) اذاوقفت بين يدى اللّٰه فسئلت عن هٰذا فقل : يارب ! حدثنى بهٰذا سفيان الثورى ثم خل بينى وبين اللّٰه عزوجل ۔

حضرت شعیب بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: مجھے عقائد اہل سنت بتادیجئے کہ اللہ عزوجل مجھے نفع بخشے اور جب میں اس کے حضور کھڑا ہوں تو عرض کروں کہ الٰہی! مجھے یہ سفیان ثوری نے بتائے تھے ،تو میں نجات پاؤں اور جو پوچھ گچھ ہو آپ سے ہو۔ فرمایا: لکھو، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ،قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں ،اوراسی طرح اور عقائد ومسائل لکھ کر فرمایا: اے شعیب! یہ جو تم نے لکھا تمہیں کام نہ دیگا جب تک مسح موزہ کا جواز نہ مانو،اور جب تک یہ اعتقاد نہ رکھو کہ بسم اللہ شریف کا آہستہ پڑھنا باواز پڑھنے سے افضل ہے،اور جب تک تقدیر الٰہی پر ایمان نہ لاؤ۔ جب تم اللہ عزوجل کے حضور کھڑے ہو اور تم سے سوال ہو تو میرا نام لے دینا کہ عقائد ومسائل مجھے سفیان ثوری نے بتائے۔ پھر مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور چھوڑ کر الگ ہوجانا۔

فتاوی رضویہ قدیم ۳/ ۵۶۶

فتاوی رضویہ جدید ۷/ ۶۸۳، ۶۸۷

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تراویح میں جہر بسملہ کا حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر کہنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افترا ہے،تواتر درکنار، زنہار کسی احاد سے بھی اس کا ثبوت نہیں۔ جہر فی التراویح تو جدا، مطلقاً کسی نماز میں حضور والاصلوات اللہ وسلامہ علیہ کا بسم اللہ شریف جہر سے پڑھنا ہرگز ہرگز متواتر نہیں۔ تواتر کیسا نفس ثبوت میں سخت کلام ونزاع ہے۔

امام حافظ عقیلی کتاب الضعفاء میں لکھتے ہیں۔

بسم اللہ میں کوئی حدیث مسند صحیح نہیں۔ عمدۃ القاری ۵/ ۲۸۸

امام دارقطنی فرماتے ہیں۔

جہرتسمیہ میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی۔　　عنایۃ القاضی ۱/۳۱

یہ ہی امام دارقطنی جب مصر تشریف لے گئے۔ کسی مصری کی درخواست سے دربارۂ جہر ایک جز تصنیف فرمایا۔ بعض مالکیہ نے قسم دے کر کہ پوچھا کہ اس میں کونسی حدیث صحیح ہے۔ آخر براہ انصاف اعتراف فرمایا۔

کل ماروی عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الجہر فلیس بصحیح ذکرہ الامام الزیلعی عن التنقیح عن مشائخہ عن الدار قطنی والمحقق فی الفتح ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جہر میں جو کچھ روایت کیا گیا اس میں کچھ صحیح نہیں۔　　فتح القدیر ونصب الرایہ ۱/۳۵۹

امام بن الجوزی نے کہا:

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جہر بسم اللہ میں کوئی روایت صحیح نہیں۔

مرقاۃ المفاتیح ۲/۲۸۶

خلاصہ یہ کہ وہ احادیث نہ احادیث صحیحہ کے مقابل، نہ ذکر کے قابل۔ ولہذا مصنفان مسانید وسنن نے انکے ذکر سے اعراض کیا۔　　نصب الرایہ ۱/۳۵۸

خود پیشوائے وہابیہ ابن القیم نے اپنی کتاب مسمی بالہدی میں لکھا۔ ان حدیثوں میں جو صحیح ہے وہ جہر میں صریح نہیں اور جو جہر میں صریح ہے وہ صحیح نہیں۔

نیل الاوطار ۲/۲۲۸

امام زیلعی فرماتے ہیں:

خلاصہ یہ کہ جہر کی حدیثیں ثابت نہ ہوئیں۔

تبیین الحقائق ۱/۱۱۲

نیز فرماتے ہیں:

ان حدیثوں میں کوئی حدیث صریح وصحیح نہیں ۔ نہ یہ صحاح ومسانید وسنن مشہورہ میں مروی ہوئیں۔ انکی روایتوں میں کذاب، ضعیف، مجہول لوگ ہیں۔

نصب الرایہ ۱/۳۵۵

امام عینی فرماتے ہیں:

جہر کی حدیثوں میں کوئی حدیث صحیح وصریح نہیں بخلاف حدیث اخفا کہ وہ صحیح وصریح اور صحاح ومسانید وسنن مشہورہ میں ثابت ہے۔ عمدۃ القاری ۲۹۱/۵

ہماری ذکر کردہ احادیث میں ابتدائی چار احادیث وہ احادیث جلیلہ ہیں جنکی تخریج میں، ہر چاروں ائمہ مذہب اور چھیوں اصحاب صحاح متفق ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۶۸۴/۷ ☆ فتاوی رضویہ قدیم ۵۶۵/۳

(۱۰) حتی الوسع اچھے کپڑوں میں نماز پڑھو

۷۳۴۔ **عن** نافع رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : اِن اِبنِ عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما كسانی ثوبين وأنا غلام فدخل المسجد فوجدنی اُصلی متوشحا بثوب واحد فقال : أليس لك ثوبان فلبسهما ، أرأيت ، لو أنی أرسلتك الیٰ وراء الدار لكنت لابسهما ؟ قال:نعم ، قال : فالله أحق أن تتزين له أم الناس ؟ قال : نافع : فقلت : بل الله ،

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے دو کپڑے پہننے کیلئے عطا فرمائے اور میں اس وقت انکا غلام تھا۔ پھر مسجد میں آئے تو مجھے ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا، ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں ہیں کہ انکو پہنو؟ بھلا بتاؤ کہ اگر میں تم کو گھر سے باہر بھیجتا تو تم دونوں کپڑے پہنتے؟ بولے: ہاں! فرمایا: تو اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اسکی بارگاہ میں بن سنور کر آؤ یا لوگ؟ حضرت نافع کہتے ہیں اس پر میں نے کہا: اللہ تعالیٰ۔

(۱۱) رکوع میں تطبیق

۷۳۵۔ **عن** علقمة والأسود أنهما دخلا علی عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فقال : أصلی من خلفكما قال : نعم ، فقام بينهما فجعل أحد هما عن يمينه والاخر عن شماله ثم ركعنا فوضعنا ايدينا علی ركبنا فضرب أيدينا ثم طّبق بين

۷۳۴۔ المصنف لعبد الرزاق ، باب ما يكفی الرجل من الثياب ، ۳۵۸/۱

۷۳۵۔ الصحيح لمسلم ، باب وضع الايدی علی الركب و نسخ التطبيق، ۲۰۲/۱

يديه ثم جعلهما بين فخذيه فلما صلى قال : هٰكذا فعل رسول الله صلى الله تعالىٰ وسلم ـ　　صفائح اللجين ۴۰

حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ دونوں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے فرمایا: کیا تمہارے علاوہ لوگ نماز پڑھ چکے۔ انھوں نے عرض کیا: ہاں، پھر حضرت عبد اللہ ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔ ایک کو داہنی طرف کیا اور دوسرے کو بائیں طرف، پھر جب ہم نے رکوع کیا تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔ حضرت عبد اللہ نے ہمارے ہاتھ پر مارا اور تطبیق کی (یعنی دونوں ہتھیلیوں کو ملایا) اور رانوں کے بیچ میں رکھا۔ جب نماز پڑھ چکے تو کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ ۱۲م

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی نسبت امام ابوعمر بن عبد البر نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اسکی نسبت صحیح نہیں۔ محدثین کے نزدیک صرف اسی قدر صحیح ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے ایسا کیا۔ اور امام اجل ابوذکریا نووی شارح صحیح مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تو کتاب الخلاصہ میں سخت ہی تعجب خیز بات واقع ہوئی کہ فرمایا: صحیح مسلم شریف میں بھی صرف اسی قدر ہے کہ ابن مسعود نے ایسا کیا، اور یہ نہیں کہ هٰكذا فعل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه، حالانکہ بعینہ یہی الفاظ صحیح مسلم میں موجود۔ کمامر،

یہ حدیث منسوخ ہے جیسا کہ مسلم شریف کی دیگر احادیث سے اسکا واضح اور صریح ثبوت موجود ہے۔

(۱۲) نماز سے فارغ ہوکر سیدھی جانب پلٹنا

۷۳۶ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : اكثر ما رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ينصرف عن يمينه ـ　　الاسد الصئول ص ۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اکثر دیکھا کہ نماز سے فارغ ہوکر سیدھی جانب متوجہ ہوکر تشریف

۷۳۶ـ الصحیح لمسلم، باب جواز الانصراف عن الصلوة عن اليمين و الشمال ۲۴۷/۱

فرما ہوتے۔۱۲م

(۱۳) نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک مصلے پر بیٹھنا سنت ہے

۷۳۷۔**عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم کان اذا صلی الفجر جلس فی مصلاة حتی تطلع الشمس حسنا ۔

الاسدالصئول ص۹

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو سورج کے خوب اچھی طرح طلوع ہونے تک اسی مقام پر تشریف فرما رہتے۔

۷۳۸۔**عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا صلی صلوة الصبح لم یبر ح فی موضعه حتی تطلع الشمس و تبیض ۔

الاسدالصئول ص۹

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر پڑھ چکتے تو اپنی جگہ تشریف فرما رہتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوتا اور خوب روشن ہوجاتا۔

۷۳۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا صلی الفجر لم یقم من مجلسه حتی یمکنه الصلوة وقال : من صلی الصبح ثم جلس فی مجلسه حتی یمکنه الصلوة کان بمنزلة حجة وعمرة متقبلتین

الاسدالصئول ص۱۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۷۳۷۔ الصحیح لمسلم باب فضل الجلوس فی مصلاة بعد انصبح ، ۲۳۵/۱
السنن لابی داؤد باب فی الرجل یجلس متولعبا، ۲۶۶/۲
فتح الباری للعسقلانی ۱۱/ ۷۹ ☆ شرح السنة للبغوی ۱۲ / ۳۲۴
مشکوة المصابیح للتربریزی ۴۷۱۵ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ۲۹۸/۱
۷۳۸۔ المسند للامام ابی حنیفة ۴۳۷/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۲۱/۳
۷۳۹۔ الجامع للترمذی ، باب ما ذکر مما یستحب من الجلوس فی المسجد ، ۷۶/۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو اپنی جگہ سے اس وقت تک نہیں اٹھتے جب تک نماز پڑھنا ممکن (جائز) نہ ہو جائے۔پھر ارشاد فرمایا: جس نے صبح کی نماز پڑھی اور اسی جگہ بیٹھا رہا یہاں تک کہ کوئی دوسری نفل نماز پڑھنا جائز ہوگئی تو اسکو ایک حج وعمرۂ مقبول کا ثواب ملیگا۔۱۲م



۷ مساجد

(۱) گھر میں مسجد کا بیان

۷۴۰۔ **عن** أُم المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : امر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ببناء المساجد فی الدور وان تنظف وتطیب ۔

فتاویٰ رضویہ ۸۱۱/۳

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھروں میں نماز کی مخصوص جگہ بنانے کا حکم فرمایا اور اس جگہ کو پاک صاف رکھنے کا بھی حکم دیا۔ ۱۲م

(۲) مسجد بہتر اور بازار بدتر جگہ ہے

۷۴۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خَیْرُ الْبُقَاعِ الْمَسَاجِدُ وَشَرُّ الْبُقَاعِ الْأَسْوَاقُ۔

فتاویٰ رضویہ ۴۳۲/۳

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر جگہ مسجدیں ہیں اور سب سے بدتر جگہ بازار۔ ۱۲م

وفی الباب عن ابی هریرة وعن جبیر بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنهما ۔

(۳) مسجد بنانے پر اجر

۷۴۲۔ **عن** أمیر المومنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الاسنی قال : قال

۷۴۰۔ السنن لابی داؤد ، باب اتخاز المساجد فی الدور ، ۶۶/۱
الجامع للترمذی، باب ما ذکر فی تطیب المساجد ، ۷۶/۱
السنن لابن ماجه ، باب تطهیر المساجد و تطییبها ، ۵۵/۱
۷۴۱۔ المستدرك للحاکم، العلم ، ۹۰/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۴۶۷/۱ ☆ کنزل العمال للمتقی، ۲۰۷۲۰، ۶۵۸/۷
المغنی للعراقی ، ۶۹/۱ ☆ جامع بیان العلم لابن عبد البر ، ۵۰/۲
۷۴۲۔السن لابن ماجه، باب من بنی لله مسجدا ، ۵۴/۱

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنُ بَنٰى لِلّٰهِ مَسُجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيُتًا فِى الُجَنَّةِ وفى رواية من در وياقوت ـ　　فتاوىٰ رضويه ٣/٥٩١

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی اللہ عزوجل اسکے لئے جنت میں موتی اور یاقوت کا گھر بناتا ہے۔

٧٤٣ـ **عن** أبى قرصافة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اُبُنُو الُمَسَاجِدَ وَاخرِ جُوا الُقُمَامَةَ مِنُهَا، فَمَنُ بَنٰى لِلّٰهِ بَيُتًا بَنى اللّٰهُ لَهٗ بَيُتًا فِى الُجَنَّةِ ـ　　شمائم العنبر ٢١

حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدیں بناؤ اوران سے کوڑا کرکٹ صاف کرو۔ کیونکہ جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے گھر بنایا اللہ اسکے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔

٧٤٤ ـ **عن** أمير المومنين عثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : مَنُ بَنٰى مَسُجِدًالِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ فِى الُجَنَّةِ مِثُلَهٗ ـ　　فتاوى رضويه حصه دوم ٩/٢٠٨

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ کوفرماتے سنا۔ جو اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنائے اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے۔

٧٤٢ـ الجامع الصغير للسيوطى، ٥٢٠/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ٢٠/١
مجمع الزوائد للهيثمى ٧/٢ ☆ الصحيح لابن خزيمة ١٢٩١
اتحاف السادة للزبيدى، ٣١/٣ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٢٦٨/٨
مشكل الآثار للطحاوى ، ٤٨٦/١ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ٢٧٣/٧
كنز العمال للمتقى، ٢٠٧٢٨، ٦٤٩/٧ ☆ المسند للعقيلى، ٢٤٤/٣
الكامل لابن عدى، ٢٥٧٩/٧ ☆

٧٤٣ـ المعجم الكبير للطبرانى، ٤/٣ ☆ الدرا لمنثور للسيوطى ٢١٧/٣
اللآلى المصنوعة للسيوطى ٢٤٠/٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٠٧٦٦، ٦٥٥/٧
كشف الخفاء للعجلونى، ٢٤/١ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ٤٢١/١

٧٤٤ الصحيح لمسلم ، فضل بناء المسجد و الحث عليها، ١٠٢/١

(۴)مسجد کی دیوار قبلہ آراستہ نہ کی جائے

۷۴۵۔ **عن** عثمان بن ابی طلحة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دعانی بعد دخول الکعبة فقال : اِنِّی کُنْتُ رَأَیْتُ قَرْنَی الْکَبْشِ حِیْنَ دَخَلْتُ الْبَیْتَ فَنَسِیْتُ أنْ آمُرَكَ أنْ تُخَمِّرَهُمَا فَخَمِّرْهُمَا فَاِنَّهٗ لَایَنْبَغِی أنْ یَّکُوْنَ فِی قِبْلَةِ الْبَیْتِ شَیْءٌ یُلْهِی الْمُصَلِّی ۔

حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ معظّمہ میں تشریف فرما ہوئے تو آپکو بلایا اور ارشاد فرمایا: ہم نے کعبہ میں دنبہ کے سینگ ملاحظہ فرمائے تھے (دنبہ کہ سیدنا حضرت اسمٰعیل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کا فدیہ ہوا اسکے سینگ کعبہ معظّمہ کی دیوار غربی میں لگے ہوئے تھے) ہمیں تم سے یہ فرمانا یاد نہ رہا کہ اسکو ڈھانک دو۔اب ڈھانک دو کہ نمازی کے سامنے کوئی چیز ایسی نہ چاہئیے جس سے دل بٹے۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۶۰۷

(۵)مسجدوں کی زینت میں حد سے تجاوز ممنوع

۷۴۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا اُمِرْتُ بِتَشْیِیْدِ الْمَسَاجِدِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے مسجدوں کے گچ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

﴿۱﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مساجد میں زینت ظاہری زمانہ سلف صالحین میں فضول ونا پسند تھی ۔ کہ انکے قلوب تعظیم شعائر اللہ سے مملو تھے۔ ولہذا احدیث میں مباہاۃ فی المساجد کو اشراط ساعت سے شمار فرمایا۔اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔لتزخرفنها کما زخرفت

---

۷۴۴ الصحیح لمسلم ، فضل بناء المسجد و الحث علیها ، ۱۰۲/۱

۷۴۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶۸/۴

۷۴۶۔ السنن لابی داؤد ، باب فی بناء المسجد ، ۶۵/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷۹/۲ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳۱۳/۷
الدر المنثور للسیوطی ، ۲۱۷/۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۴۸/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۰۸۲۷، ۶۶۸/۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ۵۱۲۷، ۱۵۲/۳

اليهود والنصارى ، مگر تبدل زمانہ سے علماء نے تزئین مساجد کی اجازت فرمائی۔ کہ اب تعظیم ظاہر مورث عظمت فی العیون ووقعت فی القلوب ہوتی ہے ۔ فكان كتحلية المصحف فيه من تعظيمه، یہ ایسے ہی ہے جیسے تعظیم کی خاطر قرآن حکیم کو طلا کی صورت میں لکھا جائے۔

اگر اب بھی دیوار قبلہ عموماً اور محراب کو خصوصاً شاغلات قلوب سے بچانے کا حکم ہے۔ بلکہ اولیٰ یہ ہے کہ دیوار یمین وشمال بھی ملہیات سے خالی رہے۔ کہ اس کے پاس جو مصلی ہو اس کی نظر کو پریشان نہ کرے۔ ہاں گنبدوں، میناروں، سقف اور دیواروں کی وہ سطح کہ مصلیوں کے پس پشت رہے گی ان میں مضائقہ نہیں۔ اگرچہ سونے کے پانی سے نقش ونگار ہوں بشرطیکہ اپنے مال حلال سے ہوں۔ مسجد کا مال اس میں صرف نہ کیا جائے۔ مگر جب کہ اصل بانی نے نقش ونگار کئے ہوں یا واقف نے اسکی اجازت دی ہو یا مال مسجد فاضل بچا ہو اور صرف نہ کیا جائے تو ظالماں کے خورد برد میں جائیگا۔ پھر جہاں جہاں نقش ونگار اپنے مال سے کرسکتا ہے اس میں بھی دقائق نقوش سے تکلف مکروہ ھے۔ سادگی اور میانہ روی کا پہلو ملحوظ رہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۰۰

(٦) مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے

٧٤٧ ـ **عن** أبي هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنۡ سَمِعَ رَجُلاً يَنۡشُدُ ضَالَّةً فِي الۡمَسۡجِدِ فَلۡيَقُلۡ لَارَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيۡكَ ، فَإِنَّ الۡمَسَاجِدَ لَمۡ تُبۡنَ لِهٰذَا ـ　　فتاوی رضویہ ۶/۴۰۴۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی شخص کو مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرتے سنے تو کہے اللہ تعالیٰ تجھے تیری چیز واپس نہ دلائے۔ کہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئیں۔

---

٧٤٧ ـ الصحيح لمسلم ، باب النهى عن نشد الضاله فى المسجد، ٢١٠/١
السنن لابى داؤد ، باب كراهية انشاد الضالة فى المسجد ، ٦٨/١
السنن لابن ماجه ، باب النهى عن نشد الضوال فى المسجد ، ٥٦/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٤٩/٢ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٤٤٧/٢
الترغيب و الترهيب للمنذرى ٢٠٢/١ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ٩٢/٥

(۷) مسجد میں خرید وفروخت منع ہے

۷۴۸۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا رَأَیْتُمْ مَنْ یَّبْتَاعُ فِی الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا: لَا أَرْبَحَ اللّٰہُ تِجَارَتَکَ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۹۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مسجد میں کسی شخص کو خرید وفروخت کرتے دیکھو تو کہو اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔۱۲م

(۸) بودار چیز کھا کر مسجد میں نہ جائے

۷۴۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ أَکَلَ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ الْخَبِیْثَۃِ شَیْأً فَلَایُقَرِّبْنَا فِی الْمَسْجِدِ

فتاوی رضویہ ۶/۳۸۱

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس گندے پیڑ یعنی کچی پیاز یا کچے لہسن سے کچھ کھایا تو وہ مسجد میں ہمارے پاس نہ آئے۔

۷۴۸۔ الجامع للترمذی ، باب النھی عن البیع فی المسجد ، ۱/۱۵۸
المستدرک للحاکم ۲/۵۶ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲/۴۴۷
الترغیب و الترھیب للمنذری ۱/۲۰۳ ☆ شرح السنۃ للبغوی ، ۲/۳۷۵
التفسیر لابن کثیر ، ۶/۷۶ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱/۶۸
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۹۳ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۵/۱۳۴
الصحیح لابن خزیمۃ ، ۱۳۵ ☆ السنن للدارمی، ۱/۳۶۶

۷۴۹۔ الصحیح لمسلم ، باب نھی من اکل ثوما او بصلا، ۱/۲۰۹
السنن الکبری للبیھقی، ۳/۷۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق ۱۷۴۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۴۲۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۵۶
الصحیح لابن خزیمۃ ۱۶۶۷ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۳/۱۲۴
مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۱۸ ☆ التمھید للآلبانی ۶/۴۱۶
الترغیب والترھیب للمنذری ۱/۲۲۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۹۱۳، ۱۵/۲۶۷
شرح معانی الآثار للطحاوی ۴/۲۳۸ ☆ الکنی و الاسماء للدولانی ۱/۵۸

۷۵۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَالْكِرَاثَ فَلَايَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا ، فَإِنَّ الْمَلَآئِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ آدَمَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کچی پیاز، لہسن یا گندنا کھایا وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔ کہ ملائکہ علیہم السلام بھی اس سے ایذا پاتے ہیں جس سے انسان تکلیف پاتے ہیں۔

۷۵۱ ۔**عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسو اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لَايَمُرُّ فِيْهِ بِلَحْمٍ نَيْءٍ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں کچا گوشت لیکر کوئی نہ گذرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسجد کو بو سے بچانا واجب، لہذا مسجد میں مٹی کا تیل جلانا حرام، مسجد میں دیا سلائی جلانا حرام، مسجد میں کچا گوشت لیجانا جائز نہیں۔ حالانکہ کچے گوشت کی بو بہت خفیف ہوتی ہے۔ تو جہاں سے مسجد میں پہونچے وہاں تک ممانعت کی جائے گی۔ مسجد عام جماعت کیلئے بنائی جاتی ہے. پھر یہ خیال نہ کرو کہ اگر مسجد خالی ہے تو اس میں کسی بو کا داخل کرنا اس وقت جائز ہو کہ کوئی آدمی نہیں جو اس سے ایذا پائے گا۔ ایسا نہیں۔ بلکہ ملائکہ بھی ایذا پاتے ہیں اس سے جس سے انسان ایذا پاتا ہے۔ مسجد کو نجاست سے بچانا فرض ہے　　فتاوی رضویہ ۳۸۱/۶

(۹) مسجد میں دنیا کی بات حرام ہے

۷۵۲۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : سَيَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ

۷۵۰۔ الصحیح لمسلم، باب نهی من اكل ثوما او بصلا، ۲۰۹/۱
المسند لابی عوانۃ، ۴۱۲ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳۳۴/۲
الاستذکار لابن عبد البر، ۱۵۲/۱ ☆ احکام النبوۃ للکحال، ۱۴۲/۲
۷۵۱۔ السنن لابن ماجہ، باب ما یکرہ فی المساجد، ۵۵/۱
۷۵۲۔ الصحیح لابن حبان، ۳۱۱

لَیۡسَ لِلّٰہِ فِیۡھِمۡ حَاجَۃٌ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: آخر زمانے میں کچھ لوگ ہونگے کہ مسجد میں دنیا کی باتیں کرینگے۔ اللہ عزوجل کو ان لوگوں سے کچھ کام نہیں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسجد میں دنیا کی مباح باتیں کرنے کو بیٹھنا نیکیوں کو کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔

فتح القدیر میں ہیں۔

الکلام المباح فیہ مکروہ ، یا کل الحسنات ،

اشباہ میں ہے۔

انہ یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب ،

مدارک میں حدیث نقل کی۔

الحدیث فی المسجد یاکل الحسنات کما تاکل البھیمۃ الحشیش ۔

مسجد میں دنیا کی بات نیکیوں کو اس طرح کھاتی ہے جیسے چوپایہ گھاس کو۔

غمز العیون میں خزانۃ الفقہ سے ہے۔

من تکلم فی المساجد بکلام الدنیا احبط اللہ تعالیٰ عنہ عمل اربعین سنۃ ۔

جو مسجد میں دنیا کی بات کرے اللہ تعالیٰ اسکے چالیس برس کے عمل اکارت فرمادے۔

حدیقہ ندیہ میں ہے۔

کلام الدنیا اذاا کان مباحا صدقا فی المساجد بلاضرورۃ داعیۃ الیٰ ذٰلک کا لمعتکف یتکلم فی حاجتھا اللا زمۃ مکروہ کراھۃ تحریمۃ ، ثم ذکر الحدیث وقال فی شرحہ لیس للہ تعالیٰ فیھم حاجۃ ای لا یر ید بھم خیرا وإنما ھم أھل الخیبۃ والحرمان والاھانۃ والخسران ۔

یعنی دنیا کی بات جب کہ فی نفسہ مباح اور سچی ہو مسجد میں بلاضروت کرنی حرام ہے۔ ضرورت ایسی جیسے معتکف اپنی حوائج ضروریہ کے لئے بات کرے، پھر حدیث مذکور ذکر کر کے فرمایا۔ معنی حدیث یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہ کریگا۔ اور وہ نامراد، محروم،

زیاں کار، اور اہانت وذلت کے سزاوار ہیں۔

مروی ہے کہ ایک مسجد اپنے رب کے حضور شکایت کرنے چلی کہ لوگ مجھ میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں۔ ملائکہ اسے آتے ملے اور بولے ہم انکے ہلاک کرنے کو بھیجے گئے ہیں۔

روایت ہے کہ جولوگ غیبت کرتے ہیں (جوسخت حرام اور زنا سے بھی اشد ہے) اور جو لوگ مسجد میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں انکے منہ سے وہ گندی بدبونکلتی ہے جس سے فرشتے اللہ عزوجل کے حضور انکی شکایت کرتے ہیں۔

سبحان اللہ، جب مباح وجائز بات بلاضرورت شرعیہ کرنے کو مسجد میں بیٹھنے پر یہ آفتیں ہیں تو حرام وناجائز کام کرنے کا کیا حال ہوگا۔ مسجد میں کسی چیز کا مول لینا۔ بیچنا، خرید وفروخت کی گفتگو کرنا ناجائز ہے۔ مگر معتکف کو اپنی ضرورت کی چیز مول لینی وہ بھی جبکہ مبیع مسجد سے باہر ہی رہے مگر ایسی خفیف ونظیف وقلیل شئ جس کے سبب نہ مسجد میں جگہ رکے نہ اسکے ادب کے خلاف ہو اور اسی وقت اسے اپنے افطار وسحری کیلئے درکار ہو۔ تجارت کیلئے بیع وشراء کی معتکف کو بھی اجازت نہیں۔ فتاوی رضویہ ۶/۴۰۳

(۱۰) مسجدوں میں ناسمجھ بچوں کو نہ لاؤ

۷۵۳۔ **عن** واثلة بن الأسقع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال : جَنِّبُوا مَسَاجِدَ كُمْ صِبْيَانَكُمْ وَمَجَانِيْنَكُمْ وَشِرَآئَكُمْ وَبَيْعَكُمْ وَ خُصُوْمَاتِكُمْ وَرَفْعَ أَصْوَاتِكُمْ ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی مسجدوں کو بچاؤ اپنے ناسمجھ بچوں اور مجنونوں کے جانے اور خرید وفرخت اور جھگڑوں اور آواز بلند کرنے سے۔ فتاوی رضویہ ۶/۴۰۴

۷۵۳۔ السنن لابن ماجه ، باب ما یکره فی المساجد ، ۱/۵۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۲۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۱۵۶
کنز العمال للمتقی، ۲۰۸۲۲، ۷/۶۶۷ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲/۱۵۷
التفسیر لابن کثیر ، ۶/۶۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۱۵۷
التفسیر للقرطبی، ۱۲/۲۷۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۵۱
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۱/۱۹۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۴۰۰
المطالب العالیة لابن حجر ۳۵۷ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/۴۰۴

(۱۰) مساجد کو پاک وصاف رکھو

۷۵۴۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلَحُ لِشَیْءٍ مِنَ الْقِذْرِ وَالْبَوْلِ وَالْخَلَآءِ وَاِنَّمَا هِیَ لِقَرَأةِ الْقُرآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ ۔　　شمائم العنبر ۲۱

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ان مسجدوں میں گندگی پیشاب اور پاخانہ جیسی کوئی چیز جائز نہیں ۔ یہ مسجدیں تو تلاوت قرآن، اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تمام نماز کیلئے ہیں۔۱۲م

(۱۱) مسجد میں بلند آواز سے نہ بولو

۷۵۵۔ **عن** عبید اللہ بن حفص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ أجَابَ دَاعِیَ اللّٰهِ وَأحْسَنَ عِمَارَةَ مَسَاجِدِ اللّٰهِ كَانَتْ تُحْفَتُهٗ بِذٰلِكَ مِنَ اللّٰهِ الْجَنَّةَ ، قیل : یا رسول اللہ ! ما احسن عمارۃ مساجداللہ ،قال: لَایُرْفَعُ فِیْهَا صَوْتٌ وَلَا یُتَكَلَّمُ فِیْهَا بِالرَّفَثِ ۔　　شمائم العنبر ۱۹

حضرت عبید اللہ بن حفص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ عزوجل کے داعی کی آواز پر لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ کی مسجدیں اچھے طور پر تعمیر کیں تو اس کے عوض اللہ تعالیٰ کے یہاں جنت ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ! مسجدوں کی اچھی طرح تعمیر کیا ہے ۔ فرمایا: اس میں آواز بلند نہ کرنا اور کوئی بیہودہ بات زبان سے نہ نکالنا۔۱۲م

۷۵۶۔ **عن** سعید بن ابراھیم عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : سمع عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صوت رجل فی المسجد فقال :اتدری این انت ؟

۷۵۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۹۱/۳ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۴۰۰/۲
السنن الکبری للبیھقی، ۴۱۳/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۹۳، ۶۶۱/۷
المسند لابی عوانۃ، ۲۱۴/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۲۳/۱
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۹۱/۱ ☆
۷۵۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۰۸۴۱، ۶۷۱/۷ ☆
۷۵۶۔ کنز العمال للمتقی، ۲۳۸۷ ، ۳۱۶/۸ ،

اتدری این انت ؟ کرہ الصوت ۔ شمائم العنبر ۱۹

حضرت سعید بن ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کی بلند آواز مسجد میں سنی تو ارشاد فرمایا: تو جانتا ہے کہ کہاں ہے؟ تو جانتا ہے کہ کہاں ہے۔ یعنی بلند آواز کو مسجد میں ناپسند فرمایا۔

(۱۲) مسجد کا پڑوسی مسجد میں نماز پڑھے

۷۵۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا صَلٰوةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِی الْمَسْجِدِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد ہی میں قبول ہوتی ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سند ضعیف ہے جیسا کہ امام سیوطی نے اپنے فتاوی میں فرمایا۔

جد الممتار ۱/ ۲۰۷

(۱۳) اذان کے بعد مسجد سے نہ جائے

۷۵۸۔ **عن** أمير المومنين عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ أَدْرَكَ الْأَذَانَ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَا يَخْرُجُ لِحَاجَةٍ اَوْ هُوَ لَا يُرِيْدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ ۔ شمائم العنبر ۴۰ ☆ فتاوی رضویہ ۳/۴/۷۷

۷۵۷۔ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۱۱ ☆ المستدرك للحاكم، ۱/۲٤٦
السنن للدار قطنی، ۱/٤۲۰ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۲/۳۱
نصب الراية للزيلعی، ٤/٤۱۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۳/۲۹
فتح الباری للعسقلانی ، ۱/٤۳۹ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ۲/۲۵۱
كنز العمال للمتقی، ۲۰۷۳۷، ۷/٦۵۰ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۰۹
العلل المتناهية لابن الجوزی، ۱/٤۱۲ ☆ اللآلی المصنوعة للسيوطی، ۲/۹

۷۵۸۔ السنن لابن ماجه ، باب اذا اذن و انت فی المسجد فلا تخرج ، ۱/۵۳
المؤطا لمالك، انتظار الصلوة ۵٦ ☆ نصب الراية للزيلعی، ۲/۱۵۵
الحاوی للفاوی للسيوطی ۱/٤۹ ☆

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو مسجد ہی میں اذان ہوگئی اور وہ بغیر ضرورت مسجد سے نکلا یا مسجد آنے کا ارادہ نہیں تو وہ منافق ہے۔ ۱۲م

۷۵۹۔ **عن** أبی الشعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرج رجل من المسجد بعد ما اذن فیہ بالعصر فقال ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ : اما ھذا فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۷۴

شمائم العنبر ۴۰

حضرت ابو الشعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد نبوی سے اس وقت نکلا جب عصر کی اذان ہو چکی تھی، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس نے حضور ابو القاسم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ ۱۲م

۷۶۰ ۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلوۃ فلا یخرج احد کم حتی یصلی ۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۷۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ جب تم مسجد میں ہو اور اذان ہو چکی ہو تو اس وقت تک تم میں سے کوئی مسجد سے نہ نکلے جب تک نماز نہ پڑھ لے۔ ۱۲م

(۱۴) مسجد کی پابندی کرنے والا مومن کامل ہے

۷۶۱ ۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۷۵۹۔ الجامع للترمذی ، باب کراھیۃ الخروج بعد الاذان ، ۱/۲۸

۷۶۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۵۳۷ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ۱/۱۸۹
مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۵ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۰۷۴

۷۶۱۔ الجامع للترمذی، باب حرمۃ الصلوۃ ، ۲/۸۶
السنن لابن ماجہ، باب لزوم المساجد و انتظار الصلوۃ، ۱/۵۸
المسند لاحمدبن حنبل ۳/۶۸ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۶۶۳
الصحیح لابن حبان ، ۳۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۳۸، ۷/۶۵۱
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۸/۳۲۷ ☆ المستدرك للحاکم ۱/۲۱۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا رَأَیُتُمُ الرَّجُلَ یَعۡتَادُ فِی الۡمَسۡجِدِ فَاشۡهَدُوۡا لَهٗ بِالۡاِیۡمَانِ ۔

شمائم العنبر ۱۵

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ اس نے مسجد جانا اپنی عادت بنالی ہے تو اس کے مومن کامل ہونے کی گواہی دو۔ ۱۲م

(۱۵) مسجد جانے والے بزرگ ہیں

۷۶۲۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اِنَّ بُیُوۡتَ اللّٰہِ فِی الۡاَرۡضِ الۡمَسَاجِدُ، وَاِنَّ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ تَعَالیٰ اِنۡ یُّکۡرِمَ مَنۡ زَارَ فِیۡہِ۔

شمائم العنبر ۲۰

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : زمین میں مسجدیں اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں ، اور بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لے لیا ہے کہ اسکو بزرگی عطا فرمائے جو اسکی بارگاہ میں حاضری کیلئے مسجد میں آئے۔ ۱۲م

(۱۶) بلا عذر گھر میں فرائض پڑھنا گناہ ہے

۷۶۳۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ولو انکم صلیتم فی بیوتکم کما یصلی ھذا المتخلف فی بیتہ لترکتم سنۃ نبیکم ولو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم ۔

فتاوی رضویہ ۳۸۱/۶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تم لوگ گھر میں نماز پڑھتے جیسے یہ ناخلف اپنے گھر میں پڑھ رہا ہے تو تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۷۶۱۔ الدر المنثور للسیوطی، ۲۱۶/۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۰/۳
الصحیح لابن خزیمۃ، ۱۵۰۲ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۹۳/۱
الکامل لابن عدی ، ۹۸۱/۳ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۶۹/۱
تاریخ بغداد للخطیب، ۴۵۶/۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۰/۳

۷۶۲۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۲/۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۰/۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹۹/۱۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۱۶/۳
کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۴۰، ۶۵۱/۷ ☆ الکشاف ، ۷۳

کی سنت کے تارک ہوتے اور اگر تم سنت موکدہ کے ترک کو اپنا شعار بنالیتے تو گمراہ ہوجاتے ۔

٧٦٤ ۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : حافظوا علی هؤلاء الصلوات الخمس حيث ينادی بهن فانهن من سنن الهدی وان الله عزوجل شرع لنبيه صلی الله تعالیٰ عليه وسلم سنن الهدی ولقد رأيتنا وما يتخلف عنها الا منافق بين النفاق ،ولقد رأيتنا وان الرجل يهادی بين الرجلين حتی يقام فی الصف ، وما منكم من احد الا وله مسجد فی بيته ، ولوصليتم فی بيوتكم وتركتم مساجدكم تركتم سنةنبيكم ولو تركتم سنة نبيكم لكفرتم ۔ **فتاوی رضویہ ٦/٣٨١**

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا : جب اذان ہوتو تم ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرو کہ یہ نمازیں ہدایت کی راہیں ہیں ، بیشک اللہ عزوجل نے اپنے محبوب نبی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ راہیں متعین فرمائیں ۔ہم تو یہ جانتے تھے کہ ان نمازوں سے غفلت کھلا منافق ہی کریگا۔ کیونکہ ایک وقت وہ تھا جو ہم نے اپنی نگاہوں سے دیکھا کہ بعض لوگوں کو دوسروں کے سہارے نماز کیلئے لایا جاتا اور صف میں کھڑا کیا جاتا ۔ اور آج تم نے عام طور سے اپنے گھروں کو مسجد بنالیا ہے ۔سنو ! اگر تم اپنے گھروں ہی میں نماز پڑھتے رہے اور مسجدوں کو ترک کردیا تو تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے تارک ہوگے اور اگر ایسا ہوا تو تم بڑے ناشکرے کہلاؤ گے ۔ ۱۲م

(۱۷) اندھیری رات میں مسجد جانا عظیم ثواب کا باعث ہے

٧٦٥ ۔ **عن** بريدة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه

---

٧٦٤ ۔ السنن لابی داؤد ، باب ما جاء فی المشی الی الصلوة فی الظلم ، ٨٣/١

٧٦٥ ۔ السنن لابن ماجه ، باب المشی الی الصلوة، ٥٧/١

السنن الكبری للهيثمی، ٦٣/٣ ☆ المستدرك للحاكم ، ٢١٢/١

المعجم الكبير للطبرانی ، ٨٦/٥ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ٤٥٤/٥

كنز العمال للمتقی، ٢٠٢٣٥ ، ٥٥٧/٧ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری ٢٧٢/١

مشكوة المصابيح للتبريزی، ٧٢١ ☆ الكامل لابن عدی، ١٤٠/٣

العلل المتناهية لابن الجوزی، ٤٠٧/١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٣٠/٢

شرح السنة للبغوی، ٣٥٨/٢ ☆ الكنی و الاسماء للدولابی، ١٩٥/١

وسلم : بَشِّرِالْمَشَّائِيْنَ فِى الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِالتَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۷۳

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تاریکیوں میں مسجدوں تک کثرت سے پیادہ جانے والوں کو روز قیامت نور کامل کی بشارت دے دو۔۱۲م

(۱۸) مسجد میں نماز باعث اجر ہے

۷۶۶۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان من سنن الهدى الصلوة فى المسجد الذى يوذن فيه ۔

شمائم العنبر ۱۶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: یہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے کہ اس مسجد میں نماز پڑھی جائے جس میں اذان دی گئی۔ ۱۲م

(۱۹) مساجد جنت کی کیاریاں ہیں

۷۶۷۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا ، فقلت : يا رسول الله ! وما رياض الجنة ؟ قال : اَلْمَسَاجِدُ ، قلت : ومالرتع ؟ يا رسول الله !قال : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ۔

فتاوی رضویہ ۶/۴۴۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں پر گذرو تو ان میں چرو یعنی ان کا میوہ کھاؤ۔

۷۶۶۔ الصحيح لمسلم ، باب فضل صلوه الجماعة ، ۱/۲۳۲

۷۶۷۔ الجامع للترمذى ، باب جامع الدعوات ، ۲/۱۸۹

المسند لاحمد بن حنبل ،	۳/۱۵۰	☆ السنن الكبرى للبيهقى ،	۱/۳۲۲
تاريخ دمشق لابن عساكر ،	۳/۲۹۰	☆ اتحاف السادة للزبيدى ،	۱/۲٤۰
الدر المنثور للسيوطى	۱/۱۵۲	☆ حلية الاولياء لابى نعيم ،	۶/۲۶۸
كنز العمال للمتقى ، ۱۸۸٤ ،	۱/٤۳۷	☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى	۱/۱۱۲
المعجم الكبير للطبرانى ،	۹۵۱۱	☆ مجمع الزوائد للهيثمى ،	۱/۱۲۶
لسان الميزان لابن حجر ،	۵/۲۳۹	☆ المغنى للعراقى ،	۱/۳٤

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا یارسول اللہ! جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا مسجدیں، ابوہریرہ نے پھر عرض کیا: وہ چرنا کیا ہے؟ فرمایا: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر، کہا کرو۔

(۲۰) مسجدیں ذکر خدا اور نماز کیلئے بنی ہیں

۷۶۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّمَا بُنِیَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ ۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مسجد فقط اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کیلئے بنائی گئی ہے۔ ۱۲م

۷۶۹۔ **عن** أبی ضمرة رضی الله تعالیٰ عنه عن أبی بكر الصديق رضی الله تعالیٰ عنه قال : اِنما بنيت للذكر ۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابوضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسجدیں ذکر الٰہی کیلئے بنائی گئی ہیں۔ ۱۲م

۷۷۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : كُلُّ كَلامٍ فِی الْمَسْجِدِ لَغْوٌ اِلَّاالْقُرْآنُ وَذِكْرُاللّٰهِ تَعَالیٰ وَمَسْأَلَةٌ عَنْ خَيْرٍ اَوْ اِعْطَآءُهٗ ۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں ہر طرح کی گفتگو فضول ہے مگر قرآن کی تلاوت، اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اچھی بات پوچھنا یا اسکا جواب دینا۔ ۱۲م

(۲۱) گفتگو فنائے مسجد ہی میں کرو

۷۷۱۔ **عن** سالم بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان عمربن الخطاب

۷۶۸۔ كنز العمال للمتقی، ۲۰۷۹۷، ۶۶۲/۷ ☆ ایضا، ۲۰۷۹۵، ۶۶۲/۷

۷۶۹۔ الزهد لاحمد بن حنبل، زهد ابی بكر، ۱۴۱

۷۷۰۔ كنز العمال للمتقی، ۲۰۸۴۰، ۶۷۱/۷

۷۷۱۔ المؤطا لمالك، جامع الصلوة، ۶۲

رضی اللہ تعالیٰ عنه بنی الی جانب المسجد رحبة فسماه البطیحاء فکان یقول: من اراد ان یلفظ او ینشد شعرا او صوتا فلیخرج الی هذه الرحبة ۔ شمائم العنبر ۱۹

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیرالمومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے مسجد نبوی کے کنارے ایک کشادہ جگہ بنائی اوراس کا نام بطیحا رکھا۔ پھرفرماتے جو بات کرنے کا ارادہ کرے یا شعر کہنا چاہے۔ یابلند آواز سے بولنا چاہے تو اس کشادہ جگہ میں آئے۔ ۱۲م

(۲۲) جہاں نماز پڑھی جائے وہ جگہ گواہ ہوجاتی ہے

۷۷۲۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنُ صَبَاحٍ وَلَا رَوَاحٍ اِلَّا وَبُقَاعُ الْأَرُضِ يُنَادِيُ بَعُضُهَا بَعُضًا ، يَاجَارَةُ ! هَلُ مَرَّ بِكِ الْيَوُمَ عَبُدٌ صَالِحٌ صَلَّى عَلَيُكِ اَوُ ذَكَرُ اللّٰهَ؟ فَاِنُ قَالَتُ: نَعَمُ ، رَأَتُ اَنَّ لَهَا بِذٰلِكَ فَضُلًا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کوئی صبح شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کرنہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے! آج تیری طرف کوئی نیک بندہ ہوکرنکلا جس نے تجھ پرنماز پڑھی یاذکرالٰہی کیا۔ اگروہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں، تو پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔ فتاوی رضویہ ۳۰۲/۶

(۲۳) تمام زمین مسجد ہے

۷۷۳۔ **عن** جابربن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی

۷۷۲۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۷۷/۱ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۷۶/۶
مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۹۲۹، ۲۹۰/۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۲/۲ ☆

۷۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ جلعت الخ، ۶۲/۱
الصحیح لمسلم ، کتاب المساجد و مواضع الصلوة ، ۱۹۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۰۴/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۱۲/۱
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳۱۶/۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵۹/۸
الدر المنثور للسیوطی ۲۳۷/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۵۸ ، ۴۳۷/۱۱

اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أُعۡطِيۡتُ خَمۡسًا لَمۡ يُعۡطَهُنَّ أَحَدٌ مِّنَ الۡأَنۡبِيَاءِ قَبۡلِي ، نُصِرۡتُ بِالرُّعۡبِ مَسِيۡرَةَ شَهۡرٍ، وَجُعِلَتۡ لِيَ الۡأَرۡضُ مَسۡجِدًا وَطَهُوۡرًا ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِّنۡ أُمَّتِي أَدۡرَكَتۡهُ الصَّلٰوةُ فَلۡيُصَلِّ ، وَأُحِلَّتۡ لِيَ الۡغَنَا ئِمُ ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبۡعَثُ اِلىٰ قَوۡمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثۡتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً ، وَأُعۡطِيۡتُ الشَّفَاعَةَ ـ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئیں ۔(۱) میری مدد اس طرح فرمائی گئی کہ ایک ماہ کی مسافت سے کفار کے قلوب میں میرا اور میرے لشکر کا رعب ڈالدیا گیا (۲) میرے لئے تمام زمین مسجد اور پاک بنادی گئی ۔لہٰذا میرا امتی جس جگہ نماز کا وقت پائے اسی جگہ نماز پڑھ لے (۳) میرے لئے مال غنیمت حلال کردیا گیا (۴) دوسرے انبیاء کرام کسی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے لیکن مجھے تمام انسانوں کارسول بنا کر بھیجا گیا (۵) منصب شفاعت سے مجھے سرفراز کیا گیا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نماز ہر پاک جگہ ہوسکتی ہے جہاں کوئی ممانعت شرعی نہ ہو اگرچہ کسی کا مکان یا افتادہ زمین ہو۔

(۲۴) معذور کو گھر میں نماز کی اجازت ہے

۷۷٤۔ **عن** محمود بن الربیع الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه ان عتبان بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه وهو من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال : یا رسول اللہ ! انی قد انکرت بصری و انا اصلی لقومی ، واذا کانت الامطار سال الوادی الذی بینی و بینهم ولم استطع ان اتی مسجد هم فاصلی لهم وودت انك یا رسول اللہ تاتی فتصلی فی مصلی اتخذه مصلیٰ ، قال: فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :سَأَفۡعَلُ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالىٰ ، قال عتبان : فغدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وابو بکر الصدیق حین ارتفع النهار فاستاذن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فاذنت له فلم یجلس حتی دخل البیت ثم قال: أَيۡنَ تُحِبُّ أَنۡ أُصَلِّيَ مِنۡ بَيۡتِكَ قال: فاشرت الی ناحیة من البیت فقام رسو ل اللہ صلی

۷۷٤۔ الصحیح لمسلم ، باب الرخصة فی التخلف عن الجماعةلعذر ، ۱/۲۳۳
الجامع الصحیح للبخاری، باب المساجد فی البیوت ، ۱/٦۰

اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم فکبر فقمنا ورائه فصلی رکعتین ثم سلم ۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۶۲

حضرت محمود بن ربیع الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! میری نگاہ کمزور ہوگئی ہے۔ میں اب تک اپنی قوم کو نماز پڑھاتا رہا۔ اب جب بارش ہوتی ہے اور وہ نالے بہہ نکلتے ہیں جو میرے اور انکے درمیان ہیں تو میں انکی مسجد نہیں پہونچ سکتا کہ انکو نماز پڑھاؤں۔ لہٰذا میری خواہش ہے کہ حضور ایک دن میرے غریب خانہ پر تشریف لے آئیں اور ایک جگہ نماز ادا فرما کر میرے لئے اس مقام کو مبارک و مقدس بنادیں۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم عنقریب تمہاری یہ خواہش پوری کردینگے۔ حضرت عتبان کہتے ہیں کہ حضور دوسرے ہی دن چاشت کے وقت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیکر تشریف لے آئے باہر تشریف فرما ہوکر اجازت مانگی۔ میں نے اجازت دی تو اندر تشریف لائے لیکن بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا: تم کس جگہ نماز پڑھوانا چاہتے ہو۔ میں نے گھر کے ایک گوشہ کی طرف اشارہ کیا۔ حضور نے اس جگہ کھڑے ہوکر تکبیر کہی۔ ہم حضور کے پیچھے کھڑے ہوئے۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا۔

(۲۵) مسجد میں نمازی پر شیطان حملہ کرتا ہے

۷۷۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ أَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ فِی الْمَسْجِدِ جَآءَ الشَّیْطَانُ فَأَبَسَّ بِهٖ كَمَا یُبِسُّ الرَّجُلُ بِدَابَّتِهٖ ، فَاِنْ أَسْكَنَ لَهٗ زَنَقَهٗ اَوْ أَلْجَمَهٗ ، قال: ابو هریرة رضی الله تعالیٰ عنه: وانتم ترون ذلك ، اما الموثوق فتراه مائلا كذا لا یذكر الله ، واما الملجم ففاتح فاه لا یذكر الله عزوجل ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۷۷۵۔ المسند لاحمد بن حنبل　۲/۳۳۰ ☆ التفسیر لابن کثیر　۸/۵۵۹
کنز العمال للمتقی، ۱۲۷۲۰، ۱/۲۵۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۲۴۲
جمع الجوامع للسیوطی، ۶۱۱۵ ☆

وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی مسجد میں ہوتا ہے تو شیطان آکر اسکے بدن پر ہاتھ پھیرتا ہے جیسے تم میں کوئی اپنے گھوڑے کو رام کرنے کیلئے اس پر ہاتھ پھیرتا ہے۔ پس اگر وہ شخص ٹھہرا رہا (یعنی اسکے وسوسہ سے فوراً الگ نہ ہوگیا) تو اسے باندھ لیتا یا لگام دیتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو روایت کر کے فرمایا: حدیث کی تصدیق تم آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ وہ جو بندھا ہوا ہے اسے تم دیکھو گے کہ یوں جھکا ہوگا کہ ذکر الٰہی نہیں کر رہا ہے۔ اور وہ جو لگام دیا ہوا ہے وہ منہ کھولے ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا۔

فتاوی رضویہ ۱/۲/۷۷

(۲۶) مسجد نبوی کی تعمیر مختلف مراحل میں

۷۷۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان المسجد كان على عهد رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم مبنيا با للبن و سقفه الجريد وعمد ه خشب النخل فلم يزد فيه ابو بكر شيئا وزاد فيه عمر وبنا ه على بنيانه فى عهد رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم باللبن والجريد واعاد عمده خشبا ثم غيره عثمان فزاد فيه زيادة كثيرة وبنى جداره بالحجارة المنقوشة والقصة وجعل عمده من حجارة منقوشة وسقفه بالساج ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مسجد نبوی شریف کچی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی اور اسکی چھت کھجور کی شاخوں کی اور ستون کھجور کے تنے کے تھے۔ پھر سیدنا امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں کچھ اضافہ نہیں فرمایا۔ لیکن امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں اس کی تعمیر اس طرح کرائی کہ دیواریں کچی اینٹوں کی، چھت کھجور کی شاخوں کی اور ستون کھجور کے تنوں کے تھے۔ یعنی یہ تعمیر بھی حسب سابق تھی۔ پھر امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا تو آپ نے اس میں کافی تبدیلی کی۔ دیواریں نقشین پتھر کی اوران پر گچکاری، اور ستون منقش پتھروں کے اور چھت ساکھو کی بنوائی۔

۷۷۶۔ الصحیح الجامع للبخاری، باب بنیان المسجد، ۱/٦٤

(۲۷) مسجد نبوی میں ایک نماز ہزار نمازوں سے افضل

۷۷۷ ـ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صَلاةٌ فِی مَسْجِدِی هٰذَا خَیْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامِ۔
النیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : میری اس مسجد میں ایک نماز اسکے علاوہ دوسری مسجدوں کے مقابلہ میں ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے مگر مسجد حرام کے مقابلہ میں نہیں۔ ۱۲م

۷۷۸ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صَلاَةٌ فِی مَسْجِدِی أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِیْمَا سِوَاهُ ۔
النیرۃ الوضیۃ ۳۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی بہ نسبت ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ ۱۲م

و فی الباب عن سعد بن ابی وقاص وعن جابر بن عبدالله و عن عبد الله بن الزبیر وعن جبیربن مطعم وعن ام المومنین میمونه رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین ۔

(۲۸) مسجد اقصیٰ میں نماز کی فضیلت

۷۷۹ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَمَّا فَرَغَ سُلَیْمَانُ بْنِ دَاوٗدَ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلاَمُ مِنْ بِنَآءِ بَیْتُ الْمُقَدَّسِ سَأَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ثَلاثًا اَنْ یُّوتِیَهُ حُکْمًا یُصَادِفُ حُکْمَهٗ وَمُلْکَهٗ لَا یَنْبَغِی لِأَحَدٍمِنْ بَعْدِهٖ وَأَنَّهٗ لَایَأتِی هٰذَا الْمَسْجِدَ أَحَدٌ لَایُرِیْدُ اِلَّاالصَّلٰوۃُ فِیْهِ اِلَّا خَرَجَ مِنْ

---

۷۷۷ ـ الصحیح لمسلم ، باب فضل الصلوة بمسجد ی مکة و المدینة، ۱/۴٤۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۳۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵/۲٤٦
۷۷۸ الصحیح لمسلم ، باب فضل الصلوة بمسجدی مکة و المدینة، ۱/۴٤۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱٦ ☆

ذُنُوبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَمَّا اِثْنَيْنِ فَقَدْ أُعْطِيَهُمَا وَأَرْجُوْ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ أُعْطِيَ الثَّالِثَةُ ۔ حدالممتار ۲/ ۲۶۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں کیں ۔ پہلی یہ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی ایسی قوت عطا ہو جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق ہو ۔ دوسری یہ کہ ایسی حکومت جو بعد میں کسی کو نہ ملے ۔ تیسری یہ کہ اس مسجد بیت المقدس میں فقط نماز کا ارادہ کرکے آئے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوکر جائے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: لیکن دو چیزیں تو عطا فرمادی گئیں اور مجھے کامل امید ہے کہ تیسری بھی عطا فرمادی گئی ۔۱۲م

(۲۹) مسجدیں بغیر منارہ بناؤ

۷۸۰ ۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اُبْنُوا الْمَسَاجِدَ وَاتَّخِذُوْهَا جُمًّا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسجدیں بناؤ اور انہیں بے کنگرہ رکھو۔

۷۸۱ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اُبْنُوا مَسَاجِدَكُمْ جُمًّا وَابْنُوْا مَدَائِنَكُمْ مُشْرِفَةً ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنی مسجدیں منڈی بناؤ اور اپنے شہر کنگرہ دار ۔۱۲م

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مساجد کیلئے برج وکنگرے

---

۷۷۹ ۔ السنن لابن ماجه، ماجاء فى الصلوة فى مسجد بيت المقدس، ۱/ ۱۰۲
الترغيب و الترهيب للمنذرى ، الترغيب فى صلوة فى بيت المقدس، ۲/ ۲۱۶
۷۸۰ ۔ الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ۱/ ۱۹۷ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۲/ ۴۳۹
الجامع الصغير للسيوطى ۱/ ۱۰ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲/ ۹

اوراس طرح کے منارے جن کولوگ مینار کہتے ہیں ہرگز نہ تھے۔ بلکہ زمانہ اقدس میں پکے ستون نہ پکی چھت نہ پکا فرش نہ گچکاری۔ یہ اصلا نہ تھے۔ مگر تغیر زمانہ سے جب کہ قلوب عوام تعظیم باطن پر تنبیہ کیلئے تعظیم ظاہر کے محتاج ہو گئے اس قسم کے امور علماء وعامہ مسلمین نے مستحسن رکھے۔ اسی قبیل سے ہے قرآن عظیم پر سونا چڑہانا کہ صدر اول میں نہ تھا۔ اوراب بہ نیت تعظیم واحترام قرآن عظیم مستحب ہے۔ یونہی مسجد مین گچکاری اورسونے کا کام۔ وما راه المومنون حسنا فهو عند الله حسن ،

اوران میں ایک منفعت یہ بھی ہے کہ مسافر یا ناواقف منارے کنگرے دور سے دیکھ کر پہچان لے گا کہ یہاں مسجد ہے تو اس میں مسلمانوں کو ارشاد و ھدایت اور امر دین میں انکی امدادواعانت ہے۔ اوراللہ عزوجل ارشادفرماتا ہے۔

تعاونوا علی البر والتقوی ۔

تیسری منفعت جلیلہ یہ ہے کہ یہاں کفار کی کثرت ہے ۔ اگر مسجدیں سادہ گھروں کی طرح ہوں تو ممکن ہے کہ ہمسایہ کے ہنود بعض مساجد پر گھر اور مملوک ہونے کا دعوی کردیں اورجھوٹی گواہیوں سے جیت لیں بخلاف اس صورت کے کہ یہ ہیات خود بتائیں گی کہ یہ مسجد ہے تو اس میں مسجد کی حفاظت اور اعداء سے اسکی صیانت ہے ۔ وبا لله التوفيق ، وهو تعالىٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم واحكم ۔

فتاوی رضویہ ۳۹۶/۶

(۳۰) مسجد میں چراغ جلانا مستحسن ہے

۷۸۲۔ **عن** اِسمٰعيل بن زياد رضى الله تعالىٰ عنه قال : مرعلى بن ابى طالب كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم على المساجد فى رمضا ن و فيها القناديل فقال : نورالله على عمر قبره كما نور علينا مساجدنا ۔ فتاوی رضویہ ۵۹۸/۳

حضرت اسماعیل بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ماہ رمضان المبارک میں مسجدوں کے پاس سے گذرے تو ان میں چراغ روشن تھے۔ یہ دیکھ کر آپ نے یہ دعائیہ کلمات کہے۔ اللہ تعالیٰ امیر المومنین سیدنا حضرت

۷۸۱۔ کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۶۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۱۰/۱

عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ کی قبر کو اسی طرح روشن فرمادے جس طرح انھوں نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا۔ ۱۲م

(۳۱) قبروں پر مسجد نہ بنائی جائے

۷۸۳۔ **عن** أُم المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡيَهُوۡدِ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوۡا قُبُوۡرَ أَنۡبِيَائِهِمۡ مَسَاجِدَ۔ فتاوی رضویہ ۶۰۴/۳

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ ۱۲م

(۳۲) قبر کی طرف سجدہ جائز نہیں

۷۸۴ ۔**عن** أبى مرثد الغنوى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا تَجۡلِسُوا عَلَى الۡقُبُوۡرِ وَلَا تُصَلُّوا عَلَيۡهَا ۔

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قبروں کی طرف نہ نماز پڑھو نہ ان پر بیٹھو۔ ۱۲م

۷۸۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۸۰۰، ۵۷۶/۱۲

۷۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ما ذکر بنی اسرائیل ، ۴۹۱/۱

الصحیح لمسلم ، باب النهی عن بناء المسجد علی الدور ، ۲۰۱/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۷۵/۶ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۲۰۳/۷

المسند لابی عوانة، ۳۹۹/۱ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی ۲۲۵

الدر المنثور للسیوطی ۱۹۴/۶ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر ۲۳۸/۵

فتح الباری للعسقلانی ، ۰ ۱ / ۳۷۲ ☆ التمهید لابن عبد البر ، ۱۹۶/۱

التفسیر لابن کثیر ، ۳۶۸/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۲۷/۲

التفسیر للقرطبی، ۳۹۲/۵ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۲۷۷/۱

الطبقات الکبری لابن سعد ، ۳۵/۲ ☆

۷۸۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُصَلُّوا اِلیٰ قَبْرٍ وَلَا تُصَلُّوا عَلیٰ قَبْرٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : نہ قبر کی طرف نماز پڑھو اور نہ قبر پر نماز پڑھو ۔ اس حدیث کی سند حسن ہے۔

۷۸۶ ۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الصلوة علی القبور ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں کی طرف نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

علامہ منادی نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۷۸۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلَا لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ اِلیٰ أَحَدٍ وَلَا اِلیٰ قَبْرٍ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : خبردار ہرگز نہ کوئی کسی آدمی کی طرف نماز میں منہ کرے نہ کسی قبر کی طرف۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۲۱/۹

۷۸۸ ۔**عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: رانی عمر رضی الله تعالیٰ عنه وانا اصلی الیٰ قبر فقال : القبر أمامك فنهانی وفی روایة للوکیع قال لی: القبر لاتصل الیه، وفی روایة الفضل فناداه عمر ،القبر القبر فتقدم وصلی وجاوز القبر ۔

۷۸٤۔ الصحیح لمسلم الجنائز ، ۳۱۲/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۳۵/٤
السنن لابی داؤد ، الجنائز ، ٤٦٠/۲ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱۷/۱۰
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی کراهیة الوطی علی القبور ، ۱۲۵/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۵۱۵/۱ ☆ التمهید لابن عبد البر ، ۲۳۰/۵
۷۸۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۷٦/۱۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۵۸۱/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷/۲ ☆ الکامل لابن عدی ، /۱۰۰۷
کنز العمال للمتقی، ۲۹۱۸٦ ، ۳٤۳/۷ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی ۱۰۱٦
۷۸٦۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۲٤۰/۱٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۵۹/۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبر کی طرف نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: تمہارے سامنے قبر ہے۔ قبر سے بچو۔ قبر سے بچو، اس کی طرف نماز نہ پڑھو۔ یہ نماز ہی میں قدم بڑھا کر قبر کے آگے ہوگئے۔

۷۸۹۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال فی مرضه الذی لم یقم منه : لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ ، قالت: ولو لا ذلك لا برز قبره غیر انه خشی ان یتخذ مسجدا ،وفی روایه اولٰئك شرارالخلق عند الله عزوجل یوم القیامة

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی وفات اقدس کے مرض میں فرمایا: یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ہو۔ انہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو محل سجدہ بنالیا۔ اور فرمایا: ایسا کرنے والے اللہ عزوجل کے نزدیک روز قیامت بدترین خلق ہیں۔ ام المومنین نے فرمایا: یہ نہ ہوتا تو مزار اطہر کھول دیا جاتا مگر اندیشہ ہوا کہ کہیں سجدہ نہ ہونے لگے۔ لہذا احاطہ میں مخفی رکھا گیا،

۷۹۰ ۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۷۸۷۔ کتاب العلل لابی الفرج، ☆ العلل المتناهیةلابن الجوزی، ۴۳۴/۱
المجروحین لابن حبان ، ۳۰۲/۱ ☆
۷۸۸۔ کنز العمال للمتقی، ۲۲۵۱۰ ، ۱۹۳/۸ ☆
۷۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۸/۱ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۲۶۴/۷
التمهید لابن عبد البر ، ۱۹۶/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷/۲
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۲۷۷/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۴۰/۸
التفسیر لابن کثیر ، ۱۴۳/۵ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد ، ۳۵/۲
۷۹۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب کراهیة الصلوة فی المقابر ، ۶۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب النهی عن بناء المسجد علی القبور ، ۲۰۱/۱
السنن لابی داؤد، باب البناء علی القبر ، ۴۶۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۹۶/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۸۰/۴
التمهید لابن عبد البر ، ۳۸۳/۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ۶۴/۶
فتح الباری للعسقلانی، ۵۳۲/۱ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد ، ۳۵/۲
المسند لابی عوانة ، ۴۰۰/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۰۱۶، ۱۷۰/۴
المصنف لعبد الرزاق ، ۴۰۶/۱ ☆

عليه وسلم : قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود ونصاری کو اللہ تعالیٰ مارے ۔انہوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو سجدے کا مقام کرلیا۔

۷۹۱۔ **عن** أم المومنين عائشة الصديقة و عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قالا : لما نزلت برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم طفق يطرح خميصة له على وجهه فاذا اغتم كشفها عن وجهه فقال : وهو كذلك يقول :لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔يُحَذِّرُ مِثْلَ مَاصنعوا ۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ وعبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ نزع روح اقدس کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چادر روئے انور پر ڈال لیتے جب نا گوار ہوتی منہ کھول دیتے ،اسی حالت میں فرمایا: یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں مساجد کرلیں۔ڈراتے تھے کہ ہمارے مزار پرانور کے ساتھ ایسا نہ ہو۔

۷۹۲ ۔ **عن** أمير المومنين على المر تضى كرم الله تعالىٰ وجهه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى مرضه الذى مات فيه : ائذن للناس على فاذنت للناس عليه فقال : لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا ثم اغمى عليه فلما افاق قال : يا على ! ائذن للناس فاذنت لهم فقال : لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا ثلثا فى مرض موته ۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات انور کے مرض میں مجھ سے فرمایا: لوگوں کو ہمارے حضور حاضر

۷۹۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب مرض النبى ﷺ ، ۶۳۹/۲
الصحيح لمسلم ، باب النهى عن بناء المسجد على القبور ، ۲۰۱/۱
البداية و النهاية لابن كثير ، ۲۳۸/۵ ☆ المسند لابى عوانة ۳۹۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۷۵/۶ ☆ دلائل النبوة للبيهقى، ۳۰۳/۷
المصنف لعبد الرزاق ، ۴۰۶/۱ ☆

۷۹۲۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۴۲/۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۷/۲
الطبقات الكبرى لابن سعد ، ۳۶/۲ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ۴۴/۵

ہونے کا اذن دو، میں نے اذن دیا۔ جب لوگ حاضر ہوئے فرمایا: اللہ کی لعنت ہے اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبریں جائے سجدہ ٹھہرالیں۔ پھر حضور پر غشی طاری ہوئی جب افاقہ ہو فرمایا: اے علی! لوگوں کو اذن دو، میں نے اذن دیا، فرمایا: اللہ کی لعنت ہے اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبریں جائے سجدہ کرلیں۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔

۷۹۳۔ **عن** أسامه بن زیدرضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال فی مرضه الذی مات فیه : أُدْخُلُوا أَصُحَابِی ، فدخلوا علیه وهو متقنع ببر د معافری فکشف القناع ثم قال: لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَوَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِیَائِهِمْ مَسْجِدًا ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرض وفات شریف میں ارشاد فرمایا: میرے اصحاب کو میرے حضور لاؤ، حاضر ہوئے، حضور نے روئے انور سے کپڑا اہٹا کر ارشاد فرمایا: یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں محل سجدہ قرار دے لیں۔

۷۹۴ ۔**عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِکُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْیَاءٌ وَمَنْ یَتَّخِذُالْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک سب لوگوں سے بدتر وہ ہیں جنکے جیتے جی قیامت قائم ہوگی اور وہ جو قبروں کو جائے سجدہ ٹھہراتے ہیں۔

۷۹۵ ۔ **عن** جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت النبی صلی الله تعالیٰ علیه

۷۹۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۱٦٤ ☆ المسند لابی داؤد اللیالی، ۲/۱۱۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۲۰٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۲۷

۷۹٤۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/٤۰۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۰ ۱/۲۳۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۱۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۳/۳٤۵
کنز العمال للمتقی، ۲۹۱۹۲، ۷/۳٤٤ ☆
السلسلة الضعیفة، للالبانی، ۲۲۵

۷۹۵۔ الصحیح لمسلم ، باب انهی عن بناء المسجد علی القبور ، ۱/۲۰۱
کنز العمال للمتقی، ۷/۳٤٤ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد ، ۲/۲٤۰

وسلم قبل ان یموت بخمس وهو یقول : ألَا!اِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ أَنْبِیَائِهِمْ وَصَالِحِیْهِمْ مَسَاجِدَ ، أَلَا!فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ ، اِنِّی اَنْهَا کُمْ عَنْ ذٰلِکَ ۔
فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۲۲/۹

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات پاک سے پانچ روز پہلے حضور کو فرماتے سنا۔خبردار!تم سے اگلے انبیاء اوراولیاء کی قبروں کو محل سجدہ قرار دیتے تھے۔خبردار!تم ایسا نہ کرنا۔ضرور میں تمہیں اس سے منع فرماتا ہوں۔

﴿۷﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منتقی میں حدیث جندب پر کہا۔اسکے مانند مضمون طبرانی نے بسند جید زید بن ثابت، اور بزار نے مسند میں ابوعبیدہ بن الجراح اورابن عدی نے کامل میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا اسکے ثبوت پر یہ تین حدیثیں اور ہونگی۔

۷۹۶ ۔**عن** أبی هریرۃرضی اللہ تعالیٰ عنه قال : دعا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أللّٰهُمَّ ! لَا تَجْعَلْ قَبْرِی وَثْنًا ، لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوا قُبُوْرَ أَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔الٰہی میرے مزار کریم کو بت نہ ہونے دینا۔اللہ کی لعنت ان پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں مسجدیں کرلیں۔

۷۹۷ ۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ تَعَالیٰ عَلیٰ قَوْمٍ اِتَّخَذُوا قُبُوْرَ أَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ ۔

۷۹۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲۴۶/۲ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۳۵/۲
کنز العمال للمتقی، ۳۸۰/۲ ☆ التمهید لابن عبد البر ، ۴۴/۵
المؤطا لمالك ۱۷۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ۹۹۵۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۱۷/۴/۴ ☆ التفسیر للقرطبی، ۵۸/۲
۷۹۷۔ التمهید لابن عبد البر ، ۴۱/۵ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۳۵/۲
المؤطا لمالك ، ۶۰ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۳۲/۳

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا غضب اس قوم پر سخت ہوا جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل سجدہ ٹھہرایا۔

۷۹۸۔ **عن** عمروبن دینار رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كَانَتْ بَنُو اِسْرَآئِيْلَ اِتَّخَذُوا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ فَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ تَعَالیٰ ۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرئیل نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل سجدہ کرلیا تو اللہ عزوجل نے ان پر لعنت فرمائی۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ قاضی بیضاوی پھر علامہ طیبی شرح مشکوۃ پھر علامہ قاری مرقات میں لکھتے ہیں۔

كانت اليهود والنصارى يسجدون لقبور انبيائهم ويجعلونها قبلة ويتوجهوافى الصلوة نحو ها فقد اتخذو ها اوثانا فلذلك لعنهم ومنع المسلمين عن مثل ذلك ـ

یہود ونصاری اپنے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے مزاروں کو سجدہ کرتے اور انہیں قبلہ بنا کر نماز میں انکی طرح منہ کرتے تو انہوں نے انکو بت بنالیا۔ لہٰذا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر لعنت کی اور مسلمانوں کو اس سے منع فرمایا۔

مجمع بحار الانوار میں ہے۔

كانوا يجعلو نها قبلة يسجدون اليها فى الصلوة كالوثن۔

مزارات انبیاء کو قبلہ ٹھرا کر نماز میں انکی طرف سجدہ کرتے تھے جیسے بت۔

تیسیر نیز سراج منیر شروح جامع صغیر میں ہے۔

اتخذو ها جهة قبلتهم ـ

مراد حدیث یہ ہے کہ انہوں نے مزارات کو سمت سجدہ بنالیا۔

۷۹۸۔ المصنف لعبد الرزاق، ۱/۴۰۶ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۹۱۹۶، ۷/۳۴۵

زواجرامام ابن حجر مکی میں ہے۔

اتخاذالقبور مسجدا معناه الصلوة عليه او اليه ۔

قبروں کومحل سجدہ بنالینے کے معنی یہ ہیں کہ ان پر یاان کی طرف نماز پڑھی جائے۔

علامہ توریشی نے شرح مصابیح میں دونوں صورتیں لکھیں۔

احدهما كانوں يسجدون لقبورالانبياء تعظيما لهم وقصد العبادة ، وثانيهما التوجه الى قبور هم فى الصلوة ۔

ایک یہ کے بقصد تعظیم قبورانبیاء کوسجدہ کرتے۔دوسرے یہ کہ انکی طرف سجدہ کرتے۔

پھرفرمایا۔

و كلا الطريقين غير مرضيه ۔

دونوں صورتیں ناپسند ہیں۔

تو ظاہر ہے کہ قبر کی طرف سجدہ اور قبرکوسجدہ دونوں حرام ہیں اوران احادیث کے تحت داخل اوردونوں کووہ سخت وعیدیں شامل۔

اقول: بلکہ صورت اول اظہر وارجح ہے۔یہود سے عبادت غیرخدامعروف نہیں۔لہٰذا علماء نے فرمایا کہ یہودیت سے نصرانیت بدتر ہے کہ نصاری کا خلاف توحید میں ہے اور یہود کا صرف رسالت میں۔

درمختاراورردالمحتار میں ہے۔

النصرانى شرمن اليهود ى فى دارين ، لان نزاع النصارى فى الالهيات ونزاع الهود فى النبوات ،

لاجرم محرر مذہب سیدنا امام محمد نے مؤطا میں صورت اول کے داخل وعید وشمول حدیث ہونے کی طرف صاف اشارہ فرمایا۔باب وضع کیا۔

باب القبر يتخذمسجدا او يصلى اليه ۔

اوراس میں یہ ہی حدیث ابو ہریرہ لائے،قاتل اللہ الیہود الخ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۲۳

۷۹۹۔ **عن** أم المومنين أم سلمةرضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أُولَئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَىٰ قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهَا تِلْكَ الصُّوَرُ ، أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ ۔

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نصاری وہ قوم ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہوجاتا تو اسکی قبر پر مسجد بنالیتے اوراس میں تصویریں بناتے۔ یہ اللہ کے یہاں بدترین خلق ہیں۔

الجراز الدیانی ص۸۹

(۲۳) کتابی ذمی کافر کا مسجد میں داخلہ جائز ہے

۸۰۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَايَدْخُلُ مَسْجِدَنَا هٰذَا بَعْدَ عَامِنَا هٰذَا مُشْرِكٌ إِلَّا أَهْلُ الْعَهْدِ وَخَدَمُهُمْ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہماری اس مسجد میں اس سال کے بعد کوئی مشرک نہ آنے پائے بس ذمی اور انکے غلام۔

۸۰۱ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا يَدْخُلُ مَسْجِدَنَا هٰذَا مُشْرِكٌ بَعْدَ عَامِنَا هٰذَا غَيْرُ أَهْلِ الْكِتَابِ وَخَدَمُهُمْ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اس سال کے بعد ہماری اس مسجد میں کوئی مشرک نہ آنے پائے بس کتابی اور انکے غلام۔

۷۹۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب صلوة فی البیعة ۱/۶۲
فتح الباری للعسقلانی، ۱/۵۲۱ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۲/۳٤
المسند لاحمد بن حنبل، ٦/۵۱ ☆ المسند لابی عوانة ، ۱/٤۰۰
التمهید لابن عبد البر ، ۱/۱٦۸ ☆
۸۰۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/۳۸٦ ☆
۸۰۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/۲۹٦ ☆

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

درمختار میں ہے۔

جاز دخول الذمی مسجدا ۔ ذمی کا مسجد میں جانا جائز ہے۔

سب سے اجل واعظم خود محرر مذہب امام محمد کا جامع صغیر میں ارشاد ہے۔

محمد عن ابی یوسف یعقوب عن ابی حنیفة ، لا باس ان یدخل اهل الذمة المسجد الحرام ۔

یعنی امام محمد امام ابو یوسف سے راوی کہ امام اعظم نے فرمایا: رضی اللہ عنہم ۔ ذمیوں کا مسجد حرام میں جانا مضائقہ نہیں ۔ ذمی مراد ہو اور کافر سے تعبیر کریں کیا بعید ہے۔ ذمی بھی کافر ہی ہے۔ یونہی مستامن مراد ہو اور حربی سے تعبیر کریں کیا عجب ہے۔ مستامن بھی حربی ہے۔ مگر ذمی بولیں اور اس سے حربی بھی مراد ہو یہ کس طرح معقول کہ اب تخصیص ذمی محض بے معنی وموجب غلط فہمی ہوگی کہ حربی ہرگز معنی ذمی میں نہیں۔

لا جرم علامہ سید احمد طحطاوی وعلامہ سید محمد شامی محشیان درمختار کو اس میں تردد ہوا کہ مستامن کیلئے بھی جواز ہے یا نہیں۔

پھر اس پر استدلال علماء بالحدیث سے سند لاکر بھی جزم نہ کیا اور کتب سے تحقیق کرنے کا حکم دیا۔ دونوں کتابوں کی عبارت یہ ہے۔

انظر هل المستامن ورسول اهل الحرب مثله ومقتضى استدلالهم على الجواز بانزال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وفدثقيف فى المسجد جوازه ويحرر۔

غور طلب ہے کہ مستامن اور حربیوں کا ایلچی بھی (کہ وہ بھی مستامن ہوتا ہے) اس حکم میں ذمیوں کے مثل ہے یا نہیں ۔ علماء کہ جواز پر اس سے دلیل لائے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفد ثقیف کو مسجد شریف میں اتارا۔ یہ مستامن کیلئے جواز چاہتا ہے۔ بات ہنوز تحقیق طلب ہے۔

اقول: مستامن کیلئے خود قرآن کریم سے اشارہ نکال سکتے ہیں۔ کہ

ان احد من المشركين استجارك فاجره حتى يسمع كلام الله ثم ابلغه

مامنہ ۔

اے محبوب اگر کوئی مشرک تم سے پناہ چاہے تو اسے پناہ دو کہ اللہ کا کلام سنے پھر اسے اسکی امن کی جگہ پہونچادو۔

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے کوئی مجلس نہ تھی سوا مسجد کریم کے۔ ولہذا وفود یہیں حاضر ہوتے۔ اور اس میں متون کا خلاف نہیں۔ ہدایہ میں ہے۔

مستامن جب تک دارالاسلام میں ہے بمنزلۂ ذمی ہے۔ ذمہ مؤبدہ اور مؤقتہ دونوں ہوتا ہے۔

کافی امام نسفی فصل امان میں ہے۔

المراد بالذمة العهد مؤقتا كان او مؤبدا وذلك الامان وعقد ه الذمة ۔

ذمہ سے عہد مراد ہے ایک میعاد معین تک ہو یا ہمیشہ کیلئے۔ یہ امان وعقد ذمہ ہے۔

یہیں کہہ سکتے ہیں کہ ذمی اور حربی برابر ہیں۔ یعنی مستامن کہ اسکے لئے بھی ایک وقت تک ذمہ ہے۔

بالجملہ جواز خاص ذمی کیلئے تھا اور یہ حربی لے دوڑے۔

امام بدرالدین محمود عینی وغیرہ اکابر کی روایت ہے کہ ہمارے امام مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں ذمیوں میں بھی جواز صرف کتابی کے لئے ہے۔

قال ابو حنيفةْ يجوز للكتابى دون غيره واحتج بما رواه احمد بسند جيد

عمدۃ القاری۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مسجد میں کتابی ذمی کا آنا جائز ہے اور کفار ومشرکین کا نہیں۔ امام اعظم اس پر اس حدیث سے سند لائے جو مام اعظم نے اپنی مسند میں کھری اسناد کے ساتھ روایت کی۔

امام عینی کا مذکورہ حدیث کی سند کو سند جید کہنا ہمارے اصول کے مطابق ہے۔ لہٰذا ہم پر یہ لازم نہیں کہ ہم محدثین کے اصول کی خاطر اپنے اصول چھوڑ دیں چہ جائیکہ ایک متاخر عالم شافعی کے قول کی خاطر۔ کہ علامہ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشافعی المتوفی ۸۵۲ ۔ نے تقریب التہذیب میں اس حدیث کے راوی اشعث بن سوار کو ضعیف کہا ہے۔ لہٰذا تم اس

جرح وتنقید پر کان نہ دہرو۔

کیونکہ اشعث بن سوار تو امام شعبہ، امام ثوری اور یزید بن ہارون وغیرہم اجلۂ ائمہ کے شیوخ واساتذہ سے ہیں۔اور امام شعبہ کی روایت میں احتیاط معلوم ہے۔(۱) امام ذہبی فرماتے ہیں: اشعث بن سوار کی جلالت شان کے پیش نظر انکے شیخ ابو اسحاق سبیعی نے ان سے روایت کی۔(۲) امام سفیان ثوری نے کہا: اشعث مجالد سے قوی تر ہیں۔(۳) ابن مہدی کا قول ہے: مجالد سے مرتبہ میں اعلیٰ ہیں حالانکہ مجالد رجال صحیح مسلم سے ہیں۔(۴) ابن معین نے کہا: اشعث اسمعیل بن مسلم کے مقابلہ میں مجھے زیادہ محبوب ہیں۔(۵) امام احمد (۶) اور امام عجلی نے کہا: وہ حدیث میں محمد بن سالم کی بہ نسبت راجح تر ہیں۔(۷) عثمان بن ابی شیبہ نے انکو صدوق کہا۔(۸) ابن شاہین نے ثقات میں ذکر کیا۔(۹) ابن عدی نے کہا: میں نے انکے متن کو منکر نہیں پایا۔(۱۰) بزار نے کہا: ہم نے کسی کو انکی حدیث چھوڑتے ہوئے نہیں دیکھا مگر وہی لوگ جنکو علم حدیث میں قلیل معرفت حاصل ہے۔

اب رہا ابن معین کے قول میں اختلاف کہ کبھی انکو دون الثقہ اور فوق الضعیف کہتے ہیں۔تو یہ حدیث کے حسن ہونے کیلئے کافی ہے۔جیسے امام ذہبی نے محمد بن ابی حفصہ کے بارے میں فرمایا: انکے بارے میں کچھ کلام ہے۔اسی لئے ابن معین کبھی انکو ثقہ کہتے ہیں اور کبھی صالح۔ نیز کبھی لیس بالقوی اور کبھی ضعیف، حالانکہ یہ رجال صحیح بخاری وصحیح مسلم سے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اشعث بن سوار کی توثیق کی گئی ہے اور کبھی ان پر جرح وقدح نہیں ہوئی۔ بلکہ جرح مفسر اصلا منقول نہیں۔تو انکی حدیث حسن ہے۔اسی لئے امام عینی نے فرمایا:

حدیث مذکور کی سند جید ہے۔

غمز العیون والبصائر میں ہے۔

لایمنع من دخول المسجد الذمی الکتابی بخلاف غیرہ واحتج لہ الامام بما رواہ احمد عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

ذمی کتابی کو مسجد میں آنے سے نہ روکا جائیگا بخلاف دیگر کافر کے۔اور اس پر امام اعظم اس حدیث سے سند لائے جو امام احمد نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

غایۃ البیان علامہ اتقانی کتاب القضاء میں ہے۔

قال شمس الائمة السرخسی فی شرح ادب القاضی وقدذکر فی السیر الکبیر ان المشرك یمنع من دخول المسجد عملا بقول الله تعالیٰ : انماالمشرکون نجس ۔

امام شمس الائمہ سرخسی نے شرح ادب القاضی میں فرمایا کہ امام محمد نے سیر کبیر میں فرمایا ہے: مشرکوں کو مسجد میں نہ آنے دیا جائیگا۔اس ارشاد الٰہی پر عمل کرتے ہوئے کہ ''مشرک نرے ناپاک ہیں''۔

نیز مشرکین عرب کو ذمی بنانا روانہ تھا۔ان پر صرف دو حکم تھے۔اسلام لائیں ورنہ تلوار۔ تو وہاں ذمی نہ تھے مگر کتابی۔تو استثناء منقطع ہے۔اور دوسری حدیث نے صاف کتابی کی تصریح کردی۔فللہ الحمد ۔

اس حدیث حسن نے صاف ارشاد فرمایا کہ اس سے پہلے جو کسی مشرک یا کافر غیر ذمی کیلئے اجازت تھی منسوخ ہوگئی کہ فرمایا: بعد عامنا ہٰذا۔اس سال کے بعد کوئی مشرک نہ آنے پائے سوا ذمی کے۔

مخالفین جتنی روایات پیش کریں ان پر لازم ہے کہ اس واقعہ کے بعد اس ارشاد کے بعد ہونے کا ثبوب دیں ورنہ سب جوابوں سے قطع نظر ایک سیدھا سا یہی جواب بس ہے کہ وہ منسوخ ہوچکا اور وہ ہرگز اسکا ثبوت نہیں دے سکتے۔خصوصاً بعد عامنا ھذا ، کا لفظ کریم ارشاد فرمارہا ہے کہ یہ ارشاد بعد نزول سورۂ برات ہے۔غالبا حدیث کا یہ لفظ پاک ارشاد الٰہی سے ماخوذ ہے۔

انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا ۔

مشرک نرے ناپاک ہیں تو اس سال کے بعد حرمت والی مسجد کے پاس نہ آئیں۔

تو پہلے کے وہ وقائع پیش کرنا محض نادانی۔لیکن لیڈران تو ڈھونڈ ڈھونڈ کر منسوخات پر ہی عمل کررہے ہیں کہ اس میں اپنا بچاؤ دیکھتے ہیں۔ وخسر ھنا المبطلون ۔

المحجۃ المؤتمنۃ۔۸۱ تا ۸۴ (۳۴)

حضور ہر ہفتہ مسجد قبا تشریف لیجاتے

۸۰۲ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یاتی مسجد قبا کل سبت ماشیا او راکبا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ہفتہ پیدل یا سواری پر مسجد قبا تشریف لاتے۔



۸۰۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من اتی مسجد قباء کل سبت ، ۱۵۹/۱
الصحیح لمسلم ، باب فضل مسجد قباء، ۴۴۸/۱

۸۔امامت

(۱)افضل کو امام بناؤ

٨٠٣ ـ**عن** أبی اُمامة الباھلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنْ سَرَّکُمْ أنْ تُقْبَلَ صَلٰوتُکُمْ فَلْیَؤُمَّکُمْ خِیَارُکُمْ ـ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں اس بات کی خوشی ہے کہ تمہاری نماز قبول ہو تو تم میں بہتر شخص امامت کرے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ،۱۰/ ۲۵

٨٠٤ ـ**عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنھما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِجْعَلُوا أئِمَّتَکُمْ خِیَارَکُمْ فَاِنَّھُمْ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے اماموں کو بہتر چنو کہ وہ تمہارے اور رب کے درمیان قبولیت نماز کا وسیلہ ہیں۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰/ ۲۵

(۲)افضل شخص کی امامت بہتر ہے

٨٠٥ ـ**عن** مرثد بن ابی مرثد الغنوی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنْ سَرَّکُمْ أنْ یَّقْبَلَ اللّٰهُ صَلٰوتَکُمْ فَلْیَؤُمَّکُمْ خِیَارُکُمْ،فَاِنَّھُمْ وَفْدُ کُمْ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ ـ

حضرت مرثد بن مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

٨٠٣ـ المستدرك للحاكم ٢٢٢/٣ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ٧٦٥١
كشف الخفاء للعجلونی، ١٤٠/٢ ☆ كنز العمال للمتقی، ٢٠٣٤٣، ٥٧٩/٧
الاسرار المرفوعة للقاری، ٢٣٤ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنی، ٤٠
الفوائد المجموعة للشوكانی، ٣٢ ☆
٨٠٤ السنن للدار قطنی ، ١٩٧/١ ☆ نصب الراية للزيلعی، ٢٢/٢
كشف الخفاء للعجلونی، ١٤٠/٢ ☆
٨٠٥ـ المستدرك للحاكم ، ٢٢٢/٣ ☆

وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں خوش آئے کہ خدا تمہاری نماز قبول کرے تو چاہئے کہ تمہارے بہتر تمہاری امامت کریں کہ وہ تمہارے سفیر ہیں تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان۔

فتاوی رضویہ ۱۷۲/۳

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث اگر چہ ضعیف ہیں لیکن ایک دوسرے کی مؤید ہیں کہ علیحدہ علیحدہ تین صحابۂ کرام سے مروی ہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/

(۳) امام کی بغیر اجازت دوسرا نماز نہ پڑھائے

۸۰۶ ـ **عن** أبی مسعود الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی تعالیٰ علیه وسلم: لَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلَ الرَّجُلُ فِی سُلْطَانِهٖ ـ فتاوی رضویہ ۱۵۰/۳

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص کسی کی امامت اسکی امامت کے مقام پر نہ کرے۔ ۱۲م

۸۰۷ ـ **عن** مالك بن الحويرث رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ زَارَ قَوْماً فَلَا يَؤُمُّهُمْ وَلْيَؤُمُّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ ـ

فتاوی رضویہ ۱۵۰/۳

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم سے ملاقات کیلئے جائے تو اسکی امامت نہ کرے بلکہ اسی قوم کا کوئی شخص امامت کرے۔ ۱۲م

۸۰۶ـ الصحیح لمسلم، باب فضل صلوة الجماعة، ۲۳٦/۱
السنن لابی داؤد، باب من احق بالامامة، ۸٦/۱
السن لابن ماجه، باب من احق با لامامة، ۷۰/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۹۰/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۱/۱۷
تاریخ بغداد للخطیب، ٤٥١/۷ ☆ المستدرك للحاکم، ۲٤۳/۱

۸۰۷ـ السنن لابی داؤد، باب امامة الزائر، ۸۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳٤/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۲٦/۳
المجعم الکبیر للطبرانی، ۲۸٦/۱۹ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۹۸/۳

(۴) ناپسندیدہ امام کی نماز مقبول نہیں

۸۰۸ ـ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : ثَلاَثَةٌ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ صَلٰوةً ،مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ ، وَرَجُلٌ أَتَی الصَّلٰوةَ دَبَارًا ،وَ الدَّبَارُ أَنْ يَّاتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَفُوْتَهٗ، وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَهٗ۔ فتاوی رضویہ ۳/۱۵۶

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے: تین لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک وہ امام جس سے قوم ناراض ہو۔ دوسرا وہ شخص جو نماز کو دیر سے آئے یعنی وقت نکال کر پڑھے۔ تیسرا وہ شخص جو آزاد کردہ غلام کو پھر غلام بنالے۔ ۱۲م

وفی الباب عن انس وعن ابی امامة الباهلی وعن عبد الله بن عباس وعن طلحة التیمی رضی الله تعالیٰ عنهم ۔

۸۰۹ ـ **عن** طلحة بن عبیدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَيُّمَا رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ لَمْ تُجَاوِزْصَلاَتَهٗ أُذُنَيْهِ ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی قوم کی امامت کی اور وہ اس سے ناراض ہے تو اس کی نماز مقبول نہیں۔ ۱۲م　فتاوی رضویہ ۳/۲۳۳

۸۱۰ ـ **عن** عطاء بن دینار رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ صَلٰوةً وَلَا تَصْعَدُ اِلَی السَّمَاءِ وَلَا تُجَاوِزُرُؤُسَهُمْ، رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَ هُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ ،وَرَجُلٌ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ وَ لَمْ یُؤْمَرْ

۸۰۸ـ السنن لابی داؤد، باب الرجل یوم القوم وهم له کارهون ، ۱/۸۸
السنن لابن ماجه، باب من ام قوما و هم له کارهون ، ۱/۶۹
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۳۱۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۸۱۳، ۱۶/۳۲
السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۲۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳/۱۷۲
۸۰۹ـ المجعم الکبیر للطبرانی، ۱/۷۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۶۸
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۱/۳۱۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۳۹۵، ۷/۵۹۰

وَ اِمْرأَۃٌ دَعَا ھَا زَوْجُھَا مِنَ اللَّیْلِ فَأَبَتْ عَلَیْھَا۔　　فتاوی رضویہ ۳/۲۳۳

حضرت عطاء بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی آسمان پر نہیں جاتی اور سروں سے تجاوز نہیں کرتی۔ ایک وہ امام جس سے مقتدی ناراض ہوں۔ دوسرے وہ جس نے ولی کی اجازت کے بغیر نماز جنازہ پڑھی۔ تیسرے وہ عورت کہ شوہر نے اسے اپنے پاس رات کو بلایا اور اس نے انکار کر دیا۔ ۱۲م

٨١١ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلا ثَةٌ لَا تَرْ تَفِعُ صَلٰوتُھُمْ فَوْقَ رُؤُسِھِمْ شِبْرًا ، رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَھُمْ لَهٗ کَارِھُوْنَ ، وَاِمْرَأَۃٌ بَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَلَیْھَا سَاخِطٌ ، وَأَخَوانِ مُتَصَارِعَانِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک وہ کہ کسی جماعت کی امامت کرے اور انہیں اسکی اقتدا ناگوار ہو۔ دوسرے وہ عورت کہ رات اس حال میں گذارے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔ تیسرے آپس میں لڑنے والے دو مسلمان بھائی۔

فتاوی رضویہ ٦/٥٢١

٨١٢ ۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَعَنَھُمُ اللّٰهُ ، مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَھُمْ لَهٗ کَارِھُوْنَ ، وَاِمْرَأَۃٌ بَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَلَیْھَا سَاخِطٌ ، وَرَجُلٌ سَمِعَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ فَلَمْ یُجِبْ ۔　　فتاوی رضویہ ۳/۱۵٦

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللہ کی لعنت۔ ایک وہ امام کہ لوگوں کو اسکی اقتدا پسند نہیں۔

٨١٠۔ السلسلة الصحیحة للالبانی، ٦٥٠ ☆

٨١١۔ السنن لابن ماجه ، باب من ام قوما و هم له کارهون ، ١/٦٩

اتحاف السادة للزبیدی ، ٣/١٧١ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ١/٣١٤

الجامع الصغیر للسیوطی ، ١/٢١٣ ☆ یہ حدیث حسن ہے،

دوسری وہ عورت کہ رات شوہر کی ناراضگی میں گذارے۔ تیسرے وہ جو اذان سنے اور نماز کو نہ آئے۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر ناگواری وناپسندیدگی کسی امر شرعی کی وجہ سے ہے تو ایسے شخص کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۸۲/۳

(۵) نابینا کی امامت درست ہے

۸۱۳ ۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم استخلف ابن اُم مکتوم یؤم الناس وهو اعمی ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کو لوگوں کی امامت کیلئے اپنا خلیفہ بنایا حالانکہ وہ نابینا تھے۔۱۲م

(۶) امام اونچی جگہ کھڑا نہ ہو

۸۱٤ ۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَایَقُوْمُ فِی مَکَانٍ أَرْفَعُ مِنْ مَقَامِهِمْ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نمازیوں کی امامت کرے تو ان کے مقام سے اونچی جگہ میں نہ کھڑا ہو۔

۸۱۵ ۔ **عن** أبی مسعود الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی ان یقوم الامام فوق شئی ویبقی الناس خلفه ۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ امام اونچا کھڑا ہو اور مقتدی نیچے رہیں۔ فتاوی رضویہ ۴۱۴/۳

۸۱۲۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء من ام قوما و هم له کارهون ، ٤٧/١
۸۱۳۔ السنن لابی داؤد ، باب امامة الاعمی ، ٨٨/١

(۷)فاسق وفاجر کی اقتدا بحالت مجبوری جائز ہے

٨١٦۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَؤُمَّنَّ فَاجِرٌ مُؤْمِنًا اِلَّا أنْ یَّقْهَرَهٗ بِسُلْطَانِهٖ یَخَافُ سَیْفَهٗ أوْ سَوْطَهٗ ۔ **فتاوی رضویہ ۳/۱۵۵**

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز کوئی فاجر مومن کی امامت نہ کرے مگر یہ کہ وہ اسے اپنی سلطنت کے زور سے مجبور کردے کہ اسکی تلوار یا تازیانہ کا ڈر ہو۔

٨١٧ ۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : صَلُّوا خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ، وَصَلُّوا عَلیٰ کُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ، وَجَاهِدُوْا مَعَ کُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نیک وبد کے پیچھے نماز پڑھ لو، اور ہر نیک وبد پر نماز پڑھو، اور ہر نیک وبد کے ساتھ جہاد کرو۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ جواز اس معنی پر ہے کہ فرض اتر جائیگا نہ کہ کوئی کراہت نہیں۔شامی میں صراحت ہے کہ فاسق ومبتدع کے پیچھے نماز مکروہ ومنع ہے۔اصل یہ ہے کہ نماز عام کی امامت سلاطین خود کرتے تھے یا جسے وہ مقرر کریں۔اور بعض وقت حکام بد مذہب اور فاسق بھی ہوئے۔انکے پیچھے نماز نہ پڑھنے سے وہی اندیشہ تھا تلوار اور تازیانہ کا جو حدیث میں گذرا۔اسی بنا پر یہ حدیث آئی کہ ضرورت کے وقت پڑھ لے۔اور علمانے فرمایا ہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ اس کا فسق حد کفر تک نہ پہونچا ہو اور کوئی مرد صالح موجود نہ ہو۔دیکھو اشعۃ اللمعات، پھر اسکے نیچے صاف لکھ دیا کہ انکے پیچھے نماز مکروہ ہے۔دیکھو مرقات شرح مشکوۃ۔علاوہ بریں اس حدیث کی

٨١٤۔ السنن لابی داؤد ، باب الامام یقوم مکانا ارفع من مکان القوم ، ۸۸/۱
٨١٥۔ المستدرك للحاکم ، کتاب الصلوة ۲۱۰/۱
٨١٦۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱۷۱/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۱۰۹۲، ۷۲۱/۷

صحت میں بھی علمائے محدثین مثل دارقطنی وبیہقی وغیرہما کو کلام ہے۔

مگر غیر مقلدین اس حدیث پر اپنی خاص غرض کیلئے زور دیتے ہیں کہ اگر چہ مبتدع وفاسق ہیں مگر انکے پیچھے نماز پڑھنی واجب ہے۔ اور انکے پیشوا اسماعیل دہلوی نے بھی یہ ہی حدیث لوگوں کو وعظ میں سنا کر جہاد پر ابھارا تھا۔

اظہار الحق الجلی ۔ ۱۷۔ ۱۸

(۸) عورتوں کی امام درمیان میں کھڑی ہو

۸۱۸ ۔ **عن** اِبراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه ان ام المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها کانت تؤم النساء فی **شهر رمضان فتقوم** وسطا ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ماہ رمضان المبارک میں عورتوں کی امامت فرماتیں تو درمیان میں کھڑی ہوتیں۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۳/ ۴۷

۸۱۹ ۔ **عن** ریطة الحنفیة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان ام المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها امتهن وقامت بینهن فی صلوة مکتوبة ۔

حضرت ریطہ حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عورتوں کی امامت فرمائی تو فرض نماز میں انکے درمیاں تشریف فرما ہوئیں۔

۸۱۷۔ السنن لابی داؤد ، باب فی الغزو مع ائمة الجور ، ۳۴۳/۱
السنن الکبری للبیهقی، کتاب الجنائز ، ۱۹/۴
۸۱۸۔ السنن للدار قطنی، باب صلوة النساء جماعة ، ۱۵۵/۱
۸۱۹۔ السنن للدار قطنی، باب صلوة النساء جماعة ، ۱۵۵/۱

۹۔ جماعت

(۱) فضیلت جماعت

۸۲۰۔ **عن** أبی بکربن سلیما ن بن حثمةرضی الله تعالیٰ عنه ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فقد سلیمان بن أبی حثمة رضی الله تعالیٰ عنه فی صلوة الصبح، وان عمربن الخطاب غدا الی السوق ومسکن سلیمان بین السوق و المسجد فمر علی الشفاء أم سلیما ن فقال لها : لم أر سلیمان فی صلوة الصبح فقالت : اِنه بات یصلی فغلبه عیناه فقال عمر : لأن أشهد صلوة الصبح فی الجماعة أحب الی أن أقوم لیلة ۔

حضرت ابوبکربن سلیما ن بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیرالمومنین سیدنا عمرفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فجر کی نماز میں حضرت سلیمان بن ابی حثمہ کونہیں پایا۔ پھرحضرت عمر فاروق اعظم چاشت کے وقت بازار کی طرف نکلے اورحضرت سلیمان کا مکان بازاراور مسجد کے درمیان واقع تھا۔لہٰذا آپ کا گذرحضرت سلیمان کی والدہ حضرت شفاءرضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سے ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا: میں نے سلیمان کو فجر کی نماز میں نہیں دیکھا۔انہوں نے کہا: کہ وہ رات گئے تک نماز پڑھتے رہے لہٰذا صبح کی نماز کے بعد انکی آنکھ لگ گئی۔اس پرحضرت عمر نے فرمایا: مجھے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں رات بھرنماز پڑھوں۔۱۲م

(۲) اسلام میں سب سے پہلی جماعت

۸۲۱ ۔**عن** عفیف الکندی رضی الله تعالیٰ عنه قال : جئت فی الجاهلیة الی مکة وأنا أُرید أبتاع لأهلی من ثیابها وعطرها، فأتیت العباس و کان رجلا تاجرا، فانی عنده جالس انظر الی الکعبة وقد کلفت الشمس وارتفعت فی السما ء فذهبت اذا قبل شاب فنظر الی السماء ثم قام مستقبل الکعبة فلم البث الا یسیرا حتی جاء غلام فقام عن یمینه ثم لم یلبث الا یسیرا حتی جاء ت امراة فقامت

۸۲۰۔ المؤطا لمالك ، فضل صلوة الجماعة علی صلوة الفذ، ٤٦

۸۲۱۔ الاصابة للعسقلانی، ٤/٤٢٥

خلفها فركع الشاب فركع الغلام والمراة فسجد الشاب فسجد الغلام والمراة فقلت : يا عباس ! أمر عظيم ، فقال: أمر عظيم ، تدرى من هذا ا لشاب ؟ هذا محمد بن عبد الله ابن أخى ، تدرى من هذا الغلام ؟ هذا على بن أخى ، تدرى من هذه المراة ؟ هذه خديجة بنت خويلد زوجته ، اِن ابن أخى هذا حدثنى اِن ربه رب السمٰوٰت والارض أمره بهٰذاالدين ، ولم يسلم معه غير هٰؤلاء الثلثة ۔

حضرت عفیف کندی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں زمانہ جاہلیت میں مکہ معظّمہ آیا کہ مجھے اہل خانہ کیلئے کپڑے اورعطر خریدنا تھا۔لہذا میں حضرت عباس کے پاس پہونچا کہ وہ ان چیزوں کی تجارت کرتے تھے۔ میں انکے پاس بیٹھا ہوا کعبہ معظّمہ کو دیکھ رہا تھا۔دن خوب چڑھ گیا تھا کہ ایک جوان تشریف لائے اورآسمان کو دیکھ کر روبکعبہ ہو گئے۔ ذرادیر میں ایک لڑکے تشریف لائے وہ انکے داہنے ہاتھ پر قائم ہوئے۔تھوڑی دیر میں ایک بی بی تشریف لائیں وہ پیچھے کھڑی ہوئیں۔ پھر جوان نے رکوع فرمایا تو یہ دونوں رکوع میں گئے ۔پھر جوان نے سر مبارک اٹھایا تو ان دونوں نے اٹھایا۔ جوان سجدہ میں گئے تو یہ دونوں بھی گئے ۔انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے حال پوچھا۔کہا: یہ میرے بھتیجے محمد بن عبداللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔اور یہ لڑکے میرے بھتیجے علی اور بی بی خدیجۃ الکبری ہیں۔رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔میرے یہ بھتیجے کہتے ہیں کہ آسمان وزمین کے مالک نے انہیں اس دین کا حکم دیا ہے اورانکے ساتھ ابھی یہ ہی دو مسلمان ہوئے ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۲/۲۱۹

(۳) جماعت کی تاکید

۸۲۲ ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : وَالَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ أنْ آمُرَ بِحَطَبٍ لِيُحْطِبَ ثُمَّ آمُرَ

۸۲۲ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب وجوب صلوة الجماعة، ۱/۸۹
الجامع للترمذى، باب ما جاء فيمن سمع النداء فلا يجيب، ۱/۳۰
الصحيح لمسلم ، باب فضل صلوة الجماعة، ۱/۲۳۲
السنن لابى داؤد ، باب التشديد فى ترك الجماعة، ۸۱
السنن لابن ماجه ، باب التغليظ فى التخفيف ، عن الجماعة، ۱/۵۸
المستدرك للحاكم ، ۱/۲۹۲ ☆ المسند لابى عوانة، ۲/۶
كنز العمال للمتقى، ۲۰۳۵۷ ، ۷/۵۸۲ ☆ المؤطا لامام مالك ، ۴۵

بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذِّنَ لَھَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفُ اِلیٰ رِجَالٍ فَاُحَرِّقُ عَلَیْھِمْ بُیُوْتَھُمْ، وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَوْ یَعْلَمُ أحَدُھُمْ اِنَّہٗ یَجِدُ عِرْقًا سَمِیْنًا اَوْ مِرْ مَا ءَ تَیْنِ حَسَنَتَیْنِ لَشَھِدَ الْعِشَاءَ ۔　　فتاوی رضویہ ۳/۳۳۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ بلا شبہ میں یہ چاہتا ہوں کہ لکڑیاں جمع کی جائیں، پھر میں نماز کیلئے اذان کا حکم دوں اور کسی کو نماز پڑھانے کیلئے مقرر کروں۔ پھر ان لوگوں کے گھر جو نماز کیلئے نہیں آتے جا کر ان کے سمیت انکے گھر جلادوں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر یہ لوگ یہ جانتے کہ انہیں فربہ ہڈی جس پر گوشت کا خفیف حصہ لپٹا رہ گیا ہو یا بکری کے اچھے دو کھر ملیں گے تو ضرور نماز عشاء میں حاضری دیتے۔ ۱۲م

۸۲۳ ۔ **عن** کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی المسجد فاذا الناس عزون واذھم قلیلون، فغضب غضبا شدیدا لا اعلم انہ رایتہ غضب غضبا اشد منہ ثم قال : لَقَدْ ھَمَمْتُ أنْ آمُرَ رَجُلًا یُصَلِّی بِالنَّاسِ ثُمَّ أَتَتَبَّعُ ھٰذِہٖ الدُّوْرَ الَّتِی تَخَلَّفَ أھْلُوھَا عَنْ ھٰذِہٖ الصَّلٰوۃِ فَأُضْرِمُھَا عَلَیْھِمْ بِالنِّیْرَانِ ۔　　فتاوی رضویہ ۳/۳۳۶

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف لائے تو کچھ لوگ غیر حاضر تھے اور جو موجود تھے وہ قلیل۔ حضور یہ دیکھکر نہایت غضبناک ہوئے، میں نے ایسا غضب کبھی نہ دیکھا۔ پھر فرمایا: میرے دل میں آتا ہے کہ کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان گھروں کو تلاش کروں جن کے باشندے اس نماز میں حاضر نہ ہوئے اور ان لوگوں پر انکے گھر آگ سے پھونک دوں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ بدرالدین محمود عینی نے عمدۃ القاری میں بعض محدثین کے حوالے سے ذکر کیا کہ اس حدیث سے جماعت کا عدم وجوب ثابت ہوتا ہے حالانکہ جماعت کے وجوب کے

۸۲۳۔ عمدۃ القاری بحوالۂ سراج، باب وجوب صلوۃ الجماعۃ، ۵/۱۶۰

سلسلہ میں اس حدیث کو ذکر کیا جاتا ہے۔عدم وجوب اس طرح ثابت کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جماعت میں حاضر نہ ہونے والوں کی طرف جانے کا ارادہ اس وقت فرمارہے ہیں جب کہ جماعت قائم ہوجائے۔اگر جماعت واجب عین ہوتی تو آپ اسے چھوڑ کر جانے کا ارادہ نہ فرماتے۔

امام عینی نے ابن بزیزہ کے قول سے اسکواس طرح محل نظر قرار دیا کہ بعض اوقات اہم واجب کی وجہ سے دوسرے واجب کو ترک کیا جاسکتا ہے۔

اقول: بعد اقامت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسجد کے اردگرد لوگوں کے گھروں کو جلانے کیلئے مشعل لے کر جانا اور مسجد واپس لوٹنے میں زیادہ وقت لگتا نہیں تھا جس سے جماعت فوت ہوجاتی۔ہاں اول نماز کا فوت ہونا لازم آتا ہے اور یہ ترک فضیلت ہے۔بعض اوقات اس سے کم درجہ کی چیز کی بناپر بھی اس فضیلت کے ترک کی اجازت ہے۔مثلا جماعت کیلئے دوڑنے کے بجائے سکون سے چلنا چاہئے۔کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اقامت سنوتو نماز کیلئے فوراً چلولیکن تیز اور دوڑ کر نہیں بلکہ سکون ووقار کے ساتھ۔جو حصۂ نماز پالو اسے ادا کرو اور جو رہ جائے پورا کرلو۔تو اب اشکال سرے سے ختم ہوگیا

فتاوی رضویہ ۳/ ۳۳۶

وللّٰہ الحمد واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

۸۲۴۔عن ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رجل اعمى فقال : يا رسول الله ! ليس لى قائديقودنى الى المسجد فسال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يرخص له فيصلى فى بيته فرخص له ، فلما ولى دعا ه فقال : هَلُ تَسُمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ؟ قال : نعم ، قال : فَأَجِبُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم، مجھے کوئی مسجد لیجانے والا نہیں۔پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ انہیں گھر میں نماز ادا کرلینے کی رخصت مرحمت فرمائیں۔حضور نے انہیں

۸۲۴۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل صلوة الجماعة، ۱/۲۳۲

رخصت دے دی۔ جب واپس چلے تو انہیں بلا کر فرمایا: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ عرض کیا: ہاں، فرمایا تو حاضری دو۔

۸۲۵۔ **عن** عبد الله بن ام مکتوم رضی الله تعالیٰ عنهما انه قال : یا رسول الله ! ان المدینة کثیرةالهوام والسباع ، فهل لی من رخصة ؟ قال : هَلُ تَسُمَعُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ ،حَیَّ عَلَی الُفَلَاحِ؟ قال : نعم ، قال : فَحَیَّهَلاَ ۔

حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مدینے میں زہریلے جانور اور درندے بہت ہیں، تو کیا میرے لئے کوئی رخصت ہے؟ فرمایا: تم حی علی الصلوۃ، اور حی علی الفلاح سنتے ہو۔ عرض کی ہاں ۔فرمایا: تب حاضری دو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث میں حضور نے پہلے انہیں رخصت کا حکم دیا جو حکم عام ہے۔ پھر انہیں عزیمت کی جانب ہدایت فرمائی۔ دوسری حدیث میں رخصت کے سوال پر نفی میں جواب نہ دیا بلکہ ازسرنو ایک سوال کردیا تاکہ عزیمت کی طرف انہیں ارشاد و رہنمائی کرسکیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۳/۴۷۳

۸۲۶ ۔**عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أنُ أَثُقَلَ صَلٰوةٍ عَلَی الُمُنَافِقِیُنَ صَلٰوةُ الُعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الُفَجُرِ، وَلَوُ یَعُلَمُوُنَ مَا فِیُهِمَا لَاَتَوُهُمَا وَلَوُ حَبُوًا، وَلَقَدُ هَمَمُتُ أنُ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً فَیُصَلِّی بِالنَّاسِ ،ثُمَّ انُطَلَقَ بِرِجَالٍ مَعَهُمُ حَزُمٌ مِنُ حَطَبٍ اِلیٰ قَوُمٍ لَا یَشُهَدُوُنَ

۸۲۵۔ السنن لابی داؤد ، باب التشدید فی ترک الجماعة، ۸۱/۱

۸۲۶۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل صلوة الجماعة، ۲۳۲/۱

السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة، ۸۱/۱

السنن لابن ماجه، باب التغلیظ فی التخفیف ، عن الجماعة ، ۵۷/۱

المصنف لابن ابی شیبة، ۳۳۲/۱ ☆ المسند لابی عوانة، ۵/۲

المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۳۹/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵۵/۳

الدر المنثور للسیوطی ، ۲۹۹/۱ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۵۷/۲

الحاوی للفتاوی للسیوطی ، ۱۷۹/۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ۲۶۸/۱

فتح الباری للعسقلانی، ۷٤/۵ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳۱۹/۹

الصَّلٰوۃَ فَأُحَرِّقُ عَلَیۡھِمۡ بُیُوتَھُمۡ بِالنَّارِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافقین پر سب سے بھاری نماز عشا و فجر کی ہے۔ اگر انکے ثواب کی قدر معلوم کر لیتے تو سرین کے بل بھی چل کر آتے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں نماز کیلئے اقامت کہلواؤں پھر کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور کچھ لوگوں کو لکڑیاں لے کر ساتھ لے جاؤں اور ان لوگوں کے گھر ان کے ساتھ آگ سے پھونک دوں جو جماعت کیلئے حاضر نہیں ہوتے۔

۱۲م جد الممتار ۱/ ۲۰۷

(۴) تکرار جماعت جائز ہے

۸۲۷ ـ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رجلا دخل المسجد وقد صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم باصحابہ فقال : مَنۡ یَّتَصَدَّقُ عَلٰی ذَا فَیُصَلِّی مَعَہٗ ، فقام رجل من القوم فصلی معہ ـ

فتاوی رضویہ ۳/ ۳۵۹

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب مسجد میں آئے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کیساتھ نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ فرمایا: کون ہے جو اس پر صدقہ کرے یعنی ان کے ساتھ نماز پڑھے؟ تو ایک مرد کھڑے ہوئے اور انہوں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔

وفی الباب عن ابی امامۃ الباہلی وعن عصمۃ بن مالک وعن ابی موسی الاشعری وعن حکم بن عمیر وعن الحسن البصری مرسلا وعن ابی عثمان النہدی مرسلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۳۵۹

(۵) جماعت میں آگے ہونے میں سبقت کرو

۸۲۸ ـ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی

۸۲۷ـ المستدرک للحاکم ۱/ ۲۰۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۲۵٤
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/ ۳۱٦ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳/ ٤۳٦

۸۲۸ـ الصحیح لمسلم، باب تسویۃ الصفوف و اقامتہا، ۱/ ۱۸۲
السنن لابی داؤد، کتاب الصلوۃ، ۱/ ۹۹
السنن لابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلوۃ، ۱/ ۷۰

الله تعالىٰ عليه وسم راى فى اصحابه تاخرا فقال لهم : تَقَدَّمُوا فَأْتَمُّوا بِى، وَلِيَأْ تَمَّ بِكُمْ مِنْ وَّرَآءِ كُمْ، وَلَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَ خَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَ هُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو پیچھے ہٹتے ہوا دیکھا تو فرمایا: آگے بڑھو۔ میری اتباع کرو تا کہ تمہارے بعد کے لوگ تمہاری اتباع کریں۔ لوگ خود ہی پیچھے ہٹتے رہینگے تو اللہ تعالیٰ بھی انکو پیچھے کر دیگا۔

۱۲م حاشیہ مسند احمد ۔۴

(۶) حضور کی آمد پر صحابہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے

۸۲۹ ۔ **عن** أبى قتادة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْ ا حَتّٰى تَرَوْنِى قد خَرَجْتُ ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اقامت ہو تو اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے حجرہ سے نکلتا نہ دیکھ لو۔ ۱۲م

جد الممتار ۱/ ۲۰۷

۸۳۰ ۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرج وقد اقيمت الصلوة وعد لت الصفوف حتى اذا قام فى مصلاه انتظرنا ان يكبر انصرف ، قال : عَلىٰ مَكَانِكُمْ ، فمكثنا على هيئاتنا حتى خرج الينا ينظف راسه ماء وقد اغتسل ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت جب اقامت ہو چکی تھی اور صفیں سیدھی کر لی گئی تھیں یہاں تک کہ

---

۸۲۹ ۔	الجامع الصحيح للبخارى ،	باب لا يقوم الى الصلوة مستعجلا،			۱/ ۸۸
	الصحيح لمسلم ،	باب متى يقوم الناس للصلوة ،			۱/ ۲۲۰
	المسند لاحمد بن حنبل ،	۵/ ۲۹۶	☆	السنن الكبرى للبيهقى،	۲/ ۲۰
	المسند لابى عوانة،	۲/ ۲۸	☆	اتحاف السادة للمنذرى	۳/ ۱۸۰
	فتح البارى للعسقلانى،	۲/ ۳۹۰	☆	ارواء الغليل للالبانى،	۱/ ۲٤٤
	المسند للعقيلى،	۳/ ۲۵۱	☆	الكامل لابن عدى	۵/ ۱۹۷٤
	تذكرة الموضوعات للفتنى،	۳٤	☆		
۸۳۰ ۔	الجامع الصحيح للبخارى،	باب هل يخرج من المسجد لعلة،			۱/ ۸۹

مصلی پر تشریف فرما ہوئے۔ہم انتظار میں تھے کہ حضور تکبیر کہیں کہ واپس تشریف لے گئے اور فرمایا: اپنی جگہ کھڑے رہنا۔ہم اسی حالت میں کھڑے رہے یہانتک کہ ہماری طرف اس حال میں تشریف لائے کہ سر سے پانی کے قطرے نمودار تھے کہ آپ نے غسل فرمایا۔۱۲م

(۷) اقامت سنکر نماز کیلئے فوراً حاضر ہو

۸۳۱ ۔**عن** معاذبن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : بِحَسُبِ الْمُؤمِنِ مِنَ الشَّقَاءِ وَالْخَيْبَةِ أنْ يَّسُمَعَ الْمُؤَذِّنَ يُثَوِّبُ بِالصَّلٰوةِ فَلَا يُجِيبُهٗ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کو یہ بدبختی اور نامرادی بہت ہے کہ موذن کو تکبیر کہتے سنے اور اسکا بلانا قبول نہ کرے۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۵



۸۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب هل یخرج من المسجد لعلة، ۸۹/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲۷۳/۱

۱۰۔ صفوف

(۱) نماز میں صفیں قائم کرنے کا طریقہ

۸۳۲۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيُهِ، فَمَا كَانَ مِنْ نَقُصٍ فَلْيَكُنُ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ۔ شمائم العنبر ۱۵ ☆ فتاوی رضویہ ۴/۸۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلی صف پوری کرو پھر اس سے متصل صف، پھر اگر باقی رہیں تو بعد کی صفیں قائم کی جائیں کہ اگر کمی رہے تو آخری صف میں ہو۔ ۱۲م

۸۳۳۔ **عن** جابر بن سمرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلَا تَصِفُّونَ كَمَا تَصِفُّ الْمَلآئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا،قَالُوا:يا رسول الله!كيف تصف الملائكة عند ربها؟ قال: يُتِمُّونَ الصَّفَ الْأُوَّلَ وَيَتَرَاصَّوُنَ فِي الصَّفِّ۔ فتاوی رضویہ ۴/۸۰

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس طرح صفیں قائم کیوں نہیں کرتے جس طرح ملائکہ اپنے رب کے حضور صف بندی کرتے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ملائکہ کس طرح صفیں

۸۳۲۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة، ۱/۹۸
السنن للنسائی الصف المؤخر ، ۱/۹۳
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۶۸ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ۱۵۴۶
السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۰۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۵۹۴،
شرح السنة للبغوی، ۳/۳۷۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۶

۸۳۳۔ الصحیح لمسلم، باب الامر بالسکون فی الصلوة، ۱/۱۸۱
السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة ۱/۹۷
السنن لابن ماجه، باب اقامة الصفوف، ۱/۷۱
السنن للنسائی، حث الامام علی رض الصفوف الخ، ۱/۹۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۰۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۰۱
التفسیر لابن کثیر ، ۷/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/۱۱۹
التفسیر للبغوی، ۶/۱۸ ☆ السنن لسعید بن منصور ، ۵/۲۹۳

بناتے ہیں؟ فرمایا: پہلے پہلی صف مکمل کرتے ہیں اور صف میں خوب مِلکر کھڑے ہوتے ہیں۔۱۲م

۸۳۴ ۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : صليت انا ويتيم فی بيتنا خلف النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم وامی خلفنا ام سليم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے میں نے اور ایک بچے نے نماز پڑہی اور میری والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمارے پیچھے اکیلی ایک صف میں تھیں۔ فتاوی رضویہ ۴/۸۰

(۲) عورتوں کی صفیں پیچھے ہوں

۸۳۵ ۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : اخرو هن من حيث اخرهن الله ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو پیچھے رکھو جس طرح اللہ تعالیٰ نے انکو مؤخر فرمایا۔۱۲

(۳) نماز میں صفیں سیدھی رکھو

۸۳۶ ۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا ،فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِی ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی صفیں سیدھی کرو اور ایک دوسرے سے خوب مِلکر کھڑے ہو کہ بیشک میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

۸۳۴۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب المرأة و حدها تكون صفا، ۱۰۱/۱

۸۳۵۔ المصنف لعبد الرزاق ، ۱۴۹/۳ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۲۹۶/۹

۸۳۶۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب اقبال الامام عليا لناس ، الخ، ۱۰۰/۱
السنن للنسائی ، باب لامامة، ۹۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۹۸/۲ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۲۱/۲
الترغيب و الترهيب للمنذری ، ۲۲۰/۱ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم ، ۲۰۹/۶
فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۵/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۶۵/۲
التمهيد لابن عبد البر، ۱۸۸/۹ ☆ منحة المعبود للساعاتی، ۶۳۹

۸۳۷ ـ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَتِمُّوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِى ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفیں مکمل کرو کہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

(۴) درمیان صف میں جگہ نہ چھوڑو

۸۳۸ ـ **عن** أبى أُمامة الباهلى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : سُدُّوا الْخَلَلَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْخَذَفِ ـ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صف چھدری نہ رکھو کہ شیطان بھیڑ کے بچہ کی وضع پر اس چھوٹی ہوئی جگہ پر داخل ہوتا ہے۔

۸۳۹ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: رَاصُّوا الصُّفُوفَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَقُومُ فِي الْخَلَلِ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفیں خوب گھنی رکھو جیسے رانگ سے درزیں بھر دیتے ہیں کہ فرجہ رہتا ہے تو اس میں شیطان کھڑا ہوتا ہے۔

۸۴۰ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : رَاصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ ، فَوَالَّذِي نَفْسِى

۸۳۷ـ الصحيح لمسلم، باب تسوية الصفوف ، ۱۸۲/۱
كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۶۳، ۶۲۱/۷

۸۳۸ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶۲/۵ ☆ التفسير لابن كثير ، ۷۲/۸
كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۵۳ ، ۶۱۹/۷ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۹۱/۲
فتح البارى لابن حجر ، ۲۱۱/۱ ☆ الحاوى للفتاوى للسيوطى، ۸۲/۱

۸۳۹ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۵٤/۳ ☆ البداية و النهاية لابن كثير ، ۶۳/۱
كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۷۹، ۶۲٤/۷ ☆ المطالب العالية لابن حجر ، ۳۹۵

۸۴۰ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶۰/۳ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ۶۳/۱
كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۸۰، ۶۲٤/۷ ☆

بِيَدِهٖ اِنِّی لَأَرَی الشَّیَاطِیْنَ تَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ کَأَنَّهَاالْخَذَفُ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنی جگہ خوب گھنی اور پاس پاس کرواور گردنیں ایک سیدھ میں رکھو کہ قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک میں شیاطین کورخنۂ صف میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں گویاوہ بھیڑ کے بچے ہیں۔

۸۴۱ ۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعلیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَقِیْمُوا صُفُوْفَکُمْ وَتَرَاصُّوا ، فَوَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ ، اِنِّی لَأَرَی الشَّیَاطِیْنَ بَیْنَ صُفُوْفِکُمْ کَأَنَّهَا غَنَمٌ غَفَرٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنی صفیں سیدھی رکھواور ایک دوسرے سے خوب ملکر کھڑے ہو۔ کہ قسم اس ذات کی جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بیشک میں شیطان کوصفوں کے درمیان دیکھتاہوں وہ بکریاں ہیں بھکسے رنگ کی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بھیڑ بکری کے چھوٹے چھوٹے بچوں کواکثر دیکھا ہے جہاں چندآدمی کھڑے دیکھے اور دوشخصوں کے بیچ کچھ فاصلہ پایا وہ اس فرجہ میں داخل ہوکر ادھر سے ادھر نکلتے ہیں ۔ یونہی جب شیاطین صف میں جگہ خالی پاتے ہیں دلوں میں وسوسہ ڈالنے کیلئے گھس آتے ہیں اور بھکسے رنگ کی تخصیص شایداسلئے ہے کہ حجاز کی بکریاں اکثر اسی رنگ کی ہوتی ہیں۔تو شیاطین اس وقت اسی شکل پر متشکل ہوتے تھے۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۳۱۵

۸۴۲ ۔**عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَقِیْمُوا الصُّفُوفَ فَاِنَّمَا تَصِفُّوْنَ بِصَفِّ الْمَلَآئِکَةِ وَحَاذُوا بَیْنَ الْمَنَاکِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِیْنُوا بِأَیْدِی اِخْوَانِکُمْ وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّیَاطِیْنِ، وَمَنْ

۸۴۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۱۰۳ ☆ المسند لابی داؤد ، ۲۸۲

۸۴۲۔ السنن لابی داؤد ، باب تسویة الصفوف، ۱/ ۹۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۹۸ ☆ الکنی و الاسماء لدولانی ۱/ ۳۹
المستدرك للحاکم ، ۱/ ۲۱۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/ ۳۱۸
السنن للنسائی ، ۱/ ۹٤ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/ ۱۰۱

وَصَلَ صَفًا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفیں درست کرو کہ تمہیں ملائکہ کی صف بندی چاہیئے اور اپنے شانے سب ایک سیدھ میں رکھو اور صف کے رخنے بند کرو اور مسلمانوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور صف میں شیاطین کیلئے کھڑکیاں نہ چھوڑو ۔ اور جو صف کو وصل کرے اللہ اسے وصل کرے اور جو صف قطع کرے اللہ اسے قطع کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اگلی صف میں کچھ فرجہ رہ گیا ہے اور نیتیں باندھ لیں ۔ اب اگر کوئی مسلمان آیا وہ اس فرجہ میں کھڑا ہونا چاہتا ہے مقتدیوں پر ہاتھ رکھکر اشارہ کرے تو انہیں حکم ہے دب جائیں اور جگہ دیدیں تا کہ صف بھر جائے۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۱۶

(۵) صفیں سیدھی رکھو

۸۴۳ ۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ضرور یا تو تم اپنی صفیں سیدھی کرو یا اللہ تمہارے آپس میں اختلاف ڈالدیگا۔

۸۴۴ ۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسوی صفوفنا حتی کانما یسوی بھا القداح حتی را ی اناقد عقلنا عنہ ، ثم خرج یوما فقام حتی کاد یکبر فرای رجلا بادیا صدرہ من الصف فقال : عباداللہ !لتسون صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوھکم ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری صفیں سیدھی فرماتے گویا آپ صفوں کے ذریعہ تیر کی لکڑی سیدھی فرمارہے ہیں

۸۴۳۔ الصحیح لمسلم ، باب تصویۃ الصفوف ، ۱/۱۸۲

۸۴۴۔ الصحیح لمسلم ، باب تصویۃ الصفوف ، ۱/۱۸۲

یہاں تک کہ جب حضور نے جان لیا کہ ہم یہ مسئلہ جان گئے ۔ پھر ایک روز تشریف لائے اور کھڑے ہو کر تکبیر کہنا ہی چاہتے تھے کہ ایک صاحب کو دیکھا کہ انکا سینہ سب سے آگے ہے تو فرمایا: اے اللہ کے بندو! ضرور تم اپنی صفیں سیدھی رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے آپس میں اختلاف ڈالدیگا۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۸۶

(۶) صف میں جگہ نہ چھوڑو

۸۴۵ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ نَظَرَ اِلیٰ فُرُجَةٍ فِی صَفٍّ فَلْیَسُدَّهَا بِنَفْسِهٖ فَاِنْ لَمْ یَفْعَلْ فَمَرَّ مَارٌّ فَلْیَتَخَطَّ عَلیٰ رَقَبَتِهٖ فَاِنَّهٗ لَا حُرْمَةَ لَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی صف میں خلل دیکھے وہ خود اسے بند کردے اور اگر اس نے نہ کیا اور دوسرا آیا تو اسے چاہیئے کہ وہ اسکی گردن پر پاؤں رکھکر اس خلل کی بندش کرے کہ اس کے لئے کوئی حرمت نہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۸۶

۸۴۶ ۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وَسِّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۳۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام کو درمیان میں کھڑا کرو اور صفوں میں فرجہ کو بند کرو۔

(۷) صفوں میں جگہ نہ رکھنے کی فضیلت

۸۴۷ ۔ **عن** اُم المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال

۸۴۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۹۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۱۱۳
کنز العمال للمتقی، ۲۰۶۳۳ ، ۷/۶۳۳ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۱/۸۰
۸۴۶۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة، ۱/۹۹
السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۰۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۵۹۷، ۷/۶۲۷
۸۴۷۔ السنن لابن ماجه، باب اقامة الصفوف ، ۱/۷۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۶۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۰۱
المستدرك للحاکم ۱/۲۱۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۳۸
الصحیح لابن خزیمة ، ۱۵۵۰، ۳/۲۳ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۳/۳۷۲

رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلاۤئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يُصِلُوْنَ الصُّفُوفَ ، وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں ان لوگوں پر جو صفوں کو وصل کرتے ہیں۔ اور جو صف کا فرجہ بند کریگا اللہ تعالیٰ اسکے سبب جنت میں اسکا درجہ بلند فرمائیگا۔　　فتاوی رضویہ ۳/ ۳۸۷

(۸) دیوار قبلہ اور مصلی محراب کے درمیان زیادہ جگہ نہ رہے

٨٤٨ ۔ **عن** سهل بن سعدرضى الله تعالیٰ عنه قال : كان بين مصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين الجدار ممرالشاة ۔　　فتاوی رضویہ ۳/۴۳۳

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصلے اور دیوار قبلہ کے درمیان بکری گذرنے کی جگہ ہوتی۔ ۱۲م

(۹) دیوار قبلہ اور نمازی کے درمیان بیکار جگہ نہ رہے

٨٤٩ ۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالیٰ عنه قال : لايصلين احدكم بينه وبين القبلة فجوه۔　　فتاوی رضویہ ۳/۴۳۳

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: تم میں کا کوئی شخص اس حال میں نماز نہ پڑھے کہ اسکے اور قبلہ کے درمیان بیکار جگہ باقی رہے۔ ۱۲م

(۱۰) بندہ نماز میں اللہ کے حضور ہوتا ہے

٨٥٠ ۔ **عن** أنس رضى الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه

٨٤٧۔ جمع الجوامع للسيوطى، ٥٠٩٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٠٥٥٤، ٧/ ٦٢٠
التر غيب و الترهيب للمنذرى ، ١/ ٣٢١ ☆ الحاوى للفتاوى للسيوطى، ١/ ٨١
موارد الظمئان للهيثمى، ٤ ٣٩ ☆ المسند لابى حنيفة، ٥٥
جامع مسانيد ابى حنيفة، ١/ ٤٣٢ ☆ علل الحديث لابن ابى حاتم، ٤١٥

٨٤٨۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب قدر كم ينبغى ان يكون بين المصلاتين، الخ، ١/ ٧١

٨٤٩۔ المصنف لعبد الرزاق، باب كم يكون بين الرجل ، ٢/ ١٦

٨٥٠۔ الجامع الصحيح للبخاريم، باب حك البزاق باليد من المسجد ، ١/ ٥٨

وسلم : اِنَّ أحَدَکُمْ اِذَا قَامَ فِی صَلٰوتِہٖ فَاِنَّہٗ یُنَاجِی رَبَّہٗ، وَاِنَّ رَبَّہٗ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے رازو نیاز کی باتیں کرتا ہے، اور اسکے اور قبلہ کے درمیان اسکے رب کا جلوہ ہوتا ہے۔۱۲م

(۱۱) اگلی صف میں گردنیں پھلانگ کرنہ جائے

۸۵۱ ـ **عن** معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :مَنْ تَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِتَّخَذَ جَسْرًا اِلٰی جَھَنَّمَ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم تک پہونچنے کا اپنے لئے پل بنایا۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۵۲/۹

(۱۲) صفوف کی ترتیب باعتبار فضیلت

۸۵۲ ـ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۸۵۰ـ الصحیح لمسلم، باب النہی عن البصاق فی المسجد ، ۲۰۷/۱
المسند لاحمد بن حنل ۱۸۸/۲ ☆ السنن الکبریٰ للبیہقی، ۲۹۲/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۱۰/۳ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳۸۲/۲
جمع الجوامع للسیوطی ، ۶۱۰۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۹۴۳، ۴۹۵/۷
فتح الباری للعسقلانی، ، ۵۰۸/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۲۸/۱۲
السنن للدارمی، ۱۶۶ ☆ تغلیق التعلیق لابن حجر ، ۲۵۱

۸۵۱ـ الجامع للترمذی، باب فی کراھیۃ الخطی یوم الجمعۃ، ۶۸/۱
السنن لابن ماجہ، باب ما جاء فی النہی عن تخطی الناس، ۷۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۴۱۷/۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۷۹/۲
الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۵۰۴/۱ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۶۷/۴
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۲۹۰/۳ ☆ مشکوۃ المصابیح ، ۱۳۹۲
کنز العمال للمتقی، ۷۴۷/۷ ☆ المغنی للعراقی، ۱۸۲/۱
تذکرۃ الموضوعات لابن القیسرانی، ۷۸۳

۸۵۲ـ الصحیح لمسلم ، باب امر النساء المصلیات و رعا الرجال، ۱۸۲/۱
السنن لابن ماجہ ، باب صفوف النساء، ۷۱/۱
السنن لابی داؤد ، باب صف النسائو التاخر عن الضط الاول، ۹۹/۱
السنن للنسائی، ، ذکر خیر صفوف النساء الخ ۹۳/۱

تعالیٰ علیه وسلم : خَیْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُ هَا ، وَخَیْرُ صُفُوفِ النِّسَآءِ آخِرُ هَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا ۔ **فتاوی رضویہ ۳/ ۴۷**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کی سب سے بہتر اور زیادہ ثواب والی صف پہلی ہے اور کم ثواب والی آخری صف، اور عورتوں کی زیادہ ثواب والی آخری صف ہے اور کم تر ثواب والی پہلی صف۔ ۱۲م



۸۵۲۔ الجامع للترمذی باب ما جاء فی فضل الصف الاول، ۱/ ۳۱

السنن للدارمی،	۱/ ۲۹۱	☆	المسند لاحمد بن حنبل ،	۲/ ۲۴۷
السنن الکبری للبیهقی،	۳/ ۹۰	☆	المجعم لکبیر للطبرانی،	۸/ ۱۹٤
الترغیب و الترهیب للمنذری ،	۱/ ۳۱۶	☆	الصحیح لابن خزیمة،	۱۵٦۱
مشکوة المصابیح ،	۱۰۹۲	☆	شرح السنة للبغوی،	۳/ ۳۷۱
المطالب العالیةلابن حجر،	۳۹٦	☆	الدر المنثور للسیوطی	۴/ ۹۷
نصب الرایة للزیلعی،	۲/ ۳٦	☆	اتحاف السادة للزبیدی	۳/ ۲٦٦
المسند لابی عوانة	۲/ ۳۷	☆	المسند للحمیدی ،	۱۰۰
حلیة الاولیاء لابی نعیم ،	۷/ ۹۱	☆	الاسرار المرفوعة للقاری	۸۷
الکامل لابن عدی ،	۳/ ۹۳۱	☆	مجمع الزوائد للهیثمی،	۲/ ۹۳
بدائع المنن للساعاتی،	۴۰۴	☆	موارد الظمئان للهیثمی،	۳۸۴
المسند لابی عوانة ،	۲/ ۳۸	☆	کنز العمال للمتقی،	۲۰٦۴۴، ۷/ ٦۳۵
المصنف لابن ابی شیبة،	۱/ ۳۷۹	☆		

۱۱۔سترہ

(۱)سترہ کا بیان

۸۵۳ ۔**عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه کان یرکزله الحربة قدامه یوم الفطر والنحر ثم یصلی ۔

فتاوی رضویہ ۱۶/۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم کے سامنے چھوٹا نیزہ سترہ کیلئے عیدالفطراور عیداضحیٰ کے دن گاڑا جاتا پھرنماز ادافرماتے۔۱۲م

۸۵۴ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یغدوا الی المصلی والعنزة بین یدیه تحمل وتنصب بالمصلی بین یدیه فیصلی الیها ۔ فتاوی رضویہ ۱۶/۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ اس طرح تشریف لے جاتے کہ نیزہ آپکے آگے لیجایا جاتا اور اسکو عیدگاہ میں آپکے سامنے نصب کیا جاتا پھر اسکی جانب نماز ادافرماتے۔۱۲م

۸۵۵ ۔**عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یغدو الیٰ المصلی فی یوم عید والعنزة تحمل بین یدیه فاذابلغ المصلی نصبت بین یدیه فیصلی الیها وذلك ان المصلی کان فضاء لیس فیه شئی لیستربه ۔ فتاوی رضویہ ۱۶/۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ تشریف لیجاتے تو نیزہ بھی ساتھ ہوتا۔ جب عیدگاہ پہونچتے تو اسکو سامنے نصب کردیاجاتا اوراسکی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے۔یہ اس لئے کرتے کہ عیدگاہ کھلے میدان میں تھی

۸۵۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصلوة الی الحربة یوم العید الخ، ۱۳۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۳/۲
۸۵۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حمل العنزة او الحربة الخ، ۱۳۳/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۴۶۳/۲
۸۵۵۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی الحربة یوم العید ، ۹۳/۱

سامنے کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو سترہ بنتی ۔۱۲م

(۲) نماز میں سترہ کا طریقہ

۸۵٦ ـ **عن** المقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما رایت رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی الی عود ولا عمود ولا شجرۃ الا جعلہ علی حاجبہ الایسر اوالایمن ولا یصمد لہ صمدا ـ **جدالممتار ۱/۳۰۹**

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵۸

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی لکڑی، کھمبے یا درخت کی طرف نماز پڑھی ہو مگر آپنے ان چیزوں کو اپنی داہنی یا بائیں بھوں کے مقابل رکھا اور ان چیزوں میں سے کسی کا قصد وارادہ نہیں فرمایا۔۱۲م

۸۵۷ ـ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یعرض راحلتہ فیصلی الیھا ـ **جدالممتار ۱/۳۱۰،**

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵۹

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری کو سامنے بٹھالیتے اور اسکی طرف متوجہ ہوکر نماز پڑھتے ۔۱۲م

۸۵٦ـ السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوۃ ۱/۱۰۰
المسند لاحمدبن حنبل ، ۲/۲۳۹
۸۵٦ـ السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوۃ ۱/۱۰۰
المسند لاحمدبن حنبل ، ۲/۲۳۹
۸۵۷ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب صلوۃ الی الراحلۃ ، ۱/۷۲
الصحیح لمسلم ، باب سترۃ المصلی و ندب الصلوۃ الیھا، ۱/۱۹۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱٤۱ ☆ السنن الکبری للبیھثمی، ۲/۲٦۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱/۵۸۰ ☆ المسند لابی عوانۃ، ۲/۵۱
مشکوہ المصابیح لتبریزی، ۷۷٤ ☆

(۳) بغیر سترہ نماز کا حکم

٨٥٨ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا صَلّٰی أحَدُکُمْ اِلیٰ غَیْرِ سُتْرَةٍ فَاِنَّهٗ یَقْطَعُ صَلاَتَهُ الْکَلْبُ وَ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِیْرُ وَالْیَهُوْدِیُّ وَالْمَجُوسِیُّ وَالْمَرْأةُ۔　　جدالممتار ۱/۳۰۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی نے بغیر سترہ نماز ادا کی تو اسکی نماز کتے، گدھے، خنزیر، یہودی مجوسی اور عورت کے گذرنے سے قطع ہوجائیگی۔۱۲م

(۴) نمازی کے سامنے سے گذرنا گناہ ہے

٨٥٩ ـ **عن** أبی جهیم رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدِی الْمُصَلِّی مَاذَا عَلَیْهِ لَکَانَ أنْ یَّقِفَ أرْبَعِیْنَ خَیْرًا لَهٗ مِنْ أنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ ـ

حضرت ابوجہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا جانتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو چالیس برس تک کھڑا رہنا، اس گذرجانے سے اسکے حق میں بہتر تھا۔

٨٦٠ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

٨٥٨ـ السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة ، ١٠٢/١
السنن الکبری للبیهقی، ٢٧٥/٢ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی ، ٧٨٩
میزان الاعتدال ، ٧٢٢٩ ، ٤٨٢/٣ ☆

٨٥٩ـ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اثم الماربین یدی المصلی، ٧٣/١
الصحیح لمسلم ، باب سترة المصلی، ١٩٥/١
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة المروز الخ ٤٥/١
السنن لابن ماجه ، باب المرور بین یدی المصلی ٦٨/١
المسند لاحمد بن حنبل ١٦٩/٤ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٢٦٨/٢
مجمع الزوائد للهثمی، ٦١/٢ ☆ المسند لابی عوانة ، ٤٤/٢
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ٢٨٦/١ ☆ شرح السنة للبغوی ، ٤٥٤/٢
المؤطا لمالك ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٧٧٦
تجرید التمهید لابن عبد البر ، ١٤٠ ☆ المغنی للعراقی، ١٨٣/١

٨٦٠ـ السنن لابن ماجه ، باب المرور من یدی المصلی ، الخ، ٦٨/١
کنز العمال للمتقی، ١٩٢٥٢، ٣٥٥/٧

علیه وسلم : لَوُ يَعُلَمُ أَحَدُكُمُ مَالَهٗ فِي أَنُ يَّمُرَّ بَيُنَ يَدَىُ أَخِيهِ مُعُتَرِضًا فِي الصَّلٰوةِ كَانَ لَأَنُ يَّقُومَ مِأَةَ عَامٍ خَيُرٌ لَهٗ مِنَ الُخُطُوَةِ الَّتِي خَطَاهَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا جانتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر جانتا جو قدم وہ چلا۔

۸۶۱ ـ **عن** عبد الحميد بن عبد الرحمٰن رضى الله تعالىٰ عنه منقطعا قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَوُ يَعُلَمُ الُمَارُّ بَيُنَ يَدِى الُمُصَلِّي لَأَ حَبَّ أَنُ يَّكُسِرَ فَخِذَهٗ وَلَا يَمُرَّ بَيُنَ يَدَيُهِ ۔

حضرت عبدالحمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقطعا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا دانش رکھتا تو چاہتا اسکی ران ٹوٹ جائے مگر نمازی کے سامنے سے نہ گذرے۔

۸۶۲ ـ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ إِلىٰ شَيُءٍ يَسُتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَأَحَدٌ أَنُ يَّحُتَازَ بَيُنَ يَدَيُهِ فَلُيَدُ فَعُهُ ، فَإِنُ أَبىٰ فَلُيُقَا تِلُهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيُطَانٌ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سترہ کی طرف نماز پڑھتا ہو اور کوئی سامنے سے گذرنا چاہے تو سے دفع کرے، اگر نہ مانے تو اس سے قتال کرے کہ وہ شیطان ہے۔

۸۶۱ـ المصنف لابن ابى شيبة، ۲۸۲/۱

۸۶۲ـ الصحيح لمسلم، باب سترة المسلى و لاند الى الخ، ۱۹۵/۱
الجامع الصحيح للبخارى، باب ليردالمصلى من مر بين يديه ، ۷۳/۱
السنن لابى داؤد، كتا ب الصلوه ۱۰۱/۱
السنن للسائى، التشديد فى امرور بين بدر المصلى، ۸۷/۱
السنن لابن ماجه، باب المرور بين يدى المصلى، ۶۸/۱
المؤطا لمالك ، ۵۴ ☆
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۸۶/۳ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۲۶۷/۲
الصحيح لابن خزيمة، ۸۱۷ ☆ شرح السنة للبغوى، ۴۵۵/۲
تلخيص الحبير لابن حجر ، ۲۸۶۱۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۹۲۱۲، ۳۴۸/۷
الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ۳۷۷/۱ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۵۸۲/۱

(۵) نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو دفع کرو

۸۶۳۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ ۔　　**فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۸۱/۹**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد تسبیح کے ذریعہ اور عورتیں ہاتھ پر ہاتھ مار کر گذرنے والے کو باز رکھیں۔

۸۶۳۔	الجامع الصحيح للبخاری،	باب من دخل اليؤم الناس،			۹۴/۱
	الصحيح لمسلم ،	باب تسبيح الرجال و تصفيق المرأة ،			۱۸۰/۱
	السنن لابن داؤد،	كتاب الصلوة،			۱۳۵/۱
	الجامع للترمذی ،	باب ماجاء ان التسبيح للرجال و التصفيق للنساء،			۴۸/۱
	السنن لابن ماجه ،	باب التسبيح للرجال فی الصلوة ،			۷۳/۱
	المؤطا لمالك ،	۵۷	☆	حلية الاولياء لابی نعيم ،	۲۵۲/۹
	السنن الكبری للبيهقی،	۷۶/۲	☆	كنز العمال للمتقی، ، ۱۹۸۵۷،	۴۷۶/۷
	نصب الراية للزيلعی،	۷۶/۲	☆	المعجم الكبير للطبرانی،	۲۳۶/۶
	الصحيح لابن خزيمة،	۸۹۴	☆	التفسير للقرطبی،	۲۱۷/۳
	كشف الخفا للعجلونی،	۳۶۲/۱	☆		

۱۲۔مساجد سے متعلق عورتوں کے احکام

(۱) عورتوں کو مسجد سے نہ روکو

۸٦٤ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم : لَا تَمْنَعُوا آمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ ـ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کی باندیوں کواللہ کی مساجد سے نہ روکو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض چیزوں میں یہ امر جہالت پر مبنی ہوگا کہ اس چیز سے استدلال کیا جائے جو صدر اول میں تھی ۔ایک زمانہ تھا کہ باعزت لوگوں کی عورتیں دن اور رات دونوں اوقات میں جماعت میں حاضر ہوتیں ،مگر اب ائمہء کرام نے انکے آنے کی ممانعت فرمادی ۔ اس سے معلوم ہوا کہ بہت سے احکام زمانے کے اختلاف سے مختلف ہوجاتے ہیں ۔ بلکہ امکنہ کے اختلاف سے بھی مختلف ہوتے ہیں، جیسا کہ کتب ائمہ میں بہت سے فروع اس پر شاہد ہیں۔

فتاوی رضویہ ۳۲۰/۲

۸٦٥ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۸٦٤ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب هل علی من لا یشهد الجمعة، ۱۲۳/۱
الصحیح لمسلم ، باب خروج النساء الی المساجد ، ۱۸۳/۱
السنن لابی داؤد ، باب ما جاء فی خروج النساء الی المساجد ، ۸٤/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱٦/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۳۲/۳
الصحیح لابن خزیمة، ۱٦۷۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۳/۲
المعجم الکبیر لطبرانی، ۳٦۳/۱۲ ☆ المسند لابی عوانة، ۵۹/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۳۲۳۲، ۳٦۱/۵ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۸۱/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۳۵۰/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۳٦۳/۵
تاریخ بغداد للخطیب، ۳٦۰/۲ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۱۳۷/۷
الکامل لابن عدی، ٦۱۲/٤ ☆ المصنف لابمن ابی شیبة، ۳۸۳/۲

۸٦۵ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب استیذان المراة لزوجها، ۱۲۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۷/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۳۲/۳
السنن للدارمی، ۱۱۷/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۵۱۷۰، ٤۱۳/۱٦

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا اسْتَاذَنَتْ أَحَدَکُمْ اِمْرَأَتُہٗ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یَمْنَعَنَّھَا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو تم اسکو منع نہ کرو۔

۸۶۶ ۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تَمْنَعُوا آمَآءَ اللّٰہِ مَسَاجِدَ اللّٰہِ وَلٰکِنْ لِیَخْرُجْنَ وَھُنَّ تَفِلَاتٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی باندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مساجد سے نہ روکو۔ کہ نکل بھاگنے والی عورتیں ضرور نکلیں گی۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۱۱۱

۸۶۷ ۔ **عن** ام المومنین حفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کنا نمنع عواتقنا ان یخرجن فی العیدین ، فقدمت امراۃ فنزلت قصر بنی خلف فحدثت عن اختھا وکان زوج اختھا غزا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثنتی عشرۃ غزوۃ وکانت اختی معہ فی ست ، قالت : فکنا نداوی الکلمی ونقوم علی المرضی فسالت أختی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أعلی اِحدٰنا باس اذا لم یکن لھا جلباب أن لا تخرج ، قال : لتلبسھا صاحبتھا من جلبابھا ولتشھد الخیر ودعوۃ المومنین ، فلما قدمت ، ام عطیۃ سالتھا أسمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ قالت : بأبی ، نعم ، وکانت لاتذکرہ الا قالت بأبی ، سمعتہ یقول : تَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُیَّضُ وَلْیَشْھَدْنَ الْخَیْرَ وَدَعْوَۃَ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَتَعْتَزِلُ الْحُیَّضُ الْمُصَلّٰی قالت: حفصۃ ، فقلت الحیض ، فقالت : الیست تشھد عرفۃ وکذا وکذا۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم اپنی جوان عورتوں کو عیدین میں جانے سے منع کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک عورت آئی اور قصر بنی خلف میں قیام کیا۔اس نے اپنی بہن سے روایت بیان کی اسکے بہنوئی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی اور چھ غزوات میں میری بہن بھی انکے ساتھ تھیں

۸۶۶۔ السنن لابی داؤد ، باب ما جاء فی خروج النساء الی المساجد ، ۱/۸۴

۸۶۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب شھود الحائض لعیدین ، الخ، ۱/۴۶

انہوں نے کہا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتیں اور بیماروں کی تیمارداری کے فرائض انجام دیتیں۔ایک بار میری بہن نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا ہم میں سے کسی کے پاس اگر برقع نہ ہوتو اسے نہ نکلنے میں کیا حرج ہے؟ آپ نے فرمایا: سہیلی کو چاہئے کہ وہ اسے اپنا برقع اڑھادے اوراسے چاہئے کہ خیراور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہو۔ام المومنین فرماتی ہیں: جب ام عطیہ آئیں تو میں نے ان سے پوچھا کیا یہ حدیث تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ وہ بولیں ، ہاں ۔میرے باپ آپ پر قربان ۔اور ام عطیہ جب حضور کا تذکرہ کرتیں تو یہ ضرو کہتیں ۔میرے باپ آپ پر قربان۔میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا۔جوان پردہ نشین اور حائضہ عورتیں باہر نکلیں اور محافل خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔صرف حائضہ عورتیں عیدگاہ سے الگ رہیں۔حضرت حفصہ فرماتی ہیں: حیض والی عورتیں بھی نکلیں۔ام عطیہ نے کہا: کیا عرفات اور فلاں فلاں کام میں نہیں آتیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۱۱۲

۸۶۸ ۔**عن** ام عطیة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : امرنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان نخرجهن فی الفطر والاضحی العواتق والحیض وذوات الخدور ، فاما الحیض فیعتزلن الصلوة ولیشهدن الخیر ودعوة المسلمین ، قلت : یا رسول الله ! احدانا لایکون لها جلباب ، قال : لِتَلْبِسُهَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عورتوں کو عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن لیکر نکلیں۔جوان حیض والی اور پردہ نشین کواری سب جائیں ۔البتہ حائضہ عورتیں نماز سے علیحدہ رہیں اور محافل خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بعض کے پاس چادر نہیں ہوتی۔فرمایا: ساتھ والی اسکو اپنی چادر میں لیلے۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۷۰

(۲) حضرت صدیقہ نے عورتوں کو مساجد سے منع فرمایا

۸۶۹ ۔**عن** اُم المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : لو ادرک

۸۶۸۔ الصحیح لمسلم ، کتاب صلوة العیدین ، ۱/۲۹۱
۸۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خروج النساء الی المساجد باللیل، ۱/۱۲۰
الصحیح لمسلم ، باب خروج النساء الی المساجد ، ۱/۱۸۳
السنن لابی داؤد باب التشدیدفی ذلك ، ۱/۸۴

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں تو ضرور انہیں مسجد سے منع فرمادیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کردی گئیں۔　فتاوی رضویہ ۴/۱۷۰

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تابعین ہی کے زمانے سے ائمہ نے ممانعت شروع فرمادی تھی۔ پہلے جوان عورتوں کو پھر بڑھیوں کو بھی۔ پہلے دن میں پھر رات میں بھی، مغرب عشاء اور فجر میں فاسق لوگ کھانے اور سونے میں مشغول ہوتے تھے۔ باہر گھومنا پھرنا ان اوقات میں مروج نہیں تھا۔ اب جبکہ زمانہ میں فساد آ گیا۔ فحاشی عروج پر آ گئی تو حکم ممانعت عام ہوگیا۔

کیا اس زمانے کی عورتیں گربے والیوں کی طرح گانے ناچنے والیاں یا فاحشہ دلالہ تھیں اب صالحات ہیں؟ یا جب فاحشات زیادہ تھیں اب صالحات زائد ہیں؟ یا جب فیوض وبرکات نہ تھے اب ہیں؟ یا جب کم تھے اب زائد ہیں؟ حاشا! بلکہ قطعا یقیناً اب معاملہ بالعکس ہے۔ اب اگر ایک صالحہ ہے تو جب ہزار تھیں۔ جب اگر ایک فاحشہ تھی اب ہزار ہیں۔ اب اگر ایک حصہ فیض ہے جب ہزار حصے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَایَأْتِی عَامٌ اِلَّا وَالَّذِی بَعْدَہٗ شَرٌّ مِنْہٗ۔

ہر آنے والا سال گذشتہ سے بدتر ہوگا۔

بلکہ عنایہ اکمل الذین بابرتی میں ہے۔

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمادیا۔ وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں شکایت لیکر پہونچیں۔ فرمایا: اگر زمانہ اقدس میں یہ حالت ہوتی حضور عورتوں کو مسجد میں آنے کی دعوت نہ دیتے۔

عینی جلد سوم میں ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ اللہ عزوجل سے قریب اپنے گھر کی تہ میں ہوتی ہے۔ اور جب باہر نکلے شیطان

اس پر نگاہ ڈالتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ طریقہ تھا کہ جمعہ کے دن کھڑے ہوکر کنکریاں مارتے اور عورتوں کو مسجد سے نکالتے تھے۔ امام ابراہیم نخعی تابعی استاذ الاستاد امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی مستورات کو جمعہ وجماعت میں نہ جانے دیتے تھے۔

تو جب ان خیر کے زمانوں میں، ان فیوض وبرکات کے وقتوں میں، عورتیں منع کردی گئیں اور کاہے سے، حضور مساجد اور شرکت جماعت سے، حالانکہ دین متین میں ان دونوں کی شدید تاکید ہے۔ تو ان ازمنۂ شرور میں ان قلیل یا موہوم فیوض کے حیلے سے عورتوں کو اجازت دی جائے گی وہ بھی کاہے کی؟ زیارت قبور کے جانے کی۔ جو شرعا مؤکد نہیں، اور خصوصا ان میلوں ٹھیلوں میں جو خدا نا ترسوں نے مزارات کرام پر نکال رکھے ہیں۔ یہ کسقدر شریعت مطہرہ سے مناقضت ہے۔ شرع مطہرہ کا قاعدہ ہے کہ جلب مصلحت پر سلب مفسدہ کو مقدم رکھتی ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۷۰

امام قاضی سے استفتاء ہوا کہ عورتوں کا مقابر کا جانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: ایسی جگہ جواز وعدم جواز نہیں پوچھتے۔ یہ پوچھ کہ اس میں عورتوں پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔ جب گھر سے قبور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے۔ جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں۔ جب قبر تک پہونچتی ہے میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے۔ جب واپس آتی ہے اللہ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ مقدسہ صالحہ عابدہ زاہدہ تقیہ نقیہ حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاضری مسجد کریم مدنیہ طیبہ سے باز رکھا۔ ان پاک بی بی کو مسجد کریم سے عشق تھا، پہلے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ قبل نکاح امیر المؤمنین سے شرط کرالی کہ مجھے مسجد سے نہ روکیں۔ اس زمانۂ خیر میں محض عورتوں کی ممانعت قطعی جزمی نہ تھی جسکے سبب بیبیوں سے حاضری مسجد اور گاہ گاہ زیارت بعض مزارات بھی منقول۔

۸۷۰۔ **عن** اُم عطیة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : نہینا عن اتباع الجنائز ولم یعزم

۸۷۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اتباع النساء الجنازة، ۱/۱۷۰

علینا ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا لیکن اس میں شدت نہیں برتی گئی ۔

اس پر غنیّہ میں فرمایا: یہ اس وقت تھا جب حاضری مسجد انہیں جائز تھی ۔اب حرام اور قطعی ممنوع ہے۔

غرض اس وجہ سے امیر المومنین نے انکی شرط قبول فرمالی ۔پھر بھی چاہتے یہ تھے کہ یہ مسجد نہ جائیں ۔یہ کہتیں آپ منع کردیں میں نہ جاؤنگی ۔امیر المومنین یہ پابندی شرط منع نہ کرتے ۔امیر المومنین کے بعد حضرت زبیر سے نکاح ہوا۔منع فرماتے وہ نہ مانتیں ۔ایک روز انہوں نے یہ تدبیر کی کہ عشاء کے بعد اندھیری رات میں انکے جانے سے پہلے راہ میں کسی دروازہ میں چھپ گئے ۔جب یہ آئیں اور اس دروازہ سے آگے بڑھی تھیں کہ انہوں نے نکل کر پیچھے سے انکے سر مبارک پر ہاتھ مارا اور چھپ رہے۔

حضرت عاتکہ نے کہا:

انا للہ ۔ فسدالناس

ہم اللہ کیلئے ہیں ۔لوگوں میں فساد آ گیا ۔

یہ فرما کر مکان کو واپس آئیں اور پھر جنازہ ہی نکلا ۔تو حضرت زبیر نے انہیں یہ تنبیہ فرمائی کہ عورت کیسی ہی صالح ہو اسکی طرف سے اندیشہ نہ سہی ۔فاسق مردوں کی طرف سے اس پر خوف کا کیا علاج ۔جمل النور ۔۲۵

(۳) عورت کی نماز گھر میں افضل ہے

۸۷۱ ۔**عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۸۷۱۔ السنن لابی داؤد ، باب التشدید فی ذلک ، ۱/۸٤

السنن الکبری للهیثمی، ۳/۱۳۱ ☆ المستدرك للحاكم ، ۱/۲۰٦

مشکوہ المصابیح لتبریزی، ۱۰٦۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/٤٤۲

الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۱/۲۲۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٥۱۸۸، ۱٥/۸۰۲

التفسیر للقرطبی، ۱۲/۲۷۹ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ٦/۷۲

مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۳٤ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ٦۹۰

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صَلٰوۃُ الْمَرْأَۃِ فِی بَیْتِھَا أَفْضَلُ مِنْ صَلاَتِھَا فِی حُجْرَتِھَا وَ صَلاَتُھَا فِی مَخْدَعِھَا أَفْضَلُ مِنْ صَلاَتِھَا فِی بَیْتِھَا۔ **فتاوی رضویہ ۳/ ۴۷**

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کی نماز کمرے میں، گھر کے صحن میں، نماز سے افضل خاص چھوٹے کمرے، یعنی کوٹھری میں اس سے بھی افضل ہے۔



۱۳۔ وتر

(۱) وتر کا بیان

۸۷۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِجْعَلُوا آخِرَ صَلٰوتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی نماز شب میں سب سے آخر وتر رکھو۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۴۶۸

(۲) وتر میں پڑھی جانے والی دعا

۸۷۳۔ **عن** علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ن یقول فی آخر وترہ : أَللّٰھُمَّ اِنِّی أَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سُخْطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَأَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِی ثَنَآءً عَلَیْکَ أَنْتَ کَمَا أَثْنَیْتَ عَلیٰ نَفْسِکَ ۔

امیر المومنین سیدنا حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالی علیہ وسلم وتر نماز کے آخر میں یوں دعا کرتے: اے اللہ، میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کی تیری ناراضگی سے، اور تیرے عفو و درگزر کی تیری سزا سے، اور تیری ذات کی پناہ اس بات سے کہ میں تیری شایان شان خوبیاں نہیں بیان کرسکتا۔ تو ویسا ہے جیسی تو نے اپنی ذات کی ثنا بیان

۸۷۲۔ الجامع الصحیح للبخاری

الصحیح لمسلم ، باب صلوۃ اللیل وعدد رکعات ، ۲۵۷/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۰/۲ ☆ السنن الکبری للھیثمی ، ۴۳/۳

الصحیح لابن خزیمۃ ، ۱۰۸۲ ☆ شرح السنۃ للبغوی ، ۱۳۷/۲

مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۱۲۵۸ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی ، ۱۳۷/۲

ارواء الغلیل للالبانی ، ۱۵۵/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۵۶۲/۱

تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۱۷/۲ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۹۵۲۹ ، ۴۰۶/۷

۸۷۳۔ السنن لابی داؤد ، باب القنوت فی الوتر ، ۲۰۲/۱

السنن للنسائی ، کتاب قیام اللیل با ب الدعا فی الوتر ، ۱۹۵/۱

السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی القنوت فی الوتر ، ۸۲/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۹۷/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۱۸۸۵ ، ۶۳/۸

کی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان ہر حال ہر وقت اپنے جل علا کے ذکر و ثنا اور اس سے سوال کا محتاج ہے۔اور ثنائے الٰہی وہی اتم واکمل ہے جو خود اس نے اپنے نفس کریم پر کی۔ یوں ہی جو دعائیں قرآن عظیم نے تعلیم فرمائیں بندہ انکی مثل کہاں سے لاسکتا ہے۔رحمت شریعت نے نہ چاہا کہ بندہ ان خزائن بے مثال سے روکا جائے علی الخصوص حیض ونفاس والیاں جنکی تہائی عمر انہیں عوارض میں گذرتی ہے۔لہذا یہاں بہ تبدیل نیت اجازت فرمائی، جیسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ،بہ نیت افتتاح کہنے کے جواز پر اجماع علماء نے ظاہر کردیا۔

لہذا قرآن عظیم کی وہ آیات جو ذکر وثنا ومناجات ودعا ہوں اگر چہ پوری آیت ہو جیسے آیۃ الکرسی۔متعدد آیات کاملہ جیسے سورۂ حشر کی اخیر تین آتیں۔ بلکہ پوری سورۃ جیسے الحمد شریف بہ نیت ذکرو دعا بے نیت تلاوت پڑھنا جنب و حائض ونفساء سب کو جائز ہے۔ اسکی نظیر یہ ہے کہ نماز میں کسی کلام سے اگر چہ آیت یا ذکر الٰہی ہوایسے معنی کا افادہ جو اعمال نماز سے باہر ہے مفسد نماز ہے۔مثلا کسی خوشی کی خبر کے جواب میں کہا۔ الحمد للہ رب العٰلمین، یا خبر غم کے جواب میں۔انا للہ وانا الیہ راجعون ،یا کسی نے پوچھا فلاں شخص کیسا ہے اسکی خوبی بتانے کو کہا۔ سبحان اللہ ،نماز جاتی رہیگی۔مگر کسی شخص نے آواز دی اور اس نے یہ جتانے کو کہ میں نماز پڑھتا ہوں،لا الہ الا اللہ ، یا سبحان اللہ ،یا اسکے مثل ذکر یا قرآن عظیم سے کچھ کہا نماز نہ جائے گی کہ شرع مطہر نے اس حاجت کے دفع کو اتنے کی اجازت عطا فرمادی ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/

(۳) قنوت نازلہ کا بیان

۸۷۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم لا يقنت فی الصبح الا أن يدعو لقوم أو علی قوم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز صبح میں قنوت نہ پڑھتے مگر جب کسی قوم کیلئے انکے فائدہ کی دعا فرماتے یا کسی قوم پر انکے

۸۷۴۔ مرقاۃ المفاتیح للقاری، باب القنوت ، ۱۸۲/۳

نقصان کی دعا کرتے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فتح القدیر۔غنیّۃ اور مرقات شرح مشکوۃ میں فرمایا: وهو سند صحيح ، یہ سند صحیح ہے

۸۷۵ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان لا يقنت الا دعا لقوم او دعا على قوم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قنوت نہ پڑھتے مگر جب کسی قوم کیلئے یا کسی قوم پر دعا فرمانی ہوتی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صاحب تنقیح نے کہا: دونوں حدیثوں کی سند صحیح ہے اور اس میں صاف تصریح ہے کہ قنوت وقت مصیبت کے ساتھ خاص ہے۔ یہ دونوں حدیثیں مطلق ہیں۔ان میں کوئی تخصیص فتنہ وغلبہ کفار کی نہیں۔اور شک نہیں کہ مثلا رفع طاعون، دفع وبا، اور زوال قحط کیلئے دعا بھی 'دعا لقوم' کے اطلاق میں داخل کہ یہ بھی مسلمانوں کیلئے دعائے نفع ہے تو صحیح حدیثوں سے اسکا جواز ثابت۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۹۲

۸۷۶ ۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قنت شهرا يدعو على احياء من احياء العرب ثم تركه ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک نماز صبح میں قنوت پڑھی عرب کے کچھ قبیلوں پر دعائے ہلاکت فرماتے رہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۹۵

۸۷۷ ۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قنت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم شهرا يدعو على رعل و ذكوان ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۸۷۵۔ مرقاة المفاتيح للقارى، باب القنوت، ۳/۱۸۲
السلسلة الصحيحة للالبانى، ۳/۱۸۲
۸۷۶۔ الصحيح لمسلم ، باب استحباب القنوت الخ ، ۱/۲۳۷
۸۷۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب غزوة الرجيع، ۲/۵۸۷

نے قنوت پڑھتے ہوئے رعل اورذکوان پرایک ماہ بددعافرمائی۔

۸۷۸ ۔**عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قنت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم شهرا بعد الركوع فى صلوٰة الصبح يدعو على رعل و ذكوان ويقول عصية عصت الله ورسوله ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ فجر کی نماز میں رکوع کے بعد رعل اورذکوان کے خلاف قنوت کے ذریعہ بددعافرمائی اورفرمایا!عصیہ نے اللہ اوراسکے رسول کی نافرمانی کی۔

۸۷۹ ۔**عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بعد الركعة فى صلوة شهر اذا قال : سمع الله لمن حمده يقول فى قنوته : اللهم نج الوليد بن الوليد ، اللهم نج مسلمة بن هشام ، اللهم نج عياش بن ربيعة ،اللهم نج المستضعفين من المومنين ،اللهم اشدد وطا تك على مضر ، اللهم اجعلها عليهم سنين كسنى يوسف ، قا ل ابوهريرة : ثم رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ترك الدعاء بعد ، فقلت : ارى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قد ترك الدعاء لهم قال : فقيل : وماتراهم قدقدموا ۔ ۸۷۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ رکوع کے بعد سمع الله حمده ،کہنے پرقنوت پڑھی اورقنوت میں یہ پڑھا۔اے اللہ!نجات دے ولیدکو،اے اللہ نجات دے سلمہ بن ہشام کو،اے اللہ!نجات دے عیاش بن ربیعہ کو،اے اللہ!نجات دے ضعیف مومنوں کو،اے اللہ!اپنی سخت پکڑفرمامضرپر،اے اللہ! ان پرقحط مسلط فرماجتنے سال حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں قحط نازل ہوا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورنبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھاکہ آپ نے قنوت چھوڑدی تومیں نے دل میں کہا۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قنوت چھوڑدی تولوگوں نے کہا:دیکھتے نہیں ہوکہ جن کیلئے حضوردعاکرتے تھے وہ توآگئے ہیں۔

۸۷۸۔ الصحيح لمسلم ، باب استحباب القنوت فى جميع ، الخ ۲۳۷/۱

۸۷۹۔ الصحيح لمسلم ، باب استحباب القنوت فى جميع الخ، ۲۳۷/۱

۸۸۰۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لم یزل یقنت فی الصبح حتی فارق الدنیا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ قنوت تاحیات پڑھتے رہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اور دیگر احادیث قنوت فجر، برخلاف شافعیہ کہ انہیں فجر میں دوام قنوت کی دلیل ٹھہراتے ہیں صریح نوازل میں وارد، ان پر محمول، پس حاصل یہ کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقت نزول شدائد دواماً قنوت پڑھی۔ اور جب وہ بلا دفع ہو جاتی بوجہ ارتفاع ضرورت ترک فرماتے اور مشروعیت اس قنوت کی کتب حنفیہ میں بھی مصرح جیسا کہ اشباہ ودرمختار وبحر الرائق وغایت وملتقط وسراج وہاج وشرح نقایہ شمنی وفتح القدیر ابن الہمام وکلام رئیس الحنفیہ امام ابوجعفر بن سلامہ طحاوی وغیرہ سے ثابت، متون میں غیر وتر میں قنوت پڑھنا ممنوع ٹھرایا، شارحین کرام نے قنوت نوازل کو اس سے استثناء فرمایا۔

یہاں سے ظاہر ہے کہ اختلاف شافعیہ وحنفیہ دربارۂ قنوت فجر کہ وہ علی الدوام حکم دیتے ہیں اور ہم انکار کرتے ہیں غیر نوازل میں ہے۔ نہ قنوت نوازل میں، اور بلاشبہ طاعون ووبا اشد نوازل سے ہیں اور انکے عموم میں داخل۔ پس اگر امام دفع طاعون ووبا کیلئے نماز فجر میں قنوت پڑھے تو اسکے جواز ومشرعیت میں کوئی شبہ نہیں۔

اسکے لئے کوئی دعا مخصوص نہیں بلکہ جو بلا مثل طاعون ووبا یا غلبۂ کفار والعیاذ بالله تعالیٰ، اسکے دفع کی دعا کی جائیگی۔ تحقیق یہ ہے کہ قنوت صرف نماز فجر میں ہے۔ اور تحقیق یہ ہے کہ فجر کی دوسری رکعت میں بعد قرأت قبل رکوع۔ کیونکہ رکوع کے بعد قنوت کا محل نہیں ہے جیسا کہ محقق نے اسے فتح میں ثابت کیا ہے۔ اور امام ومقتدی سب آہستہ پڑھیں۔ کیونکہ وہ دعا ہے اور دعا کا طریقہ اخفا ہے۔ جن مقتدیوں کو یاد نہ ہو وہ آہستہ آہستہ آمین کہیں۔ والله تعالیٰ اعلم،

فتاوی رضویہ ۵۱۲/۳

۸۸۰۔ المصنف لعبد الرزاق، باب القنوت ، ۱۱۰/۲
السنن للدار قطنی، باب صفة القنوت ، ۳۹/۲

۱۴۔نوافل

(۱) سنن ونوافل

۸۸۱۔**عن** فضل بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم : اَلصَّلٰوۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی تَشَھُّدٌ فِی کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْکُنٌ وَتَقَنُّعٌ یَدَیْکَ تَقُوْلُ : تَرْفَعُھُمَا اِلٰی رَبِّکَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِھِمَا وَجُھَکَ وَتَقُوْلُ: یَارَبِّ،یَا رَبِّ! مَنْ لَمْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ فَھِیَ کَذَا کَذَا ۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نفل نماز دو دو رکعت ہے۔ ہر دو رکعت پر التحیات اور خضوع اور زاری اور تذلل، پھر بعد سلام اپنے رب کی طرف ہاتھ اٹھا اور ہتھیلیاں چہرے کے مقابل رکھکر عرض کر: اے میرے رب، اے میرے رب، جو ایسا نہ کرے وہ چنین وچناں یعنی ناقص ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۸۰

(۲) گھر میں نوافل کی فضیلت

۸۸۲۔**عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم : عَلَیْکُمْ بِالصَّلٰوۃِ فِی بُیُوْتِکُمْ ، فَاِنَّ خَیْرَصَلٰوۃِالْمَرْءِ فِی بَیْتِہٖ اِلَّاالْمَکْتُوْبَۃَ

الاسد الصوول ص ۹

۸۸۱۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی التخشع فی الصلوۃ ، ۱/۵۰
السنن لابی داؤد ، باب صلوہ النہار ، ۱/۱۸۳
المسند لاحمد بن حنبل ۱/۲۱۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱/۴۸۷
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۲۹۵ ☆ الصحیح لابن خزیمۃ، ۱۲۱۲
شرح السنۃ للبغوی، ۳/۲۶۰ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۱/۳۴۸
مشکل الآثار للطحاوی، ۲/۲۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۰۹۱، ۷/۵۲۷

۸۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل التطوع فی البیت ۱/۱۵۸
الصحیح لمسلم ، باب استحببا ب صلوۃ النافلۃ، الخ، ۱/۲۶۶
السنن لای داؤد ، باب فضل التطوع فی البیت ، ۱/۲۰۴
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۱۸۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۵۱۷
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۱۸۹ ☆ التفسیر للقرطبی، ۸/۳۷۳

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم گھروں میں نماز پڑھو کہ مرد کی نماز فرض کے علاوہ گھر میں ہی افضل ہے۔۱۲م

۸۸۳۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صَلوٰۃُ الْمَرْءِ فِی بَیْتِہٖ أَفْضَلُ مِنْ صَلاتِہٖ فِی مَسْجِدِی ھٰذَا اِلَّاالْمَکْتُو بَۃَ۔ الاسد الصئول ص۹

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھر میں نوافل مرد کیلئے میری اس مسجد سے افضل ہیں مگر فرض نماز مسجد ہی میں افضل ہے۔۱۲م

(۳) پنجوقتہ نمازوں میں تعداد سنن

۸۸۴۔ **عن** عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألت ام المؤمنین عائشہ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما تطوعہ فقالت : ان یصلی فی بیتی قبل الظھر اربعا ، ثم یخرج فیصلی بالنا س ثم یدخل فیصلی رکعتین و کان یصلی بالناس المغرب ثم یدخل فیصلی رکعتین ویصلی بالناس عشاء و ید خل بیتی فیصلی رکتین و کان یصلی من اللیل تسع رکعات فیھن الوتر و کان یصلی لیلا طویلا قائما و لیلا طویلا قائداً و کان اذا قرء و وھو قائم رکع وسجد و ھو قائم واذا قرء قائدا رکع و سجد و ھوقاعد و کان اذا طلع الفجر صلی رکعتین۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۴۵۷

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المؤمنین

۸۸۳۔ السنن لابی داؤد ، باب صلوۃ الرجل التطوع فی بیتہ، ۱۴۹/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۴۴/۵ ☆ التمھید لابن عبد البر ، ۳۱۹/۶
شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆ شرح السنۃ للبغوی ، ۱۳۰/۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۱۹/۳ ☆ مشکوۃ المصابیح ، للتبریزی ، ۱۳۰۰
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱۹۷/۱ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲۱/۳
۸۸۴۔ الصحیح لمسلم ، باب جواز الصلوۃ النافلۃ قائما او قاعدا، ۲۵۲/۱
السنن لابی داؤد ، باب تفریع ابواب التطوع، ۱۷۸/۱

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: حضور میرے حجرہ میں ظہر سے قبل چار رکعت پڑھتے۔ پھر لوگوں کو جماعت سے نماز پڑھا کر تشریف لاتے تو دو رکعت ادا فرماتے۔ اور مغرب میں جماعت کے بعد حجرہ میں تشریف لاکر دو رکعت پڑھتے۔ اور عشاء کی جماعت کے بعد بھی دو رکعت ہی ادا فرماتے۔ رات کو نو رکعتیں ادا فرماتے ان میں وتر بھی ہوتے۔ اور رات کو دیر تک کبھی کھڑے ہوکر اور کبھی بیٹھ کر نوافل پڑھتے، لیکن جب کھڑے ہوکر نماز شروع فرماتے تو پھر رکوع وسجود بھی کھڑے ہوکر نماز جیسا کرتے اور جب بیٹھ کر شروع فرماتے تو رکوع وسجود بھی بیٹھنے کے انداز کا ہوتا۔ اور جب صبح صادق ہوجاتی تو دو رکعت گھر میں پڑھتے۔۱۲م

(۴) سنن ونوافل گھر میں پڑھے جائیں

۸۸۵ ۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لقد رایت الناس فی زمن عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا انصرفوا من المغرب انصرفوا جمیعا حتی لایبقی فی المسجد احد کانھم لایصلون بعد المغرب حتی یصیرون الی اھلیھم ۔
فتاوی رضویہ ۳/ ۴۵۸

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں لوگوں کو مغرب کے بعد اکٹھے لوٹتے ہوئے دیکھا حتی کہ کوئی مسجد میں باقی نہ رہتا، گویا وہ مغرب کے بعد کوئی نماز ادا نہ کرتے یہاں تک کہ وہ اپنے گھروں میں چلے جاتے۔

۸۸۶ ۔ **عن** کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتی مسجد بنی عبدالا شھل فصلی فیہ المغرب فلما قضوا صلوتھم راھم یسبحون بعدھا فقال : ھٰذہ صلوۃ البیوت۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۴۵۸

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنو عبدالاشہل کی مسجد میں تشریف لائے تو آپ نے مغرب کی نماز ادا کی۔ جب لوگ فرض پڑھ چکے تو آپ نے انہیں نوافل پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: یہ گھروں کی

۸۸۵۔ فتح القدیر لابن ھمام، باب ادراك الفریضة، ۴۱۶/۱

نماز ہے۔

۸۸۷ ۔**عن** عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ام المومنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی المغرب ثم یرجع الی بیتی فیصلی رکعتین ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب کی نماز کے بعد حجرہ میں تشریف فرما ہوکر دو رکعتیں ادا فرماتے۔۱۲م

۸۸۸ ۔**عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اتانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی بنی عبد الا شھل فصلی بنا المغرب فی مسجدنا ثم قال : اِرْکَعُوا ھَاتَیْنِ الرَّکْعَتَیْنِ فِی بُیُوتِکُم ۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۴۵۸

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبیلہ بنوعبدالاشہل میں تشریف لائے اور ہماری مسجد میں نماز مغرب ادا فرمائی ۔ پھر فرمایا: ان دو رکعتوں (یعنی سنت مغرب کو) اپنے گھر میں ادا کرو۔۱۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گاہے اگر بعض سنن مسجد میں پڑھنے کا اتفاق ہوا تو علماء فرماتے ۔ وہ کسی عذر وسبب سے تھا۔ ترک احیانا منافی سنیت واستحباب نہیں بلکہ اسکا مقرر ومؤکد ہے کہ مواظبت محققین کے نزدیک امارت وجوب۔

علاوہ بریں اگر بالفرض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دائما سب سنتیں مسجد ہی میں پڑھی ہوتیں تاہم بعد اسکے حضور ہم سے ارشاد فرما چکے۔ فرضوں کے سوا تمام نمازیں تمہیں گھر میں پڑھنی چاہئیں۔ اور فرمایا: ماورائے فرائض اور نمازیں گھر میں پڑھنا مسجد مدینہ طیبہ میں پڑھنے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے، بلکہ مسجد میں پڑھتے دیکھ کر وہ ارشاد فرمایا: کہ یہ نماز گھروں

۸۸۷۔ السنن لابن ماجہ ، باب فی رکعتین بعد المغرب ، ۸۳/۱

۸۸۸۔ السنن لابن ماجہ ، باب فی رکعتین بعد المغرب ، ۸۳/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۲۷/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۸/۴

مجمع الزوائد للھیثمی، ۵۲۹/۲ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۱۹۴۲۲، ۳۷۶/۷

میں پڑھا کرو، تو ہمارے لئے بہتر گھر ہی میں پڑھنے میں ہے کہ قول فعل پر مرجح ہے۔ اوران احادیث میں نماز سے صرف نوافل مطلقہ مرادنہیں ہوسکتیں۔ کہ ماورائے فرائض میں سنن بھی داخل۔ اورقضیہ مسجد بنی عبدالاشہل کا خاص سنن مغرب میں تھا۔ کما سبق ۔

جب ثابت ہو چکا کہ سنن ونوافل کا گھر میں پڑھنا افضل اور یہ ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت طیبہ ۔ اور حضور نے یونہی ہمیں حکم فرمایا: تو بخیال مشابہت روافض اسے ترک کرنا کچھ وجہ نہیں رکھتا ہے۔ اہل بدعت کا خلاف انکی بدعت یا شعار خاص میں کیا جائے نہ یہ کہ اپنے مذہب کے امور خیر سے جو بات وہ اختیار کریں ہم اسے چھوڑتے جائیں آخر رافضی کلمہ بھی تو پڑھتے ہیں۔

بالجملہ اصل حکم استحبابی یہ ہی ہے کہ سنن قبلیہ مثل رکعتیں فجر ورباعی ظہر وعصر وعشاء مطلقاً گھر میں پڑھکر مسجد کو جائیں کہ ثواب زیادہ پائیں۔ اورسنن بعدیہ مثل رکعتین ظہر ومغرب وعشاء میں جسے اپنے نفس پر اطمینان کامل حاصل ہو کہ گھر جا کر کسی ایسے کام میں جو اسے ادائے سنن سے باز رکھے مشغول نہ ہوگا وہ مسجد سے فرض پڑھ کر پلٹ آئے اور سنتیں گھر ہی میں پڑھے تو بہتر۔ اوراسے ایک زیادت ثواب یہ حاصل ہوگی کہ جتنے قدم بارادۂ سنن گھر تک آئیگا وہ سب حسنات میں لکھے جائینگے قال تبارك و تعالیٰ ۔

وَنَكْتُبُ مَاقَدَّمُوا وَ آثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنٰهُ فِي اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۔

اور جسے یہ وثوق نہ ہووہ مسجد میں پڑھ لے کہ لحاظ افضلیت میں اصل نماز فوت نہ ہو۔ اور یہ معنی عارضی افضلیت صلوۃ فی البیت کے منافی نہیں۔ نظیر اسکی نماز وتر ہے کہ بہتر اخیر شب تک اسکی تاخیر ہے۔ مگر جو اپنے جاگنے پر اعتماد نہ رکھتا ہو وہ پہلے پڑھ لے۔ کما فی کتب الفقه ۔

مگراب عام عمل اہل اسلام سنن کے مساجد ہی میں پڑھنے پر ہے اوراس میں مصالح ہیں کہ ان میں وہ اطمینان کم ہوتا ہے جو مساجد میں ہے اور عادت قوم کی مخالفت موجب طعن و انگشت نمائی انتشار ظنون وفتح باب غیبت ہوتی ہے اور حکم صرف استحبابی تھا تو ان مصالح کی رعایت اس پر مرجح ہے۔ ائمہ دین فرماتے ہیں۔

الخروج عن العادة شهرة ومكروه۔

معمول کے خلاف کرنا شہرت اور مکروہ ہے۔ فتاوی رضویہ قدیم ۳/۴۵۹
فتاوی رضویہ جدید ۷/۴۱۶

(۵) امام ومقتدی کا نوافل دوسری جگہ ہٹ کر پڑھنا افضل ہے

۸۸۹ ـ **عن** المغيرة بن شعبة رضي الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : لَا يُصَلِّي الْإِمَامُ فِي مَقَامِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْمَكْتُوبَةَ حَتّٰى يَتَنَحّٰى عَنْهُ ـ الاسد الصئول ـ ص ۱۱

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی امام اس جگہ نفل وسنت ادا نہ کرے جس مقام پر کھڑے ہوکر فرض نماز پڑھائی، یہاں تک کہ اس مقام سے جدا ہو جائے۔ ۱۲م

۸۹۰ ـ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ يَمِيْنِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ فِي الصَّلٰوةِ يَعْنِي السُّبْحَةَ ـ الاسد الصئول ص ۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات سے تھک جائے گا کہ نماز میں قعدہ اخیرہ سے فارغ ہوکر آگے یا پیچھے ہٹ جائے یا داہنے بائیں پھر جائے۔ ۱۲م

(۶) مصلے پر بھی سنن ونوافل جائز

۸۹۱ ـ **عن** نافع رضي الله تعالىٰ عنه قال: كان عبد الله بن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما يصلي في مكانه الذي صلى فيه الفريضة وفعله القاسم ـ

الاسد الصئول ص ۱۱

۸۸۹ـ السنن لابی داؤد ، باب الامام يتطوع فی مكانه ، ۱/۹۱
السنن الكبرى للبيهقي، ۲/۱۹۰ ☆ اتحاف السادة للزبيدي، ۳/۲۰۸
كنز العمال للمتقي ، ۲۰۴۲۴ ☆ فتح الباري للعسقلاني، ۲/۳۳۵
مشكوة المصابيح للتبريزي، ۹۵۳ ☆

۸۹۰ـ السنن لابی داؤد ، كتاب الصلوة، باب فی الرجل يتطوع فی مكانه الذی صلی الخ ۱/۱۴۴
السنن لابن ماجه ، ☆ المصنف لابن ابي شيبة، ۲/۲۰۸

۸۹۱ـ الجامع الصحيح للبخاري ، ☆ باب مكث الامام فی مصلاة بعد السلام ۱/۱۱۷

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسی مقام پر نماز نفل وسنت پڑھتے جہاں فرض نماز پڑھی گئی ہوتی ۔اور حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہ ہی طریقہ تھا۔۱۲م

(۷) فجر کی سنتوں کا بیان

۸۹۲ ۔**عن** ام المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی ثلاث عشرة رکعة یصلی ثمان رکعات ثم یوتر ثم یصلی رکعتین وهو جالس فاذا اراد ان یر کع قام فرکع ثم یصلی رکعتین بین النداء والاقامة من صلوة الصبح ۔　فتاوی رضویہ ۳/۴۶۸

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرہ رکعات نماز پڑھتے ،آٹھ رکعات صلوۃ اللیل تین رکعت وتر پھر دو رکعتیں بیٹھ کر،لیکن رکوع کے وقت کھڑے ہوجاتے ۔پھر دو رکعتیں فجر کی اذان واقامت کے درمیان پڑھتے ۔۱۲م

۸۹۳ ۔**عن** أم المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : لم یکن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی شئی من النوافل اشد تعاهدا منه علی رکعتی الفجر ۔　فتاوی رضویہ ۳/۳۳۳

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوافل میں سب سے زیادہ فجر کی دو رکعت سنت کی حفاظت فرماتے ۔

(۸) طلوع آفتاب کے بعد بھی سنت فجر پڑھے

۸۹۴ ۔**عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ لَمْ یُصَلِّ رَکْعَتَی الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلِعُ الشَّمْسُ ۔

۸۹۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تعاهد ر کعتی الفجر ، ۱/۲۵۱
الصحیح لمسلم ، باب استحباب رکعتی سنة الفجر ، ۱/۲۵۱
السنن لابی داؤد، باب رکعتی الفجر ، ۱/۱۷۸
۸۹۴۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی اعادتها بعد طلوع الشمس ، ۱/۵۷
المستدرك للحاکم ۱/۲۷۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/۳۳۵
کنز العمال للمتقی، ۱۹۳۳۱، ۷/۳۷۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲/۳۰۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کی سنتیں نہ پڑھی ہوں وہ بعد طلوع آفتاب پڑھے۔۱۲م

(۹) کیا طلوع آفتاب سے قبل جماعت کے بعد سنتیں پڑھی جائیں؟

۸۹۵ ۔ **عن** قيس بن عمرو رضى الله تعالىٰ عنه قال : راى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رجلا يصلى بعد صلوة الصبح ركعتين فقال : رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : صَلٰوةُ الصُّبحِ رَكُعَتانِ ، فقال الرجل انى لم اكن صليت الركعتين اللتين قبلهما فصليتهما الآن فسكتَ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔

حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بعد صلوۃ صبح دو رکعتیں پڑھتے دیکھا فرمایا: صبح کی دو ہی رکعتیں ہیں۔اس شخص نے عرض کی: سنتیں میں نہ پڑھی تھیں، وہ اب پڑھ لیں۔اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔

۸۹۶ ۔**عن** قيس بن عمرو رضى الله تعالىٰ عنه قال : خرج رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاقيمت الصلوة فصليت معه الصبح ثم انصرف النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فوجدنى اصلى فقال : مَهُلًا يَاقَيُسُ ! اصلاتان معا ، قلت : يا رسول الله ! انى لم اكن ركعت ركعتى الفجر قال : فَلَا اِذًا۔

حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے ،جماعت کیلئے تکبیر کہی گئی ، میں نے آپکی اقتدا میں نماز صبح ادا کی ۔پھر رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرہ اقدس پھیرا تو آپ نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے پایا ۔فرمایا: اے قیس! ٹھر جا، کیا دو نمازیں اکٹھا ہوگئی ہیں ۔عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم، میں فجر کی دو سنتیں ادا نہیں کرسکا۔فرمایا: تو اب حرج نہیں۔

۸۹۵۔ السنن لابى داؤد ، باب من فاته متى يقضيها ، ۱/۱۸۰
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فى من فاته الركعتان ، ۱/۸۲
۸۹۶۔ الجامع للترمذى ، باب ما جاء فى من تفوته الركعتان ، ۱/۵۷

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے واضح ہوا کہ وہ شخص یہ ہی قیس تھے۔ انکا عذر سنکر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو اب حرج نہیں۔ یہ ان احادیث جلیلہ صحیحہ کے مقابل لانے کے قابل نہیں ''جن میں جماعت کے بعد طلوع آفتاب سے قبل سنتیں پڑھنے کی ممانعت ہے بچند وجوہ۔

اولاً۔ اس کی سند منقطع ہے۔ خود امام ترمذی نے بعد روایت حدیث فرمایا:

اسناد هذا الحديث ليس بمتصل ، محمد بن ابراهيم التيمى لم يسمع من قيس ۔

اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ کیونکہ محمد بن ابراہیم التیمی نے حضرت قیس سے سماع نہیں کیا۔

ثانیاً۔ خود سعد بن سعید پر اسکی سند میں اختلاف کیا گیا۔ بعض نے صحابی کو ذکر ہی نہ کیا۔

جامع ترمذی میں ہے۔

وروى بعضهم هذاالحديث عن سعد بن سعيد عن محمد بن ابراهيم ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرج فراى قيسا ۔

بعض نے یہ حدیث اس سند سے بیان کی ہے۔ سعد بن سعید، محمد بن ابراہیم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور قیس کو دیکھا۔

ثالثاً۔ عامۂ رواۃ نے اسے مرسلاً روایت کیا۔ خود انہیں سعد کے دونوں بھائی عبد ربہ بن سعید و یحییٰ ابن سعید کہ دونوں سعد سے اوثق و احفظ ہیں مرسلاً روایت کرتے ہیں۔

جامع ترمذی میں ہے۔

انما يروى هذاالحديث مرسلاً

یہ حدیث مرسلاً مروی ہے۔

سنن ابی داؤد میں ہے۔

روى عبد ربه ويحىٰ ابنا سعيد هذاالحديث مرسلاً ان جدهم زيدا صلى

مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

سعید کے بیٹے عبد ربہ اور یحیی دونوں نے اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا کہ ان کے دادا زید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ مزید حاشیہ میں فرماتے ہیں:

میرے پاس سنن ابی داؤد کے تینوں نسخوں میں یہاں انکے جد کا نام زید ہی تحریر ہے لیکن یہ محل اشکال ہے۔ کیونکہ یحیی کے جد کا نام قیس ہے زید نہیں۔ حافظ ابن حجر نے اصابہ میں اسکا انکار کیا اور روایت ذکر کرنے کے بعد کہا۔ میں نے اسی طرح پڑھا ہے۔

رابعاً۔ مدار اس روایت کا سعد بن سعید پر ہے۔

جامع ترمذی میں ہے۔

حدیث محمد بن ابراهیم لا نعرفه مثل هذاالامن حدیث سعد بن سعید ۔

ہم محمد بن ابراہیم سے مروی اس حدیث کو سعد بن سعید کے علاوہ کسی سے نہیں جانتے۔

اور سعد باوصفِ توثیق مقال سے خالی نہیں۔ ان کا حافظہ ناقص تھا۔ امام احمد نے انہیں ضعیف کہا ۔امام نسائی نے فرمایا: قوی نہیں۔ اامام ترمذی نے فرمایا: تکلموا فیه من قبل حفظه ،ائمہ حدیث نے ان سعد میں انکے حافظہ کی طرف سے کلام فرمایا: لاجرم تقریب میں ہے۔ صدوق سئی الحفظ، آدمی سچے ہیں حافظہ برا ہے۔

ان وجوہ کی نظر سے یہ حدیث واحد خود ان احادیث صحیحہ کثیرہ کے مقابل نہیں ہوسکتی خصوصاً اس حالت میں کہ وہ مثبت ممانعت ہیں اور یہ ناقل اجازت، اور قاعدہ مسلمہ ہے کہ جب دلائل حلت وحرمت متعارض ہوں حرمت وممانعت کو ترجیح دی جائیگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ قدیم ۳/ ۶۱۹ ☆ فتاوی رضویہ جدید ۸/۱۵۳

(۱۰) جماعت کے وقت بھی سنت فجر پڑھی جائیں

۸۹۷ ـ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما انه جاء والامام یصلی الصبح ولم یکن صلی الرکعتین قبل صلوة الصبح فصلاهما فی حجرة حفصة رضی اللہ تعالیٰ عنها ثم انه صلی مع الامام۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۷۴

۸۹۷ـ شرح معانی الآثار للطحاوی ،

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ایک مرتبہ اس وقت تشریف لائے جب جماعت فجر ہورہی تھی اورابھی آپ نے سنت فجر ادانہیں کیں تھیں ۔تو آپ نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ شریف میں سنتیں پڑھیں اور پھرامام کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے۔

(۱۱)نوافل بیٹھ کر پڑھنے پرنصف ثواب

۸۹۸ ۔**عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَلّٰی قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ ۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۴۶۸

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کھڑے ہوکر نماز پڑھی تو بہتر اور جو بیٹھ کرنماز پڑھے اسے کھڑے ہونے والے کی بہ نسبت نصف ثواب ملتا ہے۔۱۲م

۸۹۹ ۔**عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال : حدثت ا ن رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم قال : صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ، قال : فاتیته فوجد ته یصلی جالسا فوضعت یدی علی راسه، فقال مالك یاا عبد الله بن عمرو ، قلت حدثت یارسول الله ! انك قلت : صلوة الرجل قاعدا علی نصف الصلوة وانت تصلی قاعدا ، قال : أَجَلْ ، وَلٰكِنِّی لَسْتُ كَأَحَدٍ مِّنْكُمْ ۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۴۶۹

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیٹھ کرنماز پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے، میں ایک مرتبہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ بیٹھ کرنماز ادافرمارہے ہیں، میں نے حضور کے سر مبارک پر ہاتھ رکھا ،فرمایا: اے عبداللہ ! کیا بات ہے؟ عرض کی: حضور کوفرماتے سنا تھا کہ بیٹھ کرنماز

۸۹۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صلوة القاعد بالایماء ۱/ ۱۵۰
السنن لابن ماجه ، باب صلوة القاعد على الصف، ۱/ ۸۷

۸۹۹۔ الصحیح لمسلم ، باب صلوة اللیل و عدد رکعات ، ۱/ ۲۵۳

پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے اور حضور خود بیٹھ کر ادا فرمارہے ہیں، فرمایا: ہاں، لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سرانور پر ہاتھ اس خیال سے رکھا کہ شاید بخار ہو جسکے سبب بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں۔تو فرمایا: میں تمہارے مثل نہیں۔یعنی میرے لئے پورا کامل واکمل ثواب ہے۔یہ میرے لئے خصوصیت وفضل رب الارباب ہے۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۶۹

(۱۲) سنن ونوافل بیٹھ کر پڑھنا جائز ہیں

۹۰۰۔ **عن** ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یصلیهما بعد الوتر وهو جالس ۔ فتاوی رضویہ،۳/۲۶۸

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتروں کے بعد بیٹھکر دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

۹۰۱ ۔**عن** زرارة بن أوفی رضی الله تعالیٰ عنه أن سعد بن هشام بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه أن یغزو فی سبیل الله فقد م المدینة فأرادأن یبیع عقاراله بها فیجعله فی السلاح والکراع ویجاهدالروم حتی یموت ، فلما قدم المدینة لقی أُناسا من اهل المدینة فنهوه عن ذلك وأخبره أن رهطا ستة أرادوا ذلك فی حیاة نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنهاهم نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقال : ألیس لکم فیّ أُسوة ؟ فلما حدثوه بذلك راجع اِمراته وقد کان طلقها وأشهد علی رجعتها ، فأتی ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فساله عن وتر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال ابن عباس : ألا أدلك علی أعلم أهل الأرض بوتر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : من ، قال : عائشة ، فأتها فسلها ثم ائتنی فأخبرنی بردها علیك ،فانطلقت الیها فاتیت علی حکیم بن أفلح فاستلحقته الیها فقال : ما أنا بقاربها ،لأنی نهیتها أن تقول فی هاتین الشیعتین شیئا فأبت فیهما الامضیا ،قال فاقسمت علیه فجاء فانطلقنا الی عائشة فاستاذنا علیها فأذنت لنا ،فدخلنا علیها

۹۰۰۔ المسند لاحمدبن حنبل، ۶/۵۴

۹۰۱۔ الصحیح لمسلم، باب صلوة اللیل وعدد رکعات، ۱/۲۵۶

فقالت : أحكيم فعرفته فقال : نعم ، فقالت : من معك ،قال : سعدبن هشام ،قالت : من هشام ؟ قال : ابن عامر ،فترحمت عليه وقالت خيرا ، قال قتادة : و كان أُصيب يوم أُحد ،فقلت : ياأُم المومنين ! أنبئنى عن خلق رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،قالت : الست تقرء القرآن ،قلت : بلى ؟ قالت : فاِن خلق نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان القرآن ، قال : فهمت أن أقوم ولا أسال أحدا عن شئ حتى أموت ،ثم بدالى فقلت : أنبئنى عن قيام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت : ألست تقرء ! يا أيها المزمل ، قلت بلى ؟ قالت فان الله عزوجل افترض قيام الليل فى أول هذه السورة فقام نبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و أصحابه حولا و أمسك الله خاتمتها اثنى عشر شهرا فى السماء حتى أنزل الله فى آخر هذه السورة التخفيف و فصار قيام الليل تطوعا بعد فريضة قال : قلت يا أُم المؤمنين ! انبئنى عن و تر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت : كنا نعد له سوكه و طهوره فيبعثه الله ما شاء أن يبعثه من الليل فيتسوك و يتوضا و يصلى تسع ركعات لا يجلس فيها الا فى الثامنة فيذكر الله بحمده و يدعو ه ثم ينهض و لا يسلم ثم يقوم فيصلى التاسعه ثم يقعد فيذكر الله و يحمده و يدعوه ثم يسلم تسليما يسمعنا ثم يصلى ركعتين بعد ما يسلم و هو قاعد فتلك احدى عشرة ركعة يا بنى فلما أسن رسول الله صلى الله عليه وسلم و أخذه اللحم أوتر بسبع و صنع فى الركعتين مثل صنعه أول فتلك تسع يا بنى !وكان نبى الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا صلى صلوةأحب أن يدا وم عليه و كان اذا غلبه نوم او وجع عن قيام الليل صلى من النهار ثنتى عشر ركعة ولا أعلم نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قرأ القرآن كله فى ليلة ولا صلى ليلة الى الصبح و لا صام شهر اً كاملاً غير رمضان، قال :فانطلقت الى ابن عباس فحدثته بحديثها فقال : صدقت، لو كنت أقربها أو أدخل عليها لأ تيتهاحتى تشافهنى به ،قال : فقلت: لو علمت انك لا تد خل عليها ما حدثتك حديثها۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۵۵

حضرت زراہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ہشام بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جہاد کا ارادہ کیا تو مدینہ اس لئے آئے کہ یہاں کی جائداد فروخت کر دیں اور اس سے ہتھیار اور گھوڑے خریدیں اور پھر نصاری سے جہاد کیلئے جائیں یہاں تک کہ شہید ہوجائیں۔ مدینہ میں چند حضرات سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے تارک دنیا ہونے سے

منع کیا اور بتایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اس طرح کا ارادہ چھ حضرات نے کیا تھا تو حضور نے منع فرمادیا اور فرمایا: کیا تمہارے لئے میری ذات میں بہترین نمونۂ عمل نہیں۔ یہ سنکر انہوں نے اپنی مطلقہ بیوی سے رجعت کرلی اور لوگوں کو گواہ بھی کرلیا۔ پھر یہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حضور کی نماز وتر کی کیفیت معلوم کرنے آئے آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی ذات کی نشاندھی نہ کردوں جو تمام اہل زمین سے زیادہ حضور کے وتر کو جانتی ہیں۔ پوچھا وہ کون ہیں۔ فرمایا: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، لہٰذا تم ان سے پوچھو اور پھر مجھے بھی بتانا کیا جواب مرحمت فرمایا۔ میں انکے پاس چلدیا لیکن حکیم بن افلح کو ساتھ لے جانے کیلئے انکے پاس گیا کہ وہ مجھے ام المؤمنین کی خدمت میں لے چلیں۔ انہوں نے کہا: میں انکی خدمت میں حاضر ہونا نہیں چاہتا، کیونکہ میں نے انکو جنگ جمل وغیرہ میں شرکت سے روکا تھا لیکن وہ نہیں مانیں۔ حضرت زرارہ کہتے ہیں: میں نے انکو قسم دی تو وہ آئے اور ہم سب حضرت ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہوکر اجازت کے طالب ہوئے۔ اذن ملا تو اندر پہونچے۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا: کیا یہ حکیم ہیں؟ یعنی آپ نے پہچان لیا۔ پھر فرمایا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ حضرت حکیم نے عرض کیا: یہ سعد بن ہشام ہیں۔ فرمایا: ہشام کون سے؟ کہا: عامر کے بیٹے۔ یہ سنکر آپ نے انکے لئے دعائے رحمت کی اور بھلائی سے یاد کیا۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں: حضرت ہشام جنگ احد میں شہید ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے ام المومنین! مجھے حضور سید عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خلق کریم کے بارے میں بتائیے۔ فرمایا: کیا تم نے قرآن کریم نہیں پڑھا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: تو سنو! حضور کا خلق کریم وہی تھا جو سب کچھ قرآن میں ہے۔ کہتے ہیں میں نے یہ جواب سنکر چلنے کا ارادہ کیا اور یہ بھی کہ اب کسی سے پوری زندگی کچھ نہ پوچھونگا۔ لیکن میں نے بیساختہ ایک بات اور عرض کردی کہ مجھے حضور کی شب بیداری کے بارے میں اور بتادیں۔ فرمایا: کیا تم نے 'یا ایھا المزمل' نہیں پڑھی؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کے شروع میں رات کے قیام کو فرض کیا۔ اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ایک سال تک عمل کیا کہ اس دوران آخری حکم آسماں سے نازل نہیں ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مکمل سورۃ نازل فرمادی اور قیام

شب میں تخفیف فرمادی گئی۔تو قیام لیل اب نفل ہے۔پھر میں نے عرض کیا: اے ام المومنین! مجھے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز وتر کے بارے میں خبر دیجئے۔آپ نے فرمایا: ہم آپ کیلئے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے اور اللہ تعالیٰ جب چاہتا آپ رات کو بیدار ہوتے اور مسواک کے ساتھ وضو فرماتے۔پھر نو رکعتیں ایک سلام سے پڑھتے اس طرح کہ آٹھویں رکعت پر قعدہ فرماتے۔اس قعدہ میں اللہ تعالیٰ کا خوب ذکر کرتے اور خوب دعا کرتے پھر کھڑے ہوجاتے اور نویں رکعت پر قعدہ کے بعد سلام پھیرتے اتنی آواز سے کہ ہم سنتے۔پھر دو رکعت نفل بیٹھ کر ادا فرماتے تو اے بیٹے یہ کل گیارہ رکعتیں ہوئیں۔پھر جب آپ کا سن زیادہ ہوا اور جسم بھاری ہوگیا تو سات رکعتیں پڑھتے اور دو نفل حسب سابق،تو اے بیٹے یہ کل نو رکعتیں ہوئیں۔اور آپکی یہ عادت کریمہ تھی کہ جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر مداومت فرماتے۔جب آپ پر نیند یا کسی درد کا غلبہ ہوتا تو ان میں بارہ رکعت ادا فرماتے۔میں نہیں جانتی کہ آپ نے کبھی ایک رات میں پورا قرآن عظیم ختم کیا ہو۔اور نہ یہ کہ آپ نے پوری رات عبادت ہی میں گذاری ہو۔اور نہ یہ کہ آپ نے پورا مہینہ روزوں میں گذارا ہو، رمضان کے سوا۔پھر میں حضرت ابن عباس کے پاس گیا اور ان سے یہ ساری حدیث بیان کی۔انہوں نے کہا: بیشک حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سچ فرمایا اور کہا: اگر میں ان کے پاس ہوتا یا جاتا تو یہ سب ان سے بالمشافہ سنتا۔حضرت زرارہ نے کہا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ انکے پاس نہیں جاتے ہیں تو میں کبھی انکی بات آپ سے نہ کہتا۔۱۲م

۹۰۲ ـ **عن** اُم المومنین اُم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین خفیفتین وهو جالس ـ

فتاوی رضویہ ۳/۴۶۸

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت نفل مختصر انداز میں بیٹھ کر پڑھتے۔۱۲م

۹۰۲ـ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی رکعتین بعد الوتر، جالسا، ۱/۸۵

التاریخ الصغیر للبخاری، ۲/۱۱۴ ☆ مشکوة المصابیح ، للتبریزی، ۱۲۷۴

فتح الباری للعسقلانی، ۵/۵۶۳ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۹۶

علل الحدیث لابی لحاتم ۴۴۲ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۵۴

۹۰۳۔**عن** اُم المومنین عائشة الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوتر بواحدة ثم یرکع رکعتین یقرء فیهما وهو جالس ،فاذا أراد أن یرکع قام فرکع ۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۴۶۸

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رکعت کے ذریعہ سابق نماز کو وتر بنادیتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے ۔ اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہوجاتے ۔۱۲م

(۱۳) فرائض وسنن کے درمیان دعا وغیرہ کے ذریعہ فاصلہ کرو

۹۰۴۔**عن** أبی رمثة رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان أبو بكر وعمر رضی الله تعالیٰ عنهما یقومان فی الصف المقدم عن یمینه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وكان رجل قد شهد التكبیرة الأولیٰ من الصلوة، فصلی نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم سلم عن یمینه وعن یساره حتی رأیت بیاض خده ثم انفتل كانفتال أبی رمثة، یعنی نفسه فقام الرجل الذی أدرك معه التكبیرة الأُولیٰ لیشفع فوثب الیه عمر فأخذه بمنكبه فهزه ثم قال : اِجلس فلم یهلك أهل الكتاب الا أنه لم یكن بین صلوتهم فصل فرفع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بصره فقال : أصاب الله بك یا ابن الخطاب ۔ الاسد الصئول ص۱۶

حضرت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داہنی جانب نماز میں تھے ۔ ایک اور مرد بھی شروع ہی سے نماز میں شریک ہوئے ۔ حضور نے نماز سے فارغ ہوکر داہنی اور بائیں جانب اس طرح سلام پھیرا کہ میں نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رخسار انور کی چمک دیکھی ۔ پھر حضور مصلی پر دوسری جانب مڑ گئے جس طرح میں گھوما ۔ تو وہ شخص جو شروع ہی سے نماز میں شریک ہوئے تھے دوسری نماز کیلئے فورا کھڑے ہوگئے ۔ یہ دیکھ کر

۹۰۳۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی رکعتین بعد الوتر جالسا ، ۸۵/۱
تاریخ بغداد للخطیب ۱۳/ ۶۰ ☆ مشكوة المصابیح لتبریزی ۱۲۸۶
۹۰۴۔ المستدرك للحاكم ۲۷۰/۱ ☆ السنن الكبری للبیهقی، ۱۹۰/۲
كنز العمال للمتقی، ۳۲۷۵۴ ☆
السنن لابی داؤد ، ۱۰۰۸ كتاب الصلوه فی الرجل یطتوع فی مكانه الذی هل المكتوبه ۱۴۴/۱

حضرت عمر انکی طرف لپکے اور مونڈھے پکڑ کر ہلانے لگے اور فرمایا: بیٹھ جا۔ کہ اہل کتاب اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انکی نمازوں کے درمیان فاصلہ نہیں تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کی طرف نگاہ مبارک اٹھائی اور فرمایا: اے عمر بن خطاب! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات کی ہدایت فرمائی۔ ۱۲م

(۱۴) تہجد، وتر اور فجر کی سنتیں

۹۰۵۔ **عن** ام المومنین عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى ثلاث عشرة ركعة بركعتى الفجر ۔ حاشية مرقاة المفاتيح ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات نماز پڑھتے ان میں (وتر) اور دو رکعت فجر کی سنتیں بھی ہوتیں۔ ۱۲م

(۱۵) نفل بغیر فرض قبول نہیں

۹۰۶۔ **عن** عبد الرحمٰن بن عبد الله بن سابط رضى الله تعالىٰ عنه قال : لما حضر أبابكر الموت دعا عمر (رضى الله تعالىٰ عنهما) فقال له : اتق الله ياعمر ! وأعلم اِن لله عملا بالنهار لايقبله بالليل ، وعملا بالليل لايقبله بالنهار ،وأنه لايقبل نافلة حتى تودى الفريضة ،واِنما ثقلت موازين من ثقلت موازينه يوم القيامة باتباعهم الحق فى الدنيا وثقلهم عليهم ، وحق لميزان يوضع فيه الحق غدا أن يكون ثقيلا ، وانما خفت موازين من خفت موازينه يوم القيامة باتباعهم الباطل فى الدنيا وخفته عليهم ، وحق لميزان أن يوضع فيه الباطل غدا أن يكون خفيفا ، واِن الله عزوجل ذكر أهل الجنة فذكرهم بأحسن أعمالهم وتجاوز عن سيئا تهم ، فاذا ذكرتهم قلت: اِنى لاخاف أن لا اُلحق بهم ، واِن الله تعالىٰ ذكر أهل النار فذكر هم باسواء أعمالهم ورد عليهم أحسنه فاذا ذكرتهم قلت: اِنى لأرجو أن لا أكون مع هؤلاء ليكون العبد راغبا راهبا لايتمنى على الله ، ولا يقنط من رحمته ،، عزوجل ، فان

۹۰۵۔ الصحيح لمسلم، باب صلوة الليل و عدد ركعات، ۲۵۴/۱

۹۰۶۔ حلية الاولياءء ۳۶/۱

أنت حفظت وصيتي فلايكن غائب احب اليك من الموت وهو آيتك ، وان انت ضيعت وصيتي فلايكن غائب ابغض اليك من الموت ولست بمعجزه ـ

فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳۷

حضرت عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن سابط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نزع کا وقت ہوا تو سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا: اے عمر! اللہ عزوجل سے ڈرنا ۔اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انہیں رات میں کرو تو قبول نہ فرمائے گا۔اور کچھ کام رات میں، کہ دن میں کرو تو قبول نہ ہونگے ۔اور خبردار! کوئی نفل قبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا نہ کیا جائے۔اور بیشک اسی کا نامہ اعمال وزنی ہے جسکا قیامت کے دن دنیا میں حق کی اتباع کے سبب وزنی ہو۔اور میزان عدل کو اسی لئے قائم کیا جائیگا کہ اس میں قیامت کے دن حق رکھا جائے تو وزنی ہو۔اور بیشک اسکا نامہ اعمال ہلکا رہا جسکا قیامت کے دن دنیا میں باطل کی تابعداری کے سبب ہلکا ہو کہ میزان عدل اسی لئے قائم ہوگی کہ قیامت کے دن اس میں باطل رکھا جائے تو ہلکا رہے۔اور اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کا تذکرہ انکے اچھے اعمال کے ساتھ کیا ہے اور انکے گناہ معاف فرمادیئے ہیں۔لہذا جب تم جنتیوں کا تذکرہ کرنا تو اس طرح کہنا: کہ مجھے خوف ہے اس بات کا کہ میں ہوسکتا ہے انکے ساتھ نہ رہوں۔اور بیشک اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں کا ذکر فرمایا تو انکے برے اعمال کے ساتھ اور انکے جو کام بظاہر اچھے تھے دنیا ہی میں ان پر لوٹا دیئے گئے۔تو جب تم انکا تذکرہ کرو تو یہ کہنا کہ مجھے امید ہے کہ میں انکے ساتھ نہیں رہونگا۔تاکہ بندہ اچھے کاموں سے رغبت اور گناہوں سے نفرت و دوری کا خوگر ہوجائے۔محض اللہ تعالیٰ کی مغفرت پر بھروسہ نہ کرے اور اسکی رحمت سے ناامید بھی نہ ہوجائے۔اے عمر! اگر تم نے میری یہ وصیت یاد رکھی تو موت سے زیادہ محبوب چیز تمہارے نزدیک کوئی نہ ہوگی کہ وہ آنے والی ہے۔اور اس وصیت کو پس پست ڈال دیا تو تمہارے نزدیک سب سے مبغوض و ناپسند چیز موت ہوگی اور تم اسکو ٹال نہیں سکو گے۔۱۲م

(۱۶) تنہا نماز پڑھ لی تو اب جماعت میں شریک ہوسکتا ہے؟

۹۰۷ـ **عن** محجن بن اورع الديلمي رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِذَاجِئتَ الْمَسجِدَ وَ كُنتَ قَدْ صَلَّيتَ فَاُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَ اِنْ كُنتَ قَدْ صَلَّيتَ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۶۴

حضرت محجن بن اورع دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب تم مسجد میں آؤ اور نماز پڑھ چکو پھر جماعت قائم ہو تو لوگوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرلو خواہ تم پہلے سے نماز پڑھ چکے تھے۔

۹۰۸ـ **عن** يزيد بن اسود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِذَا صَلَّيتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيتُمَا مَسجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۶۴

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنی قیام گاہ پر نماز پڑھ لو اور پھر مسجد جماعت میں آؤ تو باجماعت بھی پڑھ لو کہ یہ تمہاری نفل نماز ہوگی۔

۹۰۹ـ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله تعالیٰ علیه وسلم: سَيَكُونُ عَلَيكُمْ بَعْدَ اُمَرَآءُ تَشْغُلُهُمْ أَشْيَآءُ عَنِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا، فقال رجل: يا رسول الله! اصلی معهم، قال: نَعَمْ، اِنْ شِئْتَ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۶۶

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم پر کچھ مدت کے بعد ایسے لوگوں کو امیر بنایا جائیگا جو

۹۰۷ـ السنن للنسائی، باب اعادة الصلوة مع الجماعة، ۱/۹۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۱۵ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی ۱/۱۰۲
۹۰۸ـ السنن لابی داؤد، باب من صل فی منزله الخ، ۱/۸۵
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الرجل يصلی وحدهثم يدرك الجماعة، ۱/۳۰
السنن للنسائی، باب اعادة الفجر مع الجمع لمن وحده، ۱/۹۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۶۱
۹۰۹ـ السنن لابی داؤد، باب اذا اخر الامام الصلوة عن الوقت، ۱/۶۲

وقت پر نماز ادانہیں کرینگے یہاں تک کہ وقت نکل جائیگا۔لہذا تم لوگ پابندی سے وقت پر نماز ادا کرتے رہنا۔ایک صاحب بولے: یا رسول اللہ! کیا میں ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ سکتا ہوں۔ارشاد فرمایا: ہاں اگر چاہو۔۱۲م

۹۱۰۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِذَا صَلَّيۡتَ فِی اَهۡلِكَ ثُمَّ اَدۡرَكۡتَ فَصَلِّهَا اِلَّا الۡفَجۡرَ وَالۡمَغۡرِبَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر نماز پڑھ چکو پھر جماعت پاؤ تو جماعت میں شریک ہوجاؤ مگر فجر و مغرب میں ایسا نہ کرو۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۳/۳۶۶

۹۱۱۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: كَيۡفَ اَنۡتَ اِذَا كَانَتۡ عَلَيۡكَ اُمَرَآءُ يُمِيۡتُوۡنَ الصَّلٰوةَ، اَوۡ قَالَ يُؤَخِّرُوۡنَ الصَّلٰوةَ عَنۡ وَقۡتِهَا، قال: قلت: فما تامرنی؟ قال: صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقۡتِهَا، فَاِنۡ اَدۡرَكۡتَهَا مَعَهُمۡ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ۔　　فتاوی رضویہ ۳/۳۶۶

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت تم کیا کروگے جب تم پر ایسے حکمراں مسلط ہونگے کہ نماز کو فوت کردینگے۔یا فرمایا: وہ نماز کو اسکے وقت سے مؤخر کردینگے۔فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: حضور مجھے کیا حکم دے رہے ہیں؟ فرمایا: تم نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔پھر اگر انکے ساتھ جماعت ملے تو نماز پڑھ لینا کہ یہ تمہارے لئے نفل ہوگی۔۱۲م

۹۱۲۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: یصلی احد نافی منزله الصلوة ثم یأتی المسجد و تقام الصلوة فاصلی معهم، فاجد فی نفسی من ذلك شیأ فقال أبو أیوب: سألنا عن ذلك النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: فذلك له سهم جمع۔　　فتاوی رضویہ ۳۶۷۔۳

۹۱۰۔ المصنف لعبد الرزاق، باب الرجل یصلی فی بیته، ۲/۴۲۲

۹۱۱۔ الصحیح لمسلم، باب کراهیة تاخیر الصلوة عن وقتها المختار ۱/۲۴۰

المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۶۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۲۴

کنز العمال للمتقی، ۲۰۶۷۶، ۷/۶۴۱ ☆ ارواء الغلیل للالبانی ۲/۲۴۰

۹۱۲۔ السنن لابی داؤد، باب من صلی فی منزله الخ، ۱/۸۵

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں سے کوئی اپنے گھر نماز پڑھتا ہے پھر مسجد آتا اور جماعت قائم ہوتی تو میں انکے ساتھ بھی پڑھ لیتا، لیکن میرے دل میں یہ بات کھٹکتی۔ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: انکے ساتھ پڑھنے سے جماعت کی فضیلت حاصل ہوگی۔

٩١٣۔ **عن** یزید بن الأسود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا صَلَّی أَحَدُکُمْ فِی رَحْلِهٖ ثُمَّ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ مَعَ الْاِمَامِ فَلْيُصَلِّهَا مَعَهٗ فَاِنَّهَا لَهٗ نَافِلَةٌ ۔　فتاوی رضویہ ٣/ ٣٦٧

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم سے کوئی اپنی جائے قیام پر نماز پڑھ چکے پھر اسے امام کے ساتھ بھی نماز کا موقع ملے تو پڑھ لے کہ یہ اسکے لئے نفل ہوگی۔ ١٢م

٩١٤۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه ان رجلا سأل عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فقال: انی اصلی فی بیتی ثم ادرك الصلوة مع الامام افاصلی معه فقال له عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما: نعم، قال الرجل : ایتهما اجعل صلوتی۔ فقال له ا بن عمر : او ذالك الیك ،انما ذلك الی الله یجعل ایتهما شاء۔

فتاوی رضویہ ٣/ ٣٦٧

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ میں اپنے گھر نماز پڑھ لیتا ہوں پھر امام کے ساتھ بھی اس نماز کا اتفاق ہوجاتا ہے تو کیا میں آپکے ساتھ بھی پڑھ لوں؟ فرمایا: ہاں، اس شخص نے کہا: میں دونوں نمازوں میں اپنی فرض نماز کس کو سمجھوں؟ فرمایا: کیا یہ تیرے اختیار میں ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے جسے وہ فرض کی جگہ قبول فرمالے۔ ١٢م

٩١٥۔ **عن** ابن امرأة عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی

٩١٣۔ السنن لابی داؤد، باب من صلی فی منزله، ١/ ٨٥

٩١٤۔ المؤطا لمالك ، باب اعادة الصلوة مع الامام ١٤/٦

٩١٥۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٣٣٤٠، ١٤/ ٧

الله تعالیٰ علیه وسلم قال: سَیَکُونُ اُمَرَآءُ یَشغُلُهُم أشیَاءُ ، یُؤَخِّرُونَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقتِهَا ، فَصَلُّواالصَّلٰوةَ لِوَقتِهَا، ثُمَّ اجعَلُوا صَلاَتَکُم مَعَهُم تَطَوُّعًا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ کے بیٹے سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب کچھ حکمراں اپنے کاموں میں مشغول ہو کرنماز کو اسکے وقت سے مؤخر کر دینگے تو تم وقت پر نماز پڑھنا۔ پھر انکے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جانا۔١٢م



۱۵۔ قیام اللیل

(۱) قیام اللیل کی فضیلت

۹۱۶۔ **عن** جابر بن بن عبد الله رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا قَامَ أَحَدُ کُم یُصَلِّی مِنَ اللَّیُلِ فَلُیَستَكِ ، اِنَّ أَحَدَکُم اِذَا قَرَءَ فِی صَلاَتِهٖ وَضَعَ مَلِكٌ فَاهُ عَلیٰ فِیهِ وَ لاَ یَخُرُجُ مِنُ فِیهِ شَیُءٌ اِلَّا دَخَلَ فِی فَمِ الُمَلَكِ ۔ **احکام شریعت ۱۳۹**

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی تہجد کو اٹھے تو مسواک کرے کہ جو نماز میں تلاوت کرتا ہے فرشتہ اسکے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے، جو اسکے منہ سے نکلتا ہے فرشتہ کے منہ میں داخل ہوتا ہے۔۱۲م

۹۱۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَفُضَلُ الصَّلوٰةِ بَعُدَ الُفَرِیُضَةِ صَلوٰةُ اللَّیُلِ ۔ **فتاوی رضویه ۴۵۶/۳**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کے بعد افضل نماز صلوۃ اللیل ہے۔۱۲م

(۲) قیام اللیل کیلئے حضور کا شدت سے عمل

۹۱۸۔ **عن** المغیرة بن شعبة رضی الله تعالی عنه یقول : قام النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی تو رمت قد ماه ، فقیل له : غفر الله لك ما تقدم من ذنبك و ما

۹۱۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۳۲/۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ۳۲۹۳
۹۱۷۔ الصحیح لمسلم ، باب صوم سرر شعبان ، ۳۶۸/۱
السنن لابی داؤد، باب صوم سرر المحرم ، ۳۳۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۴۴/۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ۸۶۳۷
۹۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب انا فتحنا لك فتحا مبینا ، ۷۱۶/۲
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی الاجتهاد فی الصلوة ، ۵۵/۱
الصحیح لمسلم ، باب اکثار العمل و الاجتهاد فی العبادة ۳۷۷/۲

تاخر ، قال: أ فلَا أكُونَ عَبدًا شَكُورًا۔ **فتاوی رضویہ ۳/۴۶۰**

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو قیام کرتے یہاں تک کہ قدم مبارک پر ورم آجاتا۔عرض کیا گیا: کیا حضور کو اللہ تعالیٰ نے معصوم پیدا نہیں فرمایا اور آپکے ذریعہ اگلوں پچھلوں کی لغزشیں معاف نہیں فرمائیں ۔ارشاد فرمایا: کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔۱۲م

۹۱۹۔**عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها ان نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يقوم من الليل حتى تتفطر قد ماه ، فقالت عائشة : لم تصنع هذ ا؟ يا رسول الله ! و قد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك و ما تأخر ، قال : أفلَا أُحِبُّ أنْ أكُونَ عَبدًاشَكُورًا۔ **فتاوی رضویہ ۳/۴۶۰**

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو اتنی دیر تک قیام فرماتے کہ آپ کے قدم مبارک میں شگاف

۷۱۸۔ السنن للنسائى، الاختلاف على عائشة فى احياء الليل، ۱/۱۶۶
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فى طول القيام فى الصلوة، ۱/۱۰۲
المسند لاحمد بن حنل ۴/۲۵۱ ☆ الصحيح لابن خزيمة ، ۱۱۸۲
السنن الكبرى للبيهقى، ۲/۴۹۷ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲/۲۷۱
المعجم الكبير للطبرانى ، ۱/۷۱ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۵۲۹
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱/۲۶ ☆ شرح السنة للبغوى ۴/۴۵
حلية الاولياء لابى نعيم ، ۷/۲۵۰ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى ، ۱۲۲۰
التفسير للبغوى، ۴/۱۷۴ ☆ ميزان الاعتدال ، ۴۷۳۱
بدائع المنن للساعاتى، ۳۱۶ ☆ المجروحين لابن حبن ، ۱/۱۶۱
فتح البارى للعسقلانى، ۸/۵۸۴ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ۵/۱۸۵
المغنى للعراقى ، ۴/۷۸ ☆ الشفا للقاضى عياض ، ۱/۴۶۵
تاريخ بغداد للخطيب ، ۴/۳۳۱ ☆ الزهد لاحمد بن حنبل ، ۱۷
مناهل الصفا، ۲۶ ☆ الدرالمنثورللسيوطى، ۲/۱۱۱
التمهيد لابن عبدالبر، ۶/۲۲۴ ☆ الزهد لابن المبارك ، ۳۶
كنز العمال للمتقى، ۱۸۵۸۰، ۷/۱۷۹ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ۱۳/۲۳۲

۹۱۹۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب انا فتحنا لك فتحا مبينا، ۲/۷۱۶
الصحيح لمسلم ، باب اكتار الاعمال و الاجتهاد فى العبادة، ۲/۳۷۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۱۱۵ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱/۴۲۶
فتح البارى للعسقلانى، ۸/۵۸۴ ☆

آجاتا۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اتنا لمبا قیام کیوں فرماتے ہیں؟ حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو معصوم پیدا فرمایا اور آپ کے سبب اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف فرمادیں ۔ اس پر آپ نے فرمایا: کیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اللہ عزوجل کا شکر گزار بندہ بنوں۔۱۲م

(۳)وقت صلوۃ اللیل

۹۲۰۔ **عن** أیاس بن معاویة المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لا بُدَّ مِن صَلوٰةٍ بِلَیلٍ ، وَ لَو حَلبُ نَا قَةٍ ، وَ لَوْحَلْبُ شَاةٍ ، وَمَا کَانَ بَعْدَ صَلاةِ الْعِشَاءِ الآخِرَ ةِ فَھُوَ مِنَ الَّیْلِ۔

حضرت ایاس بن معاویہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب میں نماز پڑھنا چاہیئے خواہ اتنی دیر جتنے وقت میں اونٹنی یا بکری دوہی جائے اور شب کی نماز کا وقت بعد نماز عشاء ہے۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے تمام رواۃ ثقہ ہیں، مگر ابن اسحاق کے بارے میں ترغیب میں طعن مذکور ہے لیکن ہمارے نزدیک ابن اسحاق ثقہ ہیں۔جیسا کہ محقق علی الاطلاق نے افادہ فرمایا۔

جدالممتار ۱/ ۳۲۷

(۴)تعداد رکعات صلوۃ اللیل

۹۲۱۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالی عنھا قالت : کانت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی شھر رمضان وغیر ہ ثلث عشرۃ رکعة باللیل منھا رکعتا الفجر ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۹۲۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/ ۲۷۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/ ۲۰۳
الاصابہ لابن حجر، ۱/ ۳۹۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/ ۲۵۲
۹۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کیف صلوۃ اللیل، ۱/ ۱۵۳
الصحیح لمسلم، باب صلوۃ اللیل و عدد رکعات، ۱/ ۲۵۵
المؤطا لمالک، ۴۲، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۵۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز ماہ رمضان المبارک اور دوسرے مہینوں کی راتوں میں تیرہ رکعات تھیں ان میں دو رکعت سنت فجر بھی شمار کی گئیں۔۱۲م

(۵) قیام اللیل کی نیت کے ساتھ نیند بھی عبادت

۹۲۲۔ **عن** أم المؤنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : مَا مِنُ اِمُرَءٍ تَكُونُ صَلٰوةُ اللَّيُلِ يَغُلِبُهٗ عَلَيُهَا نَوُمٌ اِلَّاكَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ أَجُرَ صَلٰوتِهٖ وَكَانَ نَوُمُهٗ عَلَيُهِ صَدَقَةٌ۔ فتاوی رضویه ۳/۳۲۹

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص نماز شب کی نیت کرے اور اس پر نیند کا غلبہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور اسکی نماز کا ثواب دیتا ہے اور اسکی نینداس پر صدقہ ہو جاتی ہے۔۱۲

۹۲۳۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ أتٰى فِرَاشَهٗ وَ هُوَ يَنُوِى أنُ يَّقُوُمَ يُصَلِّى مِنَ اللَّيُلِ فَغَلَبَتُهُ عَيُنَاهُ حَتّٰى أَصُبَحَ كُتِبَ لَهٗ مَا نَوٰى وَكَانَ نَوُمُهٗ صَدَقَةً عَلَيُهِ مِنُ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بستر پر اس نیت سے لیٹا کہ رات کو اٹھ کر نماز شب پڑھیگا پھر وہ سوتا ہی رہ گیا صبح تک ، تو اللہ تعالیٰ اسکی نیت کا ثواب اسے عطا فرماتا ہے۔ اور اسکی نیند اللہ عزوجل کی

۹۲۲۔ السنن لابی داؤد ، باب من نوی القیام فنام ، ۱/۱۸۶
السنن للنسائی، باب من کان صلوته باللیل فغلبه علیها النوم، ۱/۱۹۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۷۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۵
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۱/۴۰۹ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۳/۶۶
ارواء الغلیل للالبانی ۲/۴۰۹ ☆ تجرید التمهید لابن عبدالبر، ۵۰۵
المؤطا لمالك ، ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۹۵

۹۲۳۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی من نام عن حزبه من اللیل ، ۱/۹۵
السنن للنسائی، باب من اتی فراشه و هو ینوی القیام فنام ، ۱/۱۹۹
المؤطا لمالك ، ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۷۲
المستدرك للحاکم ۱/۳۱۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۵
الصحیح لابن خزیمة ، ۱۱۷۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۱۵۸
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۱/۴۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۱۳۹۱، ۷/۷۸۳
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/۴۵۹ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۳۴۸

طرف سے اس پر صدقہ ہوجاتی ہے ۱۲م　　فتاوی رضویہ ۳/ ۳۲۹

(۶) تہجد کیلئے کچھ دیر سونا ضروری ہے

۹۲٤۔ **عن** الحجاج بن عمرو بن غزية صاحب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رضى الله تعالىٰ عنه قال : بحسب احدكم اذا قام من الليل يصلى حتى يصبح أنه قد تهجد ، إنما التهجد المرء يصلى الصلوة بعد رقدة ، ثم الصلوة بعد رقدة ، وتلك كانت صلوة برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۳۲

حضرت حجاج بن عمرو بن غزیہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ تم میں کسی کا یہ گمان ہے کہ رات کو اٹھ کر صبح تک نماز پڑھے جبھی تہجد ہو۔ تہجد صرف اسکا نام ہے کہ آدمی ذرا سو کر نماز پڑھے یہی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ تھا۔۱۲م

(۷) صلوۃ اللیل میں جہر سے قرأت

۹۲۵۔ **عن** أبى قتادة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرج ليلة فإذا هو بأبى بكر يصلى يخفض من صوته قال : و مر بعمر بن الخطاب و هو يصلى رافعا صوته قال : فلما اجتمعا عند النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يَا أَبَا بَكْرٍ ! مَرَرْتُ بِكَ وَ أَنْتَ تُصَلِّي تَخْفَضُ صَوْتَكَ ، قال : قد اسمعت من ناجيت ، يا رسول الله ! قال : وقال لعمر، مَرَرْتُ بِكَ وَ أَنْتَ تُصَلِّي رَافِعًا صَوْتُكَ قال : فقال : يا رسول الله ! اوقظ الوسنان و اطرد الشيطان ـ　　فتاوی رضویہ ۳/ ۴۸۱

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات حجرۂ مبارکہ سے تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق نماز میں آہستہ

۹۲٤۔ المجعم الكبرى للطبرانى، ۳/ ۲۲۵ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲/ ۲۷۷

۹۲۵۔ السنن لابى داؤد ، باب رفع الصوت بالقرأة الخ، ۱/ ۱۸۸

قرأت کررہے ہیں۔پھر حضرت عمر کو دیکھا تو وہ بلند آواز سے قرأت میں نے فرمایا: اے ابوبکر! میں تمہارے پاس سے گزرا جب تم نماز پڑھ رہے تھے تو تمہاری آواز نہایت پست تھی۔عرض کیا: یارسول اللہ! جس سے مناجات کررہا تھا اسے سنا رہا تھا۔پھر حضور نے حضرت عمر سے فرمایا: میں تمہارے پاس سے گزرا تو تم خوب بلند آواز سے پڑھ رہے تھے۔عرض کی: یارسول اللہ! سوتے ہوئے لوگوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔۱۲م

۹۲۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال :قَدْ سَمِعْتُكَ يَا بِلَالُ ! أَنْتَ تَقْرَءُ مِنْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ وَ مِنْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ ، قال : کلام طيب يجمعه الله بعضه الی بعض ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: كُلُّكُمْ قَدْ أَصَابَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے ارشاد فرمایا: اے بلال! میں نے تمہیں نماز شب میں پڑھتے سنا کہ تم کچھ اس سورۃ سے پڑھ رہے تھے اور کچھ دوسری سورۃ سے۔عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا کلام پاکیزہ ہے۔بعض کو بعض کے ساتھ ملا رہا تھا کہ ارادۂ الٰہیہ یونہی ہوتا ہے فرمایا: تم تینوں نے ٹھیک بات کی درست کام کیا۔۱۲م

(۸) رات کو جاگ کر عبادت کرنا

۹۲۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : بت عند خالتی ميمونة رضی الله تعالیٰ عنها ، فقام النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاتی حاجته فغسل وجهه و يديه ثم نام ثم قام فاتی القربة فاطلق شناقها ثم توضأ وضوء بين وضوئين لم يكثر و قد ابلغ فصلی فقمت فتمطيت كراهية ان يری انی كنت انقيه فتوضأت فقام يصلی ، فقمت عن يساره فاخذ باذنی فادارنی عن يمينه فتتامّت صلوته ثلث عشرة ركعة ثم اضطجع فنام حتی نفخ و كان اذا نام نفخ فاذنه بلا ل بالصلوٰة فصلی ولم يتوضأ۔ فتاوی رضویہ جدید ا/۶ ۴۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنی خالہ

۹۲۶۔ السنن لابی داؤد، باب رفع الصوت بالقرأة ، الخ، ۱/۱۸۸

۹۲۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الدعا اذا انتبه من الليل، ۲/۹۳۵

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں رات کو قیام کیا تو میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بستر سے اٹھے اور ضرورت سے فارغ ہوکر اپنے چہرۂ اقدس اور ہاتھوں کو دھویا اور پھر سو گئے، اسکے بعد پھر بیدار ہوئے اور چھوٹے مشکیزہ کو لیکر اسکا بند کھولا پھر خفیف وضو کیا اور نماز پڑھنے لگے، میں بھی اٹھا اور خوب پیچھے چلا گیا، کیونکہ مجھے یہ اچھا محسوس نہ ہوا کہ حضور یہ خیال فرمائیں کہ میں پیچھے کھڑا انتظار کررہا ہوں۔ چنانچہ میں نے وضو کیا اور سرکار اب بھی کھڑے ہوئے نماز میں مشغول تھے۔ لہذا میں حضور کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا، تو سرکار نے میرا کان پکڑا اور کھینچ کر داہنی جانب کھڑا کرلیا۔ پھر تیرہ رکعت نماز پڑھی پھر لیٹ کر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور سرکار کی یہ عادت کریمہ تھی جب سوتے تو خراٹے لیتے۔ اسی درمیان حضرت بلال نے آپکو نماز کی اطلاع دی۔ آپ اٹھے اور جدید وضو کئے بغیر نماز پڑھائی۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

واضح رہے کہ یہ چیز (سونے سے وضو نہ ٹوٹنا) امت کی بہ نسبت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔

(۹) آخر رات میں عبادت بہتر ہے۔

۹۲۸۔ **عن** عمرو بن عنبسة السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ای اللیل اسمعَ؟ قال : جَوفُ اللَّیلِ الآخِرِ ، فَصَلِّ مَا شِئتَ، فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشهُودَةٌ مَکتُوبَةٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ الفَجرَ ، ثُمَّ اقتَصِر حَتّٰی تَطلَعَ الشَّمسُ وَ تَرتَفِعَ قَیسَ رُمحٍ اَو رُمحَینِ ۔ جدالممتار ۱/۱۹۶

حضرت عمرو بن عنبسہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! رات کا کونسا حصہ نماز کی مقبولیت کیلئے بہتر ہے؟ فرمایا: رات کے دوسرے حصہ کا درمیانی حصہ، تم اس میں جسقدر چاہو نماز پڑھو کہ نماز لکھنے کیلئے فرشتے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ تم فجر کی نماز سے فارغ ہو۔ پھر اسی مقام پر بیٹھے

۹۲۸۔ السنن لابی داؤد، باب من رخص فیهما اذا کانت الشمس، الخ ۱/۱۸۱
المستدرك للحاکم، ۱/۲۶۹ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۴/۵۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۱۶۴ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۳۵۰

رہو کہ سورج طلوع ہوکر ایک نیزے یا دو نیزوں کی مقدار بلند ہو جائے۔۱۲م

(۱۰) قیام اللیل پر مداومت کرو

۹۲۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یَا عَبْدَ اللّٰہِ ! لَا تَکُنْ مِثْلَ فُلَانٍ کَانَ یَقُوْمُ اللَّیْلَ فَتَرَکَ قِیَامَ اللَّیْلِ ۔　　فتاوی رضویہ ۳/۳۳۱

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبد اللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا کہ رات کو قیام کرتا تھا پھر ترک کر دیا۔۱۲م



۹۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یکرہ من ترک قیام اللیل ، ۱/۱۵۴
الصحیح لمسلم ، باب النہی عن صوم الدہر الخ ، ۱/۳۶۶
السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی قیام اللیل ، ۱/۹۵
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۱۷۰ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری ، ۱/۴۴۵
الصحیح لابن خزیمۃ، ۱۱۲۹ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۲۳۴
کنز العمال للمتقی، ۲۱۳۸۲، ۷/۷۸۱ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۱۶/۵۷

۱۶۔ جمعہ

(۱) فضیلت یوم جمعہ

۹۳۰۔ **عن** أوس بن أوس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّا مِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِفِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيهِ ، فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ، قال: قالوا: یا رسول الله ! کیف تعرض صلوتنا علیك و قد ارمت یعنی بلیت فقال : اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَاكُلَ أَجْسَا دَ الْأَنْبِيَاءِ ۔ فتاوی رضویہ ۳۵/۴

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے تمام دنوں میں افضل یوم جمعہ ہے کہ اس دن حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق ہوئی ۔ اسی دن وصال ہوا ۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی اور اسی دن بے ہوشی ہے، لہذا اسی دن مجھ پر درود کثرت سے پڑھو ۔ کیونکہ تمہارے درود مجھ پر پیش ہوتے ہیں ۔ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ! ہمارے درود آپ پر کیسے پیش ہونگے ؟ آپ تو رمیم ہو چکے ہونگے یعنی گلی ہڈی ۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیا کے جسم حرام فرما دیئے ہیں ۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۱۳۶/۶

۹۳۰۔ السنن لابی داؤد	باب تفریع ابواب الجمعة ،			۱۵۰/۱
السنن لابن ماجه ،	باب فضل الجمعة ،			۷۷/۱
السنن للنسائی،	باب اکثار الصلوة علی النبی ﷺ یوم الجمعة ،			۱۵٤/۱
المستدرك للحاکم ،	کتاب الجمعة ،			۲۷۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل ،	۸/٤	☆	الجامع الصغیر للسیوطی ،	۱۵۰/۱
الصحیح لابن خزیمة ،	۱۷۳۳	☆	مشکوة المصابیح للتبریزی،	۱۳٦۱
الدر المنثور للسیوطی ،	۳۳۸/۵	☆	تاریخ دمشق لابن عساکر ،	۱۵۷/۳
ارواء الغلیل للآلبانی،	۳٤/۱	☆	المصنف لابن ابی شیبة،	۱٤۹/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری ،	٤۹۱/۱	☆	التوسل للالبانی ،	۵۸
تلخیص الحبیر لابن حجر ،	۷۲/۲	☆	کنز العمال للمتقی، ۲۲۰۲،	٤۹۹/۱
المسند للربیع،	۵۵۰	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	۱۸٦/۱
السنن الکبری للبیهقی،	۲٤۹/۳	☆	التفسیر لابن کثیر ،	۲۷۵/۵
الاذکار اکلنوویة ،	۱۰٦	☆	البدایة و النهایةلابن کثیر،	۲۷۵/۵
الحاوی للفتاوی للسیوطی ،	۲٦٤/۲	☆	میزان الاعتدال للذهبی،	۲۹۹۱

٩٣١ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَ فِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَ فِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا، وَ لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِى يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۶۵/۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام ایام میں بہتر دن یوم جمعہ ہے۔ اس دن حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش ہوئی ۔ اسی دن جنت میں داخل ہوئے اسی دن جنت سے دنیا میں تشریف لائے۔ اور قیامت جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی ۔۱۲م

٩٣٢ـ **عن** أبى لبابة بن المنذر رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَ أَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالىٰ ، فِيْهِ

٩٣١ـ الصحيح لمسلم، كتاب الجمعة ، ٢٨٢/١
الجامع للترمذى، باب فضل يوم الجمعة ، ٦٤/١
السنن لابى داؤد كتاب الصلوة باب تفريع ابواب الجمعة ، ١٥٠/١
السنن للنسائى، باب ذكر فضل يوم الجمعه ، ١٥٤/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٧٢/٢ ☆ المؤطا لمالك ،
السنن الكبرى للبيهقى، ٢٥١/٣ ☆ المستدرك للحاكم ، ٢٧٨/١
الكشاف ، ١٧٠ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٥٩٠/١
التفسير للبغوى، ٩٣/٧ ☆ السنن للدارمى ،
الصحيح لابن خزيمة، ١٧٢٩ ☆ زاد المسير لابن الجوزى، ٢٦٣/٨
ارواء الغليل للآلبانى، ٢٢٧/٣ ☆ الدر المنثور للسيوطى ، ٤٨/١
موارد الظمئان للهيثمى، ١٠٢٤ ☆ المسند للشافعى، ٧٢
مشكوة المصابيح للتبريزى ١٣٥٦ ☆ فتح البارى للعسقلانى ٤٦٠/٢
بدائع المنن للساعاتى، ٤٢٥ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٢١٦/٣
تجريد التمهيد لابن عبد البر ، ٦٩٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢١٠٥٠، ٧١١/٧
المسند للربيع بن حبيب ، ٥٧/١ ☆ البداية و النهاية لابن كثير ، ٨٠/١
التاريخ الكبير للبخارى، ٤٢٣/٥ ☆ المغنى للعراقى، ١٧٩/١
التفسير للقرطبى، ٥١/١٨ ☆ التفسير لابن كثير، ١١٥/١
٩٣٢ـ الترغيب و الترهيب للمنذرى ٤٨٩/١ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٢٣/٥
مشكوة المصابيح للتبريزى ١٣٦٣ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢١٠٦١، ٧١٣/٧
حلية الاولياء لابى نعيم ، ٣٦٦/١ ☆ المصنف لابن ابى شيبة ، ١٥٠/٢

خَمْسُ خِلَالٍ ، خَلَقَ اللّٰهُ فِيهِ آدَمَ وَ أَهْبَطَ اللّٰهُ فِيهِ آدَمَ اِلَى الْأَرْضِ ، وَ فِيهِ تَوَفَّى اللّٰهُ آدَمَ ، وَ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسأَلُ اللّٰهَ فِيهَا الْعَبْدُ شَيْأً اِلَّاأَعْطَاهُ اِيَّاهُ مَالَمْ يَسأَلُ حَرَامًا ، وَ فِيهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ، مَا مِنْ مَلَكٍ مُّقَرَّبٍ ، وَ لَا سَمَاءٍ ، وَلَا أَرْضٍ ، وَ لَا رِيَاحٍ ، وَلَاجِبَالٍ ، وَ لَا بَحْرٍ اِلَّا وَهُنَّ يَشْفَقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۹۵

حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذ ر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ کے یہاں تمام دنوں کا سردار ہے اور سب سے زیادہ عظمت والا۔ اس میں پانچ اوصاف ہیں اللہ تعالیٰ نے اس دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدافرمایا اسی دن آپ زمین پر تشریف لائے۔ اسی دن وصال فرمایا۔ اسی میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بندہ حرام چیز کے علاوہ جو مانگتا ہے عطافرماتا ہے اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ تمام فرشتے، آسمان، زمین، ہوائیں، پہاڑ اور سمندر اس دن سے خوفزدہ رہتے ہیں۔ ۱۲م

٩٣٣۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ یَبْعَثُ الْأَیَّامَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلیٰ هَیْأَتِهَا وَ یَبْعَثُ الْجُمُعَةَ زَهْرَآءَ مُنِیْرَةً أَهْلُهَا یَحُفُّوْنَ بِهَا كَالْعَرُوْسِ تَهْدِی اِلیٰ كَرِیْمِهَا۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ عزوجل قیامت کے دن سب دنوں کو انکی شکل پر اٹھائے گا، اور جمعہ کو چمکتا، روشنی دیتا، جمعہ پڑھنے والے اسکے گرد جھرمٹ کئے ہونگے جیسے نئی دلہن کو اسکے گرامی شوہر کے یہاں رخصت کرکے لیجاتے ہیں۔　　فتاوی رضویہ ٦/٢٠٢

٩٣٤۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

٩٣٣۔ المستدرك للحاكم ، ١/٢٧٧ ☆ الصحیح لابن خزیمة ١٧٣٠
الكامل لابن عدی ، ٤/١٥٢٢ ☆ السلسلة الصحیحة للالبلانی، ٧٠٦
كنز العمال للمتقی، ٢٠٩١٠ ، ٧/٦٨٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٦/٢١٦
التفسیر للقرطبی، ١٨/١١٩ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٥١٧

٩٣٤۔ السنن لابن ماجه ، باب ذكر وفاته و دفنه ﷺ ، ١/١١٩
السنن الكبری للبیهقی، ٣/٢٤٩ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢/١٤٤
المطالب العالیة لابن حجر، ٣٣٢٢، ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٢/٤٩٨

عليه وسلم : أَكْثِرُوا الصَّلوٰةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلآئِكَةُ وَاِنَّ أَحَدًا لَنْ يُّصَلِّيَ اِلَّاعُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا،قال : قلت و بعد الموت ، قال : وَ بَعْدَ الْمَوْتِ ، اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ ـ

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ یہ خاص طور پر فرشتوں کی حاضری کا دن ہے۔اور مجھ پر جو شخص بھی درود پڑھتا ہے اسکا درود ضرور پیش کیا جاتا ہے۔حضرت ابو درداء فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اور وصال کے بعد۔فرمایا: وصال کے بعد بھی۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمادیا کہ وہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام کو کھائے۔تو اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔۱۲م

(۲) جمعہ کہاں پڑھا جائے

۹۳۵ ـ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : لا جمعة و لا تشريق الا فى مصر جامع۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جمعہ اور تکبیر تشریق شہر ہی میں واجب ہیں۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔ فتاوی رضویہ ۶۷۲/۳

۹۳۶ـ **عن** عطا ء بن ابى رباح رضى الله تعالىٰ عنه قال : اذا كنت فى قرية جامعة فنودى بالصلوٰة من يوم الجمعة فحق عليك ان تشهد ها ان سمعت النداء

۵۳۴ـ التفسير لابن كثير ، ۴۶۴/۶ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى ، ۱۳۶۶
اتحاف السادة للزبيدى، ۲۴۱/۳ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۱۸۹/۱
اللآلى المصنوعة للسيوطى ، ۱۴۷/۱ ☆ كنزالعمال للمتقى، ۲۱۸۰ ، ۵۱۷/۱
المسند للشافعى، ۷۰ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ۵۱۷/۲

۹۳۵ـ المصنف لعبد الرزاق ، باب القرى الصغار، ۱۶۷/۳
فتح البارى للعسقلانى، ۴۵۷/۲ ☆ الكامل لابن عدى، ۲۸۷/۱
نصب الراية للزيلعى، ۱۹۵/۲

۹۳۶ـ المصنف لعبد الرزاق، باب القرى الصغار ، ۱۶۹/۳

او لم تسمعه ، قال : قلت لعطاء : ما القرية الجامعة ؟ قال : ذات الجماعة و الامير القاضى و الدور المجتمعة ، غير لامتفرقة الآخذ بعضها بعض كهئية جدة۔

فتاوی رضویہ ۳/۶۷۲

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تم شہر میں ہو اور جمعہ کے دن اذان ہو جائے تو اب تم پر لازم ہے کہ جمعہ کی نماز میں حاضری دو خواہ تم نے اذان سنی ہو یا نہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے شہر کی تعریف وصفت معلوم کی کہ کس آبادی کو کہتے ہیں؟ فرمایا: جہاں جماعت ہوتی ہو۔ کوئی حاکم ہو اور وہ حاکم حد قصاص جاری کر سکتا ہو۔ گھروں کا سلسلہ متصل ہو کہ آپس میں ملے ہوں۔ جیسے جدہ کی آبادی۔ ۱۲ م

(۳) خطبہ جمعہ خاموشی سے سنو

۹۳۷۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب روز جمعہ خطبہ امام کے وقت تو دوسرے سے کہے چپ، تو تو نے خود لغو کیا۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۶۹۷

۹۳۸۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِصَاحِبِهٖ صَهٍ فَقَدْ لَغَا ،

۹۳۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الانصات يوم الجمعة ، ۱/۱۲۸
الصحيح لمسلم ، كتاب الجمعة ، ۱/۲۸۱
السنن لابى داؤد كتاب الصلوة باب الكلام و الامام يخطب، ۱/۱۵۸
السنن للنسائى، باب الانصفا للخطبة يوم الجمعة ، ۱/۱۵۸
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فى الاستمتاع للخطبة، ۱/۷۸
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۲۷۲ ☆ السن للدار مى، ۱/۳۲٤
المصنف لعبد الرزاق، ٥٢٢٤، ۳/ ۲۲۳ ☆ شرح السنة للبغوى، ٤/۲٥۸
نصب الراية للزيلعى ، ۲/۲۰۹ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۲/٦۰
فتح البارى للعسقلانى ، ۲/٤۰۹ ☆ السلسله الصحيحة للالبانى، ۱/۱۱۸
۹۳۸۔ السنن لابى داؤد ، باب فضل يوم الجمعة، ۱/۱۵۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/٤٧٤ ☆ الجامع الكبير ، ۲/٦۳

وَ مَنُ لَغَا فَلَیُسَ لَهٗ فِی جُمُعَتِهٖ تِلُكَ شَیُءٌ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے چپ کہے اس نے لغو کیا اور جس نے لغو کیا اسکے لئے اس جمعہ میں کچھ اجر نہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۶۹۷

۹۳۹۔ **عن** عبد الله بن عبا س رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ یَّتَکَلَّمُ یَوُمَ الُجُمُعَةُ وَ الُإمَامُ یَخُطُبُ فَهُوَ کَمَثَلِ الُحِمَارِ یَحُمِلُ أسُفَارًا ، وَ الَّذِی یَقُوُلُ لَهٗ أنُصِتُ لَیُسَ لَهٗ جُمُعَةٌ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن جب امام خطبہ میں ہو تو بولنے والا ایسا ہے جیسا گدھا جس پر کتابیں لدی ہوں۔ اور جو اس سے چپ کہے اسکا جمعہ نہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۶۹۷

(۴) خطیب دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھے

۹۴۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یخطب خطبتین یقعد بینهما۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۷۶۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو دونوں خطبوں کے درمیاں بیٹھتے۔ ۱۲م

(۵) دونوں خطبوں کے درمیان دعا

۹۴۱۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : بینما النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یخطب یوم الجمعة اذا قام رجل فقال : یا رسول الله ! هلك الکراع ، هلك الشاء ، فادع الله ان یسقینا فمدیده و دعا۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۷۶۹

۹۳۹۔ المسند الحمد بن حنبل، ۱/ ۲۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/ ۹۰
کنز العال للمتقی، ۲۱۲۰۶، ۷/ ۷۴۵ ☆

۹۴۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب القعدة بین الخطبتین، ۱/ ۱۲۷
الصحیح لمسلم ، کتاب الجمعة، ، ۱/ ۲۸۳
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الجلوس بین الخطبتین، ۱/ ۶۷
السنن لابن ماجه ، با ب ما جاء فی الخطبة یوم الجمعة، ۱/ ۷۹
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/ ۵۲ ☆ ارواء الغلیل للالبانی ، ۳/ ۷۰

۹۴۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الاستقاء فی الخطبة، ۱/ ۱۲۷

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک ایک شخص کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! گھوڑے اور بکریاں ہلاک ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش ہو۔ حضور نے ہاتھوں کو دراز فرمایا اور دعا کی۔

(٦) خطبۂ جمعہ سے قبل خطیب مقتدیوں کو سلام کرے

٩٤٢۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اذا دنا من منبره يوم الجمعة سلم على من عند ه من الجلوس، فاذا صعد المنبر استقبل الناس بوجهه ثم سلم قبل ان يجلس۔

جد الممتار ١/٢/٣٧

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب منبر کے قریب پہونچتے تو منبر کے قریب بیٹھے ہوئے حضرات کو سلام فرماتے۔ اور جب منبر پر تشریف فرما ہوتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے پھر بیٹھنے سے پہلے سب کو سلام فرماتے۔ ١٢م

٩٤٣۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اذا صعد المنبر سلم۔　　جد الممتار ١/٢/٣٧

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب منبر پر جلوہ فرما ہوتے تو سلام کرتے ١٢م

﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام مناوی علیہ الرحمہ کے نزدیک دونوں حدیثیں ضعیف ہیں۔ لیکن ان سے سخت تعجب خیز بات یہ صادر ہوئی کہ ضعیف و واہی کہنے کے بعد فرمارہے ہیں کہ منبر پر امام جب جائے تو

٩٤٢۔ السنن الکبری للبیهقی، ٣/٢٠٥ ☆ كنز العمال للمتقی، ١٨٩٧٨

٩٤٣۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی الخطبة يوم الجمعة ، ١/٧٩

السنن الکبری للبیهقی، ٣/٢٠٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤/٢٤٢

كنز العمال للمتقی، ١٧٩٧٧، ٧/ ٦٤

پہلے سلام کرے اسکے بعد خطبہ پڑھے۔ یہ سنت ہے۔ اوران احادیث کے ذریعہ امام اعظم وامام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مسلک رد ہوجاتا ہے کہ ان کے نزدیک سنت نہیں۔

جدالممتار ١/٣٧٢

(٧) حالت خطبہ میں عصا پر ٹیک لگانا

٩٤٤۔ **عن** الحکم بن حزن الکلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اقمنا بھا ای بالمدینۃ الطیبۃ ایاما ، شھدنا فیھا الجمعۃ مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقام متوکأ علی عصا او قوس۔　　جدالممتار ١/ ٣٨٧

حضرت حکم بن حزن کلبی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ طیبہ میں چندروز مقیم رہے۔ وہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز میں حاضری دی تو دیکھا کہ سرکار لاٹھی یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے۔١٢م

﴿٣﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے صرف ایک مرتبہ کے بارے میں معلوم ہوا۔ اور قاعدہ ہے " واقعۃ عین لا تعم " کہ کسی معین وخاص واقعہ سے حکم عام ثابت نہیں ہوتا۔ کیوں کہ ہوسکتا ہے یہ عصا وغیرہ پر ٹیک لگانا کسی عذر کے سبب یا بیان جواز کیلئے ہو۔　　جدالممتار ١/ ٣٧٨

٩٤٤۔ السنن لابی داؤد ، باب الرجل یخطب علی قوس ، ١/١٥٦

١٧۔عیدین

(١)عیدین کی نماز اور وعظ ونصیحت

٩٤٥۔ **عن** عبد الله بن عبا س رضى الله تعالىٰ عنهما قال : خرجت مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوم فطر او اضحى فصلى ثم خطب ثم اتى النساء فوعظهن و ذكر هن و امرهن بالصدقة ۔ **فتاوی رضویہ ٣/٦٩٢**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عیدالفطر یا عیداضحیٰ کے دن گیا تو حضور نے نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیا ،پھر عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اوران کووعظ ونصیحت سے نوازا اور صدقہ کاحکم دیا۔١٢م

٩٤٦۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما أن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قام فبدأ بالصلوٰة ثم خطب الناس بعد فلما فرغ نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نزل فاتى النساء فذكر هن و هو يتو كأ على يد بلال و بلال باسط ثوبه تلقى فيه النساء صدقة۔ **فتاوی رضویہ ٣/٦٩٢**

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو پہلے عید کی نماز پڑھائی پھر نماز کے بعد لوگوں کو خطبہ دیا۔جب خطبے سے فارغ ہوئے تو منبر سے نیچے تشریف لائے اور عورتوں کی جانب تشریف لے گئے اور انکو نصیحت فرمائی۔آپ حضرت بلال کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے جس میں عورتیں صدقہ کی چیزیں ڈال رہی تھیں۔١٢م

٩٥٤۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب خروج النساء و لحيض الى المصلى، ١/١٣٣
الصحيح لمسلم ، كتاب الصلوة العيدين ، ١/٢٨٩
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فى صلوة العيدين ، ١/٩٢
السنن لابى داؤد، كتاب الصلوة باب الخطبةيوم العيد، ١/١٦٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ١/٤٢١ ☆ السنن للنسائى، موعظة الامام النساء الخ، ١/١٨٠
٩٤٦۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب المشى والركوب الى العيد ، الخ، ١/١٣١
الصحيح لمسلم ، كتاب صلوة العيدين ، ١/٢٨٩

(۲) عیدین کی نماز دو رکعت ہے

۹۴۷۔ **عن** البراء بن عاز ب رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم اضحی فصلی العید الرکعتین ثم اقبل علینا بوجهه ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید اضحیٰ کے دن باہر تشریف لائے اور دو رکعتیں عید کی نماز پڑھائی پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے۔۱۲م فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

(۳) خطبۂ عیدین نماز کے بعد ہو

۹۴۸۔ **عن** عبد الله بن عبا س رضی الله تعالیٰ عنهما قال : شهد ت صلوة الفطر مع نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ابی بکر و عمرو عثمان رضی الله تعالیٰ عنهم فکلهم یصلیها قبل الخطبة ثم یخطب۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق، امر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم، امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ عید الفطر کی نماز میں حاضر ہوا۔ ان سب حضرات نے خطبہ سے قبل نماز پڑھائی اور اس کے بعد خطبہ دیا۔۱۲م

۹۴۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی فی الاضحی و الفطر ثم یخطب بعد الصلوٰة۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید فطر کے دن پہلے نماز پڑھاتے پھر نماز کے بعد خطبہ دیتے۔۱۲م

۹۵۰۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۹۴۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، استقبال الامام الناس خطبة العید، ۱/۱۳۳

۹۴۸۔ الصحیح لمسلم، کتاب الصلوة العیدین ، ۱/۲۸۹

الجامع الصحیح للبخاری، الخطبة بعد العیدین ، ۱/۱۳۱

۹۴۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، المشی و الرکوب الی العید ، ۱/۱۳۱

۹۵۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، کلام الامام و الناس فی خطبة العید ۱/۱۳۴

وسلم صلی یوم النحر ثم خطب فامر من ذبح قبل الصلوۃ ان یعید ذبحه ، فقام رجل من الانصار فقال : یا رسول الله! جیران لی ، اما قال بھم خصاصة و اما قال بھم فقر ، وانی ذبحت قبل الصلوٰۃ ، وعند ی عناق لی احب الی من شاتی لحم فرخص له فیھا ۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت انس بن مالک رضی تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید اضحیٰ کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کردی تھی اسے دوبارہ قربانی کا حکم دیا۔ ایک انصاری شخص کھڑے ہوئے اور بولے: یا رسول اللہ! میرے کچھ پڑوسی ہیں۔ راوی کہتے ہیں یا تو انہوں نے یہ کہا کہ وہ بھوکے تھے یا یہ کہا کہ وہ محتاج تھے۔ لہذا میں نے نماز سے پہلے ہی قربانی کردی۔ اب میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں کے گوشت سے زیادہ پسند ہے۔ چنانچہ حضور نے انکو اسکی قربانی کی اجازت دیدی۔ ۱۲م

۹۵۱۔ **عن** جندب بن عبد الله البجلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : صلی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم النحر ثم خطب ثم ذبح و قال من ذبح قبل ان یصلی فلیذبح اخری مکانھا و من لم یذبح فلیذبح باسم الله۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت جندب بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید اضحیٰ کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا اور اسکے بعد قربانی کی۔ اور فرمایا: جس نے نماز سے پہلے قربانی کردی ہے وہ دوبارہ کرے اور جس نے نہیں کی ہے وہ اب بسم اللہ کہہ کر قربانی کرے۔ ۱۲م

۹۵۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنھما قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ابو بکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنھما یصلون العیدین قبل الخطبة ۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

۹۵۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کلام الامام و الناس فی خطبة العید، ۱/۱۳٤

۹۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الخطبة بعد العید ۱/۱۳۱

الجامع للترمذی ، باب فی صلوۃ العیدین قبل الخطبة، ۱/۷۰

السنن للنسائی، باب صلوۃ العیدین قبل الخطبة، ۱/۲۳۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر، اور امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔۱۲م

۹۵۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یخرج یوم العید فیصلی رکعتین ثم یخطب فیأمر بالصدقة فیکون اکثر من یتصدق انس ۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے دن عیدگاہ تشریف لیجاتے اور دو رکعت نماز پڑھاتے پھر خطبہ دیتے اور صدقہ کا حکم فرماتے۔ تو اکثر صدقہ وصول کرنے والے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے تھے۔۱۲م

۹۵۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یخرج یوم الفطر و الاضحی الی المصلی ، فاول شئی یبدأ به الصلوة ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس و الناس جلوس علی صفوفهم فیعظهم و یوصیهم ، فان کان یرید أن یقطع بعثا قطعه او یأمر بشئ أمر به ثم ینصرف۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر اور عید اضحیٰ کے دن عیدگاہ تشریف لیجاتے۔ سب سے پہلے نماز عید ادا فرماتے پھر پلٹ کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور لوگوں کے روبرو کھڑے ہوکر جبکہ لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے ہوتے آپ وعظ فرماتے اور اچھے کاموں کی وصیت فرماتے۔ پھر اگر کسی جگہ جہاد وغیرہ کیلئے کسی دستہ کو بھیجنا ہوتا تو اسکو منتخب فرماتے۔ یا کسی دوسری چیز کا حکم دینا ہوتا تو حکم صادر فرماتے پھر واپس تشریف لاتے۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سب حدیثیں ظاہر کرتی ہیں کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صدیق و فاروق وعثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نماز عید کا سلام پھیر کر کچھ دیر کے بعد خطبہ شروع فرماتے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

۹۵۳۔ السنن للنسائی، باب حث الامام علی الصدقة فی الخطبة ، ۱/۲۳٤

۹۵٤۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الخروج الی المصلی بغیر منبر، ۱/۱۳۱

۹۵۵۔ **عن** عبد الله بن السائب رضی الله تعالیٰ عنه قال : حضرت بالعید مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فصلی بنا العید ثم قال : قد قضینا الصلوة فمن احب ان یجلس للخطبة فلیجلس و من احب ان یذهب فلیذهب ۔

حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ میں عید کی نماز میں حاضر ہوا تو حضور نے عید کی نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا: ہم نماز تو پڑھ چکے اب جو خطبہ سننے کیلئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے چلا جائے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۱

(۴) خطبہ عیدین اور دعا بعد نماز ہو

۹۵۶۔ **عن** ابراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه قال : کانت الصلوة فی العیدین قبل الخطبة ثم یقف الامام علی راحلته بعد الصلوة فیدعو ویصلی بغیر اذان و لا اقامة ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز عیدین خطبہ سے پہلے ہوتی تھی۔ پھر امام اپنے راحلہ پر وقوف کر کے نماز کے بعد دعا مانگتا اور نماز بے اذان و اقامت ہوتی۔

(۵) عید کے دن کی فضیلت

۹۵۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : اِذَا کَانَتْ غَدَاةُ الْفِطْرِ بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلآئِکَةَ فِی کُلِّ بَلَدٍ (و ذکر الحدیث الی ان قال) فَاِذَا بَرَزُوْا اِلٰی مُصَلَّاهُمْ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ (و ساق) وَ یَقُوْلُ: یَا عِبَادِی ! سَلُوْنِی فَوَعِزَّتِی وَ جَلَالِی ، لَا تَسْئَلُوْنِی الْیَوْمَ شَیْأً فِی جَمْعِکُمْ لِآخِرَ تِکُمْ اِلَّاأَعْطَیْتُکُمْ،وَلَا لِدُنْیَا کُمْ اِلَّا نَظَرْتُ لَکُمْ ، فَوَعِزَّتِی لَأَسْتُرَنَّ عَلَیْکُمْ عَثَرَاتِکُمْ مَارَاقَبْتُمُونِی ، وَ عِزَّتِی وَ جَلَالِی لَا أُخْزِیْکُمْ وَلَا أَفْضَحُکُمْ بَیْنَ أَصْحَابِ الْحُدُوْدِ ، وَ انْصَرِفُوا مَغْفُورًا لَکُمْ قَدْ أَرْضَیْتُمُونِی وَرَضِیْتُ

۹۵۵۔ السنن لابن ماجہ ، با ب ما جاء فی انتظار الخطبة بعد الصلوٰة ۱/۹۳
السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة ، باب الجلوس للخطبة، ۱/۱۶۳
۹۵۶۔ کتاب الآثار لمحمد ، با ب صلوة العیدین ، ۴۱
۹۵۷۔ شعب الایمان للبیهقی ، ۳/۳۳۷

عَنۡکُمۡ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پرنور سید یوم النشور علیہ افضل الصلوۃ والسلام نے فرمایا: جب عید کی صبح ہوتی ہے مولیٰ سبحانہ تعالیٰ ہر شہر میں فرشتے بھیجتا ہے۔ (اسکے بعد حدیث میں فرشتوں کا شہر کے ہر ناکہ پر کھڑا ہونا اور مسلمانوں کو عیدگاہ کی طرف بلانا بیان ہوا۔ پھر ارشاد ہوا) جب مسلمان عیدگاہ کی طرف میدان میں آتے ہیں (مولیٰ سبحانہ تعالیٰ فرشتوں سے یوں فرماتا ہے اور ملائکہ اس سے یوں عرض کرتے ہیں۔ پھر فرمایا) رب تبارک وتعالیٰ مسلمانوں سے ارشاد فرماتا ہے۔ اے میرے بندو! مانگو، کہ قسم مجھے اپنی عزت وجلال کی آج اس مجمع میں جو چیز اپنی آخرت کیلئے مانگوگے میں تمہیں عطا فرماؤنگا۔ اور جو کچھ دنیا کا سوال کروگے اس میں تمہارے لئے نظر کرونگا۔ (یعنی دنیا کی چیزیں خیر وشر دونوں کی متحمل ہیں۔ اور آدمی اکثر اپنی نادانی سے خیر کو شر، شر کو خیر سمجھ لیتا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ لہذا دنیا کیلئے جو کچھ مانگوگے اس میں بکمال رحمت نظر فرمائی جائے گی۔ اگر وہ چیز تمہارے حق میں بہتر ہوئی عطا ہوگی ورنہ اس کے برابر بلا دفع کریں گے یا دعا قیامت کیلئے ذخیرہ رکھیں گے اور یہ بندے کیلئے ہر صورت سے بہتر ہے) مجھے اپنی عزت کی قسم جب تک تم میرا مراقبہ رکھوگے میں تمہاری لغزشوں کی ستاری فرماؤنگا۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم، میں تمہیں اہل کبائر میں فضیحت ورسوانہ کرونگا۔ پلٹ جاؤ مغفرت پائے ہوئے۔ بیشک تم نے مجھے راضی کیا اور میں تم سے خوشنود ہوا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر غفرلہ القدیر کہتا ہے۔ اس کلام مبارک کا اول ''یا عبادی سلونی'' ہے۔ یعنی اے میرے بندو! مجھ سے دعا کرو۔ اور آخر انصرفوا مغفورا لکم، یعنی گھروں کو پلٹ جاؤ کہ تمہاری مغفرت ہوئی۔ تو ظاہر ہوا کہ یہ ارشاد بعد ختم نماز ہوتا ہے کہ ختم نماز سے پہلے گھروں کو واپس جانے کا حکم ہرگز نہ ہوگا۔ تو اس حدیث سے مستفاد کہ خود رب العزت جل وعلا بعد نماز عید مسلمانوں سے دعا کا تقاضا فرماتا ہے، پھر وائے بدبختی اسکی جو ایسے وقت مسلمانوں کو اپنے رب کے حضور دعا سے روکے۔'' نسأل اللہ العفو و العافیۃ۔ آمین۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۸۲

(۶) معذور عورتیں بھی عید کے دن دعا میں شریک ہوں

۹۵۸۔ **عن** أم عطية رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كنا نومران نخرج يوم العيد حتى تخرج البكر من خدرها حتى تخرج الحيض فيكن خلف الناس فيكبرون بتكبيرهم و يدعون بدعا ئهم يرجون بركة ذلك اليوم و طهرته۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عورتوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ عید کے دن باہر جائیں یہانتک کہ کنواری اپنے پردہ سے نکلے یہاں تک کہ حیض والیاں باہر آئیں۔ صفوں کے پیچھے بیٹھیں۔اس دن کی برکت اور پاکیزگی کی امید کریں۔

فتاوی رضویہ ۷۸۲/۳

(۷) عیدین میں دوگانہ سے پہلے اور بعد میں کھانا

۹۵۹۔ **عن** بريدة بن حصيب الاسلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال :كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم و لا يطعم يوم الاضحى حتى يصلى ۔

فتاوی رضویہ ۸۱۱/۳

حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ تناول فرمائے بغیر باہر تشریف نہیں لاتے۔اور عید اضحیٰ کے دن نماز کے بعد ہی کچھ تناول فرماتے۔۱۲م

۹۶۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : من السنة ان لا يخرج يوم الفطرحتى يطعم و لا يأكل يوم الاضحى حتى يرجع۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عید الفطر کے دن کچھ کھا کر عیدگاہ جانا اور عید اضحیٰ کے دن واپس آکر کھانا سنت ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸۱۱/۳

۹۶۱۔ **عن** بريده بن حصيب الاسلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله

۹۵۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب شهود الحائض للعيدين ، ۱۳۲/۱

۹۵۹۔ الجامع للترمذى، باب فى الاكل يوم الفطر قبل الخروج، ۷۱/۱

۹۶۰۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۴۳/۱ ☆ مجمع الزوزائدللهيثمى، ۱۹۹/۲

۹۶۱۔ السنن للدار قطنى، كتاب العيدين ، ۱۸۰/۱

صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان لا يخرج يوم الفطر حتى يأكل ، و كا ن لا يأكل يوم النحر حتى يرجع ، فيأكل من اضحيته ۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۱۱

حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ تناول فرما کر عیدگاہ تشریف لیجاتے اور عید اضحیٰ کے دن واپس آکر قربانی کا گوشت تناول فرماتے ۔۱۲م



١٨۔نماز کسوف

(١)سورج گرہن کی نماز

٩٦٢۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال : انکسفت الشمس فی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم مات ابرهیم بن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال الناس : انما انکسفت لموت ابرهیم ، فقام النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فصلی بالناس ست رکعات باربع سجدات ، بدأفکبر ثم قرأ فاطال القراء ة ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع رأسه من الرکوع ، فقرأ قرأة دون القرأة الاولی، ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع رأسه من الرکوع فقرأ قرأة دون القرأة الثانیة، ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع رأسه من الرکوع، ثم انحد ر بالسجود فسجد سجدتین ، ثم قام فرکع أیضا ثلث رکعات لیس فیها رکعة الا التی قبلها اطول من التی بعد ها و رکوعه نحوا من سجوده ثم تأخر و تأخرت الصفوف خلفه حتی انتهینا ، و قال أبو بکر حتی انتهی الی النساء ، ثم تقدم و تقدم الناس معه حتی قام فی مقامه فانصرف حین انصرف و قد اٰضت الشمس فقال : یا ایها الناس ! انما الشمس و القمر اٰیتان من ایات الله و انهما لا ینکسفان لموت احد من الناس ، و قال ابو بکر لموت بشر، فاذا رأیتم شیأ من ذلك فصلو حتی تنجلی ، ما من شئ توعدونه الاو قد رأیته فی صلاتی هذه ، لقد جئ با لنار وذلکم حین رأیتمونی تأخرت مخافة أن یصیبنی من لفحها ، و حتی رأیت فیها صاحب المحجن یجر قصبه فی النار کان یسرق الحاج بمحجنه ، فان فطن له قال : اِنما تعلق بمحجنی ، و أن غفل عنه ذهب به و حتی رأیت فیها صاحبة الهرة التی ربطتها فلم تطعمها ولم تدعها تأکل من خشاش الأرض حتی ما تت جوعا ، ثم جئی بالجنة و ذلکم حین رأیتمونی تقدمت حتی قمت فی مقامی و لقد مددت یدی وانا ارید ان اتناول من ثمرها لتنظرو الیه ، ثم بدأ لی ان لا افعل ، فما من شئ توعدونه الاقدر أیته فی صلوتی هذه۔

٩٦٢۔ الصحیح لمسلم، کتاب الکسوف ، ٢٩٧/١

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں سورج گرہن ہوا جس دن حضور کے فرزند ار جمند حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا۔لوگوں نے اس پر کہا: یہ سورج گہن حضرت ابراہیم کے وصال کی وجہ سے ہوا۔ یہ سن کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور چھ رکوع اور چار سجدوں سے نماز پڑھائی۔اس طرح کہ تکبیر تحریمہ کہی پھر خوب لمبی قرأت کی، پھر اتنی ہی دیر رکوع فرمایا۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر دوبارہ قرأت کی لیکن پہلی قرأت سے کم، پھر اس قرأت وقیام کے برابر رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور دوسری قرأت سے کم قرأت کی، پھر قیام کی مقدار رکوع کیا۔پھر سجدہ کیلئے جھکے تو دو سجدے کئے۔پھر کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ قرأت اور تین رکوع اس مرتبہ بھی کئے اس طریقے پر جس طرح پہلی رکعت میں کئے تھے کہ پہلا رکوع طویل، دوسرا اس سے کم، اور تیسرا اس سے کم، اور رکوع سجدہ کے برابر تھا۔پھر آپ پیچھے ہٹے اور صفوں کے تمام لوگ پیچھے ہٹنے لگے یہاں تک کہ ہم لوگ عورتوں کی صفوں کے قریب پہونچ گئے۔پھر حضور آگے بڑھے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ آگے بڑھے اور پہلے مقام پر پہونچ گئے۔پھر آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت سے گہن نہیں ہوتے۔جب تم ایسا دیکھو تو اس وقت تک نماز میں مشغول رہو جب تک یہ روشن نہ ہو۔میں نے آج اس نماز میں ہر وہ چیز دیکھ لی جسکا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔میرے سامنے دوزخ لائی گئی۔اور یہ اس وقت جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹ رہا ہوں اس خوف سے کہ کہیں اسکی لو مجھے نہ لگ جائے۔دوزخ اتنی قریب تھی کہ میں نے اس میں آنکڑے والے شخص کو دیکھا کہ وہ اپنی آنتیں گھسیٹ رہا تھا۔وہ شخص دنیا میں حاجیوں کی چوری اس آنکڑے کے ذریعہ کیا کرتا تھا کہ اس میں کوئی کپڑا پھانس لیتا۔اگر مالک کو پتہ چل جاتا تو کہدیتا کہ میرے اس آنکڑے میں پھنس گئی۔اور اگر غافل رہ جاتا تو وہ چیز لیکر چلتا ہوتا۔اور میں نے اس دوزخ میں اس عورت کو بھی دیکھا جس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا۔نہ اسے کھانا دیا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتی یہاں تک کہ وہ بھوک سے مرگئی۔پھر جنت میرے سامنے لائی گئی۔یہ اس وقت ہوا جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں آگے بڑھ رہا ہوں۔یہاں تک کہ میں اپنی جگہ جا کر کھڑا ہو گیا میں نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور

چاہتا تھا کہ اس کے پھل توڑلوں تاکہ تم انکو دیکھو۔لیکن مجھے پھر خیال آیا کہ ایسا نہ کروں ۔ غرضکہ میں نے ان تمام چیزوں کا مشاہدہ اپنی اس نماز میں کیا جنکا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔۱۲م

۹۶۳۔ **عن** أسماء رضی الله تعالیٰ عنها قالت : خسفت الشمس علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فدخلت علی عائشة رضی الله تعالیٰ عنها و وهی تصلی فقلت : ما شأن الناس یصلون ، فاشارت برأسها الی السماء فقلت : آیة ، قالت : نعم ، فاطال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم القیام جد ا حتی تجلانی الغشی فاخذت قربة من ماء الی جنبی فجعلت اصب علی رأسی او علی وجهی من الماء ، قالت : فانصرف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و قد تجلت الشمس ، فخطب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الناس ، فحمده الله و اثنی علیه ، ثم قال: أَمَّا بَعْدُ ! مَا مِنْ شَیْءٍ لَمْ أَکُنْ رَأَیْتُهٗ اِلَّا قَدْرَأَیْتُهٗ فِی مَقَامِی هٰذَا حَتّٰی الْجَنَّةَ وَ النَّارَ ، وَ اِنَّهٗ قَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اِنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِقَرِیْبًا اَوْ مِثْلَ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ، لا ادری ای ذلك قالت اسمآء : فیوتی احد کم فیقال ما علمك بهذا الرجل ؟ فاما بالمؤمن او الموقن ، لا ادری ای ذلك قالت اسماء؟ فیقول :هو محمد ، هو رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، جاء بالبینات و الهدی ، فاجبنا و اطعنا ثلاث مرار ، فیقال له ، نم قد کنا نعلم انك لتومن به فنم صالحا ، و اما المنافق او المرتاب لا ادری ای ذلك قالت اسمآء؟ فیقول : لا ادری سمعت الناس یقولون شیأ فقلت ۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد پاک میں سورج گہن ہوا۔ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس پہونچی تو انکو نماز پڑھتے دیکھا۔ میں نے ان سے کہا، یہ لوگ اس وقت نماز کیوں پڑھ رہے ہیں؟ حضرت عائشہ نے نماز ہی میں سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا: ایک نشانی ہے۔انہوں نے اشارہ سے جواب بھی دیا۔حضور نے اس نماز میں قیام اتنا لمبا کردیا کہ مجھے غشی آنے لگی ۔لہذا میں نے ایک مشک سے جو میرے پہلو میں تھی پانی ڈالنا شروع کیا اور سر اور چہرے پر ڈالا۔فرماتی ہیں: پھر حضور نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔پھر حضور

۹۶۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب الکسوف ، ۱/۲۹۸

الجامع الصحیح للبخاری، باب صلوة النساء مع الرجال فی الکسوف ، ۱/ ۱٤٤

نے خطبہ دیا۔اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔پھر اسکے بعد فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں رہی جسکو میں نے نہیں دیکھا تھا مگر میں نے اپنے اسی مقام سے دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی۔ اور میری طرف وحی آئی کہ تم لوگ عنقریب قبروں میں آزمائے جاؤگے یا دجال کے فتنہ کی طرح جانچے جاؤگے۔روای کہتے ہیں: یہ خیال نہیں کہ حضرت اسماء نے کیا کہا؟ تو ہر ایک کے پاس ایک شخص آئیگا اور کہے گا ان مرد کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ مومن یا موقن (حضرت اسماء نے کیا کہا خیال نہیں) تو یہ کہے گا: یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس سے واضح اور کھلے معجزے لیکر آئے۔ہم نے فرمانبرداری اور اطاعت کی۔تین مرتبہ یہ ہی جواب دیگا۔پھر فرشتہ اس سے کہے گا: تو سوجا۔اور ہم خوب جانتے تھے کہ تو مومن ہے لہذا اچھی طرح سوجا۔لیکن منافق یا مذبذب حضرت اسماء نے کیا فرمایا خیال نہیں۔ کہیگا میں نہیں جانتا۔لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا تو میں بھی کہتا تھا۔۱۲م



۱۹۔نماز استسقاء

(۱)نماز استسقاء

۹٦٤۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم استسقی فاشار بظهر کفیه الی السماء۔ فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز استسقاء پڑھ کر دعا کی تو اپنے ہاتھوں کی پشت مبارک کے رخ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔۱۲م

۹٦۵۔ **عن** الإمام محمد الباقر رضی الله تعالیٰ عنه قال :انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم استسقی و حول رادئه لیتحول القحط۔ فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز استسقاء کے بعد دعا میں چادر مبارک الٹی تا کہ قحط ختم ہو جائے۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث ہمارے اصول پر صحیح ہے۔خادم شرع جانتا ہے کہ صاحب شرع صلوات اللہ و سلامہ علیہ کو باب دعا میں تفاؤل پر بہت نظر ہے۔اسی لئے استسقاء میں قلب رداء فرمایا کہ تبدیل حال کی فال ہو۔

امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:

ائمہ کرام نے فرمایا: کہ چادر الٹنا اس لئے مشروع ہے کہ قحط سے بارش کی طرف، اور تنگی سے خوشحالی کی طرف حالت کو تبدیل کرنے کیلئے نیک فال بن سکے۔

اسی لئے بدخوابی کے بعد جو اسکے دفع شر کی دعا تعلیم فرمائی ساتھ ہی یہ بھی ارشاد ہوا کہ کروٹ بدل لے تا کہ اس حال کے بدل جانے پر فال حسن ہو۔

علامہ منادی تیسیر میں لکھتے ہیں۔

۹٦٤۔ الصحیح لمسلم، کتاب صلوۃ الاستسقاء ۲۹۳/۱

۹٦۵۔ السنن للدار قطنی، کتاب الاستقاء، ٦٦/۲

تا کہ اس سے نجات کیلئے نیک فال بن سکے۔اسی لئے ہنگام دعائے استسقاء پشت دست جانب آسمان رکھے کہ ابر چھانے اور باراں آنے کی فال ہو۔

اسی لئے علماء نے مستحب رکھا کہ جب دفع بلا کیلئے دعا ہو پشت دست سوئے سماء ہو۔گویا ہاتھوں سے آتش فتنہ کو بجھاتا اور جوش بلا کو دباتا ہے۔اسی لئے دعا کے بعد چہرہ پر ہاتھ پھیرنا مسنون ہوا کہ حصول مراد وقبول دعا کی فال ہو۔گویا دونوں ہاتھ خیر و برکت سے بھر گئے۔ اس نے وہ برکت اعلیٰ واشرف اعضاء پر الٹ لی کہ اس کے توسط سے سب بدن کو پہونچ جائیگی۔ فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰



۲۰۔ سہو

(۱) نماز میں سہو کا بیان

۹۶۶۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَيْسَ عَلىٰ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ سَهْوٌ ، فَإِنْ سَهَا الْإِمَا مُ فَعَلَيْهِ وَ عَلىٰ مَنْ خَلْفَهٗ۔ فتاوی رضویہ ۳/۶۴۱

حضرت امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مقتدی پر سجدہ سہو نہیں۔ اور امام سے سہو ہو جائے تو امام ومقتدی پر سجدہ سہو واجب ہے۔۱۲م

۹۶۷۔ **عن** عقبه بن عامر رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا يَؤُمُّ عَبْدٌ قَوْمًا اِلَّاتَوَلّٰى مَا كَانَ عَلَيْهِمْ فِي صَلٰوتِهِمْ فَاِنْ حَسُنَ فَلَهٗ وَلَهُمْ ، وَاِنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهِ وَلَاعَلَيْهِمْ۔ فتاوی رضویہ ۳/۶۴۲

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی کسی قوم کی امامت نہیں کرتا مگر وہ اس شئی کا ذمہ دار ہوتا ہے جو قوم کی نماز میں ہو۔ اگر امام نے اچھا کام کیا تو اسکا ثواب امام ومقتدی دونوں کو ملیگا۔ اور اگر کوئی کوتاہی ہوئی تو امام پر گناہ اور مقتدیوں پر کچھ نہیں۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث میں مقتدی پر سہو کی نفی فرمائی اور وہ نفی وقوع نہیں لا جرم نفی حکم ہے۔ جیسا کہ اس پر کلمہ ''علیٰ'' دلالت کررہا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ سہو مقتدی کوئی حکم نہیں رکھتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۶۴۲

۹۶۶۔ تلخيص الحبير لابن حجر، ۲/۶ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ۲/۱۳۱
السنن للدار قطنی، ۱/۳۷۷ ☆

۹۶۷۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۷/۳۲۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۴۵

(۲) سجدۂ سہو کی حکمت

۹۶۸۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: إِذَا شَكَّ أَحَدُ كُمُ فِي صَلوٰتِهِ فَلَا يَدُرِ كَمُ صَلَّى ثَلْثًا أَوُأَرُبَعًا ، فَلْيَطُرَحِ الشَّكَّ وَ لُيَبُنِ عَلَى مَا اسُتَيُقَنَ ، ثُمَّ لُيَسُجُدُ سِجُدَتَيُنِ قَبُلَ أَنُ يُّسَلِّمَ ، فَاِنُ كَانَ يُصَلِّي خَمُسًا شَفَعُنَ لهٗ صَلوٰتَهٗ وَ اِنُ كَانَ صَلَّى تَمَامًا لِأَرُبَعٍ كَانَتَا تَرُغِيُمًا لِلشَّيُطَانِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کو اپنی نماز میں شک ہوجائے اور یہ علم نہ رہے کہ تین رکعتیں پڑھیں ہے یا چار۔ تو جتنی مشکوک ہیں انکو چھوڑ دے اور جس قدر پر یقین ہے اس پر بنا کرے۔ پھر سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے۔ اب اگر واقع میں پانچ رکعتیں ہوئیں تو یہ دونوں سجدے اسکی نماز کا دوگانہ پورا کردیں گے۔ اور اگر واقع میں چار ہی ہوئیں تو یہ دونوں سجدے شیطان کی ذلت وخواری ہوں گے۔　　فتاوی رضویہ ۱/۷۲۶

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی صورت مذکوہ میں تین ہی رکعتیں سمجھے کہ اس قدر پر یقین ہے۔ اور چوتھی میں شک ہے تو چار نہ سمجھے۔ لہذا ایک رکعت اور پڑھ کر سجدۂ سہو کرے۔ تو گویا یہ دونوں سجدے ایک رکعت کے قائم مقام ہوجائیں گے۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۹۲۶

۹۶۸۔ الصحیح لمسلم ، باب من شك فی صلوته ، ۱/۲۱۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۳۳۱ ☆ السنن للدار قطنی، ۱/۶۹۳
التمهید لابن عبد البر ، ۵/۲۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/۲۸۱

۲۱۔ مکروہات

(۱) مکروہات نماز

۹۶۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا یُصَلِّیَنَّ أَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلیٰ عَاتِقِهِ مِنْهُ شَیْءٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ہرگز تم میں کوئی شخص ایک ہی کپڑا پہن کر نماز نہ پڑھے کہ کندھے پر اس کا کوئی حصہ نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۰

۹۷۰۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الصلوة فی السراویل۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فقط پائجامہ پہن کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۰

۹۷۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلیٰ سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ وَ أَنْ لَا أَکُفَّ شَعْرًا وَ لَا ثَوْبًا ۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۰

۹۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اذا صلی فی الثوب الواحد، ۱/۵۲
الصحیح لمسلم ، باب صلوة فی ثوب الواحد و صفة لبسه، ۱/۱۹۸
السنن لابی داؤد، کتاب الصلوة باب جماع اثواب یایصلی فیه ، ۱/۹۲
شرح السنة للبغوی ۲/۴۲۲ ☆ الصحیح لابی عوانة، ۲/۶۱

۹۷۰۔ تاریخ بغداد خطیب، ۵/۱۳۸ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲/۱۹۲

۹۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لایکف ثوبه فی الصلوة ، ۱/۱۱۳
الصحیح لمسلم ، باب اعضاء السجود و النهی عن کف الشعر، ۱/۱۹۳
السنن لابن ماجه باب السجود ، ۱/۶۳
السنن للنسائی، باب النهی عن کف الشعر فی السجود ، ۱/۱۲۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۲۷۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۵۰
تاریخ بغداد للخطیب ، ۴/۸۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۴۲۸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا؛ مجھے سات اعضا پر سجدہ کا حکم ملا اور یہ بھی کہ رکوع اور سجدہ میں جاتے ہوئے بال اور کپڑوں کو نہ روکوں۔ ١٢م

٩٧٢۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أُمِرۡتُ أنۡ لَا اَکُفَّ الشَّعۡرَ وَ الثِّیَابَ ۔

فتاوی رضویہ ٣/٤٢٣

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے حکم ملا کہ میں نماز میں بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔ ١٢م

٩٧٣۔ **عن** بریده الأسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی أن یصلی الرجل فی سراویل و لیس علیه رداء۔

حضرت بریدۂ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس امر سے منع فرمایا کہ کوئی شخص صرف پائجامہ پہن کر نماز پڑھے اور اس پر چادر نہ ہو۔

فتاوی رضویہ /٦٢٦

(٢) محراب و در میں کھڑے ہونیکی ممانعت

٩٧٤۔ **عن** قرة بن ایاس رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنا ننهی ان نصف بین السواری علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و نطر دعنها طردا۔

حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہمیں دوستونوں کے درمیان صف باندھنے سے منع فرمایا

٩٧٢۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یکف ثوبه فی الصلوة ، ١/١١٣
الصحیح لمسلم ، باب اعضاء المسجود و النهی عن کف الشعر، ١/١٩٣
السنن لابن ماجه، باب السجود ، ١/٦٣
المسند لاحمد بن حنبل ، ١/٢٧٩ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٢٩٩٨، ٢/١٨٥
٩٧٣۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة باب من قال یزربه ازا کان صیقان ١/٩٣
الدر المنثور للسیوطی، ٣/٧٩ ☆
٩٧٤۔ السنن لابن ماجه ، باب الصلوة بین السواری فی الصنف ، ١/٧١

جاتا اور وہاں سے دھکے دیکر ہٹائے جاتے تھے۔

۹۷۵۔ **عن** عبد الحمید بن محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : صلینا خلف امیر من الامراء فاضطر نا الناس فصلینا بین الساریتین فلما صلینا قال انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ : کنا نتقی ھذا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم۔

حضرت عبدالحمید بن محمود تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے ایک امیر کے پیچھے نماز پڑھی۔لوگوں نے ہمیں مجبور کیا کہ ہم دوستونوں کے درمیان نماز پڑھیں۔جب ہم پڑھ چکے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم زمانہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس سے بچتے تھے۔

۹۷۶۔**عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لا تصفوا بین الاساطین و اتموا الصفوف۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ستونوں کے بیچ میں صف نہ باندھو اور صفیں پوری کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

در میں نماز ناجائز بتانا زیادت ہے۔ہاں امام کو مکروہ ہے منفرد کا اس حکم مین شریک کرنا ٹھیک نہیں۔خود حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب کعبہ معظّمہ میں تشریف لے گئے تو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔ کماثبت فی الصحاح عن ابن عمر عن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنھم ۔ اور امام کو در میں کھڑا ہونا بلا کراہت جائز ماننا صحیح نہیں۔یونہی منفرد کا محراب میں قیام مکروہ جاننا کہ یہاں جو وجوہ کراہت علماء نے لکھے ہیں۔یعنی شبہ اختلاف مکان امام و جماعت، یا اشتباہ حال امام، یا تشبہ اہل کتاب، ان میں سے کوئی وجہ منفرد کیلئے متحقق نہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۴۳

۹۷۵۔ الجامع للترمذی و حسنہ، باب ما جاء فی کراھیۃ الصف بین السواری، ۱/۳۱
المستدرک للحاکم و صححہ، ۱/۲۱۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۳۱

۹۷۶۔ عمدۃ القاری للعینی، قبیل باب الصلوۃ الی الراحلۃ

(۳) نماز میں قبلہ کی جانب تھوکنا منع ہے

۹۷۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِذَا كَانَ أَحَدُكُم يُصَلِّى فَلَا يَصُبِقُ قِبَلَ وَجُهِهٖ ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ قِبَلَ وَجُهِهٖ اِذَا صَلّٰى ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی نماز میں ہو تو سامنے کو نہ تھوکے کہ نمازی کے سامنے اللہ عزوجل کا فضل وجلال اور رحمت وعظمت ہوتے ہیں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے تحت ائمہ دین فرماتے ہیں: نمازی پر واجب ہے کہ معظمین کے سامنے کھڑے ہونے میں جس بات میں انکی تعظیم جانتا ہے وہی ادب اپنی جانب قبلہ میں ملحوظ رکھے۔ کہ اللہ عزوجل سب سے زیادہ احق تعظیم ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۴۲۵

(۴) نمازی کے سامنے ایسی چیز نہ ہو جس سے دل بٹے

۹۷۸۔ **عن** عثمان بن طلحه رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال لى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنِّى كُنتُ رَأَيتُ قَرنَى الُكَبَشِ حِينَ دَخلُتُ الُبَيُتَ ، فَنَسِيُتُ أَنُ آمُرَكَ أَنُ تُخَمِّرَهُمَا فَخَمِّرُهُمَا فَاِنَّهُ لَا يَنُبَغِى أَنُ يَّكُونَ فِى الُبَيُتِ شَىُءٌ يَشُغَلُ الُمُصَلِّى ، قال سفيان : لم تزل قرنا الكبش فى البيت حتى احترق البيت فاحترقا۔

حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب میں بیت اللہ شریف میں داخل ہوا تھا تو میں نے مینڈھے کے دو سینگ دیکھے تھے۔ میں انکوڈھانکنے کا حکم دینا بھول گیا۔ لہذا تم انکوڈھانک دو۔ کیونکہ نمازی کے سامنے کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہیئے جس سے نمازی کا دھیان بٹے ، حضرت سفیان

۹۷۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، با ب كفارة البزاق فى المسجد ، ۱/ ۵۹
الصحيح لمسلم ، باب النهى عن البصاق فى المسجد ، ۱/ ۲۰۷
السنن الكبرى للبيهقى، ۲/ ۲۹۳ ☆ المؤطا لمالك ، ۱۹۴
شرح السنة للبغوى ، ۲/ ۲۸٤ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۳/ ۳۱۰
۹۷۸۔ السنن لابى داؤد ، با ب صلوة فى الكعبة ، ۱/ ۲۷۷

حدیث کے راوی کہتے ہیں۔ یہ دونوں سینگ بیت اللہ شریف میں موجود رہے اور اس وقت یہ جل گئے جب خانہ کعبہ میں آگ لگی۔ ۱۲م

(۵) نماز میں آسمان کی طرف منہ اٹھانا ممنوع ہے

۹۷۹۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَیَنْتَهِیَنَّ أَقْوَامٌ یَرْفَعُوْنَ أَبْصَارَهُمْ اِلَی السَّمَاءِ فِی الصَّلٰوةِ أَوْ لَا تَرْجِعَ اِلَیْهِمْ ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جو نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھاتے ہیں یا تو وہ اپنی اس حرکت سے باز آئیں ورنہ انکی نگاہ اچک لی جائے گی۔

۹۸۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَیَنْتَهِیَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِی الصَّلٰوةِ اِلَی السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں یا تو وہ اپنی اس حرکت سے باز آئیں ورنہ انکی نگاہ اچک لی جائے گی۔

فتاوی رضویہ ۴۷۵/۲

۹۸۰۔ الصحیح لمسلم، باب النهی عن رفع البصر الی السماء، ۱۸۱/۱
السنن للنسائی باب النهی عن رفع البصر السماء و عند الدعا فی الصلوة، ۱۴۲/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲۱/۲ ☆ السنن الکبری للهیثمی
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۵۸/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷۳/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۵۸/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۰۳، ۶۱۸/۱۱

۲۲۔ عمامہ

(۱) عمامہ کی فضیلت

۹۸۱۔ **عن** ركانة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :فَرْقُ مَابَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَلْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلاَنِسِ۔

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہم میں اورمشرکوں میں فرق ٹوپیوں پرعمامے ہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی نے فرمایا؛ مسلمان ٹوپیاں پہن کراوپر سے عمامے باندھتے ہیں۔ خالی ٹوپیاں کافروں کی وضع ہیں۔تو عمامہ سنت ہے۔

۹۸۲۔ **عن** على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْعَمَائِمُ تِيْجَانُ الْعَرَبِ۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں۔

۹۸۳۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْعَمَائِمُ تِيْجَانُ الْعَرَبِ فَاِذَا وَضَعُوا الْعَمَائِمَ وَضَعُوْا عِزَّهُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں۔ جب وہ عمامے چھوڑ دیں گےتو اپنی عزت اتاردیں گے۔

۹۸۱۔ السنن لابی داؤد ، باب فی العمائم ، ۵٦٤/۲
المستدرك للحاكم ۴۵۲/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۱۲۹/۷
التاريخ الكبير للطبرانى، ٦۷/۵ ☆ الحاوى للفتاوى للسيوطى، ۱۱۱/۱
المسند لابى يعلى ، ۱٤٤/۲ ☆ التفسير للقرطبى، ۱۹۷/٤

۹۸۲۔ المسند الفردوس للديلمى، ۸۷/۳ ☆ اتحا ف السادة للزبيدى، ۲۵۳/۳
كنز العمال للمتقى، ٤۱۱۳۲، ۱۵ / ۳۰۵ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۱۹٤/۲

۹۸۳۔ الجامع الصغير للسيوطى ۱۵۳/۱ ☆

٩٨٤۔ **عن** أمير المؤمنين علی كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِيْتُوا الْمَسَاجِدَ حُسْرًا وَ مُقَنِّعِيْنَ فَاِنَّ الْعَمَائِمَ تِيْجَانُ الْمُسْلِمِيْنَ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدوں میں حاضر ہو سر برہنہ اور عمامے باندھے۔ اس لئے کہ عمامے مسلمانوں کے تاج ہیں۔

٩٨٥۔ **عن** عبد الله بن عبا س رضی الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِعْتَمُّوْا تَزْدَا دُوْا حُلْمًا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھیگا۔

٩٨٦۔ **عن** ركانة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلْعَمَامَةُ عَلَى الْقَلَنْسُوَةِ فَصْلُ مَا بَيْنَنَاوَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ ،يُعْطٰى يَومَ الْقِيَامَةِبِكُلِّ كُوْرَةٍ يُدَوِّرُهَا عَلىٰ رَاسِهٖ نُوْرًا۔

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:: ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے۔ ہر پیچ کہ مسلمان اپنے سر پر دیگا اس پر روز قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔

٩٨٧۔**عن** اسامة بن عمير رضی الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِعْتَمُّوْا تَزْدَا دُوْا حُلْمًا وَالْعَمَائِمُ تِيْجَانُ الْعَرَبِ۔

حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٩٨٤۔ الكامل لابن عدى ،

٩٨٥۔ المستدرك للحاكم ١٩٣/٤ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ١٦٢/١
مجمع الزوائد للهيثمى، ١١٩/٥ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، ٢٧٣/١٠
اتحاف السادة للزبيدى ، ٥٤/٣ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ٣٩٤/١١
تاريخ دمشق لابن عساكر ، ١٧٨/٥ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤١١٣٥، ٣٠٥/١٥

٩٨٦۔ كنز العمال للمتقى، ١١٣٥، ٣٠٥/١٥ ☆

٩٨٧۔ الكامل لابن عدى ، ☆ شعب الايمان للبيهقى، ١٧٦/٥

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ باندھو وقار زیادہ ہوگا، اور عمامے عرب کے تاج ہیں۔

۹۸۸۔ **عن** عمران بن حصين رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلْعَمَائِمُ وَقَارُ الْمُؤْمِنِ وَ عِزُّالْعَرَبِ ، فَإِذَا وَضَعَتِ الْعَرَبُ عَمَائِمَهَا وَضَعَتْ عِزَّهَا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامے مسلمان کا وقار اور عرب کی عزت ہیں ۔تو جب عرب عمامے اتار دیں اپنی عزت اتار دیں گے۔

۹۸۹۔ **عن** ركانة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا تَزَالُ أُمَّتِي عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَبِسُوا الْعَمَائِمَ عَلَى الْقَلَانِسِ۔

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت ہمیشہ دین حق پر رہیگی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھیں۔

۹۹۰۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ أَمَدَّنِي يَوْمَ بَدْرٍ وَ حُنَيْنٍ بِمَلٰئِكَةٍ يَعْتَمُّوْنَ بِهٰذِهِ الْعِمَامَةِ وَ قَالَ : اِنَّ الْعِمَامَةَ حَاجِزَةُ الْكُفْرِ وَ الْاِيْمَانِ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے بدر وحنین کے دن ایسے ملائکہ سے میری مدد فرمائی جو اس طرز کا عمامہ باندھتے ہیں۔ بیشک عمامہ کفر وایمان مین فارق ہے۔

۹۹۱۔ **عن** عبد الاعلى بن عدى رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله دعا على بن ابى طالب فعممه و ارخى عذبة العمامة عن خلفه ثم قال: هٰكَذَا فَاعْتَمُّوا : فَاِنَّ الْعِمَامَةَ سِيْمَاءُ الْاِسْلَامِ ، وَهِيَ حَاجِزَةٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

حضرت عبد اللہ بن عدی رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے رسول اللہ نے حضرت مولیٰ

۹۸۸۔ المسند الفردوس ، ۸۸/۳ ☆

۹۸۹۔ المسند الفردوس للديلمى، ۹۳/۵ ☆

۹۹۰۔ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۴/۱۰ ☆

۹۹۱۔ كنز العمال للمتقى، ۴۱۹۱۱ ، ۱۵/ ۴۸۳ ☆

علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو بلایا اوران کے سر پر عمامہ باندھا کہ عمامہ کا ایک سرا پیچھے چھوڑ دیا اور ارشاد فرمایا: اس طرح عمامے باندھو کہ عمامہ اسلام کی نشانی ہے اور یہ مسلمانوں اور مشرکوں میں فارق ہے۔

۹۹۲۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عممه بیده فذنب العمامة من و رائه ومن بین یدیه ، ثم قال له النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ، ثم قال له : أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ، واقبل علی اصحابه فقال : هٰكَذَا تَكُوْنُ تِيْجَانُ الْمَلآئِكَةِ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے میرے عمامہ باندھا اور آمنے سامنے شملہ چھوڑا۔ پھر فرمایا: پیچھے گھومو تو وہ پیچھے گھومے۔ پھر فرمایا: سامنے مڑو تو وہ سامنے مڑے۔ حضور نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔

۹۹۳۔ **عن** خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ أَكْرَمَ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِالْعَصَائِبِ۔

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالی عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے اس امت کو عماموں سے مکرم فرمایا۔

۹۹۴۔ **عن** خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِعْتَمُّوْا خَالِفُوْا عَلَی الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ۔

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامے باندھو، اگلی امتوں یعنی یہود ونصاری کی مخالفت کرو کہ وہ عمامہ نہیں باندھتے۔

۹۹۲۔ کنز العمال للمتقی، ٤١٩١٣، ١٥/٤٨٤

۹۹۳۔ کنز العمال للمتقی، ٤١١٤٥، ١٥/٣٠٧

۹۹۴۔ شعب الایمان للبیهقی، ٥/١٧٦

۹۹۵۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلىٰ أَصْحَابِ الْعَمَائِمِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ عزوجل اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں جمعہ کے روز عمامہ والوں پر۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فضل صلاۃ بالعمامہ میں جو احادیث مروی ہیں وہ اگرچہ ضعاف ہیں مگر دربارۂ فضائل ضعاف مقبول۔ اس حدیث کو حافظ عراقی۔ حافظ عسقلانی اور امام رافعی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام سیوطی نے اس حدیث کو جامع صغیر میں ذکر کیا جب کہ اس کتاب میں التزام رکھا ہے کہ کوئی موضوع حدیث ذکر نہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۳

۹۹۶۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أَلصَّلٰوةُ فِي الْعَمَامَةِ تَعْدِلُ بِعَشَرِ الٰافِ حَسَنَةٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عمامہ کے ساتھ نماز دس ہزار نیکی کے برابر ہے۔

۹۹۷۔ **عن** معاذ رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أَلْعَمَائِمُ تِيْجَانُ الْعَرَبِ ، فَاعْتَمُّوْا تَزْدَادُوْا حُلْمًا، وَ مَنِ اعْتَمَّ فَلَهٗ بِكُلِّ كَوْرٍ حَسَنَةٍ ، فَإِذَا حَطَّ فَلَهٗ بِكُلِّ حَطَّةٍ حَطُّ خَطِيْئَةٍ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں۔ تو عمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھیگا۔ اور جو عمامہ باندھے اسکے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے، اور جب (بلاضرورت یا ترک کے قصد پر اتارے تو ہر اتارنے پر ایک خطا ہے۔ یا جب (بضرورت بلا قصد ترک بلکہ بارادۂ معاودت اتارے تو ہر پیچ اتارنے پر ایک گناہ اترے۔

۹۹۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۱۷۶
۹۹۶۔ المسند الفردوس للدیلمی، ۲/۴۰۶
۹۹۷۔ کنز العمال للمتقی، ۴۱۱۴۶، ۱۵/۳۰۸

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دونوں معنی جو قوسین میں لکھے گئے ہیں محتمل ہیں واللہ تعالیٰ اعلم ۔اس حدیث میں شدید قسم کا ضعف ہے۔ کیونکہ اس کے تین راوی متروک و متہم ہیں۔عمرو بن حصین انہوں نے ابوعلاثہ سے اورانہوں نے ثویر سے روایت کیا۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۳

(۲) عمامہ کی فضیلت نماز میں

۹۹۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : صَلٰوةُ تَطَوُّعٍ أَوْ فَرِيُضَةٍ بِعَمَامَةٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَ عِشْرِيُنَ صَلاةً بِلاَ عِمَامَةٍ، وَ جُمُعَةٌ بِعِمَامَةً تَعْدِلُ سَبْعِيُنَ جُمُعَةً بِلاَ عِمَامَةٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے سنا: ایک نماز نفل ہو یا فرض عمامہ کے ساتھ پچیس نماز بے عمامہ کے برابر ہے۔اورایک جمعہ عمامہ کے ساتھ ستر جمعہ بے عمامہ کے ہمسر ہے

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سند میں کوئی کذاب ہے، نہ وضاع، نہ متہم بالکذب، نیز اس میں کوئی خلاف شرع معنی بھی نہیں اور نہ ایسے معنی جسکو عقل محال جانے۔ پھر یہ کہ امام سیوطی نے اسکو جامع صغیر میں نقل فرمایا۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۳

۹۹۹۔ **عن** سالم رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخلت علی ابی عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنهما و هو یتعمم ، فلما فرغ التفت فقال : اتحب العمامة ، قلت: بلی ، قال :احبها تکرم، و لا یراك الشیطان الاولی ، سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : صَلٰوةُ تَطَوُّعٍ أَوْ فَرِيُضَةٍ بِعَمَامَةٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَ عِشْرِيُنَ صَلاةً بِلاَ عِمَامَةٍ، وَ جُمُعَةٌ بِعِمَامَةً تَعْدِلُ سَبْعِيُنَ جُمُعَةً بِلاَ عِمَامَةٍ، ای بنی ! اعتم ، فان الملائکة یشهدون یوم الجمعة معتمین فیسلمون علی اهل العمائم حتی تغیب الشمس۔

۹۹۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۳۱٤

۹۹۹۔ کنز العمال للمتقی، ٤١١٣٩، ۱۵/۳۰٦

حضرت سالم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے حضور حاضر ہوا اور وہ عمامہ باندھ رہے تھے۔ جب باندھ چکے تو میری طرف التفات کر کے فرمایا: تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا: اسے دوست رکھو عزت پاؤگے، اور جب شیطان تمہیں دیکھیگا تم سے پیٹھ پھیر لیگا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: عمامہ کے ساتھ ایک نماز نفل خواہ فرض بے عمامہ کی پچیس نمازوں کے برابر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بے عمامہ کے ستر جمعوں کے برابر ہے ۔ پھر فرمایا: اے فرزند! عمامہ باندھا کر۔ فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھ کر آتے ہیں اور سورج ڈوبنے تک عمامہ والوں پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حق یہ ہے کہ حدیث موضوع نہیں۔ اسکی سند میں نہ کوئی وضاع ہے، نہ متہم بالوضع، نہ کوئی کذاب ہے، نہ کوئی متہم بالکذب، لاجرم اسے امام جلیل خاتم الحفاظ جلال الملت والدین سیوطی نے جامع صغیر میں ذکر فرمایا۔ جس کے خطبہ میں فرماتے ہیں۔

میں نے اس کتاب میں پوست چھوڑ کر خالص مغز لیا ہے اور ایسی حدیث سے بچایا ہے جسے تنہا کسی وضاع یا کذاب نے روایت کیا۔ اس حدیث کی بابت علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے لسان المیز ان میں فرمایا کہ حدیث منکر بلکہ موضوع ہے۔ وجہ یہ بتائی کہ اس حدیث کے رواۃ میں عباس بن کثیر، ابو بشر بن سیار، محمد ابن مہدی مروزی اور مہدی بن میمون مجہول ہیں۔

اقول: اللہ تعالیٰ حافظ ابن حجر پر رحم فرمائے۔ انہوں نے اس حدیث کو موضوع کیسے قرار دیدیا۔ جبکہ اس روایت میں نہ کوئی ایسی چیز ہے جسے عقل وشرع محال جانے اور نہ ہی اسکی سند میں کوئی وضاع، کذاب اور متہم ہے۔ محض راوی کے مجہول ہونے سے اس حدیث کو چھوڑنے کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ فضائل میں قابل استدلال ہی نہ رہے۔ موضوع کہنا تو بہت بڑی بات ہے۔ اس طرح کی روایات کے بارے میں خود حافظ ابن حجر عسقلانی نے القول المسدد میں بحث کی ہے۔

حافظ ابوالفرج ابن الجوزی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا کہ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشاء کے بعد شعر کا

ایک بیت پڑھا اسکی اس رات کی نماز قبول نہ ہوگی۔ وجہ یہ بتائی کہ اس حدیث کی سند میں راوی قزعہ بن سوید کے بارے میں امام احمد نے کہا: یہ مضطرب الحدیث ہے۔ ابن حبان نے کہا: یہ کثیر الخطا اور فاحش الوہم ہے۔ آخر میں ابن جوزی نے کہا: جب اسکی روایت میں علتیں اس قدر کثیر ہوگئیں تو اسکی روایت سے استدلال ساقط ہوگیا۔

اس پر علامہ حافظ ابن حجر نے فرمایا: یہاں پر کوئی ایسی چیز نہیں جو اس حدیث کے موضوع ہونے کا فیصلہ کرتی ہو۔

نیز ابن جوزی نے موضوعات میں یہ حدیث بھی ذکر کی کہ:

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عسقلان ان خوش نصیب شہروں میں سے ایک ہے جن سے روز قیامت ستر ہزار ایسے افراد اٹھائے جائیں گے جنکا حساب نہیں ہوگا۔ اور اس میں پچاس ہزار شہداء اٹھاے جائیں گے جو وفد کی صورت میں صف بستہ اپنے رب کے حضور حاضر ہوں گے حالانکہ ان کے سر کٹے ہوئے ہاتھوں میں ہوں گے اور انکی اس رگ سے خون بہہ رہا ہوگا جو بوقت ذبح کاٹی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہمیں وہ چیز عطا فرما جسکا تو نے اپنے رسولوں کے ذریعہ ہم سے وعدہ فرمایا ہے۔ ہمیں روز قیامت ذلت سے محفوظ فرما۔ بلاشبہ تو وعدہ کا خلاف نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میرے بندوں نے سچ کہا۔ ان کو سفید نہر میں غسل دو۔ تو وہ اس نہر سے صاف شفاف اور چمکدار ہوکر نکلیں گے اور جنت [میں حسب خواہش چلے جائیں گے اور وہاں کی نعمتوں سے مستفید ہوں گے۔

اور ابن جوزی نے اس کے موضوع ہونے کی وجہ یہ بتائی کہ اس کی تمام سندوں کا مرکز ابو عقال ہے جسکا نام ہلال بن زید بن یسار ہے۔ ابن حبان نے کہا: یہ حضرت انس سے ایسی روایات موضوعہ نقل کرتا ہے جو حضرت انس نے بالکل بیان نہیں کیں۔ امام ذہبی نے میزان میں کہا: یہ باطل ہے۔

اس پر علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ روایات فضائل اعمال سے متعلق ہیں۔ اس میں اللہ کی راہ میں جہاد کی ترغیب اور شوق دلایا گیا ہے۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں جسے عقل وشرع محال قرار دیتی ہو۔ لہذا محض اس لئے اسے باطل قرار دینا کہ اس کا راوی ابو عقال

ہے قابل حجت نہیں ۔اور امام احمد احادیث احکام میں تو نہیں البتہ احادیث فضائل میں تسامح سے کام لیتے ہیں۔ان کا یہ طریقہ معروف ومشہور ہے۔

اب امام احمد رضا قدس سرہ کا فیصلہ سنئے۔فرماتے ہیں:

یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے کہ یہ ہی طریقہ علامہ ابن حجر نے عمامہ والی حدیث میں کیوں نہیں اختیار فرمایا حالانکہ یہ حدیث بھی فضائل اعمال سے متعلق ہے۔اور اس سے بارگاہ الٰہی کے ادب پر شوق دلایا گیا ہے۔اس میں بھی کوئی ایسی بات نہیں جسے شرع وعقل محال قرار دیتی ہو۔ بلکہ اس میں کوئی راوی بھی ایسا نہیں جسے ابو عقال کی طرح موضوعات کا راوی قرار دیا گیا ہو۔تو اس روایت پر بطلان بلکہ موضوع ہونے کا حکم محض اس بنا پر کہ بعض روایات کا ایسے راویوں سے ہونا جن کو حافظ ابن حجر نہیں جانتے یا فلاں فلاں نے ان کو ذکر نہیں کیا کیسے درست ہوسکتا ہے۔

علاوہ ازیں میرے نزدیک ابن النجار کے بعض رواۃ میں سے مہدی بن میمون کے بارے میں وہم ہے یہاں راوی میمون ابن مہران ہیں،سند اس طرح ہے۔

ابو نعیم کے نزدیک عیسی بن یونس ،اور دیلمی کے نزدیک سفیان بن زیاد دونوں نے عباس سے انہوں نے یزید سے انہوں نے میمون ابن مہران سے روایت کیا ہے۔اور میمون سے مراد ابو ایوب جزری الرقی ہیں جو نہایت ثقہ اور فقیہ ہیں۔مسلم اور چاروں سنن کے رجال سے ہیں جیسا کہ حافظ نے خود تقریب میں کہا۔

یہ ہی وجہ ہے کہ خاتم الحفاظ علامہ سیوطی نے اس روایت کو جامع صغیر میں نقل فرمایا: جس میں انہوں نے وعدہ کیا کہ کوئی موضوع حدیث بیان نہیں کرونگا۔

اور علامہ ابن حجر کے شاگرد خاص امام سخاوی کا اس عمامہ والی حدیث ابن عمر کو موضوع کہنا صرف اپنے استاذ کے قول کی بنا پر ہے۔کیونکہ انہوں نے موضوع ہونے کی کوئی علیحدہ سے وجہ نہیں بیان فرمائی۔اور حدیث انس میں صرف ابان راوی متروک ہیں۔اور ایک راوی کا متروک ہونا حدیث کے موضوع ہونے کا فیصلہ نہیں دے سکتا۔ یہ تفصیلی گفتگو ہم نے " الهاد الكاف فی حکم الضعاف "میں کی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ ملخصاً ٣/٨٠-٧٩

۱۰۰۰۔ **عن** جابر عبد الله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رَکْعَتانِ بِعِمَامَةٍ خَیْرٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَةٍ بِلاَعِمَامَةٍ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عمامہ کے ساتھ دور کعتیں بے عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۷۸



۱۰۰۰۔ المسند الفردوس، للدیلمی، ۲/۲٦٥

۲۳۔ قضائے فوائت

(۱) قضا نماز کا بیان

۱۰۰۱۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنۡ نَسِیَ صَلٰوۃً فَلۡیُصَلِّھَا اِذَا ذَكَرَھَا، لَا كَفَّارَةَ لَھَا اِلَّا ذٰلِكَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ جو نماز بھول گیا وہ یاد آنے پر ادا کرے۔ اس نماز کا کفارہ سوائے اسکے کچھ نہیں۔

۱۰۰۲۔ **عن** أبى قتاده رضى الله تعالیٰ عنه قال : خطبنا رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فقال : اِنَّكُمۡ تَسِيۡرُوۡنَ عَشِيَّتَكُمۡ وَ لَيۡلَتَكُمۡ وَ تَأۡتُوۡنَ الۡمَآءَ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ غَدًا ، فانطلق الناس لا يلوى أحد على أحد ،قال أبو قتادة فبينمارسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يسيرحتى ابهار اليل و أنا الى جنبه ، قال : فنعس رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فمال عن راحتله فأتيته فدعمته من غير أن أوقظه حتى اعتدل على راحلته قال : ثم سار حتى تهور الليل مال عن راحتله قال : فدعمته من غير أن أُوقظه حتى اعتدل على راحتله قال : ثم سار حتى اذا كان من آخر السحر مال ميلة هى اشد من الميلتين الأُولين حتى كاد ينجفل فاتيته فدعمته فرفع راسه فقال : مَنۡ ھٰذَا ؟ قلت : أبو قتاده ، قال: مَتٰى كَانَ ھٰذَا مَسِيۡرُكَ مِنِّی، قلت : مازال هذا مسيرى منذ الليلة قال : حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظۡتَ بِهٖ نَبِيَّهٖ، ثم قال : ھَلۡ تَرَأنَا نَخۡفٰى عَلَى النَّاسِ، ثم قال : ھَلۡ تَرٰى مِنۡ أَحَدٍ ؟ قلت هذ راكب ، ثم قلت : هذ ا راكب اخر حتى اجتمعنا فكنا سبعة ركب ، قال فمال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم عن الطريق فوضع ثم قال : احفظو علينا صلوتنا فكان اول من استيقظ رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلمو الشمس فى ظهره قال : فقمنا فزعين ثم قال : اركبوا فركبنا فسرنا حتى اذا ارتفعت الشمس نزل ، ثم دع بميضاة كانت

۱۰۰۱۔ الصحيح لمسلم ، باب قضاء الصلوة الفائنة ، ۲٤۱/۱
الجامع البخارى ، باب من نسى صلوة الخ، ۸٤/۱
۱۰۰۲۔ الصحيح لمسلم ، باب قضاء الصلوة الفائنة ، ۲۳۹/۱

معی فیھا شئ من ماء قال : فتوضأ نھا وضوء ا دون وضوء قال : و بقی فیھا شئی من ماء ثم قال لابی قتادۃ : احفظ علینا میضا تك فسیکون لھا نبأ ، ثم اذن بلال بالصلوۃ ، فصلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رکعتین ثم صلی الغداۃ فصنع کما کان یصنع کل یوم ، قال : و رکب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و رکبنا معه ، قال : فجعل بعضنا یھمس الی بعض ، ما کفارۃ ما صنعنا تبفریطنا فی صلوتنا ثم قال : أَمَا لَكُمْ فِي اُسْوَةٌ ؟ ثم قال : أَمَا اِنَّهٗ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ ، اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ عَلىٰ مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَجِيْئَ وَقْتُ الصَّلٰوةُ الْاُخْرٰى فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَيُصَلِّهَا حِيْنَ يَنْتَبِهُ لَهَا ، فَاِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا،ثم قال: مَاتَرَوْنَ النَّاسَ صَنَعُوْا، قال :ثم قال : اصبح الناس فقدوا نبیھم فقال ابو بکر و عمر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بعد کم لم یکن یخلفکم و قال الناس : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بین ایدیکم فان یطیعوا ابا بکر و عمر یرشدوا ، قال : فانتھینا الی الناس حین امتد النھار وحما کل شیء وھم یقولون : یا رسول اللہ ! ھلکنا عطشنا ،فقال : لأ ھلك علیکم ، ثم قال : اطلقوا لی عمری ، قال : و دعا بالمیضاۃ فجعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یصب ابو قتادۃ یسقیھم فلم یعد ان رأی الناس ما فی المیضاۃ تکابوا علیھا ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أحسنو الملاء کلکم سیروی ، قال ففعلوا فجعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یصب أسقیھم حتی ما بقی غیر و غیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال : ثم صب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال: لی : اِشرب! فقلت : لا اشرب حتی تشرب یا رسول اللہ ! قال : ان ساقی القوم اخری ھم شربا ، قال : فشربت و شرب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ، قال : فاتی الناس المآء جامین روآء۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: تم آج زوال کے بعد اور ساری رات چلتے رہو گے یہاں تک کہ انشاءاللہ تعالیٰ کل صبح پانی کے مقام پر پہونچو گے۔ لہذا لوگوں نے اس طرح سفر کیا کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا۔ حضرت ابوقتادہ فرماتے ہیں: حضور نے بھی لگاتار سفر فرمایا یہاں تک کہ آدھی رات ہوگئی ۔ میں آپ کے پہلو میں تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضور کو غنودگی نے آلیا اور سواری سے ایک جانب جھکنے لگے۔ میں نے بڑھ کر سہارا دیا لیکن میں نے حضور کو بیدار نہیں کیا

۔پھر حضور سنبھل کر سواری پر تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ کافی رات گزر گئی تو پھر آپ سواری سے ایک جانب جھکنے لگے اس مرتبہ بھی میں نے سہارا دیا لیکن آپ کو اس بار بھی نہیں جگایا اور آپ سواری پر سیدھے ہو گئے۔ پھر چلتے رہے یہاں تک کہ سحر کا وقت آخر ہو گیا۔ پھر اس بار پہلی دونوں مرتبہ کے مقابلے میں زیادہ جھک گئے یہاں تک کہ سواری سے نیچے آنے کے قریب تھے کہ میں نے بڑھ کر روک دیا۔ آپ نے سر اٹھا کر فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: ابوقتادہ، فرمایا: کب سے ہمارے ساتھ چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں برابر حضور کی خدمت میں ہوں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے جیسے تم نے اسکے نبی کی حفاظت کی۔ پھر فرمایا: تم دیکھ رہے ہو کہ ہم لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا تم کسی کو دیکھ رہے ہو۔ میں نے عرض کیا: ہاں یہ ایک سوار ہے۔ پھر میں نے کہا: یہ ایک اور سوار ہے۔ یہاں تک کہ ہم سات سوار جمع ہو گئے۔ پھر آپ راستہ سے الگ ہو کر ایک جگہ آرام فرمانے کی غرض سے زمین پر لیٹ گئے اور فرمایا: تم لوگ ہماری نماز کا خیال رکھنا۔ پھر سب لوگوں کی آنکھ لگ گئی اور سب سے پہلے بیدار ہونے والے خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ دھوپ اوپر آ گئی تھی۔ ہم لوگ گھبرا کر بیدار ہوئے۔ فرمایا: سوار ہو جاؤ اور پھر سب چلنے لگے۔ یہاں تک کہ جب دھوپ خوب اوپر آ گئی تو سواری سے اترے۔ وضو کا لوٹا منگوایا جو میرے پاس تھا۔ اس میں تھوڑا پانی تھا۔ آپ نے خفیف وضو فرمایا کہ پانی اس میں سے بھی کچھ بچ گیا۔ پھر فرمایا: اس پانی کو باقی رکھنا اس سے ایک عجیب چیز کا ظہور ہوگا۔ حضرت بلال نے اذان پڑھی اور حضور نے دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر دو فرض حسب معمول جماعت سے ادا فرمائے۔ پھر ہم سب سوار ہو کر چلنے لگے اور آپس میں گفتگو کرتے جاتے تھے کہ ہمارے اس قصور یعنی نماز کے قضا ہو جانے کی کیا تلافی ہوگی۔ اس پر حضور نے فرمایا: کیا میری سیرت طیبہ میں تمہارے لئے نمونہ عمل نہیں۔ سنو! سوتے رہ جانے میں نماز قضا ہو جانا قصور نہیں۔ قصور تو یہ ہے کہ تم بیداری میں نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ نماز کا وقت گزر جائے اور دوسرا وقت آئے۔ یاد رکھو۔ جب کبھی ایسا اتفاق ہو تو بیدار ہو کر نماز پڑھ لیا کرنا۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ باقی لوگوں نے جو ہم سے جدا ہو گئے ہیں کیا کہا ہوگا۔ سنو، جب لوگوں نے صبح کی تو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ پایا۔ صدیق اکبر اور فاروق اعظم نے کہا: حضور تمہارے پیچھے ہونگے۔ آپ تمہیں پیچھے چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔ بعض نے کہا:

حضورتم سے آگے ہیں۔لیکن وہ لوگ ابوبکر وعمر کی بات مان لیتے تو سیدھی راہ پاتے۔خلاصہ کلام یہ کہ ہماری ان حضرات سے ملاقات ٹھیک دوپہر کیوقت ہوئی جب دھوپ خوب تیز ہوگئی تھی،۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم تو اب پیاس کی وجہ سے قریب المرگ ہیں۔آپ نے فرمایا ؛فکر نہ کرو ہمارا چھوٹا پیالہ لاؤ۔پھرآپ نے وہ لوٹا منگوایا جس میں کچھ پانی محفوظ تھا۔وہ پانی اس کٹورے میں انڈیلا گیا اور حضرت ابوقتادہ لوگوں کو پانی پلانے لگے۔لوگوں نے دیکھا کہ پانی تو ایک پیالہ ہے۔ یہ دیکھ کر صحابہ کرام ہجوم کی صورت میں جھک گئے ۔آپ نے فرمایا: اطمینان سے رہو۔تم سب لوگ سیراب ہوجاؤگے۔یہ سن کرسب اطمینان سے پانی لینے لگے۔حضور پانی ڈالتے اور میں پلاتا جاتا یہاں تک کہ کوئی باقی نہ رہا۔صرف میں اور حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باقی تھے۔حضور نے مجھ سے فرمایا پیو، میں نے عرض کیا: حضور جب تک نوش نہیں فرمائیں گے میں ہرگز نہیں پیونگا۔حضور نے فرمایا: ساقی بعد میں پیتا ہے۔لہذا میں نے تعمیل حکم میں پی لیا۔اورآپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی نوش فرمایا۔ پھر لوگ آسودہ حالت میں پانی کے مقام پر پہونچے۔١٢م

١٠٠٣۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمۡ عَنِ الصَّلٰوةِ أَوۡ غَفَلَ عَنۡهَا فَلۡيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوۡلُ : أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكۡرِيۡ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے وقت سوتا رہ جائے یا غفلت ہوجائے تو جب یاد آئے اسکو ادا کرے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔نماز میری یاد کیلئے قائم کرو۔١٢م

١٠٠٤۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنۡ نَسِيَ صَلٰوةً فَوَقۡتُهَا اِذَا ذَكَرَهَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

١٠٠٣۔ الصحيح لمسلم ، باب قضاء الصلوه الفائتة ، ٢٤١/١

١٠٠٤۔ مجمع الزوائد للهيشمى، ٣٢٢/١ ☆ المعجم الاوسط للطبرانى، ٣٥٠/٨

١٠٠٥۔ المؤطا لمالك ، باب النوم عن الصلوة ، ٥

وسلم نے ارشادفرمایا: جونماز بھول جائے تواس کاوقت وہ ہے جب اسے یاد آئے۔۱۲م

۱۰۰۵۔ **عن** زید بن اسلم رضی اللہ تعالی عنه قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمُ عَنِ الصَّلٰوةِ أَوُ نَسِيَهَا ثُمَّ فَزِعَ اِلَيُهَا فَلُيُصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيُهَا لِوَقُتِهَا ۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز سے سوجائے یا بھول جائے پھراسکو نماز کے قضاء ہو جانے کا افسوس ہوتو اسکی تلافی یہ ہے کہ اسکو اسی طرح ادا کرے جس طرح اسکے وقت میں ادا کرتا ہے۔۱۲م

۱۰۰٦۔ **عن** میمونة بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنها انها قالت : افتنا یا رسول اللہ عن رجل نسی الصلوٰۃ حتی طلعت الشمس او غربت ما کفارتها ؟ قال : اِذَا ذَكَرِ هَا فَلُيُصَلِّهَا وَ لُيُحُسِنُ صَلاَتَهٗ وَ لُيَتَوَضَّأُ وَ لُيُحُسِنُ وُضُوءَهٗ فَذٰلِكَ كَفَّارَتُهٗ۔

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! اس شخص کے بارے میں فرمائیں جونماز بھول گیا یہاں تک کہ سورج طلوع ہوگیا یاغروب ہوگیا۔تو اسکی اس قضا کا کفارہ کیا ہے۔فرمایا: جب یاد آئے تو خوب اچھی طرح خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھے اور اچھی طرح وضو کرے یہی اسکا کفارہ ہے۔۱۲م

۱۰۰۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ نَسِيَ صَلٰوةً أَوُ نَامَ عَنُهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنُ يُّصَلِّيُهَا اِذَا ذَكَرَهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جونماز بھول جائے یا سوجائے تواسکا کفارہ یہ ہے کہ یاد آنے پر پڑھے

۱۰۰۸۔ **عن** أبی قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۰٦۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵/۲۵
۱۰۰۷۔ الصحیح لمسلم ، باب قضاء الصلوة الفائتة، ۲٤۱/۱
۱۰۰۸۔ الصحیح لمسلم ، باب قضاء الصلوة الفائتة، ۲٤۱/۱

علیه وسلم : لَيۡسَ فِى النَّوۡمِ تَفۡرِيطٌ، اِنَّمَا التَّفۡرِيۡطُ فِى الۡيُقۡظَةِ، فَاِذَا نَسِىَ أَحَدُكُمۡ صَلوٰةً أَوۡ نَامَ عَنۡهَا فَلۡيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیند میں نماز قضا ہو جائے تو اس میں قصور نہیں۔ ہاں قصور تو بیداری میں بلا عذر نماز قضا کر دینا ہے۔ تو جب کوئی نماز پڑھنا بھول جائے یا سو جائے اسکو یاد آنے پر نماز پڑھنا لازم ہے۔ ۱۲م



۲۴۔فضائل درود

(۱)فضائل درود شریف

۱۰۰۹۔**عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :من صلی علی صلی الله علیه عشر صلوات وحط عنه عشر خطئیات ۔
فتاوی رضویہ ۳۳/۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اوردس گناہ محوفرمادیتا ہے۔۱۲م

(۲) کثرت درود کی فضیلت

۱۰۱۰۔ **عن** ابی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا ذهب ربع اللیل قال : یا ایها الناس! اذکروا نعمة الله ، یا ایها الناس ! اذکروا جاء ت الراجفة تتبعها الرادفة ، جاء الموت بما فیه ، فقال ابی بن کعب : یا رسول الله ! انی اکثر الصلوة علیك فکم اجعل لك من صلونی ؟ قال : ما شئت۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چہارم شب گزرجانے کے بعد کھڑے ہوکر فرماتے: اے لوگو! خدا کی یادکرو۔آئی راجفہ ، اسکے بعد آتی ہے رادفہ، آئی موت ان چیزوں کے ساتھ جو اس میں ہیں۔میں نے عرض کی: یا رسول اللہ!,میں دعا بہت کیا کرتا ہوں۔اس میں سے بطور دورد شریف کس قدر مقرر کروں؟

۱۰۰۹۔ الجامع للترمذی ، باب الصلوة علی النبی ﷺ ، ۶٤/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶۸/۲ ☆ المتسدرك للحاکم ، ۵۵۰/۱
التفسیر للبغوی ، ۲۳۵/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰۳/۵
المصنف لعبد الرزاق ، ۳۱۱۵، ۲۱۵/۲ ☆ المعجم ا لصغیر للطبرانی، ۲۰۹/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۶۲/۱۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۹۸/۳
کنز العمال للمتقی، ۲۱۶٦ ، ٤۹۲/۱ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۱۸۰/۱
۱۰۱۰۔ المستدرك للحاکم ، ۵۵۸/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۳۲/۵

فرمایا: جتنی چاہو۔ذیل المدعا ۱۱۵

۱۰۱۱۔**عن** حبان بن منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا قال : یا رسول الہ ! اجعل ثلث صلوتی علیك ؟ قال : نعم ان شئت ، قال الثلثین ، قال : نعم ، قال : فصلاتی کلھا ؟ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذن یکفیك اللہ ما اھمك من امر دنیاك و آخرتك ۔

حضرت حبان بن منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنی تہائی دعا حضور کیلئے کرتا ہوں۔فرمایا: اگر تو چاہے۔عرض کی: دو تہائی، فرمایا: ہاں! عرض کی: کل دعا کے عوض درود مقرر کرتا ہوں فرمایا: ایسا کرے گا۔تو خدا تیرے دنیا و اخرت کے سب کام بنادے گا۔

﴿۱﴾۔امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بیشک درود سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے دعا ہے۔اور جس قدر اس کے فوائد و برکات مصلی پر عائد ہوتے ہیں ہرگز اپنے لئے دعا میں نہیں بلکہ ان کیلئے دعا تمام امت مرحومہ کیلئے دعا ہے۔کہ سب انہیں کے دامن دولت سے وابستہ ہیں۔

سلامت ہمہ آفاق در سلامت تست۔ذیل المدعا۔۱۱۶

۱۰۱۲۔**عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علی صلوۃ۔

الزلال الانقی ۱۷۳

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مجھ سے زیادقریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر زیادہ درودو

۱۰۱۱۔ السند لاحمد بن حنبل ، ۶/۱۶۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۳۵
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/۱۶۰ ☆

۱۰۱۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۲۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ۶۳۳۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۱۶۷ ☆ التفسیر للبغوی، ۵/۲۷۱
الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۲/۵۰۰ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۱۱/۱۱۳
امالی الشجری ، ۱/۱۳۰ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۳۱۱
شرف صحابہ الحدیث للخطیب، ۶۳ ☆

سلام پیش کرتا ہوگا۔۱۲م

۱۰۱۳۔**عن** ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا من الصلوة علی فی کل یوم جمعة ، فان صلوة امتی تعرض علی فی کل یوم جمعة ، فمن کان اکثرهم علی صلوة کان اقربهم منی منزلة۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود پاک پڑھو کہ میری امت کا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے۔تو جو مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھیگا وہ مجھ سے قریب رہے گا۔۱۲م

(۳)درود شریف اور دیدار رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۱٤۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من صلی علی روح محمد فی الارواح وعلی جسده فی الاجساد و علی قبره فی القبور رأنی فی منامه، و من رأنی فی منامه رأنی یوم القیامة ، و من رأنی یوم القیامة شفعت له، و من شفعت له شرب من حوضی و حرم الله جسده علی النار۔

حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ارواح میں اور جسم اطہر پر اجسام میں اور قبر انور پر قبور میں ،درود بھیجے وہ مجھے خواب میں دیکھے اور جو خواب میں دیکھے مجھے قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اسکی شفاعت فرماؤنگا اور جس کی میں شفاعت فرماؤنگا وہ میرے حوض کریم سے پئے گا اور اللہ عزوجل اسکے بدن پر دوزخ حرام فرمائیگا۔اللہ ارزقنا بجاهه عندك ۔ آمین۔

﴿۱﴾۔امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: یوں درود شریف پڑھو، اللهم صلی علی روح سیدنا محمد

۱۰۱۳۔ السنن الکبری للهیثمی، ۲٤۹/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ۵۰۳/۲
التفسیر للطبری، ۰ ۸٤/۳ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳۳/۱
المستدرك للحاکم ، ٤۲۱/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۳۳۲/٦
المصنف لعبد الرزاق ، ۵۳۳۸، ۲۰۵/۳ ☆ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی ، ۳۷۳
الکامل لابن عدی ، ۷٤/۳ ☆

۱۰۱٤۔ الدر المنظم لابی القاسم ، ☆

فی الارواح ، اللھم صلی علی جسد سیدنا محمد فی الاجساد ، اللھم صلی علی قبرہ سیدنا محمد فی القبور ۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۵۹

(۴) درود پاک حضور کی بارگاہ میں پیش ہوتا ہے

۱۰۱۵۔ **عن** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : ان اللہ تعالیٰ ملکا اعطی اسماع الخلائق کلھا قائم علی قبری الی یوم القیامۃ، فما من احد یصلی علی صلوۃ الا ابلغنیھا ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے خدا نے تمام جہاں کی بات سن لینے کی طاقت عطا کی ہے۔ وہ قیامت تک میری قبر پر حاضر رہیگا جو مجھ پر درود بھیجے گا یہ مجھ سے عرض کریگا۔

۱۰۱۶ ۔ **عن** ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثروا الصلوۃ علی ، فان اللہ تعالیٰ و کل لی ملکا عن قبری فاذا صلی علی رجل من امتی قال لی ذلک الملک : یا محمد ، صلی اللہ علیک و سلم ، ان فلان بن فلان یصلی علیک الساعۃ ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بہت بھیجو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مزار پر ایک فرشتہ متعین فرمایا ہے۔ جب کوئی میرا امتی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ سے عرض کرتا ہے: یا رسول اللہ! فلاں بن فلاں نے ابھی ابھی، حضور پر درود بھیجی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۴۰



۱۰۱۵۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۴۹۹ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۶۹۴۸
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۱۴۲ ☆ میزان الاعتدال للذھبی،

۱۰۱۶۔ کنز العمال للمتقی ، ۲۱۸۱، ۱/۴۸۴ ، ☆ السنن الکبری للھیثمی، ۳/۲۴۹
الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۲/۴۹۹ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۱۴۴